دیوانِ مطہر

ترتیب وتصحیح

ڈاکٹر عبدالرزاق
شبلی کالج اعظم گڑھ

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

دیوانِ مطہر

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

Diwan-i-Mutahhar

Ed. by

Dr. Abdur Razzaq
Shibli College Azamgarh

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna

دیوانِ مظہر

ترتیب وتصحیح

دکتر عبدالرزّاق
شبلی کالج اعظم گڑھ

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

تقسیم کار:

صدر دفتر:

- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۔۔۔ ۱۱۰۰۲۵

شاخیں:

- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، نئی دہلی ۔۔۔ ۱۱۰۰۰۶
- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پرنسس بلڈنگ، بمبئی ۔۔۔ ۴۰۰۰۰۳
- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، یونیورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ ۔۔۔ ۲۰۲۰۰۱

۱۹۹۸ء

قیمت : ایک سو پچھتر روپے (۱۷۵)

پاکیزہ آفسیٹ، محمد پور روڈ، شاہ گنج پٹنہ ۶ میں طبع ہوئی

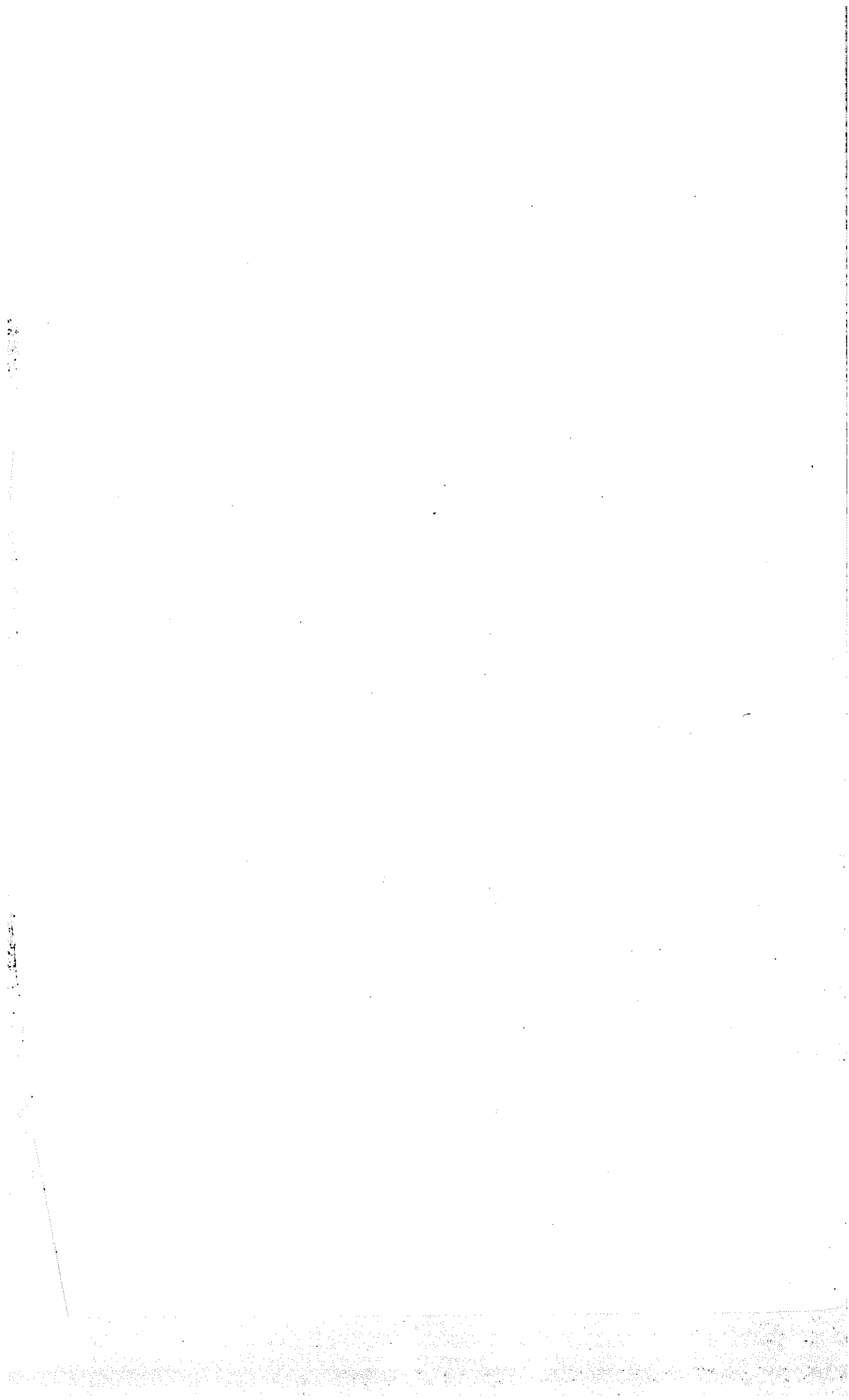
حرف آغاز

خدابخش لائبریری اپنے اشاعتی پروگرام کے تحت نہ صرف اپنی تحقیقاتی کاوشوں کو پیش کرتی ہے بلکہ دیگر تحقیقات کو بھی زیور طباعت سے آراستہ کرکے منظر عام پر لاتی ہے تاکہ علمی حلقوں میں ان سے استفادہ ہوتا رہے۔

'دیوان مظہرؔ' بھی ایک ایسا ہی کام ہے۔ جناب عبدالرزاق نے اس کی ترتیب وتدوین علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اب سے تقریباً ۲۵ سال پہلے شروع کی تھی۔ مظہرؔ فیروز شاہ تغلق کے زمانے کا ایک اہم شاعر تھا۔ اس کے اشعار کی تعداد ہزاروں بتائی جاتی ہے۔ ان کا مکمل دیوان دستیاب نہیں ہوسکا۔ جن لوگوں کا مظہرؔ کو تقرب حاصل تھا ان کی مدح میں کافی اشعار کہے ہیں۔ شاعری کے علاوہ بھی انکے دیگر اوصاف کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

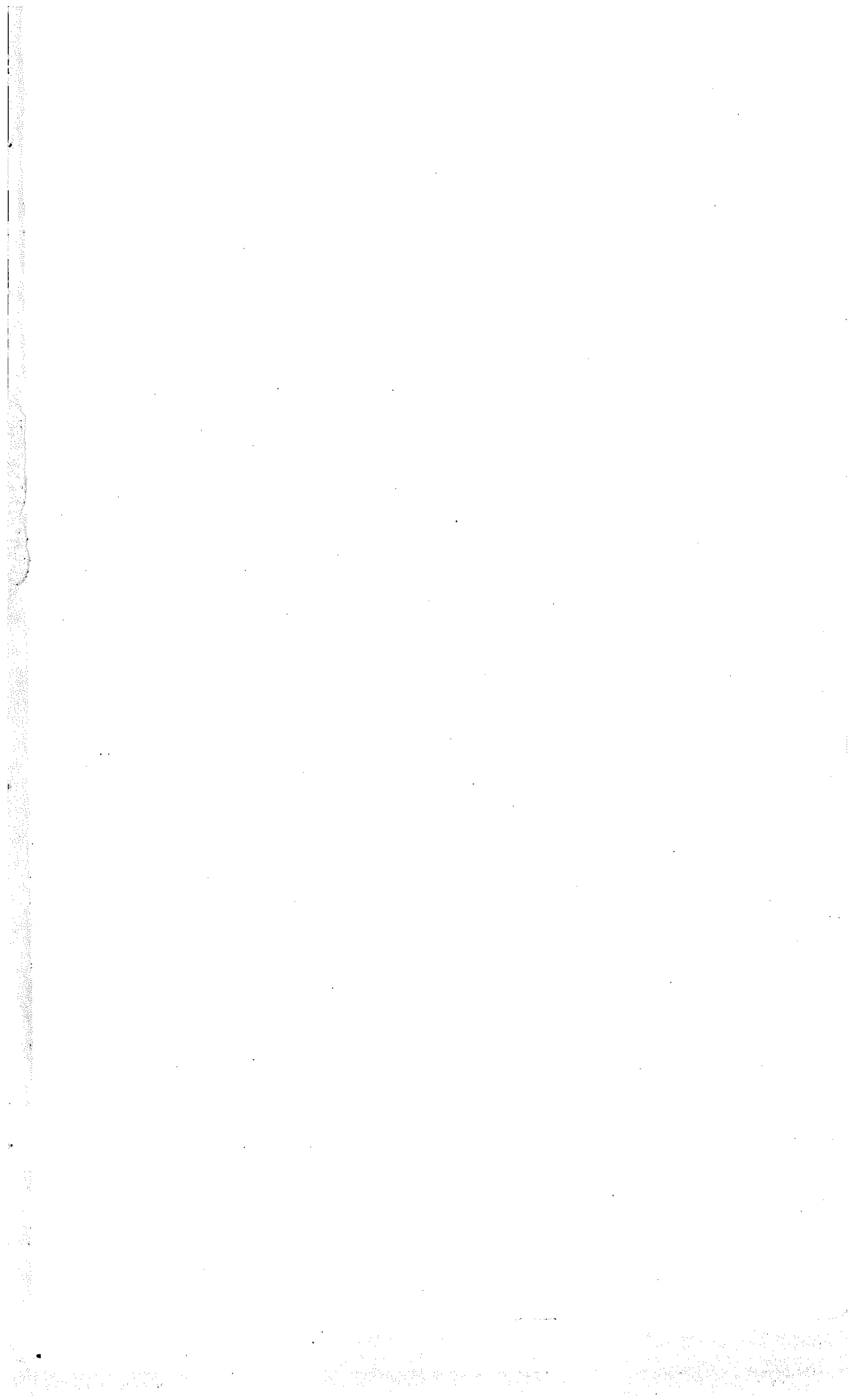
جناب عبدالرزاق کی اس کوشش سے مظہرؔ کے بارے میں ممکن ہے بہت سے حقائق سامنے آئیں اور مزید تحقیق کا در کھلے۔

—— حبیب الرحمٰن چغانی



فہرست





مظہر اور دیوان مظہر

۱۹۶۲ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں فارسی کے اساتذہ پروفیسر نذیر احمد اور ڈاکٹر محمد شمعون اسرائیلی صاحبان نے مجھے دیوانِ مطہر کڑہ پر کام کرنے کیلئے کہا لہذا اس سلسلے میں میں نے مطہر اور کلام مطہر سے متعلق مختلف کتابوں اور مخطوطات و مقالات جیسے لٹن فارسی ادب (ضمیمہ ۳۲)، لٹن فارسی ادب (ضمیمہ ۲ج)، مخطوطہ باڈلین (مخطوطہ بتخانہ مرتبہ صوفی مازندرانی وغیرہ)، مخطوطہ دیوانِ مطہر مملوکہ پروفیسر سید مسعود حسن رضوی، اداۃُ الفضلاء مؤلفہ قاضی بدر محمد دھلوی مؤرخہ ۸۱۲-۸۲۲ھجری، احوالُ الشعراء (بتخانہ)، اخبارُ الاخیار اور تذکرہ مصنفینِ دھلی (تالیفات شیخ عبدالحق دھلوی)، انجمن آرای ناصری، عرفات العاشقین (تقی اوحدی)، بیاض فارسی (برٹش میوزیم)، فرہنگِ جہانگیری، فرہنگِ رشیدی، فتوحاتِ فیروز شاھی (از سلطان فیروز شاہ)، انشاءِ ماھرُو (بقلم ملک عین الملک)، خیرالمجالس (تصحیح و ترتیب از پروفیسر خلیق احمد نظامی)، لغت نامہ دھخدا، مجمعُ النصحاء (تصنیف رضا قلی خاں ھدایت)، مجمع النفائس، مخزنُ الغرائب، منتخب التواریخ، نزھتہُ الخواطر، تذکِرحسن، ریاض

الشعراء، شرح مخزن الاسرار، سیرتِ فیروز شاہی (مخطوطه)، صبحِ گلشن، تاریخ فیروز شاہی مؤلفه ضیاءالدین برنی، تاریخِ فیروز شاہی مؤلفه شمس سراج عفیف، تاریخِ محمدی بقلم محمد بہامدخانی، تاریخِ فرشته، تاریخِ مبارکشاہی، تاریخِ عصرِحافظ، یدِبیضا، مطہرِ کڑہ (مقاله از پروفیسر وحید مرزا لکھنؤ)، قصائدِ مطہر (از مولانا حبیب الرحمن خان شیروانی)، مطہر آف کڑہ (محمد شمعون اسرائیلی صاحب کا انگریزی میں مضمون)، کچھ مطہر کے بارے میں (مقاله از پروفیسر سید حسن پٹنه)، Some Religious and Cultural Trends of Tughluq Period اور An Indian Medieval Madrasah (دونوں خلیق نظامی صاحب کے قلم سے)، ظہور الاسرار نامی اور مطہر کڑہ (مولانا امتیاز علی عرشی)، "کچھ مطہر کے سلسله میں" (شبیر احمد خاں غوری اله آبادی، History of India by Elliot & Dowson اور سیرُالمتأخرین سے استفاده کیا اور مختلف مخطوطات کا مقابله و موازنه کیا. پیشِ نظر مقاله اسی کا نچوڑ ہے.

مُطہرؔ فیروز شاہ تغلق کے دور کی ایک اہم ادبی شخصیت ھے. مگر بد قسمتی سے معاصر تاریخوں اور تذکروں میں اس کا کماحقه ذکر نہیں ھے. البته برٹش میوزیم والے تذکرہ کے مرتب نے جو ھمارے شاعر کا ھمعصر ہے اسکے دو طویل قصیدوں کو اپنے انتخاب میں شامل کیا ھے. ایک اور معاصر شارحِ "مخزنِ اسرار" و جامعِ"بحرالفضائل" محمد بن قوام نے ھمارے شاعر کو "افضلُ العصر" کا خطاب دیا ھے. ان باتوں سے اپنے دور میں انکی شہرت و مقبولیت کا ثبوت ملتا ھے.

نام و تخلص

کسی بھی تذکرہ نویس نے مطہر کے نام کا ذکر نہیں کیا ھے اور نه ھی دیوان سے اس کا پته چلتا ھے. پٹنه کے پروفیسر سید حسن صاحب

نے دربارِ شاہ شجاع (۳۳ے-۸۶ےھ) کے ایک شاعر سید عزالدین مطہر بن عبداللہ بن علی الحسنی ایرانی اور مطہر کڑہ کو ایک ہی شخص ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ محترم پروفیسر نے یہ نتیجہ اس البم سے اخذ کیا ہے جو تاج الدین احمد وزیر نے اپنے دور کے شعرا کی خود نوشت نظموں سے تیار کرائی تھی۔ بیاضِ مذکور میں عزالدین مطہر کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ۱۵ رجب ۸۲ے ہجری کے کچھ قصائد ہیں۔ حسن صاحب کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی تخلص کے دو شاعر ایک ہی دور میں نہیں ہو سکتے۔ نیز انہوں نے ایک مصرع اور کچھ مشترک فقرے پیش کئے ہیں جو ان کی رائے میں توارد نہیں کہا جا سکتا۔ میرے خیال میں دونوں دلیلیں ضعیف ہیں۔ ایک ہی وقت میں دو کیا بہت سے شاعر ایک ہی تخلص کے ہو سکتے ہیں۔ نظامی عروضی کا شعر"

در جہان سہ نظامیم ای شہ
کہ جہانی ز ما بافغانند (۱)

ہی اسکی کافی دلیل ہے۔ اسکے علاوہ ہمارے پاس موصوف کی دلیل کے خلاف ایک تاریخی شہادت بھی ہے۔ سید صاحب کی دلیلوں سے صاف ظاہر ہے کہ مطہر نہ صرف ۸۲ےھ میں ایران میں تھا بلکہ اس تاریخ سے پہلے اور بعد بھی۔ مگر ہمیں یقیناً معلوم ہے کہ دربارِ فیروز شاہ تغلق کا مطہر ۵۰ےھ سے پہلے سے لیکر غالباً ۸۹ےھ تک ہندوستان میں تھا۔ لہذا اسے اُسکے ایسے ایرانی ہمنام سے بالکل ملادینا عملاً نا ممکن ہے جو ان تاریخوں کے دوران ایران میں ہو گا۔ یہ تجویز کرنا بالکل نامناسب ہے کہ جو شخص ۷۰ےھ میں اور اسکے بعد بھی، اسیطرح ۸۹ےھ میں اور اسکے پہلے بھی یقیناً ہندوستان میں تھا ۸۲ےھ سے پہلے اور اسکے بعد بھی ایران میں تھا۔ اسلئے احتیاط اسی میں ہے کہ ہم دونوں کو الگ الگ سمجھیں اور ایرانی مطہر کا نام اور نسب ہندوستانی مطہر کو نہ دیں۔

تخلص وغیرہ کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ دو اہم تذکرہ نویسوں یعنی تقی اوحدی اور رضا قلی خان ہدایت نے ہمارے زیرِ بحث شاعر کو دو الگ الگ شخصیتیں یعنی "ایرانی مہاجر مظہرِ گجراتی" اور "مظہرِ ہندی" سمجھا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں دونوں ایک ہیں کیونکہ دونوں سے منسوب اشعار ہمارے شاعر کے دیوان میں موجود ہیں لہذا مسئلہ حل ہو گیا۔ یہ بھی واضح ہو گیا کہ تقی اور ہدایت دونوں نے غلطی سے اسے دو الگ الگ شخصیتیں سمجھا ہے اور اس کا تخلص مُطَہرؔ کے بجائے مظہر لکھا ہے۔ دونوں حضرات شاعر کا مجموعہ کلام دستیاب نہ ہونے کیوجہ سے اپنی غلطی دور نہ کر سکے۔ "عرفات" کے مصنف نے بذاتِ خود دیوانِ مَظہر کو دیکھنے کا دعوی کیا ہے مگر میں دو وجہوں سے اس بات سے اتفاق نہیں کرتا:- اولاً یہ کہ دونوں شاعروں سے متعلق اشعار اسی دیوان میں دیکھے جاسکتے تھے، ثانیاً یہ کہ لفظ "مظہر" (--) کا وزن "مُطَہر" (ں--) سے مختلف ہونے کیوجہ سے آسانی سے غلطی کی اصلاح ہو سکتی تھی اگر اس نے مَظہر کے بجائے اصل تخلص مُطَہرؔ والے اشعار پر غور کیا ہوتا۔

مطہرؔ اور شرحِ مخزن:

مشہور فاضل مولانا امتیاز علی عرشی کا مضمون "ظہورالاسرار نامی اور مُطَہرِ کڑہ" "معارف" اعظم گڑھ کے جولائی۔ اگست ۱۹۳۱ء کے شماروں میں چھپا تھا اسمیں موصوف نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ "شرحِ مخزنُ الاسرار" جو ۹۵۷ھ میں لکھی گئی تھی اور غلطی سے ظہورالحسن کے نام سے چھپ گئی ہے حقیقت میں مُطَہرِ کڑہ نے لکھی تھی۔ اُن کی یہ دلیل کہ "شرح" طباعت کیوقت غلط نام سے منسوب ہو گئی تو صحیح ہے مگر انکا یہ خیال کہ شارح مطہر کے علاوہ کوئی اور نہ تھا شہادت کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا۔ "شرح" عموماً محمد بن قوام بن رستم بدر خزانة البلخی الکرئی سے منسوب کی گئی ہے۔ شارح اور

مطہر کو ایک ثابت کرنے کیلئے مولانا عرشی نے مندرجہ ذیل باتیں کہی ہیں:- (۱) شاعر اور شارح دونوں ایک ہی دور کے ہیں (۲) دونوں ایک ہی جگہ کے باشندے تھے (۳) شرح کے مخطوطات میں سے کم از کم ایک یا دو میں لکھنے والے کا نام مطہر بن قوام ہے (۴) شرح میں انہی شعرا کا حوالہ دیا گیا ہے جنکا ذکر دیوانِ مطہر مین ہے. (۵) شارح "نصاب العقلاء" کا مصنف ہے جبکہ "نصابُ الاخوان" نامی اُسی درجہ کی کتاب مطہر سے بھی منسوب ہے. ظاہر ہے ان میں سے کوئی دلیل بھی قطعی نہیں ہے. تیسری بات میں کچھ وزن ہے مگر عرشی صاحب نے اسے باقاعدہ ثابت نہیں کیا ہے. مصنف کا نام بے شک دو مخطوطوں میں مطہر بن قوام ملتا ہے مگر کم از کم ایک درجن مخطوطات میں محمد بن قوام موجود ہے اور مؤخرالذکر قسم میں شرح کے بعض بہترین نسخے شامل ہیں. مزید برآں، اسی مصنف نے "بحرالفضائل" نام کی ایک اہم فارسی لغت بھی لکھی ہے جسکے تمام دستیاب نسخوں میں صاحبِ تصنیف کا نام محمد بن قوام بن رستم بدر خزینة البلخی الکرئی ظاہر ہے جس سے مصنف کے نام کے بارے میں کسی قسم کا شبھہ نہیں رہ جاتا. بالفاظِ دیگر شارحِ مخزن اور لغت نویس ایک ہی شخص ہیں اور وہ محمد بن قوام بن رستم ہیں. نیز مندرجہ ذیل نکات اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ شارح اور شاعر مطہر ایک شخص نہیں تھے اور ہو بھی نہیں سکتے:

(۱) شارح نے اپنی "شرحِ مخزن" میں ان الفاظ سے مطہر کو یاد کیا ہے: "افضل العصر مولانا مطہر فرماید"- یہ جملہ دو الگ الگ شخصیات کا تعین کر دیتا ہے.

(۲) شرح ۷۹۵ھ میں لکھی گئی اور فرہنگ بیالیس سال بعد لگ بھگ ۸۳۷ھ میں (۲) تصنیف ہوئی. اس سے ثابت ہے کہ پہلی کتاب مصنف کے ابتدائی آثار میں سے ہے. مطہر کے بارے میں ہماری معلومات اسکے بالکل برعکس ہیں. ہمارا شاعر دورِ فیروز شاہی کے

آغاز کے آس پاس اپنی شہرت کے عروج پر تھا اور فیروز شاہ ۷۵۲ھ میں تخت نشین ہوا۔ علاوہ ازیں عین الملک کی مدح میں اسکے قصاید، اور ۷۵۷ھ میں شیخ نصیرالدین محمود کی وفات پر اسکا مشہور مرثیہ فیروز شاہ کے ابتدائی دورِ حکومت میں مطہر کے شاعرانہ مقام کی واضح تصدیق کرتے ہیں۔ مطہر جیسا کہ بعد میں آئے گا، ۷۱٦ھ کے آس پاس پیدا ہوا۔ وہ ۸۳۷ھ میں لکھی ہوئی کتاب کا مصنف نہیں ہو سکتا۔ لهذا شارحِ مخزنُ الاسرار اور ہمارا شاعر الگ الگ ہیں۔

(۳) اب اصل دیوان سے کچھ ایسے اشعار درج کئے جارہے ہیں جن سے ثابت ہے کہ شاعر کا تخلص مُطَہرؔ تھا نہ کہ مَظہرؔ:-

مُطَہرؔ در ثناخوانی چو دُر افشانست درپایت
کنونت از سرِ اخلاص دست اندر دعا کردہ (۴)

مسکین مظفر (مطہر) ست چو در مدحِ آستانت
اُو را ز لطف مرہمِ جانِ خراب دہ (۵)

مُطہر آنکہ درپای سگانش خاکِ رہ گردد
بلند اختر سری باید تو آن دولت کجا داری (٦)

مُطہر بندہ کمتر کہ میراثِ پدر دارد
درین درگہ دعا گوئی درین حضرت ثنا خوانی(۷)

مولد اور تاریخ پیدائش:

شاعر کی جائے پیدائش کا پتہ نہیں۔ کچھ لوگ اُسے ایرانی بتاتے ہیں اور کچھ مؤرخ ہندوستانی لکھتے ہیں۔ (۸) اسکے دیوان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی دوسری جگہ سے ہندوستان آیا۔ عین الملک کی مدح میں وہ لکھتا ہے کہ میں اپنے اعزہ سے منقطع ہو کر بہت دور سے آپکے دیدار کیلئے آیا تھا۔ مثال کے طور پر چند اشعار حسب ذیل ہیں:-

بخت میمونت بلندست که آورد مرا
در جنابِ تو جدا کرده ز چندان دور
من از آن قوتِ اخلاص که از چندین دور
بستم احرامِ درت با همه خیل و احفاد (۹)
ولی مباد که افتد چو من کسی تنها
در این چنین نفسی از دیار و از احباب (۱۰)

اسی طرح مدرسہ فیروز شاہی کے مشہور استاد مولانا جلال الدین رومی سے دہلی میں مستفید ہونے کے لئے اُسے دور سے آنے میں صحرا اور پہاڑ سے گذرنا پڑا۔ اسطرح کی دوری سے مراد دہلی سے دور ہندوستان ہی میں کوئی جگہ بھی ہو سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ایرانی رہا ہو جو ہندوستان میں آکر مقیم ہو گیا ہو. ہندوستان میں اسکی رہائش کے بارے میں بھی دیوان سے کچھ پتہ نہیں چلتا. اسکے لئے پھر ہمیں خارجی شواہد پر سہارا لینا پڑتا ہے جو اس سلسلے میں بھی مختلف ہیں کچھ اُسے کڑہ کا باشندہ قرار دیتے ہیں اور کچھ حضرات اُسے گجراتی لکھتے ہیں. چونکہ گجرات میں بھی ایک جگہ کا نام "کری" ہے لہذا کم از کم پروفیسر شیرانی (۱۱) کی رائے میں یقینی طور پر نہیں تو امکانی طور پر تو مطہر کی جائے رہائش "کری" ہو ہی سکتی ہے۔ مگر اندرونی اور بیرونی شواہد کی بنا پر ہمیں یہی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ مطہر کڑہ میں مشرقی علاقے میں رہتا تھا. اسکے ممدوحین میں ملک الشرق خطاب رکھنے والے متعدد اشخاص پائے جاتے ہیں جیسے ملک الشرق ملک عین الملک، ملک الشرق ملک حسام الدین، ملک الشرق ملک علاؤالدین اور ملک الشرق ملک نظام الملک وغیرہ. ان باتوں سے اس کا زیادہ تعلق مشرق ہی سے معلوم ہوتا ہے.

خاندانی حالات:

اسکے آباؤ اجداد کے بارے میں بھی ہمیں علم نہیں ہے. البتہ دیوان سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا خاندان بہت بڑا تھا چنانچہ خود کہتا ہے.

ترا خویش و فرزند و خیل و تبار
فزون از هزارند گر بشمری

اسکا خاندان خوشحال تھا اور خاندان کے بعض افراد اونچے عھدوں پر فائز تھے.

مثلاً:

من هم نشین شاهم و هم هم نژاد خان
من همدمِ امیرم و هم همسر وزیر

اسکے والد تغلقوں کے شاهی دربار سے متعلق معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ اس شعر سے پتہ چلتا ہے.

مطهر بنده کمتر که میراثِ پدردارد
درین درگه دعا گوئی درین حضرت ثناخوانی

اس شعر سے بھی اس کا ہندوستانی ہونا ثابت ہوتا ہے.

دربار شاهی سے تعلق:

اسکے ابتدائی قصائد میں سے وہ قصیدہ ہے جو ملک عین الملک کی تعریف میں ہے اور اسطرح شروع ہوتا ہے:-

چون برآورد شهنشاهِ فلك رایتِ نور
شد طراز علمش طلعتِ شعری عبور

یہ نظم اس وقت لکھی گئی جب عین الملک مشرقی علاقے میں گورنر تھا جیسا کہ یہ شعر شاهد ہے:-

لیك چون مدت حرمانست هنوزم باقی
بود والا ملك الشرق سوی غازی پور

اس سے پتہ چلتا ھے کہ عین الملک محمد بن تغلق شاہ کے دور میں اس علاقے کا گورنر مقرر ھوا۔ نیز یہ کہ مطہر کی شاعری کی شہرت محمد بن تغلق کے دور میں ھی ھوگئی تھی مگر اسکے دربار سے وابستگی کا ثبوت نہیں ملتا۔

تختِ دھلی پر فیروز شاہ کے متمکن ھونے کے بعد مطہر نے اپنا تعارف کراتے ھونے اسکے مدح میں قصائد لکھنے شروع کئے اور شاعر کی حیثیت سے دربار سے وابستگی کی آرزو ظاھر کی۔ کچھ ابتدائی اشعار اسطرح ھیں:-

عهدی چنین مبارك و ملکی چنین لطیف
شاهی چنین کریم و ملوکان چنین مثاب
بر خیز این قصیده هم امروز کن تمام
فردا برو بحضرتِ سلطان کامیاب
فیروز شه که روزِ وغا هر غلامِ او
صد چون سکندرست و دوصدچون فراسیاب

کئی قصائد میں اس کا ذکر ملتا ھے۔ آخر عین الملک کی سفارش پر شاھی دربار سے تعلق قائم ھو جاتا ھے۔

فیروز شاہ اور اسکے خواص کے علاوہ شاعر نے علما و فضلا اور مشائخ صوفیہ کی شان میں بھی قصائد لکھے ھیں۔

مطہر کے آخری ایام:

مطہر کے اخری دنوں کے بارے میں داخلی شواھد کے علاوہ ھمارے پاس معلومات نہیں ھیں۔ ملک حسام الدین کی مدح میں ھمیں ۷۷۰ هجری کا ذکر ملتا ھے۔

ترا به هفصد و هفتاد هجر مدتِ عمر
چو عمرِ نوح نبی باد نهصد و پنجاه

آگے چلکر سلطان ناصرالدین محمد شاہ کی مدح میں ایک قصیدے میں ۷۸۹ ھ میں مطہر نے اپنی عمر ۷۳ سال بتائی ہے جہاں ان الفاظ میں اپنا حال بیان کرتا ہے:-

من هم چو دیدم اینکه چو هفتاد وسه گذشت
عمر و فلك بر اینست که پشتم دوتا کند
ابنا و اقربا و تبار و تبع هنوز
میخواهدم برنج و تعب مبتلا کند
درخواستم ز شاه چو دیهی که شه مرا
داد این عطا برحمت اولاد را کند
و این خسته با فراغ نشیند بگوشه ای
حمد خدای گوید و شه را دعا کند

شخصیت اور کارنامے:

اہل تاریخ و تذکرہ شاعر کی شخصیت اور کارناموں کے بارے میں مندرجہ ذیل اطلاعات فراہم کرتے ہیں:

اخبار الاخیار: "مولانا مطہر کڑہ کا ان ہمعصر علماء میں شمار ہے جنہوں نے شیخ نصیرالدین محمود سے بیعت کی. وہ علم و فضل اور نصاحت و بلاغت میں اپنی مثال آپ تھا. شیخ کی اسپر خصوصی توجہ تھی. شیخ کی مدح میں اس کا قصیدہ بھی ہے.

تذکرہ مصنفین دہلی: "مولانا مطہر سلطان فیروز کا شاعر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر تھا. اسکے اشعار فصاحت و بلاغت سے خالی نہیں ہیں."

منتخب التواریخ بدایونی: "(فیروز شاہ کے ہمعصر شعرا اور

درباریوں میں سے)دوسرا مولانا مظہر کڑہ ہے جسکی اولاد اس وقت شہر لکھنوتی میں آباد ہے. وہ باپ دادا کے زمانے سے شرفا میں ہیں چونکہ اسکی ملاّئی شاعری پرغالب ہے لہذا اسکے اشعار کی زیادہ قدروقیمت نہیں. اسکے باوجود اگر کاوش سے کام لیا جائے تو اسکے کلام میں اچھی اور نادر چیزیں مل جائیں گی.

احوال الشعرا (بتخانہ) «مظہر انتہائی خوش بیان اور شیرین طرز ہے. تاریخوں اور تذکروں میں مجھے اس کا نام نہیں ملا. مولانا محمد صوفی مازندرانی مرتب "بتخانہ" کو اس کا کلام خستہ حالت میں دہلی کی پرانی تحریر میں لکھا ملا. بغور مطالعہ کے بعد اسکی نقاد طبیعت کو پسند آیا. اسکے اشعار آسان اور بے تکلف ہیں. اس کا کلام ظاہر کرتا ہے کہ علوم و فنون میں ماہر تھا اور اسکے باپ دادا اعلی سرکاری عہدوں پر تھے.»

عرفات العاشقین: "مولانا مظہر اپنے زمانے کے فضلا اور پختہ کلام شعرا میں سےہیں... اسکی طبیعت موزوں ہے اور اشعار سلیس اور ہموار ہیں. میں نے اسکے تقریباً آٹھ ہزار شعر دیکھے."

مجمع النفائس: "مولانا مظہر گجراتی اپنے زمانے کا فاضل اور پختہ کلام شاعر ہے.... بہر حال اسکی طبیعت میں روانی تھی."

مخزن الغرائب: "قادر الکلام شاعر ہے."

صبحِ گلشن: "اسکے علم و فضل کا جوہر آزمودہ اور نظم و نثر کی نقد کھری اور خالص ہے. وہ شیخ نصیرالدین محمود چراغِ دہلی قدس سرہ کا مرید اور سلطان فیروز شاہ کا مقربِ بارگاہ تھا. ناظم تبریزی نے اسکو شیرین زبان اور نمکین بیان شاعر لکھا ہے."

نزہۃ الخواطر: "قاضی مظہرالدین کڑہ - شیخ مظہرالدین حنفی کڑوی فاضل، صوفی مشہور علما و فضلا اور جید شعراء میں سے تھے.

اسکے اشعار بہترین اور روان ہیں. فیروز شاہ کا ندیم اور مقرب تھا."

مجمع الفصحا: "مظہر ہندی قاضی آگرہ اور باخبر شخص ہے."

تاریخ محمدی: "ختم الشعرا مولانا مظہر جو بلاغت و سلاست میں بے نظیر تھا اس پیر با سعادت (شیخ نصیرالدین محمود) سے مریدی کا رشتہ رکھتا تھا اور اسکی (شیخ با صفا کی) مدح میں ایک بلیغ اور روشن قصیدہ لکھا اور بیعت کے وقت اس پیر با سعادت کے سامنے پڑھا اور گوناگوں عنایتوں سے مخصوص ہوا. قصیدہ مذکور انتہائی لمبا ہے مختصر کرکے اس تاریخ میں لایا گیا ہے تاکہ قارئین کو نفع ہو۔" «ختم الشعرا مولانا مطہر نے اس مردِ خدا شیخ باصفا کے مرثیہ کے بارے میں ایک طویل اور روشن قصیدہ لکھا ہے. مختصر کرکے اس تاریخ میں درج کیا گیا ہے."

"ختم الشعرا مولانا مطہر نے اس بندہ پرور بادشاہ (فیروز شاہ) کی مدح میں ایک بلیغ و طویل قصیدہ کہا ہے اور ابتدائے جلوس سے دارالحکومت دھلی پہنچنے تک شاہی جھنڈوں کی پوری کیفیت و شرح اسمیں درج کی ہے. اسمیں سے چند ابیات مختصر کرکے...."

"ختم الشعرا مولانا مطہر سب سے زیادہ قرب اور اختصاص رکھتا تھا اور تشریفات و انعامات سے مخصوص و ممتاز ہوتا تھا چنانچہ مولانای مذکور کا اکثر دیوان اس بادشاہ کی تعریفوں سے پُر ہے اور اس پسندیدہ نشانیوں والے بادشاہ کی کیفیت جسکی پوری تفصیل ہے مولانای مذکور کے چنداشعار میں، جو اس زبردست حکومت کے لیے دعا کے طور پر ہیں، مختصراً بیان کی گئی ہے."

مولانا مطہر کی اعلی شخصیت اور علمیت سے متعلق محمد بن قوام بلخی الکرنی جیسے دانشمند کی چشم دید شہادت موجود ہے جس نے اپنی مشہور تصانیف" شرح مخزن الاسرار" اور "بحر الفضائل" (فارسی

کی فرہنگ) ۹۵ ے اور ۸۳ ے ھ کے دوران تیار کیں. اس نے مولانا مطہر کے مندرجه ذیل شعر کا حواله اپنی فرہنگ میں اس طرح دیا ھے «افضل العصر مولانا مطہر فرماید:

درسخاوت بکودکان ماند

بدهد زود و زود بستاند

"فرهنگِ جهانگیری" اور "انجمن آرای ناصری" میں بعض الفاظ کی تشریح کیلئے مطہر کے اشعار کو دلیل بنایا گیا ھے جو فارسی زبان پر شاعر کی استادی کا ثبوت ھے.

جدید مقاله نگار (جنکے نام اس مقاله کے شروع میں درج ھیں) بھی شاعر کے قابلِ تحسین اوصاف کے قائل ھیں اور انھوں نے موصوف کے کمالات پر خراجِ عقیدت پیش کیا ھے.

مطہر نے عربی اشعار بھی لکھے ھیں جو دیوان میں دیکھے جاسکتے ھیں مگر غیر عربی دان کاتبوں کی غلطی سے پوری طرح خواندنی نہیں ھیں. یه اسکی عربی زبان پر قدرت کا ثبوت ھیں. عربی و فارسی کے اسکے کلام سے بھی مختلف علوم و فنون میں اسکی مہارت ظاہر ھے. اسی طرح جابجا عربی و فارسی کے مشہور شعرا و ادباء اور حکیموں و فلسفیوں اور مستند و معرکة الآراء کتب کا ذکر اسکی قابلیت و لیاقت کی دلیلیں ھیں.

دیوانِ مطہر کی تاریخی و ثقافتی اہمیت

جیسا که خارجی و داخلی شواہد سے ثابت ہوا ھے مطہر کڑہ (اله آباد) کا رہنے والا تھا. تغلقوں خصوصاً فیروز شاہ تغلق (۵۲ ے-۹۰ ے) سے اس کا خاص تعلق تھا. اُسکے دیوان کا ابھی تک مکمل نسخه نہیں مل سکا مگر ناقص مخطوطات کے علاوہ معاصر اور بعد کی تصانیف سے اسکے تقریباً چھ ہزار اشعار جمع کئے گئے ھیں. بعض تذکرہ نگاروں نے اسکے

اشعار بیس ہزار تک لکھے ہیں۔ شاعر کے ہمعصر اور «شرحِ مخزنِ اسرار»(۱۲) و «بحرالفضائل»(۱۳) کے مصنف محمد بن قوام نے اُسے «افضل العصر» کا خطاب دیا ہے۔ «تاریخ محمدی»(۱۴) میں محمد بہامد خانی نے ہمارے شاعر کو «ختم الشعرا مولانا مطہر» کے القاب سے جا بجا یاد کیا ہے۔ قرائن سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسکی تاریخِ پیدائش اور تاریخِ وفات ۷۱۶ھ اور ۷۹۶ھ ہیں۔ آیندہ صفحات میں دیوانِ مطہر کی علمی، ثقافتی اور تاریخی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اور حسبِ موقع اشعار پیش کئے گئے ہیں۔ مطہر کو ایک طرف تو فیروز شاہ تغلق کا مقرب اور درباری شاعر ہونے کا شرف حاصل تھا اور دوسری طرف حضرت نظام الدین اولیاء(رح)کے جلیل القدر خلیفہ خواجہ نصیرالدین محمود چراغِ دہلی کی خصوصی توجہ اور نسبتِ بیعت حاصل تھی۔ دیوان میں زیادہ تر قصائد اور بند شامل ہیں۔ جن میں فیروز شاہ تغلق، ناصرالدین محمد شاہ تغلق ان کے اُمراء و خواص جیسے ملک الشرق ملک عین الملک ماہرو، ملک الشرق ملک حسام الدین، ملک شمس الدین سلیمان بن مروان شاہ، ملکزادہ حاجی سیف الدین، ملکزادہ اختیارالدین، ملک الشرق ملک علاؤالدین، ملک الشرق ملک نظام الملک، ملک سعد بن سلیمان، ملک علی، شمس الحق ایرانشاہ، خواجہ حاجی، خواجہ ضیاء الدین، خواجہ محمود، میر یوسف اور اُدباء و شعرا و عُلماء و مشائخ جیسے استاد جمال الدین اِستاجی(۱۵)، مولانا جلال الدین رومی (پرنسپل فیروز شاہی کالج)، خواجہ نصیرالدین محمود، اُنکے بھانجے شیخ زین الدین اور صدرالشیوخ خواجہ شمس الدین وغیرہ کی مدح کی گئی ہے۔

بد قسمتی سے دیوان کا ایک حصہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ مگر جتنا موجود ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ مطہر محض شاعر ہی نہیں تھا بلکہ وہ اپنے گرد و پیش کے حالات و واقعات سے پوری طرح باخبر تھا لہذا اسکے کلام سے اس دور کے سیاسی و سماجی حالات کا مُطالعہ اور ثقافتی و تاریخی

نقطه نظر سے اسکے دیوان کا جائزہ مستحسن اور مفید معلومات کا ذریعہ ہے.

دیوان میں ایسے متعدد تاریخی واقعات ملتے ہیں جنکی تائید معاصر یا بعد کی تواریخ سے بھی ہوتی ہے. مثلاً:-

۱. ابتدا میں عین الملک دھلی دربار میں ممتاز عہدہ پر فائز تھا مگر بعد میں وزیراعظم خانجھان اور اسکے درمیان کشیدگی کی بنا پر اُسے معطل کر دیا گیا. تعطّل کی مختصر مدت میں عین الملک بادشاہ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا. بھرحال عین الملک کو بحالی کے بعد خانجھان کی ماتحتی سے ھٹا کر ملتان کا گورنر بنا دیا گیا(۱٦). اپنے ممدوح کی بحالی پر شاعر کی خوشی فطری چیز تھی لھذا اس کا اظھار اشعار میں اسطرح کیا ہے.

حمد حق را که رسید آنچه مرادِ دلِ ماست
و آنچه از حضرتِ حق جانِ مُحبانَ می خواست
خاک در چشم بدان کرده بکامِ دلِ دوست
آفتابِ علمش عرصهٔ عالم آراست
باز در مسندِ شاهی بسعادت بنشست
باز آوازِ طرب غلغله در عالم خاست
الحق آن مقدمِ میمون چه مبارک عیدست
وین سحرگاهِ منور که همایون چو هماست
روزِ شادی و خوشی وقت سماع و طربست
نوبتِ نوش و نشاطست و گه نشوونماست
ملک الشرق فلک قدر ملک عین الملک
کافتابِ کرم و سایه الطافِ خداست (۱۷)

۲. سلطان فیروز شاہ تغلق تاریخ میں عظیم معمار کی حیثیت سے مشھور ہے. اس نے بہت سی عمارتیں بنوائیں، نہریں کھدوائیں، بہت سے

شہر بسائے. دیوان کے بہت سے اشعار سے تعمیرات اور شہروں کی آبادی کا پتہ چلتا ہے. مثلاً ذیل کے اشعار ملاحظہ ہوں:-

فیروز شه که خاطرِ فرخنده رای او
حکمت شعار ساخت و شریعت دثار کرد
چندان رباط و مدرسه و خانقاه ساخت
چندان سرای و مسجد و حوض و حصار کرد
کز آب سند تا درِ دهلی همه دیار
از باغ و کشت جنت و دارالقرار کرد
شهری دگر چو خلدِ برین برکنارِ جُون
آباد هم بنامِ شهِ نامدار کرد (۱۸)

اشعارمذکورہ میں شریعت کو اپنا قانون بنانے اور جابجا مدرسے، خانقاہیں، مسجدیں، سرائے، مسافر خانے، حوض، قلعے بنوانے کا ذکر ہے. نیز یہ کہ دریائے سندھ سے دھلی تک باغات اور کھیتوں کا بیان ہے. آخری بیت میں دریای جمنا کے کنارے شہر فیروزآباد کے بسانے کا ذکر ہے. اور مندرجہ ذیل شہر اسلام آباد کی آبادی کیطرف اشارہ کرتے ہیں:-

حبّذا باغ ارم بقعه اسلام آباد
که بر اسلام بنا کردنِ او میمون باد
خاصه بر ذاتِ خداوند ملك عین الملك
که بیاراست جهان را از دو نفس دانش و داد (۱۹)

دوسرے شعر میں اسلام آباد سے عین الملک کی نسبت ثابت ہے.

فیروزآباد

حبّذا شهرِ گزین حضرتِ فیروزآباد
که درو جوی خلودست بناها بغداد
هر طرف طرفهٔ عمارت اِرَمِ ذاتِ عِماد
هر سوی نزهتِ صحرا و تماشای سواد

لشکر آسوده، رعیت خوش و بازاری شاد
اینك آن شهر گر انصافِ سخن خواهی داد
کو بگو در همه آفاقِ کسی دارد یاد
اینچنین جنتی آراسته بر آبِ روان (۲۰)
اینچنین شهرِ نکو در همه آفاق کجاست
و اینچنین قصر ز شاهانِ جهانگیر کراست
کابِ او آبِ حیاتست و هوا جان افزاست
آن نمِ چشمۀ خضروان دم عیسی بدعاست (۲۱)

فیروزآباد کی تأسیس کے بارے میں تاریخ فیروزشاهی میں شمس سراج عفیف کی معاصر شهادت اسطرح هے: «دهلی کے قرب و جوار میں.... دریای جمنا کے کنارے موضع کاوین کی زمین منتخب کی گئی اور شهر فیروزاباد کی بنیاد لکهنوتی کیلئے دوباره روانه هونے سے پهلے پڑی» (۲۲)

قصرِ شهنشاهی

قصری درُو چو ماه برآورد و چون نجوم
برگرد خانهای ملوكِ کبار کرد (۲۳)
یارب این قصر چه قصریست که دل بربُودست
و این چه جایست کزو راحتِ جان افزودست
قصر گر اینست عماراتِ جهان بیهودست
وانکه کردست جز این یاد هوا پیمودست
چرخ بر منظرِ او نقطۀ نیل اندُودست
تابگردش نرسد چشم رخی از دوران (۲۴)

ان اشعار میں شاهی محل کو عالم میں بے نظیر اور چاند کیطرح بتایا هے جس کے اردگرد اُمراءوزراء کے گهر ستاروں کی طرح هیں. آینده

شعروں میں محل کے گنبد کی خوبصورتی، نقش و نگار، آسمان کیطرح اسکی بلندی، درودیوار اور جنت کیطرح باغ و بہار کا نقشہ کھینچا ہے:-

قبۂ قصر

قبۂ قصرِ همایونِ شه شیر شکار
که بطینت چو بهشتست بزینت چو بهار
آسمانی ز نجوم ست پراز نقش و نگار
بوستانی ز ریاحین است پر از مشکِ تتار
قصرِ همدان و ارم صحنِ وی وُصفه بار
طاقِ کسریش در و سدِّ سکندر دیوار
لاجوردش زسپهرست و سپیده ز اشجار
آبِ زر ریخته بر چشمه خورشید روان (۲۵)

مسجد جامع

یحیی بن احمد کی تاریخ مباکشاهی میں فیروز شاهی جامع مسجد اور مدرسه کا ذکر اسطرح آتا ہے:- «اُسی سال (یعنی ۷۵۳ هجری) کوشک کے پاس جامع مسجد اورحوضِ خاص پر مدرسه تعمیر کیا»۔ مطهر نے اس بلند، بےنظیر، بهترین سنگ مرمر سے بنی ہوئی اور طاقوں سے بھری ہوئی جامع کا یوں نقشه کھینچا ہے:-

مسجدِ جامعِ او بسته ز جوزاست نطاق
طاق در طاق یکی عالم و در عالم طاق
بر سماکین سر و بر سمکُ الارضش ساق
خود چنان جای ندیدست کسی در آفاق
نه در اطرافِ خراسان نه در اقصای عراق
نه در اقلیمِ خطا و نه حدودِ خفچاق

همه از سنگِ رخام ست روشها و رواق
همه از مرمر صافی ست ستون بر اطلاق
طاقهایش همه عالی و طبقهای براق
منبرش نادر و محراب عجیب الالوان (۲٦)

رصد گاه

شمس سراج عفیف نے رصدگاہ کا ذکر یوں کیا ھے:- «ان نادرات میں سے ایک طاس گھڑیالہ تھا. جب سلطان فیروز شاہ ٹھٹہ کی مھم سے واپس دھلی شھر میں آیا.... طاس گھڑیالہ کو قائم کرنے کیلئے غور و خوض کی نشست رکھی. اُسی میں حضرت شاہ فیروز اور دربار کے نجومیوں کو کئی دن ھو گئے.... اور اس طاس گھڑیالہ کو شھر فیروزآباد کے شاھی دربار پر لگا دیا تھا.(۲۷) مطھر نے مندرجہ ذیل شعروں میں بتایا ھے کہ تاریک راتوں اور ابر کے دنوں میں نماز و روزہ کے اوقات جاننے کے لئے پبلک کی سھولت کے پیشِ نظر ایک بھت بڑی گھڑی شاھی عمارت کی بلندی پر نصب کی گئی. اشعار ملاحظہ ھوں:-

طاسی برای معرفتِ وقت و ساعتش
ترتیب بر بلندی ایوان بکار کرد
روشن بروزِ ابر و به شبهای تار کرد (۲۸)

منارہ زرّین

آسمان سای ستونیست ز یك پارہ سنگ
گاؤ دُم رفته ز بنیاد پهن بالا تنگ
پا بتعرِ ثری سر بسرِ هفت اورنگ
زیر و بالاش هم از زرطلی آتش رنگ
می نماید چو یکی کوهِ زر از صد فرسنگ
همچو خورشید که در صبح برون تازد خنگ

نپرد مرغ در اوجش نه عقاب و نه کلنگ
نرسد تیر به نیمش نه خطائی نه خدنگ (۲۹)

عفیف کے بیان سے اسکی اسطرح تائید ہوتی ہے:- «جب سلطان فیروز شاہ.... ٹھٹہ کی مہم سے دہلی شہر میں آیا... مصلحتِ خداوندی سے دہلی کے اطراف میں دو سنگین منارے تھے ایک تو پہاڑ کے دامن میں (شقِ سالورہ و خضرآباد کے) گاؤں توپڑہ کی حد میں تھا اور دوسرا منارہ قصبہ میرٹھ کے قرب و جوار میں.... ایک کو فیروزآباد کے محل کے اندر جمعہ مسجد کے قریب نصب کردیا اور منارہ زرین نام رکھا اور دوسرے کو بڑی محنت اور حکمتوں سے شکار کے محل میں لگا دیا.»(۳۰)

مدرسہ شاہی

حوضِ خاص کے جنوبی کنارے پر (جہاں تغلق جنگ جیت کر بر سرِ اقتدار آئے) فیروز شاہ نے ۷۵۳ھ/۱۳۵۲ع میں ایک عظیم الشان مدرسہ تعمیر کیا جو راجدھانی (دہلی) کی انتہائی محیّر العقول اور رعب دار عمارتوں میں سےتھا. بقول برنی «اسکے کروفر، تعمیری تناسب اور خوشگوار فضا نے اسے اس قدر نادرہ روزگار بنا دیا تھا کہ اگر سنمار کے خورنق اور کسری کے محل پر برتری کا دعوی کرتا تو حق بجانب تھا. اسکی تعلیمی شہرت اسقدر عام ہوئی کہ اطرافِ ملک سے لوگوں کا اژدھام ہو گیا. مطہر اپنے دوست کے جذبات کی اسطرح ترجمانی کرتا ہے:-

گفت الحق چو چنین است چہ دولت بہ از آن
کہ روم با تو بہم زانکہ من از سرو جہار
صفتِ حضرتِ دہلی و تماشا گہ شہر
رونقِ قصرِ ہمایون و عماراتِ حصار
سالہاشد ز کسان میشنوم اندر گوش
آرزوہاست کہ از چشم ببینم یکبار(۳۱)

محل کے گنبد اور مدرسے کے بارے میں یوں نقشہ کشی کرتا ہے:-

راستی چونکه بدیدم همه آن ساحتِ صحن
وان سرِ گنبد وآن چشمه روشن بکنار
قبه قصر چوماهی و کواکب برگرد
صوفیان وَ خدم و سائر خلق دوار
گفت اینست مگر روضۂ رضوان که درو
روح و ریحانِ بهشت است و دمِ دارِ قرار
گفتم اینست هنوز اول بیت المعمور
باش تا جنتِ فردوس ببینی و انهار
اندر آی ز درِ مدرسه شاهِ جهان
آسمانی نگری تازه جهانی ز انوار
بینی آنجا که درین عمر ندیدست کسی
آنچنان جای نه در گوش شنیده اخبار
نه چنان جای به همدان نه خورنق نه سدیر
نه چنان نقش به روم و نه بچین نه بلغار(۳۲)

«فیروزشاھی حکومت اسکی خبر گیری اور قیام کیلئے دل کھول کر خرچ کرتی تھی۔ پرانی دھلی کے بہت سے باشندوں نے اپنے پرانے گھر چھوڑ کر مدرسے کے پاس نئے گھر بنا لئے۔ تھوڑے ھی دنوں میں حوضِ خاص کے کناروں پر مدرسہ کا قصبہ وجود میں آگیا جو بعد میں چودھویں صدی میں علمی سرگرمی اور چھل پھل کا مرکز بن گیا۔

فیروز شاھی مدرسہ ایک دو منزلہ عمارت تھی جسکے محرابی دالان اور کھڑکیاں حوض کی جانب ابھری ھوئی تھیں۔ اس کا سامنے کا حصّہ ھندی ستونوں اور اسلامی محرابوں کا حسین امتزاج پیش کرتا تھا: ھر داخل ھونے والا دروازہ میں قدم رکھتے ھی اپنے آپکو پربہار باغ میں

پاتا تھا جہاں ہر طرف روشیں اور راستے کھلے ہوئے خوشنما پھولوں سے مزین ہوں اور پھلوں کے لدے ہوئے درختوں پر خوش آواز پرندے چہچہا رہے ہوں۔ اس مدرسے میں تھوڑی دیر ٹھہرنا آنکھوں کیلئے طراوت اور دماغ کیلئے ضیافت کا سامان تھا۔»(۳۳)

مظہر نے دارالسّلطنت (دہلی) اور مدرسہ وغیرہ کی اسطرح منظر کشی کی ہے:-

شہر آراستہ دیدیم چو فردوسِ برین
کوثری در تہِ او موجزنان دریا سار
مرغ و ماغ و بط و سرخاب دران صحنِ کبود
فوج در فوج روان گشتہ چو صفہای سوار
باد بر آب زرہ ساختہ و بلبلہ خود
ماہیان تیغ زن و باختہ شدہ اسپردار
راست چون لشکرِ ترکان میانِ لبِ رود
ساحل آب گرفتہ سپہِ بوتیمار
اول از در کہ درون رفت دران فرخ جای
عرصہ ای دید چو صحرای بہشتی ہموار
صحنِ او روح فزا ساحتِ او جان پرور
خاکِ او مشک فشان نکہتِ او عنبر بار
سبزہ و سنبل و ریحان و گل و لالہ درُو
رستہ و آراستہ چندانک کند چشمِ تو کار
نار و نارنج و ترنج و بہ و سیب و انگور
در رسانیدہ درو میوہ امسال بپار
بلبلان نغمہ سراىندہ ز ہرسوی گوئی
چنگ دارند بچنگ اندرو نی در منقار

اس باغ میں دس گیارہ فٹ اونچا ایک چبوترہ تھا جسکی لمبائی

ر چوڑائی چالیس ھاتھ تھی اور چھت گنبد دار تھی. مظہر نے اپنے تاثرات کو اسطرح منظوم کیا ھے:-

و اندران باغ یکی فرش ببالای دو مرد
طول و پهناش ز هرسوی چهل رش بشمار
قبه ای برسرش افراشته تا طارم ماه
که چو خورشید درُو خیره همی شد دیدار
بام و برجش بزر آراسته چون روی عروس
در و دیوار جلا داده بطلق آئینه وار
قصرِ مانیش رف و باغی ارم ساحتِ صحن
طاق کسریش در و سدِّ سکندر دیوار
سطحِ او را ز رخِ روشن جوزا شنگرف
سقفِ او را ز پرِ سبزِ ملائك زنگار
چونه و سنگِ جدارش همه قلعی و رخام
تخته و چوبِ درش صندلِ چین عُودِ قمار

اس وسیع اور مرتب و منظم باغ کے بیچوں بیچ مدرسہ کی کشادہ عمارت واقع تھی جسکی دیواروں پر ابرق اور طلق کی چکنی اور چمکدار پالش تھی اور ملمع کاری کیوجہ سے انسانی جسم کا عکس پڑتا تھا گنبدوں اور اونچی ھموار جگھوں پر فیاضی کیساتھ سنہرا روغن کیا گیا تھا. جب اس بلند اور عظیم عمارت کا عکس حوضِ خاص کے پانی کی پرسکون اور شفاف سطح پر پڑتا تھا تو تماشائیوں کی آنکھیں خیرہ ھو جاتی تھیں. درس کے بہت سارے ھالوں کے علاوہ چار دیواری کے اندر ھی معلمین و متعلمین کے لئے قیامگاھیں تھیں، آنے جانے والوں کے لیے مہمان خانے تھے، کشادہ مسجد تھی، آئمہ و مؤذنین کیلئے کمرے تھے، دینی اعمال، عبادات و مراقبہ میں منہمک رہنے والوں کیلئے حجرے تھے. مدرسے کے ہر کونے میں شیراز، یمن و دمشق کے آرام دہ قالین بچھے

ہوئے تھے۔ مطہر لکھتا ھے:-

وز بساطِ یمن و مفرشِ شیراز و دمشق
همه آراسته بیرون و درونش چو نگار

جب مطہر کے دوست نے حیرت سے اس جگہ کے بارے میں پوچھا تو اسنے ایک ایک چیز سے اُسے اسطرح واقف کیا:-

چون نظر کرد در این گنبدِ گردون فرسای
رنگ برگشت ز رویش چو پری دیده صغار
گفت این جای چه جایست بدین زینت و زیب
باز این باغ چه باغیست ز انواعِ ثمار
گفتم این مدرسه و باغِ شهنشاهِ جهانست
اندرون آی که یك حسن ببینی به هزار
چون درآمد ز درش دید دران جنتِ خلد
قاصدان صف زده هر سوی ملائك کردار

جیسا کہ ایک اعلی تعلیمی ادارے سے توقع تھی فیروز شاہی مدرسہ کے مدرسین میں بڑے بڑے علماء شامل تھے۔ جو اپنے اپنے مخصوص مضامین میں امتیازی شان رکھتے تھے:-

عالمانِ عربی لفظ و عراقی دانش
همه درجُبهٔ شامی و بمصری دستار
هر یکی نادرهٔ دهر در انواعِ هنر
هر یکی واسطهٔ عقل در اطرافِ دیار
در فقاهت ببخارا و سمرقند نشان
دربلاغت بحجاز و بیمن مجد و مُشار

ادارہ کا پرنسپل مولانا جلال الدین رومی اپنے زمانے کا مانا ھوا عالم تھا۔ معاصر مصنفین اس مدرسہ کا مفصل نصابِ تعلیم نہیں دیتے۔ بہرحال برنی نے تفسیر، حدیث اور فقہ کا خاص طور پر ذکر کیا ھے۔

اساتذہ مدرسہ بقولِ مطہر، شامی جبہ اور مصری دستار پہنتے تھے. قرونِ وُسطی میں متعلمین و معلمین کا باہمی قرب و اختلاط تعلیم و تدریس کا جزوِ لازم سمجھا جاتا تھا اور فیروز شاہی مدرسہ نے ان صحت مند روایات کو مؤثر انداز میں برقرار رکھا.

درس کے کمرے طلبہ وغیر طلبہ، مقیمین و واردین سب کیلئیے یکساں طور پر کھلے ہوئے تھے. مطہر نے اپنے دوست کے ہمراہ مولانا جلال الدین کے درس میں شرکت کی چنانچہ کہتا ہے:-

پس نشستیم و ز گفتارش انواعِ علوم
اخذ کردیم ز تفسیر و اصول و اخبار

ازمنہ وسطی کے اسلامی طرز تعلیم میں اساتذہ کی نگرانی میں طلبہ کی باہمی بحث و تکرار پر بڑا زور دیا جاتا تھا تاکہ انکی ذہنی صلاحیتوں میں جلا اور نکھار آجائے• فیروز شاہی مدرسہ نے اس اہم طرزِ تعلیم کو ذرا بھی فراموش نہیں کیا. چنانچہ جب مطہر نے مدرسے میں گشت کیا تو طلبہ علمی مباحثہ میں مشغول تھے:-

همچنان یکدگر از طالبعلمان هر سوی
بر فلك برده صدا از غلغل و بحث و تکرار

حکومت فیاضی کیساتھ اساتذہ و طلبہ کے اخراجات برداشت کرتی تھی. ہوسٹل میں رہنے والوں کیلئے شاہی پیمانے پر انتظامات ہوتے تھے• اشعارِ ذیل میں دسترخوان پر انواع و اقسام کے ماکولات و مشروبات کا ذکر ہے:-

آسمان رنگ بیار است زنان مایده ای
کاسه و صحن درو همچو کواکب بکنار
همه دراج و کبوتر بچه و کبك و کلنگ
ماهی و مرغِ مُسَمن ، بره کوه وقار

ناردان و شکر و لوز و نوافج در وی
زعفران صندل و مشك و همه چیز از ابزار

ترشه ملا کر انار کا شربت دسترخوان پر پلایا جاتا تھا. کھانے کے بعد سونے چاندی کی پلیٹوں میں پان لائے جاتے تھے. اب ذرا مطہر کے الفاظ میں پان کی تعریف سنیے:-

برگ داران شده در دادن تبنول دوان
برگ دانهای زر وسیم گرفته بکنار
بیرها چون گل صد برگ چوگل (تازه و تر)
درخته آن گل صد برگ بیك سوزنِ خار
زعفران رنگ و لقد مزه و عنبر بوی
چرب پهلو و تراندام و ملفظ رخسار

شاهی ضیافت کے بعد دعا کا اهتمام تھا:-

دست برداشت ثنا خوان و دعا کرد آغاز
بنوابی که دمش بود مگر موسیقار
دولتِ شاه زمان همچو زمان دائم کن
سایه شاهِ جهان بر سر ما قائم دار
نور چشمانِ جهانجوی جوان بختش را
در برش پیرکن و در نظرش برخوردار

مختصر یہ کہ مطہر کا مدرسہ شاہی کا بیان اس دور کے سماجی اور ثقافتی مطالعہ کیلئے مفید معلومات فراہم کرتا ھے قاری آسانی سے عمارات، ظاہری و علمی ماحول، طریقہ تعلیم مثلاً سیمینار سسٹم، کھانے کی انواع و اقسام، ضیافت کی ترتیب اور اساتذہ کے لباس وغیرہ کے بارے میں تفصیلات سمجھ سکتا ھے.

خانقاہ حضرت نظام الدین اولیا (رح)

خانقاہ کا ماحول اس انداز میں بیان کیا ہے:

بدگر صفه رسیدیم چو ایوانِ بهشت
عارفان جمع بدیدیم چو اصحابُ الغار
همه ابدال سکندر دل و مهدی سیرت
همه اوتاد مسیحا نفس و خضر شعار
همه را جامه سیاه و همه را نامه سفید
همه را روی ز نور و همه را سینه ز نار
پیرِ آن ملت سجاده نشین آزادی
که همی تافت جبینش چو شموس و اقمار

سجادہ نشین جس سے مطہر نے اپنے دوست کو متعارف کیا مشہور بزرگ شیخ الاسلام بہاءالدین زکریا ملتانی کے صاحبزادے اور دھلی کے شیخ الاسلام شیخ صدر الدین تھے۔ ہمارا شاعر انکی اسطرح تعریف کرتا ہے:-

شیخِ الاسلامِ جهان قطبِ زمان صدرالدین
آنکه در خلعت او هست جهان را اقرار
مشرقِ نورِ ازل مشرفِ احکامِ ضمیر
مُحرم کعبه جان محرمِ سُر الاسرار
محیِ دین خَلفِ شیخ بهاء الملت
زکریّا که بدو فخر کند خویش و تبار

تاریخ محمدی کے مطابق مطہر نے ایک طویل و فصیح قصیدہ لکھا جسمیں فیروز شاہ کی تخت نشینی سے لیکر دھلی پہنچنے تک کے واقعات مفصل بیان کئے۔ غالباً وہ قصیدہ جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اسطرح شروع ہوتا ہے۔ اور اسمیں سو شعر ہیں:-

شاهِ زمان که روی زمین چون نگار کرد

و ز تیغ بیقرار جهان را قرار کرد

منگولوں سے فیروز شاہ کی لڑائی اور مؤخرالذکر کے وزیر کی بغاوت کا اسطرح ذکر کیا ہے:-

آن شاہ چون بملکتِ دارالبقا شتافت
نوبت سپرد در کف این شاہِ بختیار
اول مصافِ رزم کہ بعد از جلوس شد
بودش بخت.... مغلان حرام خوار
چندین بریخت خونِ مغل کز نم زمین
برمی رود هنوز سوی آسمان بخار
آمد خبر براہ کہ در شہر فتنہ ای
کرد آن وزیر پیر بد اندیش نابکار
وآن پیر طوف کردہ ز دستار در گلو
اندر میان ستادہ سیہ روی شرمسار

صحاح ستہ اور غلط فہمی کا ازالہ

دیوان مطہر کے ذریعے بعض مشکوک تاریخی بیانات کی اصلاح ہوتی ہے مثلاً عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ کتبِ احادیث خصوصاً صحاح ستّہ کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح (۱۰۵۲ ہجری/۱٦۳۲ عیسوی) کے زمانے تک یا بقولِ بعض شیخ ولی اللہ دہلوی (رح) (۱۱٧٦ ہجری/۱٧٦۲ عیسوی) کے وقت تک ہندوستان میں لوگ نہیں جانتے تھے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ فیروز شاہی کالج میں "پنج سنن" یعنی حدیث کی پانچ معیاری کتب کا درس دیا جاتا تھا چنانچہ پرنسپل مولانا جلال الدین رومی کے فضل و کمال کے سلسلے میں ہمیں مطہر کا یہ شعر ملتا ہے:-

راوی هفت قرأت سندِ چاردہ علم
شارح پنج سنن مفتئ مذهب هر چار

شجرہ مشائخ چشتیہ

ایک طویل قصیدہ میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لیکر شیخ رکن الدین رح تک مشائخ چشتیہ کا ذکر ہے. اس تاریخی اہمیت کے حامل قصیدہ کی ابتدا یوں ہوتی ہے:-

مجردَ شو از دین و دنیا قلندر
که راهِ حقیقی است زین هر دو برتر

جشن عید

قصیدہ نمبر ۲۲ جس کا مطلع" مقدمِ عیدِ ما مبارک باد- بردر پادشا مبارک باد" ہے ثقافتی نقطہ نظر سے بہت اہم ہے اس سے دورِ فیروز شاہی کی مختلف رسموں پر روشنی پڑتی ہے. طوالت کے خوف سے دو شعر پیش خدمت ہیں:-

ساختن درمیان هر باغی نخل طوبی نما مبارکباد
مفرشی از حریر گستردن سبز چون گندنا مبارک باد



حواشی

۱- مقالہ دوم، حکایت نمبر ۱۰ از "چہار مقالہ" نظامی عروضی ثمرقندی۔

۲- مصنف ۸۳۷ ھ میں اس کتاب کی تصنیف میں مصروف تھا (ملاحظہ ہو پروفیسر شیرانی کا مارچ اور اپریل ۱۹۲۹ء کے "مخزن" میں چھپا ہوا مضمون: "ایک قدیم فرہنگ بحر الفضائل".

۳- اس پر سیر حاصل بحث کے لئے ملاحظہ ہو پروفیسر نذیر احمد کا جنوری ۱۹۶۷ء کے "معارف" میں چھپا ہوا مضمون "ظہور الاسرار"

۴-۷ دیوانِ مطہر صفحات بالترتیب ۹۰، ۱۶۲، ۲۰۱-۲۲۵

۸- عرفاتُ العاشقین، بتخانہ اور مجمع النفائس وغیرہ کے مصنفین کی رائے میں مطہر ایرانی تھا۔ مگر اخبار الاخیار، مُنتخب التواریخ بدایونی اور ید بیضا وغیرہ میں اُسے ہندوستانی لکھا گیا ہے۔

۹ تا ۱۰- دیوان مطہر، ترتیب و تصیح عبدالرزاق، صفحات ۶۵-۷۴

۱۱- ان کا مضمون مارچ ۱۹۲۹ء کے مخزن(لاہور) میں دیکھیں۔

۱۲- "شرح مخزن اسرار" محمد بن قوام بن رستم بدر خزانۃ البلخی الکرئی کی ۷۹۵ ھ کی تصنیف ہے۔

۱۳- "بحر الفضائل" بھی محمد بن قوام کی تصنیف ہے جو ۸۳۷ھ میں لکھی گئی۔ دیکھئے پروفیسر شیرانی کا مارچ اور اپریل ۱۹۲۹ کے "مخزن" (لاہور) میں چھپا ہوا مضمون: "ایک قدیم فرہنگ: بحرالفضائل."

۱۴- تاریخ محمدی مؤلفه محمد بهامد خانی کا مخطوطہ برٹش میوزیم میں ہے مگر اس کا روٹو گراف تین جلدوں میں شعبہ تاریخ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہے۔ اس کتاب میں فیروز شاہ تغلق اور شیخ نصیرالدین محمود چراغِ دہلی کی شان میں مطہر کے قصائد اور مؤخرالذکر کی وفات پر مرثیہ کے چیدہ چیدہ اشعار ہیں۔

۱۵- پروفیسر نذیر احمد، شعبہ فارسی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ نے اپنے ایک مضمون میں استاجی کا ذکر کیا ہے اور اس کا کلام بھی نقل کیا ہے۔

۱۶- دیکھئے تاریخِ فیروز شاہی مؤلفہ ضیاءالدین، تاریخ فیروز شاہی مؤلفہ شمس سراج عفیف اور ڈاکٹر محمد شمعون اسرائیلی کا مضمون "مطہر کڑہ" جوّ انڈ و ایرانیکا" میں صفحہ ۵۰ پر چھپا تھا۔

۱۷- دیوانِ مطہر بقلم عبدالرزاق صفحہ ۳۵

۱۸- صفحہ ۶۹

۱۹- صفحہ ۶۱

۲۰- صفحہ ۳۲۴

۲۱- صفحہ ۳۲۶

۲۲- تاریخ مبارکشاهی؛ یحیی بن احمد صفحہ ۱۲۳

۲۳- "دیوان مطهر" ترتیب از عبدالرزاق صفحہ ۷۱

۲۴- صفحہ ۳۲۵

۲۵- صفحہ ۳۲۵

۲۶- مخطوطہ دیوان مطہر (تصحیح و ترتیب عبدالرزاق) صفحہ ۳۲۶۔

۲۷- تاریخ فیروز شاہی مؤلفہ شمس سراج عفیف صفحات ۱۳۲-۲۵۲

۲۸- دیوان صفحہ ۷۱

۲۹- دیوان صفحہ ۳۲۷

۳۰- تاریخ فیروزشاہی مؤلفہ شمس سراج عفیف صفحہ ۱۳۲-۳۰۵۔

۳۱-۳۲-۳۳- پروفیسر خلیق احمد نظامی شعبہ تاریخ، مسلم یونیورسٹی علیگڑھ نے اپنے مضمون: "An Indian Medieval Madrasah" میں تاریخ فیروز شاہی: ضیاءالدین برنی، تاریخ فیروز شاہی: عفیف وغیرہ کے علاوہ مطہر کے ۱۵۱ شعر والے طویل قصیدے سے جا بجا استفادہ کیا ہے۔ دیوانِ مطہر (ترتیب و تصحیح عبدالرزاق) میں یہ قصیدہ صفحہ ۹۶ سے شروع ہوتا ہے۔

عبدالرزاق

شبلی کالج اعظم گڑھ

دیوانِ مظہرؒ

نشانهای اختصاری

ا	=	نسخهٔ کتابخانهٔ دانشگاه علیگره
ب	=	نسخهٔ مملوکهٔ پروفیسر مسعود حسن رضوی، لکهنؤ
ج	=	بتخانهٔ محمد صوفی مازندرانی مملوکهٔ کتابخانهٔ بادلی اکسفورد
اخبار	=	اخبار الاخیار مولفهٔ شیخ عبدالحق محدث دهلوی
ادات	=	ادات الفضلا مرتبهٔ بدرالدین دهلوی ۸۲۲ھ
بیاض	=	بیاض فارسی برتش میوزیم
تاریخ	=	تاریخ محمدی مولفهٔ محمد بهادرخانی (روتوگراف) برتش میوزیم ۸۳۷ تا ۸۴۳ھ
جهانگیری	=	فرهنگ جهانگیری تالیف حسین انجوی شیرازی ۱۰۱۷ھ
رشیدی	=	فرهنگ رشیدی تالیف عبدالرشید تتوی ۱۰۶۴ھ
سیرت	=	سیرت فیروزشاهی (مخطوطهٔ کتابخانهٔ دانشگاه علیگره)
عرفات	=	عرفات العاشقین مولفه تقی اوحدی (مخطوطهٔ کتابخانهٔ خدابخش، پتنه)
مجمع یا (م.ف)	=	مجمع الفصحا مولفه رضاقلی خان هدایت بکوشش مظاهر مصفا، سنه زمستان، ۱۳۳۹ هجری شمسی
ناصری	=	انجمن آرای ناصری یا فرهنگ ناصری تالیف رضاقلی خان هدایت

* * *

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قصاید

قصیده ۱ — تاریخ محمدی ۴۹ اخبار الاخیار ۱۲ — در مدح شیخ نصیر الدین محمود چراغ دهلی رح

دوش آن زمان که از افقِ مغرب شتا — خورشید خواند سورهٔ وَالنَّجمِ اِذَا هَوٰی
شمعِ فلک زبانه فرو برد اندر آب — دُورِ[1] زمین نشانه برآورد بر سما
گفتی مگر که یوسفِ خورشید شد بچاه — کز تیرگی چو دیدهٔ یعقوب شد ہوا
بادی برآمد از لب دریا که دامنش — گرد سیاه سرمه ہمی ریخت بر فضا
چون ساعتی دو از شب دیجور برگذشت — بنشست باد و ابر درآمد با نجلا
یک یک ستاره بر سر گردون فروغ داد — چون در بهشت طلعتِ تابانِ اتقیا
فراشِ صنع از بدِ قدرت برآورید[2] — قندیل ہای نور برین نیلگون خبا[3]
ماهِ منیر از افقِ چرخ شد پدید — افراخته ز نور یکی سیمگون لوا
می جست نرم نرم نسیم از کنارِ باغ — گوئی پیام دوست ہمی داد درخفا
من چون بدیدم این اثرِ صنعِ کردگار — از بعدِ آن که دیده بُدم ہولِ ابتدا
آهسته بر کرانهٔ بامی برآمدم — کردم بدل دو رکعتِ شکرانه را ادا
وقتی لطیف داشتم و حالتی عجیب — دادم دمی قرار در آن کنج انزوا[5]
اول نظر بحالِ سپهر و ستارگان — کردم که چند گونه ہمی دارد التوا
گه سیر گه رجوع[4] گهی استقامت است — گه اوج و گه ہبوط و گهی خسف و انجلا
باز اینچنین تغیر از آن که می شود — گه لیل و گه نهار و گهی صبح و گه مسا
و احوال و اختلافِ فصولش که گه ربیع — گاهی خریف و گاه بود صیف و گه شتا

10

۱- تاریخ: دود زمین؛ اخبار: دور ۲- تاریخ: برآورد؛ اخبار: برآورید ۳- تاریخ: خبا؛ اخبار: جنا؛ تصحیح قیاسی: خبا ۴- تاریخ، زجوع؛ تصحیح قیاسی: رجوع

۵- تاریخ: ازوا؛ تصحیح قیاسی: کذا.

ایدون نگر حدیثِ موالید و حالِ او — هر چند دیده[1] را ز سماع است اکتفا
باری در آدمی نگهی کن که چند نوع — دارد بحالتی بدگر حالی انتقا
گه طفل و گه جوان و گهی کهل و گاه پیر — گه خون و گاه خاک و گهی گرد و گه هبا
فی الجمله در زمانه کسی را قرار نیست — خواهی نگر اسافل و خواهی نگر علا ۲۰
القصه در تأملِ احوال آدمی — چون چشم دل رسید برین حرفِ جانگزا
هوشم نماند و صبر برون شد، قرار رفت — طاقت رمید[2]، ریخت بیکبارگی نوا
با نفسِ بد محاسبه ای داشتم که هان — چند این[3] غرور و غفلت و این کبر و این ریا
دانسته ای که نیست در ایام حاصلی — و آگه تری که عاقبتش نیست جز فنا
بگذر که نیست دولتِ ده روز جز غرور — باز آ که نیست لذت یک لحظه جز عنا
تو ایمنی و دشمن جان تو در کمین — تو ساکنی و مرکب عمرت بپاشنا[4]
هر یک نفس که می رود از عمر گوهریست — کان را خراجِ ملکِ دو عالم بود بها
مپسند کاین خزانه دهی رایگان بباد — و آنگه روی بخاک تهی دست و بی نوا
بودم در این تضرع و زاری که ناگهان — آمد بگوشِ جان من از هاتفی ندا
کای پای بندِ نفس و سراسیمهٔ هوس — آزردهٔ جهان و زبون کردهٔ جفا ۳۰
نشنیده ای مگر که بزرگان چه گفته اند — هر نیش راست نوشی و هر درد را دوا
گر کوششی کنی طلب و جد تو آنست — جهد از سوی تو باشد و توفیق از خدا
اما طریقه ایست طلب را که اَلرَّفِیق — ثُمَّ الطَّرِیق در خبر آمد ز مجتبا
گر کیمیای[5] دولتِ جاوید آرزوست — یا گلشن بهشت ازین شاخ بی نما
جست صحبتی[6] شمر نفسِ خواجه نو بهار — جانت مس[7] نگر نظر شیخ کیمیا
بر دستِ او اگر نتوانی نهاد دست — باری بدار این سر خاکی بزیر پا

---

۱. تاریخ محمدی: کذا ۲. تاریخ محمدی: رسید؛ تصحیح قیاسی: رمید ۳. تاریخ: از؛ تصحیح قیاسی: این
۴. تاریخ: بپاشنا ۵. تاریخ محمدی: سیمیا...... جاوید
آرزوست؛ اخبار: کذا ۶. تاریخ: شمر؛ اخبار: نگر ۷. تاریخ: نگمه؛ اخبار: شمر.

گوای سحابِ رحمت و ای سایهٔ کرم ‌‌ ای آفتابِ معدلت[1] ای قبلهٔ هدا

گر هر کسی[2] بداغِ ارادت مشرفت اند ‌‌ من بنده را بداغ سگی حرمتی فزا

باشد دهد سعادت و اقبال یاری ای ‌‌ روزی کند خدای تعالات این عنا

حاصل کنی ذخیرهٔ اقبال جاودان ‌‌ از خاکبوس خدمت آن افضل الورا ۴۰

والا نصیر ملت و دین و دول که هست ‌‌ نعم النصیر از پسِ یزدان بدو[3] سزا

غوثِ زمان و قطبِ زمین آفتابِ دین ‌‌ شیخ الشیوخِ عصر و ولی عهد اصفیا

صفدارِ عاشقان و سپهدار عارفان ‌‌ سر دفتر مشائخ و سلطانِ اولیا

ای بر فلک ثنای تو وردِ فرشتگان ‌‌ شایانِ درگهِ تو چه آید ز من ثنا

نزدیکِ آسمان چه بر د هدیه ای زمین[4] ‌‌ در پیشِ پادشا چه کشد خدمتی گدا

شعر آورم بدرگهِ پاکت زهی فضول ‌‌ دانش برم بصدر رفیعت زهی[5] خطا

اما چو هست دعوت مضطر[6] مستجاب ‌‌ آن به بود که ختم کنم مدح بر دعا

تا روشنیٔ چشم بود نورِ آفتاب ‌‌ تا فرخیٔ[7] فال بود سایهٔ هما

بی نورِ روی و سایهٔ میمون تو مباد

فرقِ ذوی العقول و عیونِ اولو النها

بسم الله الرحمن الرحیم

قصیده ۲ ـ ۲۷۱ ب ۲۷ ج ۱۵ ـ دربیان احوالِ پیری خود

چو عمرم از حد پنجه بشصت شد[8] ادا ‌‌ شدم به پنجهٔ محنت اسیرِ شستِ بلا ۵۰

فرو نشست بیکبارگی غبارِ غرور ‌‌ فرو شکست بیکبارگی جمیع قوا

۱ـ تاریخ: وای؛ تصحیح قیاسی کذا ۲ـ تاریخ: کذا.... اند ۳ـ تاریخ: بدو؛ اخبار: برو ۴ـ تاریخ: زمین؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵ـ تاریخ: زمین؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶ـ تاریخ: مضطر بمستجاب؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷ـ تاریخ: فرخی فعال؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸ـ ا: بشست شد ــــــ؛ ب: بشست گشت؛ ج: بشصت شد.

نه زور ماند در اعضا[1] نه تیز خون در رگ — نه راستی به قد[2] و نی قیام در بالا

چنان شدم ز نزم و درهم و نحیف و نزار — که از نزاری و زاری و ضعف و استرخا

نماند خفت گوش و نماند حدت چشم — نماند قوت بازو نماند قدرت پا

رخی که بود چو بیجاده ارغوانی رنگ — شد از نهایت زردی بسان کاه ربا

تنی که روی در وی نمود آئینه وار — کنون در آئینه دیدن نمی توان اصلا

تنی که بود بمانند سرو در صورت — بنفشه وار ز بار هموم گشت دوتا

حواس خمسه ظاهر که نفس حیوان است — همیشه مجمع لذّات[3] معدن نعما

چنان شدست خلل[4] و آنچنان شدست خراب — که از نهاد و نشانش نماند جز اسما

دو گوش من ز گرانی شدست همچون کوه — دو چشم من ز روانی شدست چون دریا ۶۰

شعاع چشم که دیدی فراز سنگ[5] سیاه — بقعر چاه پی مور در شب یلدا

کنون نمی نگرد لشکری به طبل و علم — که می رود[6] به بلندی به روز در صحرا

صماخ گوش که آواز پای[7] پشّه خورد — همی شنید برفتار نرم بر دیبا

کنون نمی شنود بانگ رعد بر گردون — اگرچه می دَرَد آوازش صخرهٔ صمّا

مذاق کام که می یافتی ز یک معجون — هزار طعم جداگانه از هزار اشیا

کنون اگرچه خورد ریزه ریزه نشناسد — نمک ز شوره[8] می از سرکه حنظل از حلوا

مشام مغز که می یافتی ز مشرق بوی — اگر بغرب شکفتی گلی ز باد صبا

کنون نیابد بویی اگرچه در بر او — هزار توده بسوزی ز عنبر سارا

مساس[9] جسم بدان حد که یافتی لذت — چو می نهاد زنی زال دست[10] در کف پا

کنون هزار یکم حصه زآن نیابد[11] اگر — بدست مالد پستان تو پری برنا ۷۰

۱-۱، ب : اعصاب و نبیست خون؛ تصحیح قیاسی: کذا، ج : در اعضا نه تیز خون ۲-۱، ب : به قدونی؛ ج : بقد و نی
۳-ب، ج : لذت و معدن، ۱: لذات معدن ۴-۱: انچنان، ب، ج : وانچنان ۵-۱، ب : سنگ سیاه؛ ج: زنگ سیاه
۶-۱: به بلندی ز زور؛ ب: به بلند روز؛ ج : به بلندی بروز ۷-۱: کذا، ب : آوازهای ۸-۱، ب : شوره؛ ج : یوزه
۹-۱: مزای؛ ب: کذا، ج : ستاس ۱۰-۱: در، ب، ج : بر ۱۱-۱: نیاید؛ ب : کذا.

برین قیاس همی گیر نیست حاجت آن ‌ ‌ ‌ که کیت کیت دهم شرح یا کذا[1] و کذا

قلم که خطِ غبار آنچنان نبشتی راست ‌ ‌ ‌ که سطر در تهٔ مویی همی نمود اخفا

کنون اگر بنویسد[2] بخطِ ثلث امام ‌ ‌ ‌ زلرزه صورتِ سم سم همی شود پیدا

تنی که روزِ سواری[3] نبود اصلا سیر ‌ ‌ ‌ اگرچه برکره[4] تند تاختی صد جا

کنون بمرقد مهدار رود شبان خفته (کذا) ‌ ‌ ‌ بدان صفت که نجنبد ز سیر[5] بندِ قبا

چنان همی شود از ماندگی که گویی باز ‌ ‌ ‌ بسر گرفته دو دیدست از جلیس[6] شتا (کذا)

قصیده ۳ ‌ ‌ ‌ ۳۵۱ ب ۲۹ ج ۹ ‌ ‌ ‌ در مدح جلال الحق والدنیا

ز دریا چیست افزون تر که آن خوانیم دریا را ‌ ‌ ‌ ز جوزا چیست بالاتر که آن خوانیم جوزا را

برابر با کدام اختر کنیم[7] آن مهر روشن را ‌ ‌ ‌ مساوی با کدامین جا نهیم[8] آن خلد اعلا را

خصوص آن کز دل و دست و رای[9] وردی او باشد ‌ ‌ ‌ مدد مر خلد و مر خورشید و مر جوزا و دریا[10] را

کجا نسبت کنیم او را که در گنجینهٔ خلقت ‌ ‌ ‌ نیامد گوهری دیگر چو او گنجورِ[11] اشیا را ‌ ‌ ‌ ۸۰

بلی[12] چون مایهٔ عقلی ز طور عقل شد بیرون ‌ ‌ ‌ بدست عجز بر بندد زبانِ مرد گویا را

کجا داند صفت کردن گیا بیچاره طوبی را ‌ ‌ ‌ کجا داند ثنا گفتن ثری مسکین[13] ثریا را

چه هدیه آرد از نان ریزه موری مر سلیمان را ‌ ‌ ‌ چه مهمانی کند پروانه ای کنجشک عنقا را

چه شربت سازد از شوراب اعراب از پی خضری ‌ ‌ ‌ چه دارو آرد از دهقان طبیبی مر مسیحا را

نه بینی ابر کارد قطره ای تحفه بر دریا ‌ ‌ ‌ نه بینی باد کافشاند گلی[14] بستانِ خضرا را

بسبزی کس چه آراید پرِ طاوسِ بستان را ‌ ‌ ‌ بسرخی کس چه آلاید[15] رخِ یاقوت حمرا را

بگردونی که هفت اقلیم چون یکدانه خشخاش است ‌ ‌ ‌ چه داند ذره پیمودن درازا[16] و پهنا را

۱-۱: کذا کذا؛ ب، ج: کذا و کذا. ‌ ۲-۱: بخط؛ ب: زخط ‌ ۳-۱: سواری؛ ب: سوادی ‌ ۴-۱: کوه؛ ب: کره

۵-۱: زیر؛ ب: زسیر ‌ ۶-۱: کذا؛ ب: درخلش شتا ‌ ۷-۱: کنم؛ ب: کنیم ‌ ۸-۱: نهم؛ ب: نهیم

۹-۱، ب: رای ردی؛ تصحیح قیاسی: رای وردی ‌ ۱۰-۱، ب: مردریا دجوزه؛ تصحیح قیاسی: مرجوزا و دریا.

۱۱-۱: تو؛ تصحیح قیاسی: او ‌ ۱۲-۱: یکی چون پایه؛ ب: بلی چون مایه ‌ ۱۳-۱، ب: مسکین؛ ج: مشکین ‌ ۱۴-۱: گل بستان جمنهارا؛ ب: گل بستان خضرارا؛ تصحیح قیاسی: کذا ‌ ۱۵-۱: ارایر؛ ج: آلاید ‌ ۱۶-۱: درازارا و پنهارا؛ ج: درآزار و پهنارا.

ولی زمیست کار خدمتی در خورد احوالش[1]   گدایی پادشاهی را، ضعیفی مر توانا را

درم ریزا از ورق ساز و چمن رایات شاهی را   نثار از ذره بردارد هوا خورشید رخشا را

پس از من[2] هم عجب نبود اگر در وصف خورشیدی   چراغ فکر من بر جا نریزد[3] دود سودا را   ۹۰

بگویم مدح استادی که اندر دانش و حکمت   نطقی بنود در آن مجلس روان ابن سینا را

جلال الحق والدنیا که در اعجاز فرقانی   نمود از کلک ثعبان وش ید بیضای موسی را

خداوندی که پیش ملک[4] علم او معانی را   همی خوانند چون در پیش آدم علم اسما را

بنظم و معنی تنزیل تاویل است بر قولش   سه اصل و چار مذهب را دو راوی هفت قرا را

بعلم معرفت تصحیح از و بوطالب مکه   کند قوت القلوب و حجة الاسلام[5] احیا را

مصابیح و مشارق را چنان مستحضر الباب است   که گویی از زبان مصطفی کردست[6] صفارا

درایت را چه خواهی گفت لقمانیست حکمت را   روایت را چه خواهی گفت نعمانیست فتوا را

تعالی الله زهی خاطر بیکدم دیده در عالم   چنین هم بندهٔ[7] ای باشد خداوند تعالا را

کریما اکرما رادا جوادا آسمان قدرا   عطارد دانشا خورشید رایا ماه آثارا

تو می دانی که تا من عزم خدمت بر درت کردم   ببستم در میان جان نطاق حد اقصا[8] را   ۱۰۰

ز شوق کعبهٔ رویت چو حجاج حرم حافی   دویدم ریگ هامون و بریدم کوه خارا را

وزان پس چون همین همت و یارای اقبالت   سپهر از خاک پایت سرمه داد این چشم بینا را

بهر جانب که خورشید لوایت سایه افگندی   ملازم بوده ام چون سایه نور عالم آرا را

بمژگان خاک بیزی کرده در کان معنی را   بچشتان ریزه چینی کرده پیش خوان انشا را

بقرب سا ششش مه از خوان تو چندان ریزها چیدم   که رشک آید ز من گنجینهٔ جمشید و دارا را

هنوز از دفتر ایضاح حسنی[9] مانده باشد شی   گر بستانم ز منشور اجازت از تو طغرا را

۱-۱، ب: احوالش، ج: اخوانش. ۱-۲: مرهم، تصحیح قیاسی: کذا   ۱-۳: برجامه، ب: برجامه

۱-۴: ملک وعلم، ب: ملک علم   ۱-۵: واحیارا، ب: احیارا   ۱-۶: کذا، ب: اصفارا

ع۵ اصلاً حرف دوم ساکن است اما فارسیان مفتوح آورده اند   ۱-۷: بندگان باشد، تصحیح قیاسی: بنده ای باشد

۱-۸: حد افظارا، تصحیح قیاسی: کذا   ۱-۹: کذا، در "ب" خوانده نشد.

کنا گه این سپهر شیشه رنگ و مهر سنگین دل   شکست[1] از سنگ بیداریم همچون شیشه اعضا را

چو ستان مدتی افتاده بودم بی هش و درهم   که نی پا می رسید در کامم شراب تلخ صفرا را

بهندوستان سفر بسیار کردم هر سوی لیکن   هوس دارم که یکچندی به بینم ملک بالا را

درآیم از حجاز اندر زمین زآنجا سوی مکه   ببینم مر صفا و مروه و عرفات و بطحا را   ۱۱۰

قصیده ۷   ۱۳۱، ب ۲۵   مدح ملک شمس الدین سلیمان بن ملک تاج الدین مردان وذکر قاضی القضاة شمس الدین

سلام کن ز من ای باد شبگیر گیهان را   سر ملوک ملک شمس الدین سلیمان را

※.........................   ※.......... ملکت خراسان را

※.........................   هزار طعنه زند گوهر بدخشان را

بروز کین ز کمان و سنان و پیکانش   نماید ابر کفش رعد و برق و باران را

جهان ....※   ※... دست ملک تاج الدین مردان را

بهر زمین که بود توتیای خاک درش   کسی نظر نکند سرمهٔ سپاهان را

※............ چو بگذری   بوس از من مشتاق خاک ایوان را

دعا و خدمت و اخلاص من کنی (تقدیم[2])   سپهر منزلت و آفتاب گیهان را

سپس بگوی که ای[3] سرفراز دین افروز   که تازه کرد خصال تو امن و ایمان را

از آن گهی که ز[4] دیدار عالم آرایت   زمانه دور فگند این دو چشم گریان را   ۱۲۰

نه جان گرفت سکونی نه جسم کرد قرار   نه سینه دید سروری نه حال سامان را

ز شوق مجلس میمونت تشنه را مانم   که در مغاره کند یاد آب حیوان را

اگرچه طالع منحوس و بخت نامیمون   دراز داد رسن روزگار هجران را

امیدوار بدان مانده ام که جمع کند   خدای عزّ و جلّ خاطر پریشان را

۱- اب: بشکست، تصحیح قیاسی: کذا   ۲- در "ا" و "ب" موجود نیست، تصحیح و اضافه قیاسی: کنی تقدیم

۳- ب: سپس بگوی ای سرافراز دین فروز، تصحیح قیاسی: کذا   ۴- ب: که دیدار، تصحیح قیاسی: که ز دیدار

※ این ابیات در "ا" موجود نیست و در "ب" خوانده نشد.

ببیند[1] این دلِ مشتاق بارِ دیگر باز جمالِ طلعتِ عالم فروزِ اقران را

سپه گشا، ملکا، سرورا، سرافرازا برای باعثهٔ ذکر و دفع نسیان را

ببارگاهِ خود اندر جوار دولتِ تو نگاه داشته ام صاحب سخندان را

ایمن مدحِ تو قاضی القضاة شمس الدین که نسخه البیت زمن دوستان و اخوان را

شنیده ام که درین شق باعتما دکرم که تکیه بر کرم[2] و لطفِ تست انسان را

بدست نامیه[3] کر دست قریه ای معمور نهاده نامی آباد دیه بیسیران[4] را ۱۳۰

چنان گذار کرم خود که در حمایت تو تعرضی نبود هیچ اهل دیوان را

بهر بهم که کند التجا کفایت آن که جز تو نیست کسی *... سلمان را

ذخیره کن بنکوی ثواب عقبی را که حق فرو نگذارد جزای احسان را

همیشه تا کر چو مشاطگان بیا[5] راید برنگ و بوی صبا دلبرانِ بستان را

عروس دولت و اقبال در کنار تو باد چنانک روز کند شمعِ او شبستان را

قصیده ۵ ع۵ ا ۲۸ ب ۴۸ در مدح ملک حسام الدین (بن ملک نوا) مقطع او ده

اِذَا زُرتَ فِی دُومَتٍ[6] دَارَهَا فَزَیِّد عَنِ الدَّیمِ اَخبَارَهَا[7]

وَرُمتَ[8] بِهَا العَیشَ قَبلَ الوَدَاعِ وَلَم تَعصِ نَفسَکَ اَوطَارَهَا

فَاِن لَم تَیَسَّر بِهَا زَورَةً لَدَامَ[9] مَهَا الوَحشِ مَن زَارَهَا

وَدَاوُحٌ[10] تُحَاکِی رِیَاعَ الجِبَالِ وَیُسقِیکَ بِالوُسَبِ[11] اَنهَارَهَا

سمن ساق سروی صنوبر قدی که بینیش در سینه انبار[12] ها ۱۴۰

۱- ب: بیند؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲- ا، ب: لطف کرم؛ تصحیح: کذا. ۳- ا، ب: کذا

۴- ا، ب: بیسرانزا؛ تصحیح قیاسی: کذا * در "ا" و "ب" خوانده نشد ۵- ا، ب: بیارانید؛ تصحیح قیاسی: بیاراید

ع۵ درین قصیده غلطهای کتابت بسیار ند و با وجود کوشش و کاوش بسیار درست خوانده نشد؛ ابیات از اول تا شعر بیستم در نسخهٔ "ا" نیستند- ۶- ب: دامت؛ تصحیح: کذا ۷- ب: فزابدعن الدایم اخیارها؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸- ب: برامت بها- ۹- ب: لوزم مها الوحشه ۱۰- ب: وداح تحاکی ریاض الجبال ۱۱- ب: بالوسنف ۱۲- ب: امارها

۹

بنفشه‌ستانیست آن زلف او / بر ارغوان رنگ رخسارها

پری‌چهره ماهی که چون اختران / ز دُرّ دارد اندر گلو هارها

مرصّع چو پروینش خلخالها / مکلّل چو جوزاش اسوا[1]رها

ارسلسحانه فی ریاض الدنی[2] / فَرِیدُ الْفَرَادِیسِ أَزْهَارَهَا

تصورت[2] من الحصن سدیه / دار[3] هفت ماللحل اسوارها

فَاسْکُبْتُ[3] مِنْ مُقْلَتِی مَاءَهَا[4] / وَأَسْعَرْتُ[5] مِنْ مُهْجَتِی نَارَهَا[6]

العین[7] مار علی مهجتی... / وَطَالَبْتُ مِنْ مُهْجَتِی[7] یَارَهَا

سزا دیدی ای دل سزایت همین[8] است / که نشنیدی آن جمله گفتارها

بکردم نصیحت که در وی مبین / بگفتم ترا این سخن بارها

کنون آن نکوتر که گردی چنین / پریشان و رسوا ببازارها　۱۵۰

جهانی ز گلزار و گل در خوشی / ترا در دل از گلرخان خارها

وَهٰذَا رَبِیعٌ یُرَبِّی[9] الرِّیَاضَ / وَیَکْسُو الدِّیَابِیجَ أَشْجَارَهَا

یُنَاغِی[10] مِنَ الطَّیْرِ حِیطَانُهَا / وَیُحْکِی[11] مِنَ الْوَرْدِ أَبْکَارَهَا

تَرَی الْأَرْضَ مُخْضَرَّةً کَالسَّمَاءِ / یُزَیِّلُ[12] الْکَوَاکِبُ أَنْوَارَهَا

فاهنا[13] العیش نعمها به / والقی[14] مِنَ النَّفْسِ أَوْزَارَهَا

بهارست یکسر ز ریحان و گل / همه دشت و هامون[15] و کهسارها

چو ارژنگ[16] مانیست نقش و نگار / بشنگرف و زرنیخ و زنگارها

سپهریست[17] پر اختران باغها / بهشتیست پر حور گلزارها

ندیمان بزم چمن بلبلان / بمدح ملک خوانده اشعا[18]رها

۱-ب: دنیارها　۲-ب: کذا　۳-ب: فاسکب　۴-ب: ماوها　۵-ب: واسعرت　۶-ب: نارها

۷-ب: کذا　۸-ب: بر؛ تصحیح قیاسی: کذا　۹-در «ب» وسدار نفح ربی الریاض　۱۰-ب: بناغی

۱۱-ب: ویحکی　۱۲-ب: یزیل　۱۳-۱۴-ب: کذا　۱۵-۱: هامون کهسارها؛ ب: کذا

۱۶-۱: چو ارژنگ؛ ب: چوارنگ　۱۷-سپهرست؛ ب: سپهرست　۱۸-۱: کذا؛ ب: اشکارها

مَلِيكٌ[1] إِذَا مَا حَبَى كَفُّهُ   تَعِيبُ السَّمٰوٰاتُ أَمْطَارَهَا   ۱۶۰

وَإِنْ مَالَ[2] حِيْنًا إِلَى بَلْدَةٍ   تَسُدُّ[3] البَهَالِيلُ أَقْطَارَهَا

لَهُ سَطْوَةٌ[4] لَوْ تُجَارِي السَّمَاءَ   أَبَرَّتْ[5] مِنَ الشُّهْبِ أَنْوَارَهَا

وَلَمْ[6] يَبْقَ بَيْنَ الوَرَى عَادَةٌ   مِنَ الخَيْرِ إِلَّا اقْتَفَى[7] اِخْتَارَهَا

سپهدار اقلیم هندوستان   که جمشید ثانیست درکارها

حسام دول آنکه ز احسانِ او   زکافور و از مشک انبارها

نسنجد بیک جو ز اخلاقِ[8] او   زکافور و از مشک انبارها

مگر فرّ او رحمتِ ایزدیست   که آسان کند جمله دشوارها

مَلِيٌّ[9] يُحَامِي كَأُسْدِ الشَّرَى   يُجَوِّدْنَ[10] لِلصَّيْدِ أَظْفَارَهَا

وَيُرْوِي[11] الثَّرَى مِنْ دِمَاءِ العِدَى   إِذَا هُيِّجَتْ[12] وَقْعَةٌ نَارَهَا

بِصَمْصَامِهِ[13] مِثْلَ لَمْعِ البُرُوقِ   أَبَادَتْ[14] مِنَ الأَرْضِ أَشْرَارَهَا   ۱۷۰

وَخَطِّيَّةٍ[15] مِنْ طِوَالِ القَنَا   أَضَاعَتْ[16] مِنَ الغَيِّ أَطْوَارَهَا

اقالیم گیری جهان پروری   که ماند بهدی بکردارها

به پیکان درزد[17] سدّ اسکندری   گز[18] آهن کشیدست دیوارها

سری[19] دید از تیغ او آسمان   فتاد از تحیّر[20] در ادوارها

۱-ا،ب: ملیک اذا ماہی کفه ؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۲-ا: وان قال حینا ؛ ب: وان قال حسا ؛ تصحیح: کذا
۳-ا: تسد البهالسل ؛ ب: تشد الرہالسل ؛ تصحیح: کذا   ٤-ا: له سلوه لو بجازی السماء ؛ ب: که سطو لو بجاری السماء
٥-ا: ابرت من الشهب ؛ ب: لبرت من السهب   ٦-ا: ولم یبق بین الدرے عادة ؛ ب: ولم بن من الوری عاده ؛ تصحیح قیاسی: کذا
۷-ا: کذا ؛ ب: مدا حبارہا   ۷-ا: کذا ؛ ب: احداق   ۸- : کذا ؛ ب: جمد
۹-ا: ملی محامی کاسد السرای ؛ ب: ملی نحامی کالسد السری   ۱۰-ا،ب: بحودن ؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۱۱-ا: وبروی الثری من دماء العدے ؛ ب: وبروی الثری من دماالدی   ۱۲-ا،ب: اذا ہیبت رقعه نارہا   ۱۳-ا: بصمصامه ؛ ب: بصمصامه
۱٤-ا: امادت ؛ ب: ابادت   ۱٥-ا: وخطیه من طوال البقا ؛ ب: وخطه من طوال القبا ؛ ب   ۱٦-ا: اجادت ملالعنی اطرارہا ؛ ب: اجادت التی
۱۷-ا: کذا ؛ ب: ورزد   ۱۸-ا: کز ؛ ب: کذا   ۱۹-ا: دری ؛ ب: کذا   ۲۰-ا: ازتحیو دراد وارہا ؛ ب: ازتخلیو در دوارہا ؛ تصحیح قیاسی: کذا.

از آنست[1] کز ماه و انجم کند — بگردش[2] ز تعویذ طومارها

بَلَغْتَ النِّهَايَةَ[3] فِي نَجْدَةٍ — بُلُوغاً تَعَدَّيْتَ[4] أَطْوَارَهَا

وَأَحْسَنْتَ مِنْ غَايَةٍ[5] دَوْلَةً — أَمَانَتَ بِيَدِ[6] الدَّهْرِ آثَارَهَا

فَذَاكَرْتَ[7] لِلْقَوْمِ أَيَّامَهُمْ — وَأَنْسَيْتَ[8] لِلْعُرْبِ أَسْمَارَهَا

فَدُمْ فِي سُمُوٍّ[9] يُبَاهِي النُّجُومَ — وَيُعْطِيكَ بِالْعِزِّ[10] أَعْمَارَهَا

الا تا در ایام فصل بهار — جهان نو[11] کند رسم و هنجارها ۸۰

نوازند[12] مرغان بر اطراف باغ — نی[13] و نای و بربط بمنقارها

ترا هر زمان باد بزمی چو خلد — بجام می و رود و مزمارها

عطای تو جاری بر اهل هنر — ز احسان و انعام و ادرارها

قصیده ۶   ۳۰ ا ب ۳۱   در احوال پیری خود و مدح ملک الشرق

ای باد صبا کامده ای کرده سفرها — برگو ز عزیزان جدا مانده خبرها

آری[*] هم ازین درد جدائیست که نالد — بلبل[*] بچمن در دل شبها و سحرها

یاران دلارام کجا[*] اند نشان ده — کز[*] فرقت آن طائفه خون گشت جگرها

زین پس نتوان رفت در آن سوی ازین راه — غرقاب شد از گریه من[*] جمله گذرها

هر سرو گل اندام خرامید بباغی — ما سوخته ماندیم چو در[14] دشت شجرها

سوزیست درین سینه که بر نسبت گرمیش — سردست چو یخ آتش سوزان سقرها

۱-۱: آرانست کر، ب: آزانست کر   ۲-۱، ب: بگردش تعویذ طومارها، تصحیح قیاسی: کذا

۳-۱، ب: بادنت النهایه في نجده، تصحیح: کذا   ٤-۱: بلوغا تعدیت، ب: بکوغا بعد، تصحیح قیاسی: کذا

۵-۱- مانت دولة، ب: "مثل ۱"، تصحیح: کذا   ۶-۱: کذا، ب: بدالدهر   ۷-۱: مداکرت القول، ب: فداکرت القوکر، تصحیح کذا   ۸-۱: والسست العرب، ب: وانسیت العرت، تصحیح کذا   ۹-۱، ب: فی سمو بناهي، تصحیح: کذا.

۱۰-۱: لعطیک بالعز، ب: کذا   ۱۱-۱: کذا، ب: توکسد.   ۱۲-۱: کذا، ب: نوازنده

۱۳-۱: نی دنای بربط، ب: کذا   * این الفاظ از "ب" نقل کرده شده‌اند؛ در "۱" خوانده نشده‌اند   ۱٤-۱: درین دشت و جویها، ب: کذا.

بنود عجب از بهر ملاقاتِ عزیزان گر موی شود بر تنِ مشتاق چو پرها ۱۹۰

حال تنِ بیچارهٔ ما هیچ نپرسی کز زحمت و از ضعف چه سان دید ضررها

بنشست هواها و بر افتاد بناها فرسوده قواها و فرو ریخت قدرها

در گوش نماندست بر آن نغمه نواها در چشم نماندست بر آن دور نظرها

روزی که جوانی مزه می داد بکامم بد[1] تلخ و ترش در دهنم شهد و شکرها

نی لذت آبیست[2] نه آسایشِ خوابی نی ذوق فراشی نتوان گفت دگرها

زآن عشرت و زآن عیش نماندست نشانی جز حسرت و افسوس و حکایات و سمرها

ای مرد سخنور که در ابلاغ معانی ریزد سرِ کلکِ تو بگفتار گهرها

تا چند ز پیری همگی عیب نمائی بس کن که بر آشفت فغانِ تو فکرها

بنمای اگر در سخنت هست قبولی در مدح و ثنای ملک الشرق هنرها

جمشید ملک آنکه بترصیع[3] کلامش مانندِ دُراری ز نجوم است دُررها ۲۰۰

سر دفترِ میرانِ ممالک که امیران سایند تراب درِ شاهیش[4] بسرها

بر چرخ بر آید ز علمها و سناهاش صد گونه تماثیل و دو صد گونه صُوَرها

دستش چو سحابیست که دیدست سحابی کو را بود از درهم و دینار مطرها

بزمش چو بهارست و کجا بود بهاری کز دولت و اقبال بر آورد شجرها

روزی که کند بزم شود پر زر و زیور عالم ز قباها و کلاها و کمرها

وقتی که کند رزم شود یکسرِ گردون پر گرد و دخانها و شعلها و شررها

ای خوب خصالی که مساعی[5] حمیدت فهرستِ تواریخِ ملوک است و سِیَرها

هر جا که کنی عیش نشاطست و طربها هر جا که بری جیش فتوح است و ظفرها

چشمی که ترا دید همه عمر وجودش ایمن بود از جمله بلاها و خطرها

آنجا که دهد پرتو اقبالِ تو نوری از خاک سیه سار بروید همه زرها ۲۱۰

۱-۱: کذا؛ ب: بد   ۲-۱: کذا؛ پ: دنه   ۳-۱: کذا؛ ب: کلاهش

۴-۱؛ پ: شاهیش، بتصحیح قیاسی: کذا   ۵-۱: مساعی؛ پ: بساعی

کیست آنکه ندارد ز قبول تو رجاها — کیست آنکه ندارد ز نهیب تو حذرها
تا چشم کند روشن و رخسار مزین — از دولت نوروز بساتین و شجرها
ایام تو فرخنده چو نوروز همین باد — کز دولت و اقبال بچینی همه برها

قصیده ۷ — ا ۴۸ ب ۴۷ ج ۸ — در مدح ملک الشرق ملک حسام الدین

آمد بهار و داد جهان را جمالها[4] — وافاق زد[2] ز دولت و اقبال فالها
پر شد کنار[3] گلشن و دامان کوه و دشت — از نرگس و بنفشه و گلها و لالها
سوری و سوسن و سمن زرد و نسترن — چندانست هر سوی که کنی پر جوالها
گویی که کرده اند بساتین خلد را — بر مرغزار ملکت دنیا حوالها
آراسته اند باز عروسان بوستان — بر روی گل ز طرهٔ سنبل گلالها
پوشیده دختران چمن شعرهای سبز — بر روی گیاه زرد چو زرین دوالها
گر شاخ گلبنی چو یکی شاهد شنگرف — بر دستها[5] ز دستهٔ گل روی مالها
افشانده در دماغ ریاحین راح خلد — مشک از جنوبها و عبیر از شمالها
مرغان گونه گونه نواها و نغمه ها — آرام و هوش برده ز شیرین مقالها
اکنون که در سواد گلستان و طرف جوی — یک رو به سبزها و سراسر زلالها
ماییم و باغ و مجلس[6] مستی و بیخودی — ماییم و رود و مطرب و نیها و نالها
از شام تا بصبح طربها و عیشها — وز صبح تا بشام قدحها و قالها[7]
در بزم ما پیاده[8] چو گلها قرابها — بر دست ما سوار چو نرگس پیالها
ساقی ماهی که بعید جمال اوست — در هر طرف ز گوشهٔ ابرو هلالها
خطی بگرد روی مدور که گوییی[9] — برگرد مه ز عنبر ساراست هالها

۱-۱: جنبش بر سمه رها؛ ب: جنبن بر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-۱، ب: زد؛ ج: را ۳-۱، ب: کنار گلشن؛ ج: کنار د گلشن
۴-۱، ب: کذا؛ ج: جمالها ۵-۱: کذا؛ ب: بر دست دستها ۶-۱: مجلس مستی و بیخودی؛ ج: مجلس و مستی و بیخودی
۷-۱: مالها؛ ب، ج: قالها ۸-۱: باده؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-۱: کوییئ؛ ب: کوها

ترکانِ مست چشم بازی چو کودکان چوگان و گوی کرده ز زلفین و خالها

ماهر یکی زصحبتِ آن ماهِ دلستان دلشادتر ز دل شدگان[1] در وصالها ۲۳۰

هر بوسه ایکه از لب شیرینش کرده نقد داده گلاب و لونِ شکر در نوالها

این وصفِ ساقیست که رمزی[2] شنیده شد در داری از شمایلِ شاهد سوالها

حوریست[3] شمعِ مجلسِ ما کز فروغ او دارد دلِ فرشتگان اشتغالها[4]

خورشید چهره ایکه بنا گوشِ او[5] ز زلف مه را دهد به پنجه شب گوشمالها

عاشق کشی که غمزهٔ غازی شکارِ اوست خون ریز تر ز تیغ ملک در قتالها

صفدار مملکت ملک الشرق شیر دل کز فر اوست دینِ هدیٰ را جمالها

والا حسامِ دولت و دین کافتاب را از اعتدال نیزهٔ اوست اعتدالها

لشکر کشی که ضبط اقالیم هند را برنامِ او نبشت سعادت مثالها

خورشید طلعتی که نیارد نظیرِ او[6] گردون بماهها و کواکب بسالها

آن شهسوار رزم که تهدید او نهاد بر دست و پای ابلقِ دوران شکالها ۲۴۰

آب سنان و بادِ رکابش ز روی دین بسترد رفضها[7] و بشست اعتزالها

هرگز نیامدست و نیاید ز دور چرخ ماهی چنانکه اوست بمیمون خصالها

در عقل در گمانِ خود آرد نظیر او دیوانه ای بود که بگوید محالها

زان دم که کرد پای رکاب سعادتش زین سوی در منازل سعد انتقالها

هر رای کو خیال سری در دماغ داشت برد از دماغِ او سر تیغ آن خیالها

حاجت بر آن نماند که لشکر برون کشد[8] تا نهضتی کنند بجنگ و جدالها

از بیم تیغِ او همه رایان و راویان می آورند بر سر خود کرده مالها

ای صفدری که از تف خورشید خنجرت گیرد گداز انجم گردون چو ژالها

۱-۱ : کذا ؛ ب : دل شده دردی ۲-۱ : کذا ؛ ب : رزمی ۳-۱ : حوریست ؛ ب : حوالست

۴-۱ : ب : کذا ؛ ج : اشتغالها ۵-۱ : کذا ؛ ب : زرلو ۶-۱ : ان ؛ ب ، ج : کذا

۷-۱ ، ب : کذا ؛ ج : رقصها ۸-۱ : کذا ؛ ب : کشند.

در عهد دولت تو فلک بنده ایست رام — رفت آنکه بود بار نکالتش[1] محا لها
گر با سرش به تیغ سیاست کنی عتاب — چون بنزرگان بدبده کنند احتما لها ۲۵۰
تا حفظ تو حمایت اسلام را بپاس — افروخته است ز آتش خنجر هلا لها
از هیبت تو زهره ندارند راویان — کاکنون کنند از خس مردم خلا لها
بحر[2] و جبال و دشت سلاح تو آورید — کفار رنج برده به بحر و جبا لها
ملک[3] کسان ز جور بود مالت از جهاد — آری حرامها نبود چون حلا لها
آزادگان دهر گرفتند هر یکی — از دولت سخای تو پرها و با لها
من بنده را که بلبل بستان مدحتم — هم طعمه ده چو گل زر و سیم از نوالها
ارجو که در رهای ثنایت کنم نثار — املا کتابها کنم انشا رسا لها
تا در هوای سبزه و ایام نوبهار — بیرون رود ز گوشهٔ خاطر ملا لها
مستان و عاشقان بچمنها و باغها — ریحان کنند از می رنگین سفا لها
بستان سرای دولت و نوروز عیش تو — چون باغ خلد باد مصون از زوالها ۲۶۰
طوبی صفت ز دوحهٔ بخت بلند تو — از شرق تا بغرب رسیده ظلا لها

قصیده ۸ — ا ۱۵ ب ۶۲ ج ۱۵ — در مدح ملک عین الملک

ای سرفراز[4] ملکت دنیا — وی دل افروز حضرت علیا
ای قضا قدرت و قدر تمکین — وی فلک صولت و ملک[5] سیما
هم جوان بخت و هم جوان دولت — هم جهان بخش و هم جهان[6] آرا
قدر تو همچو آفتاب بلند — صدر تو همچو آسمان والا
نور چشم زمانه عین الملک — آن توئی کز تو ملک یافت ضیا
ذرّه ای از فروغ روی تو مهر — قطره ای از ابر دست تو دریا

۱- ا: بار نکالتش محالها؛ ب: بارمکافش مجالها ۲- ا: کذا؛ ب: بحبر و جبالها ۳- ا: کذا؛ ب: مالک
۴- ا: کذا؛ ج: سرافراز ۵- ا: صولت ملک؛ ب: صولت و ملک ۶- ا: کذا؛ ب: جهان مار[illegible]

روی تو چون بهشت جان پرور ‌‌ ‌‌ خوی تو چون بهار جان افزا

میر لشکرکشی و دشمن کش ‌‌ ‌‌ شیر[1] کشورستان و قلعه گشا

نیزه ات همچو نایره[2] است برزم ‌‌ ‌‌ تیغ تو همچو میغ در هیجا ۲۷۰

کان نبارد مگر بروق و[3] دمار ‌‌ ‌‌ وان نریزد مگر سرشک دما

نکند دانش ترا تحریر ‌‌ ‌‌ نکند بخشش ترا احصا

موج در بحر و قطره در باران ‌‌ ‌‌ نمل در دشت[4] و رمل در صحرا

جام تو چیست چشمهٔ کوثر ‌‌ ‌‌ بزم تو چیست جنت الماوا

اختران سپهر مسند تو ‌‌ ‌‌ خادمانند چون سپید و[5] سیا

بلبلان بهشت مجلس تو ‌‌ ‌‌ جمع یاران و زمرهٔ[6] ندما

نور روی تو روشنست چو روز ‌‌ ‌‌ در دل شب بچشم نابینا

صیت تو صوت رعد را ماند ‌‌ ‌‌ از بلندی بگوش ناشنوا

سنگ گردد بمهر تو یاقوت ‌‌ ‌‌ خار گردد بلطف تو خرما

نه ترا دید آسمان مانند ‌‌ ‌‌ نه ترا زاد در جهان همتا ۲۸۰

قصه ای از زبان مداحت ‌‌ ‌‌ بشنو ای مکرم از برای خدا

دی[7] که فرمودیم ستوری چند ‌‌ ‌‌ همچنان کاو قلم شدست عطا

بهر جفتی که شان نباشد جفت ‌‌ ‌‌ زیر این طاق گنبد مینا

همه چالاک و خنده و تازه ‌‌ ‌‌ همه خوب و دونده و رعنا

تند چون برق و تیز چون آتش ‌‌ ‌‌ نرم چون آب و گرم همچو هوا

شاخشان[8] همچو دشنهٔ پولاد ‌‌ ‌‌ سم شان همچو صخرهٔ صما

سرکلان همچو کرت باوردی ‌‌ ‌‌ ساق باریک[9] همچو کلک خطا

۱-۱: کذا؛ ب: کشورستان قلعه کشا ‌ ۲-۱: نایزه؛ ب: نائزه؛ تصحیح قیاسی: کذا ‌ ۳-۱: بردق دیار؛ ب: بروق ودمار ‌ ۴-۱: دشت ورمل؛ ج: دشت رمل ‌ ۵-۱: کذا؛ ب: خامانند چون سبل دلها ‌ ۶-۱: کذا؛ ب: برندما ‌ ۷-ب: کذا؛ ج: دی کر ‌ ۸-ب: کذا؛ ج: شاخسان ‌ ۹-ب: بریک؛ تصحیح قیاسی: باریک

پوزچون نیل گاو پشت چو پیل　　صلب همچون نهنگ در پهنا[1]
سرمه[2] چون یوز و چشم چون آهو　　سینه چون شیر و دم چو اژدرها
چون هیونی بلند کوهانش　　همچو گرگی کلان درشت قفا　　٢٩٠
بارکش همچو کشتی اندر بحر　　راهبر همچو قطب در صحرا
زور[3]مند آنچنان که گاو زمین　　سربلند آنچنان که ثور[4] سما
خواجه اندر دهی دهانیده　　که بده منزلی بعید از ما
من چو پرسیدم از امینی کو　　دیده بود آن بقعه را آنجا
که بگو وصف شان چنین و چنین　　که بده شرح شان کذا و کذا
گفت اگر راستی همی خواهی　　دور ازین جمع دور ازین ناوا
کانچنان نیست حال آن انفار　　آنچنان حال باد مراعدا
رمقی نیست در روان البته[5]　　جنبشی نیست درمیان اصلا
ذره ای جان نمانده[6] در اندام　　قطره ای خون نمانده در اعضا
در دهن نیست هیچ دندانی　　در بدن نیست هیچ زور و قوا　　٣٠٠
استخوانی و پوستی مانده　　همچو کیمخت برشکسته خبا[7]
دست و پا خشک مانده همچون تیر　　رگ و پی سست چون کمان خطا
نه در ایشان قیام را قوت　　نه در ایشان قعود را پروا
همه گوشه گرفته چون زهاد　　همه برجای مانده چون ضعفا
هیچ[8] خیریتی در ایشان نیست　　جز درازی عمر و طول بقا
همه پیران واجب التعظیم　　هست هریک نشانی از قدما
سرگذشتی ز مالک و رضوان　　یادگاری ز آدم و حوا

١- ب : پهنا　　٢- سرمه چون نور ؛ تصحیح قیاسی : کذا　　٣- ب : کذا ؛ ج : زوردر
٤- ب : کذا ؛ ج : نور سما　　٥- حذف های مختفی　　٦- ب : کذا ؛ ج : بمانده
٧- ب : خنا ؛ تصحیح قیاسی : خبا　　٨- ب : کذا ؛ ج : هیچ خیرتی

برده صد سال رخت اسکندر | کرده صد سال خدمت دارا
قرنها در قوافل بغداد | آب بر پشت برده چون سقا
عمرها در منازل شیراز | بار بر من کشیده چون حبلا ۳۱۰
آنزمان از جفای چرخ کبود | آنچنان اند از عنا و فنا
کز ضعیفی چو تار گشته نزار | وز نحیفی چو حبل گشته دوتا
جان شان همچو جن روحانی | گاه در زیر و گاه در بالا
تن[1] شان همچو نوهی در ابر | گاه پیدا[2] و گاه نا پیدا
حال این بد که با تو گفتم راست | در نمی داری استوار مرا
اینک این خوط و اینک این کومان[3] | اینک این جمع و اینک این شهدا
من چو احوال شان چنان دیدم | از وفور عذاب و فرط عنا
جان من خسته شد در این حیرت | خون من آب شد درین سودا
خامه برداشتم قصه[4] سهی | آن همه قصه بر نبشتم تا
بر جناب جلال جان افزات | کنم این شعر بر بدیهه ادا ۳۲۰
وقت آنست بر بر[5] اس بدار | ختم مدحت کنم ز بعد دعا
تا بود لاله لعل چون اطلس | تا بود سبزه سبز چون دیبا
رخ تو لعل باد چون خورشید | سر تو سبز آسمان آسا

قصیده ۹ — ا ۶۶، ب ۶۶ — مرثیه بر وفات صدر الشیوخ خواجه شمس الدین

این چرخ تیره رنگ که بحریست پر حباب | هردم کند بسیل اجل خانه‌ها[6] خراب
هر لحظه باد ساحل او زین شکفته باغ | سروی برد ز بیخ و چراغی بروز تاب
ماند بآسیابی و ما در میان او | چون دانها که سوده شود زیر آسیاب

۱- درین شان مخفف ایشان است، نه ضمیر متصل ۲- ب: کذا؛ ج: گاه بیدا و گاه در بیدا ۳، ۴، ۵- ب: کذا
۶- ا، ب: خانه خراب؛ تصحیح قیاسی: خانه‌ها خراب.

بس آدمی[1] که تشنه بمرد اندرین سرای — زین گنبدِ کبود درخشنده چون سراب

دل بر جهان مبند که این نو عروسِ دهر — با هیچ کس نکرد وفایی ز هیچ باب

زالی[2] است شوی کش که فریب عوام را — هر ساعتی بلونِ دگر دارد انقلاب

گه مو کند ز دود دل دوستان سیاه — گه رو کند بخون دلِ عاشقان خضاب ۳۳۰

مهمانِ او مباش که در آستانش نیست — جز سوز[3] سینه نقلی و جز خون دل شراب[4]

هرگز بدست کس ندهد جام شربتی — تا قطره ای درد نچکاند[5] ز زهرِ ناب

انگشت در نمک نزند هیچ کس بخوانش — کز آتش غمش نکند جان و دل کباب

گاهی[6] بناز قامت رعنای آدمی — دارد چنان نگه که نبرّد[7] برو ذباب

گاهی کند بقهر چنان پست و پایمال — کز وی برند طعمه همه کرگس و ذیاب[8]

بس یوسفانِ عهد که در گرگ آشتی — خورد از کنار مادر و برد از جوار باب

بس دلبران چابک و خوبانِ ماه روی[9] — کز خاک بست بر رخ زیبای[10]شان نقاب

آوخ[11] گمان بری که درین یکدو روزِ عمر — ناکام شد[12] وست گذار دتراطناب

چشم اجل ز صورتِ حال تو غافلست — کلّا مباش غرّه بدین رای ناصواب

هم جانِ[13] تو که دست ندارد ز دامنت — تا جانت در هوا نکند جسم[14] در تراب ۳۴۰

گر پارسای عهدی و گر مقتدای عصر — در گل کند ز گلشن و در قبر از قباب

گر بر سریری و گر در بر حریر — از خشت بالش آرد و از خاک جای خواب[15]

اجزات را بباد[16] هوا بر دهد چنانک — هر ذرهٔ او کند بیکی کشور ذهاب

۱- آدمین ، آدمی ۲- ا: کذا ؛ ب: زالی اسیت شوی کس ۳- ا: حرسور ، ب: جز سوز

۴- ا: کذا ؛ ب: سراب ۵- ا: کذا ؛ ب: بچپکاند ۶- ا، ب: کاسی نار مانت رعنای آدمین ؛ تصحیح: کذا

۷- ا: مکه که نبرد برد ذیاب ، ب: زنبرد برو ذباب ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸- ا: کذا ؛ ب: ذیاب

۹- ا: ماه روایی ؛ ب: ماه ردی ۱۰- ا: رنیبار سان لعاب ؛ ب: زسار ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۱- ا: کذا ؛ ب: زرح

۱۲- ا: کذا ؛ ب: شد وست ۱۳- ا: کذا ؛ ب: خان ۱۴- ا: کذا ؛ ب: حشم ۱۵- ا، ب: جا محراب

تصحیح قیاسی: کذا ۱۶- ا: کذا ، ب: بباد و هوا

با این همه چو درنگری کار این جهان[1] — کاریست سخت مشکل وحالیست بس عجاب

معلوم نیست هیچ که این جان رفته را — مبدا ز چه بود اول وآخر کجاست ماب[2]

صد واقعه است پیش دگر کز[3] قیاس آن — تلخی جام مرگ بود کوزهٔ جلاب

دانند عاقلان که ز درگاه پادشاه — عیش هزار ساله نیرزد بیک عتاب

بگذر حدیث دوزخ و بگذار حال او — تا چیست رَبَّنَا وَقِنَا شَرَّ ذَا الْعَذَاب

حالت چو این بود که شنیدیش شمه ای — دانی طریقه چیست، بیکباره اجتناب

مردن به پیش از آنکه بمیرند[4] سوختن — خود را به پیش از آنک بسوزند در عقاب ٣٥٠

برداشتن دل از زن و فرزند و خان و مان — بگذاشتن بجای همه مال واکتساب

روز[5] چهار حاصل عمر عزیز را — بردن بسر بکنج خود د گوشه[6] ثیاب

مقبل کسی که رنج دو روز اختیار کرد — وانگاه شد بملک ابد مالک الرقاب

باز این چه واقعه[7] است که در جان نهاد بند؟ — باز این چه حادثه[8] است که از تن ببرد تاب؟

آفت بدهر چیست که شد دهر بس حزین؟ — غوغا بشهر چیست که شد شهر بس مصاب؟

دلها چرا شده[9] است همه چاک بی سلاح؟ — سرها چرا شده است پر از خاک بی خراب[10]

ناله است این که می شنوم یا نوای رود — گریه است اینکه می نگرم یا نم[11] سحاب؟

گریان چراست اهل زمین هر که خاص و عام؟ — نالان چراست خلق همه هر که شیخ و شاب؟

گوئی مگر که قبلهٔ آفاق شد نهان — دانم مگر که کعبهٔ حاجات شد خراب

یعنی نماند خدمت شمس دُنا[12] و دین — صدر الشیوخ خواجگی آن خواجه مستطاب[13] ٣٦٠

١-١: جهان؛ ب: جهانست ٢- کذاست در اصل؛ اگر «ست» حذف شود، «مآب» را درست میتوان خواند

٣-١، ب: کر؛ تصحیح: کذا ٤-١، ب: بمیرند سوختن؛ تصحیح قیاسی: کذا ٥-١: روزی جهار؛ ب: جهار؛ تصحیح قیاسی: کذا

٦-١: کنج خود و گوشه ساب؛ ب: وکوشه ساب؛ تصحیح قیاسی: کذا ٧-١: کذا؛ ب: واقع است که در جهان نهاد دست

٨-١: کذا؛ ب: حادث ٩-١: کذا؛ ب: شدست همه خاک ١٠-١: بی حراب؛ ب: کذا

١١-١: نم؛ ب: نم ١٢-١: بماند خدمت شمس دنیا و دین؛ ب: مثل «١»؛ تصحیح: کذا

١٣-١: کذا؛ ب: مساب.

آن ملجاءِ ممالک و آن منجاءِ ملوک — آن عمدهٔ خلافت و آن زبدهٔ مناب[1]
آن ماهِ آسمانِ طریقت که درجِ او — سی سال داشت در دهنش مهر آفتاب
آن سروِ جویبارِ حقیقت که از قیاس — قرنی نرفت نرگسِ بیدار او بخواب
آن خاصهٔ خدای که روی مبارکش — بودی دلیلِ رحمت و آثار فتحباب
ای سروری که چون تو نبیند دگر بهای — در آشیان بهجت این رقصه[2] چون غراب
تا کرده[3] ای صنوبرِ سیمین لباس را — در خاکِ تیره جای چو در تیره[4] شد شباب
شبخونست ز آبِ دیدهٔ مردم کنار خاک — تا دیده اند خاکِ ترا بر کنارِ آب
دل نیست کز فراقِ رخ همچو ماهِ تو[5] — صد چاک نیست همچو کتانی ز ماهتاب
چنگست[6] پشتِ خلق ز بارِ فراقِ تو — در هر رگی بدردیکی ناله چون رباب
با آنکه نیت[7] سفرت بود ازین جهان — اما گمان نبود کسی را بدین شتاب ۳۷۰
گوئی چه سیر بود که کردی عنان سبک — چندان نداشتی که ببوسد کسی رکاب
بردار سر ز خوابِ گران تا نظر کنی — یارانت در گریه و بزرگان در اضطراب
طفلانِ خرد[8] سال و جگر گوشگانِ تو — بر خاک ره ز خون جگر ساخته جلاب
خرخه تو خود مکاشف اسرارِ عالمی — خاص آن زمان که هیچ نماند دگر حجاب
حال دل شکستهٔ ما بر تو روشنست — ما غائبیم از تو و تو حاضری جناب
بر تو دریغ نیست که در جنتِ نعیم — با جمع انبیا و رسل داری اقتراب
درد و دریغ و حسرت ما بر جهانیانست — کز پرتوِ سعادت تو مانده بی نصاب
اکنون رونده را که نوازد بخلق خوب؟ — وآنگه فقیر را که دهد خلعت[9] و ثیاب
کو آن بشاشتت که فزودی حیات[10] و روح — با گرمی تفقد و با نرمی جواب

۱-ا: مماب، تصحیح قیاسی: کذا　۲-ا: بهجت این رقصه حون عراب؛ ب: برقصه حور　۳-ا: کذا؛ ب: ناکرده
۴-ا: کذا؛ ب: در سد شباب　۵-ا: تو؛ ب: نو　۶-ا: کذا؛ ب: چنگیست
۷-ا: کذا؛ ب: نسب سوست　۸-ا: کذا؛ ب: خورد سال جگر گوشگان　۹-ا: خلعت وشاب؛ ب: خلعت ثیاب
۱۰-ا: کذا؛ ب: حیات روح

کوآن عبارتت[1] که ربودی عنان[2] دل — کالفاظ او نبود مگر لولوی خوشاب ۳۸۰

کوآن فروغ ذهن وکراست آن فراغ[3] دل — کاراستی بهر دو سه روزی یکی کتاب

رفتی ویادگار فضائل گذاشتی — چندانک ماند نام تو تا حشر کامیاب

انوار تست درهمه آفاق منتشر — ایام تست درهمه ایام مستطاب

بُد آرزو که پیش تو مدحی ادا کنم — تا باشد از ثنای تو گفتن مرا ثواب

تقدیر آن نخواست ضرورت ز روی عجز — باز آمدم بمرثیه کردم ترا خطاب

اکنونست وقت آن که کنم ختم بر دعا — زیرا دعای خسته دلانست مستجاب

یارب بلطف تو که برونست از قیاس — یارب بفضل تو که برونست از حساب

کاطراف صحن مرقد آن سرپاک دین — از حلّه‌های خلد بیارای چون قباب

از بوستان جنت[4] فردوس ده عبیر — وز سلسبیل[5] در روضهٔ رضوانش ده گلاب

قصیده ۱۰ ا ۸۱ ب ۸۶ ج ۲۳ در مدح عین الملک

چو پادشاه کواکب سریر گردون تاب[6] — گرفته بر سر آن نُه سپهر سیمین ناب[7] ۳۹۰

جهان ز تابش[9] آن تخت زر چو بوتهٔ سیم — گداخت تارک سرزه[10] میان بیشه وغاب

چو آمد از تف خورشید مغز ما در جوش — چنانک روز قیامت بعرصه گاه حساب

خدای عز وجل از کمال رحمت خویش — برآورید بر آفاق سائبان سحاب

مثال داد که محرو[11]ریان بستان را — زمانه شربت صندل سرشت از سیلاب

هوا ز برق بیارید سونش کافور — فلک ز اشک فرو ریخت مشکهای[12] گلاب

۱-ا: عبادتت؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-ا: وداع دل ۳-ا: وداع دل؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴-ا: جنت وفردوس؛ ب: کذا ۵-ا: کذا؛ ب: سلسبیل روضه رضوانش آن گلاب ۶-ا: تاب؛ ب: فاب؛ ج: باب؛ تصحیح قیاسی: تاب ۷-ا: ماب؛ ب: مات؛ ج: تاب؛ تصحیح قیاسی: ناب ۸-ا؛ ب: گرفته؛ ج: گرفت ۹-ا: تابش آن تخت زرچو لوته سیم؛ ب: ماتس آن محت زر جو لوبه سم؛ تصحیح: کذا. ۱۰-ا: کذا؛ ب: سرزه به بیشه عاب ۱۱-ا: محروزیان؛ ب: محروریان ۱۲-ا: کذا؛ ب: مشکهار کلاب

چو ساقیان ازل تشنگان نامیه را | ز حوض کوثر دادند شربت جلاب

جهان که دوزخ تفسیده بد بهشتی زاد[1] | ز رنگ رنگ[2] ریاحین و لون لون ثیاب

ازین طرف گل سوری و سنبل و ریحان | وزان طرف سمن*........ ب

زمین فگنده[3] بساطی ز حلهای حریر | سپهر[4] کرده لباسی ز قاقم و سنجاب

بآب سبز بیاراست چرخ فیروزه | نگینهای زمرد بدرهای خوشاب ۴۰۰

بجای طوق[5] سیه بر سحاب فاخته رنگ | کشیده قوس قزح حلقها[6] بچند خضاب

خط بنفش و خطی[7] باز ارغوانی رنگ | خطیش چون گل زرد و خطی بلون شراب

نسیم باد صبا کرد خاک را خوشبوی[8] | بمشک خالص و عود لطیف و عنبر ناب

کنون که از گل و ریحان و آبهای روان | چو جنتی است جهان "پر کواعب اتراب"

خوشا کسی که درین وقت خاطری دارد | بری ز انده[9] و غم، فارغ از عناد و عذاب

نه سهم[10] صولت سلطان نه هول هیبت میر | نه ترس شحنه و عامل نه زحمت بواب

ز روزگار کفافی بدان قدر دارد | که بهر عیش مهیا کند از آن اسباب

زریش هست که آرد بدان می[11] و مطرب | زریش[12] هست که سازد از آن طعام و شراب

نشسته بر سر بامی بلند بر لب جوی | تمام روز بنای است و نوش با اصحاب

گشاده چشم بدیدار[13] یار و دیدن باغ | نهاده گوش بر آواز چنگ و بانگ رباب ۴۱۰

گهی نگاه کنان در[14] بطان ابلق باک (کذا) | گهی[15] دوند سناها کشیده بر سر آب

۱-ا: بهبی را؛ تصحیح کذا ۲-ا: رنگ رنگ بیات، تصحیح قیاسی: کذا. *ا، ب: کذا ۳-ا: کذا؛ ب: کند ٤-ا: کذا؛ ب: بهر. ۵-ا: طوق؛ ب: صوت ۶-ا: کذا. ب: بجد خضاب ۷-ا: بنفش و خطی باز؛ ب: بار؛ تصحیح: باز ۸-ا: خوشبوی، ب: خوشوی؛ تصحیح: خوشبوی ۹-ا: انده و غم فارغ ارعناد عذاب؛ ج: بری ز انده و غم فارغ از عناد عذاب؛ تصحیح: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: نه سهم صولت سلطان نه هول هیبت میر؛ ج: نه سهم و صولت سلطان نه هول مست میر ۱۱-ا: کذا؛ ب: دمی مطرب ۱۲-ا: زریش...... سراب؛ ج: کس..... طعام و سراب ۱۳-ا: دوست یار؛ ب: دوست؛ ج: یار ۱۴-ا: بطان ابلق پاک؛ ب: سطان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵-ا: کذا؛ ب: گه

زمان زمانش دگرگون نشاطی از هر نوع   زمان زمانش دگرگون مقالی[1] از هر باب

دمی کباب و دمی کعبتین دمی شطرنج   دمی فسانهٔ صبیان دمی حساب و کتاب

دمی روایتِ اشعار و علمِ موسیقی   دمی حکایتِ تقویم و بحثِ اسطرلاب

وزین همه که شنیدی نکوتر و خوشتر   نشانِ عاشقِ برناست بانگاری[2] شاب

کِ بی[ع] رقیب نشیند یک زمان دو بدو [کذا]   میان گوشهٔ گلزار یا بدشتِ بی آب[3]

چون جان لاله و عشاق هر دو آشفته   چون چشم فتنهٔ[4] معشوق هر دو مست و خراب

گهی شناه ز شادی زنان[5] میانهٔ جوی   گهی مراغه ز مستی کنان میان تراب

گه این[6] حریف و گهی ساقی و گهی شاهد   گه آن ندیم[7] و گهی مطرب و گهی لعاب

ولی مباد که افتد چو من کسی تنها   درین چنین نفسی[8] از دیار واز احباب   ٤٢٠

که باشد از غم یاران همیشه درباران   چو برق سینه پر آتش چو ابر دیده پر آب

نه در روانش سکونی بود نه در دل صبر   نه روزها ش قراری ز غم نه شبها خواب

گهی چو رعد بنالد ز درد تنهائی   گهی چو سیل براند ز چشمها خوناب

تو ای عزیز که داری ز کامرانی بخت   فراغ[9] و فرصت و امن و غناء و عهد شباب

حیات و دولت و ایام[10] را غنیمت دان   فراغ و فرصتِ دوران[11] و عیش را دریاب

مباش یکنفسی بی نشاط و بی نزهت   مجوی یکوطنی بی سماع و بی اکواب[12]

شتاب کن بملاقات دوستان نه درنگ   که کارها بدرنگست[13] و عمرها بشتاب

کسی که دعوی هستی کند درین دنیا   برو که دعوی او باطلست[14] و او کذاب

۱-ا: کذا؛ ج: مقال ۲-ا: کذا؛ ج: بانگارشباب ۳-ا: باب؛ ب: ساب؛ تصحیح قیاسی: کذا ٤-ا: کذا؛ ب: فتنه معشوق هر دو خراب ۵-ا: کذا؛ ب: زمانه ٦-ا: کذا؛ ب: گهی ۷-ا: کذا؛ ب: کذا ۸-ا، ب: کذا؛ ج: تفنسی ۹-ا: کذا؛ ب: فراغ وصحت وامن و عهد شباب؛ ج: فراغ وصحبت وامن وعدد و عهد سباب. ۱۰-ا: کذا؛ ب: دولت ایام ۱۱-ا: کذا؛ ب: دوران عیش ۱۲-ا: کذا؛ ب: الواب ۱۳-ا: کذا؛ ب: بددرنک ۱٤-ا: کذا؛ ج: واو.

ع- این مصرع از وزن ساقطست.

دگر ز محنت ایام زحمتی داری[1] | دوای آن عفنی[2] باده ایست چون عناب

میی که سایهٔ او گر بر آسمان افتد | چکد ز چهره ...*........... اب ۴۳۰

ستاره را نفس او چنان کند سرمست | که بی سماع درآید برقص[3] همچو حباب

دگر بادهٔ گلرنگ هم نه گردی شاد | که نوش داروی جان خواهی از پی[4] جلاب

چو سرمه در قدح انداز می[5] مبر خالی | ز آستان ملک مالک ملوک رقاب

چراغ چشم ممالک ستوده عین الملک | که هست خاک درش سرمه اولوالالباب

جهان مجد و معالی کریم دولت و دین | که عالمی ز علوم ست و بحری از آداب

خدیو مشرق و مغرب که فر طلعت او | نشان دهد ز کیومرث و بهمن[6] و داراب

بزرگ اصل و بزرگ آستان بزرگ آئین | بلند نام و بلند اختر و بلند القاب

خجسته طلعت و پاکیزه رای[7] و روشن دل | ستوده سیرت و میمون رخ و گزیده خطاب

جهان گشای و جوان دولتی که بر در اوست | هزار مرد سپاهی چو رستم[8] و سهراب

سپهر[9] جاه و جلالت که سهم صولت او[10] ست | ز روم تا در ماچین ز هند تا سقلاب ۴۴۰

جناب عالی او آن بهشت جان افزاست | که بگذرد کرم و جود از آن خجسته جناب

در آن مقام که قدرش نشیند اندر صدر | فلک ستاده شود دست بسته چون حجاب

قوام دولت و ملت ز رای روشن او | چنانک قوت ذرّیا ز تابش مهتاب

همه فضائل او مقتضی عز و علوست | همه خصائل او موجب ثنا و ثواب

مدار منبر و محراب اوست از آن گویند | ثناش بر سر منبر دعاش در محراب

اگر فرشته توان گفت آدمی خود اوست | فرشته ایکه بآدم همی برد انساب[11]

۱-ا: دارد؛ ج: داری ۲-ا: کذا؛ ب: عینی * این مصرع جای دیگر یافته نشد و در "ا" همینطور ست ۳-ا: کذا؛ ب: برهمچو ۴-ا: کذا؛ ب: سراب ۵-ا: می مبر خالی؛ تصحیح: کذا ۶-ا: بهمنش ازداراب؛ ب: کذا ۷-ا: رای روشن دل؛ ب: کذا ۸-ا: کذا؛ ب: رستم سهراب ۹-ا: کذا؛ ب: بهر..... سهم و صولت ۱۰-ا: کذا؛ ب: در مار ما نسب مهساب ۱۱-ا، ب: کذا.

و[1]زآدمی ملک سیر تست او بشرست　　　که[2] از فرشته فضیلت برد بدانش وداب

وگر ز آتش وآبست وخاک[3] وباد آن جسم　　　شکی نماند ز روی یقین ودر راهِ صواب

که آتش آتش موسیٰ ست وباد بادِ مسیح　　　که خاک خاک بهشتست وآب آبِ گلاب

کسی که بر درِ او بست دل بهر مویش　　　دری ز رزق گشاید مفتّح الابواب

اگر فروغ رخش آفتاب را باشد　　　سواد شب بشود بر بیاضِ روز حجاب

وگر بدشت برد تشنه[4] ای کفش را نام　　　هزار چشمهٔ کوثر برون دمد ز سراب

چه[5] طایرست ندانم خدنگِ او کورا　　　سر بیست ز آهن پولاد وبال پرِ عقاب

که چون گرفت[6] ز شاخِ کمان او پرواز　　　بدرد آهن پولاد را چون پر ذباب[7]

نه شیر جان برد از وی نه اژدها نه نهنگ　　　نه کرگسان[8] نه عقاب ونه آهوان نه ذباب

ایا سپهر جنابی که دور گردون را　　　ز چار بالش قدر تو شد[9] بلند اقطاب　　　٤٥٠

ترا خدای جهان بر جهان بزرگی داد　　　برای عزتِ اسلام ومکنتِ[10] ارباب

از آن گهی که درت[11] آسمان رحمت شد　　　ندیده اند زمین را فرشتگانِ عِقاب

بروز رزم که خورشیدِ آسمان بندد　　　فراز چهرهٔ روشن ز گردِ تیره نقاب

صدای کوس بغرد چون رعد بر گردون　　　شعاعِ تیغ درخشد[12] چو دُرّ بر گرداب

جهان ز غلغله گردد چو خانهٔ زنبور　　　جبل ز زلزله افتد چو بوتهٔ سیماب

زمین ز نعل سپه[13] پوشد آهنین جوشن　　　فلک[14] ز تاب سنان سازد آتشین طناب

تو زین[15] فگندی چو عنتر به پشت عنقایی　　　که اصل اوست ز اسپی[16] که نام اوست عقاب

۱-۱: وزآدمی ملک سرتست وبشریت؛ ب: وزآدمی ملک سیرست اوبسرست ۲-۱: کذا؛ ب: فی فرشته ...... بدانس داب
۳-۱: خاک باد آن جسم؛ ب: خاک وباد ان نه جسم؛ تصحیح قیاسی: کذا ٤-۱: تشنه کعس؛ تشنه وکفش؛ تصحیح: کذا.
۵-۱: کذا؛ ب: جو ٦-۱: کذا؛ ب: گرفته ۷-۱: جو پر وناب؛ ب: جو پرزباب ۸-۱: کذا؛ ب: که کرکسان
نه عقاب ونه اهوان دباب ۹-۱: شدبلند اقطاب؛ ب: سدبیار ۱۰-۱: مکنت ارباب؛ ب: مکتب ارباب؛
تصحیح قیاسی: کذا ۱۱-۱: کذا؛ ب: درین ۱۲-۱: کذا؛ ب: درحشید ۱۳-۱: سپه؛ ب: سپه
۱٤-۱: زتاب سنان سازد الشس طناب؛ ب: باب ...... رسن؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵-۱: نورین فکند جو عسر؛
ب: توزین فکند جو عبر پشت عنقای؛ تصحیح: کذا ۱٦-۱: کذا؛ ب: راسی که نام راسب.

چنان برزم برانگیزی آن همایون رخش   که بشکند کمر کوه از نهیب[1] ذهاب

قیامتی بنمای که چرخ چوگان تست[2]   بنود زهیبت ...*...... مطاب

سوار[3] را دو کنی با سلاح و با مرکب   زخود[4] تا بر دو ز حباش تا برکاب [کذا] ۴۶۰

چنان کنی جگر دشمنانت را روزن   که خون تازه رود از زمردین دولاب

دگر بدست کنی آن کمان آهن پشت   که هست نوهر سیمین و آتشین نشاب[5]

نه سلکی[6] که گشائی چو صعف صاعقه ای   سری چو سنگ فلاخن زنی کنی پرتاب

بزرگوارا من بنده در مدائح تو   ازآن جهت بتعمق نمی کنم اسهاب

که نیست در حد امکان چو حصر او صافت[7]   برابرست که ایجاز[8] رفت یا اطناب

اگر سپهر شود دفتر و سیاهی بحر   نباتها همه اقلام و اختران[9] کتاب

که وصف تو بنویسند تا ابد نشود   نبشته یک دو سه حرفی زصد هزار کتاب

چو عاجزم زثنا در دعا کنم اقدام   که وقت عجز دعاها بود همیشه مجاب

همیشه تا که در اطراف باغ و دامن دشت   سپهر خیمه زند زابر بی ستون و طناب[10] [کذا]

جلال و جاه ترا باد خیمه ای که بود   بزیر دامن او چرخ را مدار و مآب ۴۷۰

قصیده ۱۱   ۹۵ا ب ۹٤ ج ۲۳   درمدح فیروزشاه

نماز شام که مشرق زمشک بست نقاب   زمانه قاقم گردون نهفت در سنجاب

بحبر تیره فرو رفت چشمهٔ خورشید   چنانکه شعلهٔ آتش میان چشمهٔ آب

دمید رنگ شفق[11] بر سپهر سیمابی   چنانک سونش گوگرد سرخ بر[12] سیماب

۱-۱: نهیب دباب؛ تصحیح: کذا   ۲-۱: کذا؛ ب: بست   *۱: کذا؛ ب: رسبت   ۳-۱: کذا؛ ب: سواد ......: ناسلاح ورس مرکب   ٤-۱: زخوذ تا بر دور حناش تا رکاب. ب: رجوذ تا برد و حباش رکاب   ۵- نشاب؛ ب: نشاب   ع۶-۱: کذا؛ ب: نه سلکی   ۶-۱: سری حوسکت خلاص کسی برتاب؛ ب: سیری؛ تصحیح: کذا. ۷-۱: کذا؛ ب: او صافت   ۸-۱: ایجاز رفت یا اطناب؛ ب: انجار رفت یا؛ تصحیح: کذا   ۹-۱: کذا؛ ب: اخبران   ۱۰-۱: کذا؛ ب: محاب   ۱۱-۱: کذا؛ ب: مثل "۱"؛ ج: زنگی شفق   ۱۲-۱: ب: کذا؛ ج: به

سوادِ طرهٔ شب بر بیاضِ عارضِ روز همی دوید چو بر گل بنفشهٔ سیراب
هوا عمامه و پیراهن و ردا یکسر چو طیلسان خطیبان بمشک[1] کرد خضاب
ستارگانِ فلک چون سمنبران بهشت ز چهره های منور گشاده سبز[2] نقاب
چو کرد یک دو سه طاسی دگر منجّم پر[3] ز دور دایم این نُه زمردین دولاب
شعاعِ ماه پدید[4] آمد از کران سپهر چنانک چشمهٔ روشن میان تیره دهاب [کذا]
سپید شد چو حواصل بروشنائی ماه شبی که بود ز بس تیرگی چو پرِ عقاب
گمان بری که مگر بر بساطِ مشکِ سیاه گلِ سپید فرو ریخت خندهٔ مهتاب ٤٨٠
من از کرانهٔ بامی بغرفه ای تنها نشسته بودم بر رسم و[5] عادتِ طلاب
دوات و خامه به پهلو و شمع[6] و کاغذ پیش نهاده هر طرف از هر فنی سه چار کتاب
سفینه ای چو معلّم گرفته[7] اندر دست فرود رفته ز فکرت ببحرِ بی پایاب
درین مطالعه بودم که ناگه از درِ من درآمد آن بتِ من بی حجاب مست و خراب[8]
هزار سلسله بر گل نهاده از عنبر هزار سنبله برکرده چون[9] دُرِ خوشاب
رخی چو عرصهٔ باغِ بهشت جان پرور لبی چو چشمهٔ آبِ حیات شربتِ ناب[10]
در آن بهشت همه نرگس و بنفشه و گل درین دو چشمه همه جوی[11] شهد و شیر و شراب
دو چشمِ او چو دو نرگس فروده خواب[12] و خمار دو زلفِ او چو دو سنبل گرفته پیچش[15] و تاب
درین دو سنبلِ تر صد هزار[13] دل دربند وز آن دو نرگس مستش هزار خانه خراب
دهن چو جام عقیقین پر از مدام رحیق برد دو رشتهٔ[14] دندان گهر بشکل حباب ٤٩٠

۱-ا: بمشک کرد حصاب؛ ب: بمسک کرده خضاب ۲-ا: سیز؛ ب: سیر ۳-ا: کذا؛ ب: بر ٤-ا: پدیدامد ب: بدید آمد ارکران سبر ٥-ا: کذا؛ ب: رسم عادت ٦-ا: کذا؛ ب: شمع و کاغذ ۷-ا: کذا؛ ج: گرفت ۸-ا: کذا؛ ج: مست خراب ۹-ا: کذا؛ ب: برکرد در خوشاب ۱۰-ا و ب: ماب؛ تصحیح قیاسی: کذا. ۱۱-ا: جوی و شهد و شیر و شراب؛ ب: جوی شهد و شکر آب؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا: خواب خمار؛ ب، ج: کذا ۱۳-ا: ج: کذا؛ ب: هزاران ۱٤-رسته...... حباب (ا، ب)؛ تصحیح: کذا ۱٥-ا، ب: کذا؛ ج: پیچش تاب.

نخستْ[1] دم که برآمد بحجره از سر کوی | گرفت[2] بام و در حجره از جبینش تاب
سلام کرد و بشاشت نمود پرسش کرد | چنانک رسم بود در رعایتِ آداب
سپس به تهنیتِ من گشاده درجِ عقیق | همی فشاند دُر از لعل و شکّر از عناب
چه گفت، گفت: بشارت ترا که بر رخِ تو | دری گشاده ز رحمت مفتّح الابواب
گذشت شعرِ تو در بندگیِ شاهِ جهان | بدان صفت که همی خواست خاطرِ اصحاب
قبولِ حضرتِ شه یافتی[3] وز اقبالش | عروسِ نظمِ تو شد[4] شه پسند و شهره مآب
هزار شکر خدا را که باری از کرمش | نکرد رنجِ تو ضایع مسبّب الاسباب
درین هوای زمستان که رفت داری یاد | که چند گونه کشیدی بره[5] عنا و عذاب
میانِ سردیِ دی چون نشناختی شب و روز | نه روز بود قرار از سفر نه شبها خواب
وزآن سپس چو رسیدی به لشکرِ منصور | شدی ز دیده مشرف بجاکبوس جناب ۵۰۰
نداد بخت مجال آن قدر که بر خوانی | قصیده ایکه در آن راه کردی استکتاب[6]
نه تیرِ[7] دولت آن بود و استطاعت آن | که بر مثالِ دگر بندگان روی برکاب
ضرورت از سبب عجز حال و زحمتِ تن | بخانه باز شدی بی غرض[8] جهان و مصاب
کنون که چرخ رهی گشت و بخت یاری داد | دمید صبح سعادت ز رحمتِ وهّاب
همان قصیده بخوبی گذشته مس[9] ندیر [کذا] | همان حدیث ز سر تازه شد چو عهد شباب
تو هم بدرگهِ شه تازه کن ز سر احرام | چو حاجیانِ حرم گردِ آستان و حجاب
اگر چه مرغ نه ای در هوای حضرتِ شاه | همای وار دل و جانِ خویش کن پرتاب
برو که عهدِ شبابست عیش لازم گیر | برو که وقت نشاطست وقت را دریاب
یک امشبی بملاقاتِ دوست شادی کن | بگه بر اسپِ غنیمت بنه عنانِ صواب

۱-ا: بخت؛ تصحیح: کذا ۲-ا: کذا؛ ب: گرفته نام و در حجره ارحس ىاب ۳-ا: کذا؛ ب: زاقبالش.
۴-ا: کذا؛ ب: سدىه سه شهره مار ۵-ا: یره؛ ب: بره ۶-ا: کذا؛ ب: استکبار ۷-ا: نه زیر دولت؛
ب: نه تیر دولت؛ تصحیح: کذا ۸-ا؛ ب: بی غرض جهان و مصاب؛ تصحیح قیاسی: کذا. ۹-ا: کذا؛
ب: بخوبی گدسه مس مدسر.

من[1] این خبر بشنیدم ز شادمانیِ دل — سبک[2] دویدم و آراست مجلس احباب ۵۱۰

به مژدگانیِ دلدار و شادمانیِ خویش — تنم چو غنچه نگنجید در میان ثیاب[3]

نخست ساخته کردم برسم ماحضری — ز مرغ و میوه و می نقلی[4] و شراب و کباب

سپس نهادم شمع[5] و فروختم مجمر — حریفِ ساده طلب کردم و مغنیِ[6] شاب

من[7] و نگار من و چند یار بنشستیم — بیاد دولتِ شه با هزار حشمت[8] و داب

سماع کرد مغنی بچنگ و نای آغاز — همی نواخت نهاوند و بوسلیک[9] شتاب

ستاره وار روان داشت ساقی مه‌روی — پیالهای بلورین پر از عقیقِ مذاب

میی که چون تنِ خورشید عکس[10] ساغر او — برنگِ لاله کند چرخ نیلگون طبطاب[11]

وگر بقعرِ ثری قطره ای بریزی زان — براوج چرخ رسد بوی مشک و بوی گلاب

چنان می بکف و نقل می حریفان را — حدیث بود[12] ز هر در، حکایت از هر باب

گهی بدیهه[13] نظمی گهی قرینهٔ نثر — گهی بدیع سوالی گهی غریب جواب ۵۲۰

بدین[14] طریق همه شب نشاط می کردم — ببانگِ نای و نی[15] و نغمهای چنگ و رباب

مگر که[16] صبح نخستین نمود رایتِ خویش — بسانِ تیغهٔ خنجر که برکشی[17] ز قراب

هنوز بانگِ مؤذن نداده بود خروس — نه ز آشیانه برون آمده هنوز غراب

به پیش از آن که دهد جلوه صبح چون طاؤس — نشستم[18] از بر تازنده توسنی چو عقاب

پرنده همچو دخان و رونده همچون سیل — جهنده[19] همچو درخش و دونده همچو سحاب

۱-ا: کذا؛ ب: من این خبر نشنیدم؛ ج: چو این خبر بشنیدم ۲-ا: سبل دویدم و آراست؛ ب: سبک دویدم و آراست. ۳-ا: ثیاب؛ ج: ثباب ۴-ا: کذا؛ ب: نقل ۵-ا: کذا؛ ج: شمع فروختم ۶-ا: معنی شاب؛ ج: معنی شاب؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-ا: کذا؛ ب: من وچند یار بنشتم؛ ج: چند یار بنشتیم ۸-ا، ب: کذا؛ ج: آب ۹-ا: بوسلیک ساب؛ ب: لوسکندساب؛ ج: رباب؛ تصحیح: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: عکس عراو ۱۱-طبطات؛ ب: طبطاب؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا، ج: کذا؛ ب: حدیث بود زسم در حکاب از سرباب ۱۳-ا: کذا؛ ب: کهر.....قرسه ر ۱۴-ا: کذا؛ ب: برین ۱۵-ا: نای دی؛ ب: نای دنی ۱۶-ا: مگر که صبح محسن؛ ب: بکه که صبح نخستین ۱۷-ا: کذا؛ ب: برکبی اراب ۱۸-ا: حم آربادرنده توسنی حو به عقاب؛ ب: قسم ارباریده لوسنی جو عقاب؛ ج: کذا ۱۹-جمتده همچو درخش تصحیح قیاسی: کذا.

دو گوشِ او چو دو پیکان چهار[1] ابرو چو سبز — سرین بشکل سپردم[2] چو نیزهٔ اعذاب

سپید روی و سیه چشم و بر افراخته پیش — بلند بارگه[3] و نرم پوست و سخت اعصاب

بخاکِ بادیه پرورده آتشین[4] آهنگ — کز آب و کاه کفایت کند بباد و سراب

همان بدست که بر پشتِ او نشستم راست — بجست تند چنانک از کمان جهد نشاب[5]

همی دوید بهاموں همی گذشت بکوه — همی نوشت بیابان همی برید خصاب ۵۳۰

گهی بگام چو شیر و گهی بپویه چو گرگ — گهی بتگ چو غزالی[6] که بگذرد برغاب

دو گوشِ او بهمه ره بر نوای نغمهٔ من — که چیست مطلع شعرم بنام کیست خطاب

چو نام شاهِ جهانش بگوشِ جان[7] رسید — ز سر فرودکی[8] در هزار قوت و تاب

چنان بجست ز شادی که من ندانستم — که زینش بر سر برقست یا[9] بپشتِ شهاب

همی دوید ز تندی همی گسست عنان — چو بادبان که بگیرد بروز باد طناب

ندانم این که من از وی شتاب تر بودم — بخاک بوسِ درِ شاه یا خود او بشتاب

بدین صفت همه راهم ببرد[10] تا جائی — که قصرِ شاه بدیدم از آن بلند عقاب

سپهر گفت ازینجا پیاده شو اکنون — که جز بسر نروند اندر آن خجسته تراب

حریم حضرتِ شاهست آنکه می بینی — چو طاقِ قوس قزح کرد[11] آسمان محراب

ترا بکعبهٔ حاجاتِ دل[12] رسانیدم — کنون تو دانی و دل حاجتی بخواه و بیاب[13] ۵۴۰

درِ سرای شهنشاهِ شرق لازم گیر — که نیست دولت و دین را جز این مقر[14] و مآب

خدایگانِ سلاطینِ مشرق و مغرب — مدارِ ملک و ملک مالکِ ملوک رقاب

شهِ ممالک فیروزشه[15] که بر درِ اوست — هزار بنده رکابی چون رستم و سهراب

۱-ا: چو دو سکاں چهار ابر جو سر؛ ب: چهار ابر جو سر؛ تصحیح: کذا ۲-ا: سرین بشکل سردم جو نزه اعداب ۳-ا: بلند بارکه؛ ب: ملند باوکه ٤-ا: آهنکی؛ ب: آتش آهنک ۵-ا: نشاب؛ ب: قصاب ۶-ا: رغاب؛ ب: غزالی که بگذرد برغاب ۷-ا: کذا؛ ب: جان رسید ۸-ا: کذا؛ ب: ز سر فرودکی ۹-ا: سر سر رفست ما به لشت سهاب؛ ب: ز بس رسر بر قست ما به لشت سهاب ۱۰-ا: برد؛ ب: کذا ۱۱-ا: کذا؛ ب: کرده ز آسمان ۱۲-ا: کذا؛ ب: من ۱۳-ا: بخواه و بیاب؛ ب: بخواه سات ۱٤-ا: کذا؛ ب: مقرومات ۱۵-ا: کذا؛ ب: فیروزی.

مسیح عالم و مهدیِ عهد سلطانی — که زیدرش جم و کسری بر آستان[1] بتواب
جهان گشای جهان داور یکه یابد نور — ز خاکِ درگه او دیدهٔ اُولُوالالباب
شهی که درگهِ او آسمانِ اقبالست — چهار رکنِ سریرش درو چهار اقطاب
کواکبش[2] ز مواکب ملائکه ز ملوک — ثوابت از خدم[3] و سائرات از حجّاب
مصوّر[4]ست جهان در ضمیرِ روشنِ او — بدان صفت که فلک در میانِ اسطرلاب[5]
مسخّر است سپهرش چنانک پنداری — که بندگانش منوّ[6] بند و اختران بتواب
شهی که عصمتِ او بود چون سفینهٔ نوح — زمانه را چو ز طوفان فتاده در غرقاب ۵۵۰
بوقتِ آنکه ز دور سپهر چوگان کرد — زمین ز زلزله گردد چو گوی در طبطاب[7]
قرار داد جهان را بعدل و امن چنان — که کس بخواب نه بیند دگر بلا و عقاب
اگر نه دولتِ او ملک را گرفتی دست — نداشت روی برون آمدن ازین[8] گرداب
نسیم رأفتِ او تا وزیده در عالم — چو[9] جنتی است جهان پر[10] "کواعب اتراب"
سوادِ شهر بهشتی شده[11] است روح افزا — بلاد ملک بهاری شده ست روشن تاب[12]
گلست و سبزه بهر[13] سو که بایدت بخرام — می است و میوه بهر جا که بایدت بشتاب[14]
شدست[15] باغ دریاحین و آبهای روان — در آن زمین که نبد غیر[16] شوره و شوراب
همی نهند بیک جای بیضه باز و تذرو[17] — همی خورند بیک جای[18] آب میش و ذیاب
ایا شهی که نهادست چار بالشِ قدر — سریر دولتِ تو بر فرازِ هفت قباب
نهنگ را بدرد هیبت تو زهرهٔ دل — پلنگ را بکند صولتِ تو ناخن و ناب[19] ۵۶۰

۱-ا: آسمان؛ ب: آستان ۲-ا: کذا؛ ب: کواکب ۳-ا: کذا؛ ب: خدم وساه اب ارحاب ۴-ا، ب: کذا؛ ج: مصورست ۵-ا: ب: کذا؛ ج: اصطرلاب ۶-ا: کذا؛ ب: بندگانش منوبند واخران ۷-ا: طبطاب؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸-ا: کذا؛ ب: ازگرداب ۹-ا: کذا؛ ب: جه ۱۰-ا: وکواعب اسراب؛ تصحیح: کذا ۱۱-ا: کذا؛ ب: شدست ۱۲-ا: کذا؛ ب: روشن ماب ۱۳-ا: کذا؛ ب: بهرسوکه بایدت بحرام ۱۴-ا: بشتاب؛ ب: بشتاب؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵-ا: بدشت؛ ب: شدست ۱۶-ا: کذا؛ ب: بنود دست غیر سوره شوراب ۱۷-ا، ب: تدرر ۱۸-ا: کذا؛ ب: جای میش ۱۹-ا: ناخ وماب؛ ب: ناخن دماب؛ تصحیح قیاسی: کذا

خیال خنجرِ تو در بریدن سرِ[1] شر | همان کند که کند نورِ ماه با سرِ خاب
همیشه تا نبود هیچ چیز اولیٰ تر | درین جهان زِ نثار و در آن جهان زِ ثواب
ثنای دولتِ دائم ثوابِ ملکِ ابد | ببارگاه جلالت ذخیره باد و[2] نصاب
نشاط[3] و عشرت و تائیدِ تو بغیرِ قیاس | حیات[4] و دولت و اقبالِ تو برون زِ حساب
بحقِ آیتِ توحید و آیت الکرسی | بحقِ سوره حٰمٓ و سورهٔ احزاب

قصیده ۱۲ | ۵۳۶ ب ۵۳ مجمع الفصحا ۱۵ عرفات العاشقین ۱۶

امروز بامداد که برخاستم زِ خواب | با طالعِ خجسته و با خاطرِ صواب
*آهسته بر کنارهٔ بامی بر آمدم | تا بنگرم نظارهٔ صحرا و سیل آب
*دیدم زمین چو صحن بهشتست جانفزا | آراسته بزیور و افروخته[5] بتاب
سوده گیا سپیده[6] و شنگرف برجبین | مالیده سبزه وسمه و زنگار بر ثیاب
صحن چمن چو صفهٔ گردونِ لاجورد | از ژاله پر ستاره و از برق پر شهاب ۵۷۰
گلها گرفته جامِ می[13] و ساغر نبیذ | مرغان کشیده بانگِ[14] نی و نغمهٔ رباب
درمی دمید باد بگوشِ جهانیان | کاینک[10] رسید بزمگه و شاهد و شراب
می جست برق زِ ابر[11] چو در شبهه ای یقین | یا در گناه توبه و یا در خطا ثواب
گفتی زنیست[12] خوش که نقاب سیاه او | گه بادمی رباید و گه می کند حجاب

۱-۱: کذا؛ ب: سر سد ۲-۱: باد نصاب؛ ب: کذا ۳-۱: نشاط عشرت؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴-۱: جناب دولت و اقبال تو برون رحساب؛ حیات دولت و اقبال تو رر در حساب ۵-۱، ب: افراخته؛ عرفات و مجمع: افروخته ۶-۱: کما سپیده وسکرف ر حسن؛ ب: شنگرف برجبین ۷-۱: وسمه زر کار ر ثیاب؛ ب: وسمه زنکار بر ساب؛ مجمع الفصحا و عرفات: کذا. ۸-۱، ب: صفه گردون لاجورد؛ (م.ف) صفحهٔ گردون لاژورد ※ این اشعار در "۱" کمر رهستند ۹-۱، ب: عرفات العاشقین: از رعد پر ستاره و زبرق ر سحاب؛ مجمع الفصحا: کذا ۱۰-۱: کذا؛ ب: کاینکه بزمکه ۱۱-۱: می حست برق زا رشبهه مالقس؛ ب: برابر حو در شبهه لقس؛ مجمع و عرفات: از ابر چو در سینها نفس ۱۲-۱: زینیست؛ ب: زنی است. ۱۳-۱، ب: کذا؛ عرفات: جام پر از ساغر نبیذ ۱۴-۱، ب: کذا؛ عرفات: ملک نی و نغمه و رباب.

سر برکشیده سبزه[1] ز خاکِ سیاه رنگ — همچون زمرد از شبه یا طوطی[2] از غراب

گوئی زمین بهشت شد و پیش[3] آدمی — یکسر فرشتگان بسجود اند در تراب

پرهای[4] شان زمردِ سبز مرصع است — از لالهای[5] لاله و از لؤلؤ خوشاب

یا قرطهائی[6] سبز بدوش بهشتیان — قندیلهای نور بر و قبها حباب[7]

قوس قزح کشیده کمانی بچار[8] رنگ — چون طاقِ منظری که بالوان کنی خضاب[9]

این سرخ همچو لاله و آن زرد چون زریر — این[10] نیل چون بنفشه و آن سبز چون سداب ۵۸۰

عالم بر این[11] جمال و مرا دل ز بهر دوست — همچو کبوتری که طپد در کفِ عقاب

من در شده بلابه و زاری که ساعتی — تسکین دهم ز حزن[12] و تسلی ز اضطراب

بودم[13] درین حدیث که ناگاه بی گمان — سر در زد از دریچه ای[14] ماهم چو آفتاب

آن ماه سایه پرور[15] و آن آفتاب حسن — کاصلا ندیده سایهٔ او ماه و آفتاب

مه روی[16] و مشک بوی و سمن ساق و سرو قد — سنبل عذار و سیب ذقن نسترن نقاب

آمد چو خور[17] ز بام و چو سروی به پیشِ من — بنشست و برگشاد لب بسته در عتاب

گفتا که در جهان که روا دارد اینچنین — نی قاصدی نه نامه[18] نه پیغام نی جواب

از شوق آنکه با تو[19] دو چشم کنم چهار — شش چیز من گرفته ز شش چیز اجتناب

عقل از سر و توان[20] ز تن و تازگی ز روی — صبر از دل و قرار ز جان[21] و ز دیده خواب

روزی نکردیم بیکی نامه شاد دل — وقتی نگفتیم که چگونی و در چه باب ۵۹۰

۱-ا، عرفات: کشید......خاک؛ مجمع: کذا؛ ب: زابر ۲-ا: یا طوطی ار اعراب؛ ب: زمرد ار سه یا طوطی ار علاب؛ عرفات: شبه طوطی؛ مجمع: و طوطی از غراب ۳-ا: شد و پیش ادمی؛ ب: شده پیس ۴-ا: کذا؛ ب: برها و سان زمرد سبز مرصع ۵-ا: لالها لاله و از لولو خوشاب؛ ب: لالها لاله و از لولو خشاب ۶-ا: یا قرطها سبز بدوش بهشتیان؛ ب: یا طها ۷-ا: قبا حباب، ب: کذا ۸-ا: بچهار؛ عرفات، مجمع: بچار چو طاق ۹-ا؛ ب: کنی حساب، عرفات: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: آن نیل چون بنفشه و ان سیر حون سراب ۱۱-ا: کذا؛ ب: برین مراد جمال ز بهر دوست ۱۲-ا: کذا؛ ب: تسلی و زا اضطراب؛ عرفات، مجمع: ز هول و تسلی ۱۳-ا، ب، مجمع: کذا؛ عرفات: دیدم ۱۴-ا، ب: کذا؛ عرفات، مجمع: سر زد از دریچه من همچون ۱۵-ا: سایه پرور آن؛ ب: سایه پرور و آن ۱۶-ا: مه روی و مشک موی و سمن ساق و سرو قد؛ ب: مه روی مشک بوی سمن ساق سرو قد ۱۷-ا، ب: مه؛ عرفات، مجمع: خور ۱۸-ا: کذا؛ ب: نامه پیغام فی صواب ۱۹-ا: انک با تو دو چشمی؛ ب: آنکه دو چشم ۲۰-ا: کذا؛ ب: و توان زین و تازگی ۲۱-ا: کذا؛ ب: جانم ز دیده خواب.

گفتم درین چه شبهه که تقصیر کرده ام — در خدمتت ولی تو باحسان و اجتناب[1]

معذور[2] دار از بد دهر و جفای چرخ — چون خسته در هلاکم و چون مرده در عذاب

سرسوخته چو شمع و[3] تن آزرده ام چو گل — دل خون شده چو جام و جگر پاره چون کباب

نی یار و[4] نی دیار و نه آرام و نی مقام — نی مال و نی منال و[5] نه نصاب و نی نصاب [کذا]

نی پای آنکه پیش تو آیم نه دست آنک — خوانم ترا بلابه درین کلبهٔ خراب

دلدار من چو حال مرا دید اینچنین — بگریست همچو ابر و بنالید چون رباب

می راند بر فراز سمن اشک ناردان — می بر عقیق چون[6] سمن و لؤلوی مذاب [کذا]

گفتا چه شد ترا که در این دور خرمی — ماندی چنین حزین و نشستی چنین مصاب[7]

عهدی چنین مبارک و ملکی چنین لطیف — شاهی چنین کریم و ملوکی چنین مثاب[8]

افزوده[9] عدل و رونق و آسوده خاص و عام — خوش دل غریب و شهری و خشنود شیخ و شاب ۶۰۰

تنها تو بی نصیب ندانم[10] ز کاهلیست — یا ز اقتضای[11] طالع منحوس بی نصاب

گفتم نه این و آنست و لیکن وسیلتی — باید چنانک کار جهانست[12] و رسم و داب

گفتا یه از هنر چه وسیلت بود ترا — کاندر زمانه نادره ای در جمیع باب

در شعر[13] و در بدیهه و در وعظ و در مثل — در رمز و در لطیفه و در خط و در کتاب

غیر از علوم حکمت و انواع معرفت — غیر از فصول[14] دانش و اصناف اکتساب

زنهار در مقام تردد مدار دل — فرصت شمار وقت و غنیمت شمر شباب[15]

بخت آزمائی کن و بنویس قصه ای — از جو دهر خدای تعالیت فتح یاب

اقبال را دلیل کن و بخت را معین[16] — اخلاص را شفیع کن و جد[17] را رکاب

۱-۱: احتناب؛ ب: احصاب ۲-۱: کذا؛ ب: معدور دکران مدود رحعا، جرخ ۳-۱: شمع تن؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴-۱: کذا؛ ب: نی یار نی دیار نه آرام و نی مقام ۵-۱، ب: کذا ۶-۱: جون بمس و لؤلوی مداب؛ ب: کذا ۷-۱: کذا؛ ب: مطاب ۸-۱: متاب؛ ب: مثاب ۹-۱: افزوده؛ ب: افزدو ۱۰-۱: کذا؛ ب: درانم ۱۱-۱: یازاقتضا طالع منحوس فی نصاب؛ ب: بازاقتضا ۱۲-۱: کذا؛ ب: جهارست ۱۳-۱: کذا؛ ب: در شعر در بدیهه و در وعظ در مثل ۱۴-۱: غیر ار قبول دانش ۱۵-۱: شاب ۱۶-۱: مبین؛ ب: مبر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۷-۱: جد؛ ب: جد

برخیز این قصیده هم امروز کن[1] تمام — فردا برو بحضرتِ سلطانِ کامیاب

فیروزشه که روزِ وغا هر غلام او — صد چون سکندرست و دوصد چون فراسیاب ۶۱۰

شمعِ هدی یمینِ[2] خلافت پناه دین — غوثِ زمان و مرکزِ ادوار[3] نُه قباب

تاجِ سرِ ممالک و نورِ دل جهان — برجیسش[4] و آفتاب علم ماهِ نو رکاب

شاهی که نزد همت سیمرغ آستانش[5] — ملکِ دو عالمست کم از یک پرِ ذباب

فرخنده طالعی که ز سمِ سمندِ او — بر روی آنکه چشمه زمزم شود سراب

گر بگذرد نسیم صبایش[6] بدشت و غار — گردد دهان مار سیه[7] کوزهٔ جلاب

ور[8] او فتد سموم خلافش بکوهسار — گیرد[9] گهر بگونهٔ گوگرد التهاب

تیغش چنانکه سدِ سکندر کند دو نیم — ناکرده سر بردن ز سراپردهٔ قراب

تیرش چنانک بگذرد از طاق نُه سپهر — چون آهِ مستمند و دعاهای مستجاب

قصیده ۱۳ | ۱ ۶۰ ب ۶۰ فرهنگ جهانگیری ۱ | مدح ملک علی و تعریف اسپ

تا آفرید بهر غزا[12] کردگار اسپ — شد بر جمیع جانوران شهریار اسپ

سوگند خورد حق بسم اسپ غازیان — بنگر که در چه پایه رسانید کار اسپ ۶۲۰

بسیار خوی مردم داناست اسپ را — وز آدمی بجن[13] و پری ساز دار اسپ

بیناست آنچنان[14] که به بیند بروی سنگ — نیشان[15] پای مور بشبهای تار اسپ[ع۵]

۱-۱، ب: کذا؛ مجمع، عرفات: برخیزد این قصیده هم امروز نظم کن ۲-۱: کذا؛ ب: یمن ۳-۱: کذا؛ ب: مرکز دوار ۴-۱: کذا؛ ب: برجیس افتاب ۵-۱: زرد..... آسیانت؛ ب: اسالست ۶-۱: کذا ۷-۱: کذا؛ ب: سر ۸-۱: کذا؛ ب: درا وفتد سموم خلافش ۹-۱: کیرد کهر؛ ب: کیر کهر ۱۰-۱: کذا؛ ب: سرابرده خراب ۱۱-۱: مستمند و دعاهای مستجاب؛ ب: مستمند دعاهای ۱۲-۱: افرید بهر غسرا؛ ب: غزا ۱۳-۱: وز آدمی بحس و بری ساز دار اسپ؛ ب: از آدمی بحس و بری ساز دار اسپ ۱۴-۱: الحبانک ۱۵-۱: نیشان های؛ ب: مشان های. ع۵ این بیت در فرهنگ جهانگیری شاهد آمده است. اقلاً دو شاعر قدیم فارسی در همین بحر و بهمین ردیف و قافیه قصیده دارند که بقرار زیر است: یارم چو نعل بست بعزم شکار اسپ. گفت ای غلام زود بزین اندر آر اسب (سراجی) هر روز من بخواست بعزم شکار اسپ. گفت ای غلام خیز بزین اندر آر اسب (لامعی)

واندر[1] رهی که شب گذرد بعد سالها — یاد آورد چو بنگرد[2] آن رهگذار اسپ

در سمعِ خود چنانست که از دور بشنود — آواز رفتن ششپشی[3] بر جدار اسپ

معلومِ عالمست که کردست در جهاد — دین خدا و دولتِ شاه آشکار اسپ

از اسپ بیقرار قرارست ملک را — نبود قرار ملک چو گیرد قرار اسپ

مردانه راست یارِ دوم در نبرد[4] رخش — فرزانه[5] راست پای سیوم در فرار اسپ

در صبح عیدگاه و شبانگاهِ[6] نوهی — زیبی است همچنانک بهنگام بار اسپ

در مقدمِ ملوک و ملاقاتِ دوستان — آرایشی است گرچه بود مستعار اسپ

آن هر دو جانور که ز روز و رما بداشت[7] — در کاروانست استر و در کارزار اسپ ۶۳۰

استر پی صدور و شتر بهر حاجیانست[9] — وز بهرِ غازیان و ملوکِ کبار اسپ

اسپ گزیده گوهر کانی و بحر زاست[8] — زآن گه ز کوه آید و گاه از بحار[10] اسپ

گر اسپ گوهری نبدی از[11] کرانِ بحر — در شبهه چون گهر بندی بر[12] قطار اسپ

ور[13] اسپ گوهری نبدی در میان کوه — همچو گهر نخاستی[14] از کوهسار اسپ

اسپ آنزمان که گرم شود لعل آتشین[15] است — وآندم که خوی[16] کرد در آبدار اسپ

مرکب عزیز دار که دارد عزیزتر — از جانِ خویش مردم خنجرگذار[17] اسپ

اسپ است دست تو چو رساند بخصم تیغ[18] — اسپ است پای تو چو دود در قفار[19] اسپ

گوشت بود چو بشنود آوازهای دور — چشمت بود چو دیده چه و چشمه سار اسپ

بر پشتِ باد تخت سلیمان نبی است اسپ — بر روی آب کشتیِ نوح ای نگار[20] اسپ

۱-ا: کذا؛ ب: داندرهی ۲-ا: جوبنکرد ازره کدار است؛ ب: آن بکدار اسب ۳-ا: کذا؛ ب: ششیبی
۴-ا: درنبردرخش؛ ب: درنبررخش ۵-ا: ورانه ...... درفرار اسب ۶-ا: کذا؛ ب: شبانکالوسی ۷-ا: بابداسب؛ ب: ماندلست ۸-ا: بحرراسب ۹-ا: کذا؛ ب: حاجیان ۱۰-ا: نهار (مخفف "انهار" است؟)
ب: بجار ۱۱-ا: ازکران (!)؛ ب: برکران ۱۲-ا: برقطار؛ ب: سرقطار ۱۳-ا: کذا؛ ب: وزاسب کوری شدی
۱۴-ا: نجاستی ۱۵-ا: اسب ازمان که کرم شود لعل الشس است؛ ب: نعل ۱۶-ا: حوی ۱۷-ا: حسحرکرار اسب؛
ب: خجبرکزار ۱۸-ا: تبع ۱۹-ا: فعار؛ ب: کذا ۲۰-ا: ای بکار اسب؛ ب: نوح نکار.

از روی آنکه در دل و در چشم مردمان — دارد چو سیم و زر شرف و اعتبار[1] اسپ ۶۴۰

در نقرهٔ[2] خنگ و زرده گرفتست گونه ای — چون نقرهٔ فراری و چو زرِ عیار اسپ

از[3] شکل و از شیه نتوان اسپ را شناخت — روشن شود مگر که بهنگام کار اسپ

اسپ است مرگِ دشمن و اسپست جانِ دوست — چون دشمنش ادب کن و چون دوست دار اسپ

صاحب دلا چو اسپ گزین آرزو کنی — از دست این و آن مخری زینهار اسپ

در ترک اسپ جید و در هند آدمیت — زینجا فرست برده و زآنجا بیار اسپ

گر اسپ نیستی نشدی لشکری سوار — لشکر گهی شود که بود بی شمار اسپ

با آنک روشن است که بی قوت سوار — بر هیچ دشمنی نشود کامگار اسپ

زان اسپ را شکار کند شیر بی سوار — و اندر شکار شیر رود با سوار اسپ

هر چند در سوار هنر بیش تر بود — در کار بیش تر بود ای هوشیار اسپ

گر زیر زین رستم دستان بروز جنگ — خندق جهیده بود سه رش با چهار اسپ ۶۵۰

دریای هفت گانه چو خندق کند گذر[4] — گر بر کند[5] بکین ملکِ نامدار اسپ

لشکرکشِ ملوک ممالک ملک علی — کاندر جهان ندید چنو شهسوار اسپ

آن شیر پیشه[6] ای که بروز رکاب او — بر رنگ چون پلنگ جهد بر شکار اسپ

آن اژدها کمند که در تنگنای رزم — آرد درون چو مور بسوراخ مار اسپ

گردون چه مایه[7] دارد و انجم کجا رسد — آنجا که راند این شه در مرغزار اسپ

روزی که لشکر از در میدان برون برد — صف کرده صد گره به یمین و یسار اسپ

چندان غبار تیرهٔ[8] برآید بر آسمان — کامکان بود که پویه زند بر غبار اسپ

شیرست شهسوار که دست و عنانش را — هم درخورست خنجر و هم سازوار اسپ

لشکر کشی که بهر سپاهش همی رسد — از هر حدود اسلحه[9] و از هر دیار اسپ

۱-ا: کذا؛ ب: احسار ۲-ا: کذا؛ ب: خنگ زر ۳-ا: از شکل و از نسب نتوان اسپ را شناخت؛ ب: از شکل و از شبه
۴-ا: کذا؛ ب: گزار ۵-ا: کذا؛ ب: گر برکند بکین ملک نامدار ۶-ا: شیر بیشه؛ ب: حبه ۷-ا؛ ب: مایه
۸-ا: تیره؛ ب: نیزه ۹-ا: کذا؛ ب: اسلح.

لابد همیشه در سپه بی شمار اوست — هم بی شمار اسلحه[1] هم بی شمار اسپ ۶۶۰
از بس که برده برد ز هندوستان بنهب — وز بس که داد بی حد و بی عدبیار اسپ
نایاب گشت برده بشیر از دسراندیب[2] — وارزان[3] شدست در حلب و در بهار اسپ
ای تاب داده دولت و ای آب داده دین — از آبدار خنجر و از تابدار اسپ
هر جا که نهضت تو سپاهی[4] کشد چو ابر — رعد از[5] صهیل و برق کند از شرار اسپ
و آنجا که خنجر تو کند جوی[6] خون روان — چون کشتی روانست بر آن جویبار اسپ
دشمن کجا رود ز تو اکنون که گرد او — هر جا که ساختست چون گردون حصار اسپ
هم آتشین ست خنجر و هم آهنین ست درع — هم جان رباست صفدر و هم اختیار[7] اسپ
تا یافتست[8] قربت عالی رکاب تو — پا بر زمین نمی[9] نهد از افتخار اسپ
آری همی رسد که بدین[10] صحبتت کند — بر برق بر براق رود راهوار اسپ
شیری دمرغزار تو هندوستان تمام — چون لشکرت که دید ......* اسپ ۶۷۰
ای حاتمی که جود تو از پایگاه خاص — بخشد بیک کمینه گدای هزار اسپ
در این زمانه نیست که گاوی و گوسپند — بدهد[11] کسی بجز تو درین روزگار اسپ
دارم امید آنک رکابیٔ خویش را — بخشی ز راه لطف یکی راهوار اسپ
اسپی چنانک در همه لشکر باتفاق — نبود چنان لطیف و چنان پرنگار اسپ
چون بخت تو بلند و چو اقبال تو جوان — چون حکم تو روان چو حزم استوار اسپ
تا این نمط که شعر منست یادگار ماند — ماند بر آن نمط ز تو ام یادگار اسپ
تا آورند[12] بر در شاهان به خدمتی — از سوی هند پیل و ز سوی تتار اسپ
جاوید مان بدولت و اصحاب علم را — هم پیل و مال و زر ده و هم بیشمار اسپ

۱-۱: کذا؛ ب: اسلح و هم ۲-۱: بشیر از وسعد و دس؛ ب: بشر از دسراندیب ۳-۱: کذا؛ ب: و زآن
۴-۱: کذا؛ ب: سپاهی ۵-۱: ار ۶-۱: کذا؛ ب: خوی ۷-۱: اختیار راست
۸-۱: کذا؛ ب: اسب قرب ۹-۱: بجه نهد از اعزار؛ ب: ار عتزار ۱۰-۱: مدین صحبت کند؛ ب: بدین کند
*۱، ب: کذا ۱۱-۱: ندهد ۱۲-۱: کذا؛ ب: آرند.

قصیده ۱۴۷ — ۹۸ا ۹۸ب

در مدح ملک الشرق حسام الدین

اکنون که هوا معتدل و آب مصفاست — وز[1] سبزه همه روی زمین سبز چو دیباست (مطلع اول)

در دامن آفاق نه گرد[2] و نه غبارست — در خلقت ایام نه گرما و نه سرماست ۶۸۰

هر سو که کنی رخ چمن و آب روانست — هر جا که نهی پای گل و سبزه و صحراست

در دست هوا حقهٔ کافور و عبیراست — در جیب صبا لخلخهٔ عنبر ساراست

حاصل شده از روی زمین هرچه مرادست — واصل شده از دور زمان هرچه تمناست[3]

هنگام می و مجلس و معشوق و مغنی است — وایام نشاط و طرب و عیش و تماشاست

تاخیر مکن هیچ در آرایش مجلس — کاصحاب طرب[4] حاضر و اسباب مهیاست

اینک دهل و دف و نی و چنگ و چغانه[5] است — واینک نزل[6] و نقل و گل و ساغر صهباست

وز مجمر[7] و ریحان تر و نخل ملون — هر چیز که خواهی همه موجود و مهیاست

خوبان همه مهروی و حریفان همه خوش خو — ساقی و مغنی طرب انگیز و دل[8] آراست

بر سبزهٔ سیراب فلک لعل باطی — کز دیبه وزربفت[9] بیاقوت محشاست

برخیز بشادی که گه نوش[10] و نشاطست — بنشین بتنعم[11] که گه نزهت و لیغماست ۶۹۰

وآهنگ می کن که مه روشن جامش — تابنده تر از چشمهٔ خورشید به جوزاست

وز دست بت[12] شنگ که از شکل و شمائل — دلبند و دلاویز و دلارام و دل افزاست

آن ماه پری روی که قرطیش و حمائل — بر دوش و بنا گوش چو جوزا و ثریاست

شمشاد بگیسوی و سمن در بر و بازوست — گلنار[13] برخسار و سهی سرو ببالاست

۱-ا: کذا؛ ب: واز ۲-ا: کذا؛ ب: کردون ۳-ا: کذا؛ ب: مناسب ۴-ا: کذا؛ ب: کاصحاب حاضر ۵-ا: جنگ و حمانه؛ ب: چنگ و حفانه ۶-ا: زل (خوانا نیست)؛ ب: نزل ۷-ا: کذا.....ملون (خوانا نیست)؛ ب: مجمر ریحان تر و نخل ملون ۸-ا: کذا؛ ب: دل آساست ۹-ا: کردیبه وزربفت بیاقوت محشا؛ ب: دیبه زربفت بیاقوت محشا ۱۰-ا: کر نوس و نشاطست؛ ب: کهی ۱۱-ا: بنشین بتنعم که که نزهت ۱۲-ا: بتی شنگ که از شکل و شمایل؛ ب:..... شمایل ۱۳-ا: کلنار.......؛ ب: کلفار برخسار و سهی سرو.

هر سو که رود آفت آفاق در آن سوست | هر جا که بود فتنهٔ[۱] عشاق در آنجاست

نقل از لب شیرین‌[۲]ش و شراب از لب ساغر | می خواه که همشیرهٔ می شیرهٔ خرماست

این حاصل ایام حیاتست که گفتم | وز اعظم لذات که در عمر موفاست

دیگر غم و اندوه جهانست[۳] فراوان | خوش وقت کسی کز غم و اندوه مبراست

قانع بفر بنی شده خرسند بقوتی | نی در غم امروز[۴] و نه اندیشهٔ فرداست

فارغ دل و فرخنده چنانست[۵] که گوئی | منجملهٔ اصحاب یل[۶] و صفدر والاست ۷۰۰

والاملک الشرق حسام دول و دین | کارسته بفر ملک العرش تعالاست

ای سرو سمن بر که رخت لالهٔ حمراست | دندان و لب لعل تو از لؤلوی لالاست (مطلع ثانی)

رفتار تو شائسته و گفتار تو شیرین | دیدار تو فرخنده و کردار تو زیبا[۷]ست

گیسوی و رخ و ساعد و ساق و بر و[۸] بازوت | مشک و مه و کافور و گل و اطلس و دیباست

صد سلسله داری بسر زلف که هر یک | زنجیر هزاران دل دیوانهٔ رسواست

لعل لب شیرین تو دانی بچه ماند | برگ گل لعلست که در شهد[۹] مصفاست

دندان تو چون شهد و زبان تو چو[۱۰] شکر | دور از لب و دندان من عاشق[۱۱] شیداست

دولت بسر اوست که ای شمع شبستان | بازوی تو در زیر سرش بالش گلهاست

شب تا سحر از دولت آغوش تو در بر | خورشید پری پیکر و ناهید شکر خاست

گه جام مییش از لب نوشین تو بر لب | گه توده[۱۲] گل از تن سیمینت براعصاست ۷۱۰

بیچاره کسی کز رخ زیبای تو دورست | کو را دل و جان سوختهٔ آتش سوداست

نه از[۱۳] هجر تو شب خواب نه روز نه قرارش | نه[۱۳] از شوق تو تن صابر و نه طبع شکیباست

۱-ا: کذا؛ ب: فتنه و عشاق ۲-ا: کذا؛ ب: شیرین و شراب ۳-ا: کذا؛ ب: جالس ۴-ا: کذا؛ ب: امروز نه اندیشه ۵-ا: چنانست که گوئی؛ ب: چنانست ۶-ا: اصحاب یل صفدر ولاست؛ ب: اصحاب لصفدر ولاست ۷-ا: کذا؛ ب: کاربست ۸-ا: دیر و یاروت؛ ب: ساق بر و بازوست ۹-ا: مصفاست؛ ب: مرئی است ۱۰-ا؛ ب: چو ۱۱-ا، ب: کذا ۱۲-ا: که توده کلب از تن سمنر براعصاست؛ ب: سمسب ۱۳-ا: کذا؛ ب: در آغاز شعر "نه" نیست؛ "نه از" را "نز" بخوانید

بر سینهٔ او ز آتش هجران تو داغی … کز خنجر خون ریز ملک بر دل اعداست
جمشید ملک آنکه چو خورشید جهانتاب … نور رخ او عرصهٔ آفاق بیاراست
باز این چه غبارست که بر اوج هوا خاست … وین باد چرا اسپ دواند بچپ و راست (مطلع ثالث)
آواز دهل می شنوم بر سر گردون … واعلام درنشنده[1] بهر سوی مهیاست
گوئی که مگر جنبش جیشی است جهانگیر … کاطراف فلک پر شغب و شورش[2] و غوغاست
اسپانش ز باد و سوارانش ز آهن … پیکان همه ز آب و سنان ز آتش صفراست
نی نی غلطم هیچ نه جیشی است نه جوشی … نی کوس و نه رایت[3] نه سواریست نه لیغاست
وین ابر خروشان که برو برق و کمانیست … رخشنده و رنگین چو بینی بدل راست ٧٢٠
پیلی[4] است سیه جرم بزنجیر زر سرخ … بربسته که بر سینهٔ او طوق گهرهاست
رعد از سر مستیش[5] یکی شور و فغانست … بارانش سرشکی که ز خرطوم[6] مجراست
باز از ره تخییل چو یکجای بگیری … این جائی و مالی که فلک را و زمین راست
اطراف فلک[7] ز ابر پر از آتش و دودست … و اکناف[8] زمین ز آب پر از حلّهٔ دیباست
آن را چو به بینی بمثل قعر جحیم است … وین را چو به[9] بینی بصفت جنت ماواست
گویند که جنت زبر و زیر جحیم است … جنت چه کنم زیر جحیم ار چه[10] بالاست
ور ژاله[11] ملولست که بگداخت زمینش … وامروز از آن سنگ[12] چمن ساحت میناست
باران که همه در ثمین[13] است و درر ها … چون ساخت زمرد که[14] درین حسرت داناست
نی نی که زمین سوزنش نوشادر[15] مس است … وآب مطرش سرکهٔ انگور مصفاست
وین سبزهٔ نورسته چو زنگار[16] فرنگی … از خاصیت تلخ[17] وش و سرکه می خاست ٧٣٠

۱-۱: درفشنده بهر سوی معناست؛ ب: مفتنا ۲-۱: کذا؛ ب: سور و بر غوغاست ۳-۱؛ ب: کذا ۴-۱: بیکی ۵-۱: مستیش یکی شور و فغالست؛ ب: بستیش ۶-۱: مجرا؛ ب: محرا ۷-۱: کذا؛ ب: فلک ابر از آتش ۸-۱: وکناف ..... رازحله؛ ب: ناب بار..... (خوانا نیست) ۹-ب: کذا، ۱: چه بر بینی ۱۰-۱: کذا؛ ب: ارجه که بالاست ۱۱-۱: درژاله ملولیست که بگداحب رمیش؛ ب: وازژاله بلوریست ۱۲-۱: سنگ جمن ساحت مینا؛ ب: سک جمن ساحب میناست ۱۳-۱: کذا؛ ب: درثمن است لودر دررها ۱۴-۱ب: درین سیرب داما؛ ۱: درین حسرت دانا ۱۵-۱: کذا؛ ب: نوشادر مس است ۱۶-۱: حورنکار رنگی؛ ب: انکار رنگی است ۱۷-۱: کذا؛ ب: ملح دمره سرکه می حاست.

گلزار بدیدار مگر یوسفِ مصریست
کاین ابر گهربار بروجهِ زلیخاست

یا ابر چو موسی ست که از برقِ درخشان[1]
نورِ یدِ بیضاش در آفاق هویداست

یا همدم عیسی ست در احیای نباتین
کاطرافِ گلستان همه در جامهٔ ترساست[2]

یا بر گل آدم بسجودند ملائک
کز اجنحهٔ سبز زمین ساحتِ خضراست

یا ابر در آموختنِ[3] علمِ سخاوت
پویاست که پرهای سپهر[4] سانش ته پاست (کذا)

وآن راد که آموزد ازو ابر سخاوت
بی شک کفِ زربخش چنان[5] داور اعلاست

اعظم ملک الشرق حسام دول ودین
کز عدل مدار همه دین و همه دنیاست

آن صفدر آفاق که در عرصهٔ میدان
صد لشکر جرّار بیک خنجرِ تنهاست

آن داور دین دار که[6] در مسندِ دیوان
صد محفل اخیار بیک رای مزکّاست

آن مطلعِ انوار سعادت که هزار انش[7]
خورشید جهانتاب بیک جبههٔ[8] غرّاست ۷۳۰

آن مخزن اسرارِ نبوت که ضمیرش
در حفظ قبول صورِ غیب هیولاست

آن عمدهٔ اسلام که اصحابِ یقین را
در وقت حوادث درِ او ملجا و منجاست

فرمان دهِ اقصای اقالیم که حکمش
بر جان جهان ممتثل و نافذ و مجراست

لشکرکشِ اطرافِ ممالک که سپاهش
بیرون ز قیاس است و فزون از حدِ احصاست

صفدار جهانگیر که بر خوانِ[9] جلالش
پیر فلکش ریزه خور[10] دولتِ برناست

دادار جهان بخش که از جامِ نوالش
دریای دمان جرعهٔ زرین منقّاست[11]

گردِ رهِ او سرمهٔ چشمِ مه و مهرست
خاکِ درِ او تاج سرِ چرخِ معلّاست

شاخ شجرِ دولتِ عالیست[12] فراوان
دائم چو درختیست[13] که بر سینهٔ سیناست

نوکِ سرِ پیکانش که برقیست[14] به تیزی
برّندهٔ الماس و شکافندهٔ خاراست

۱-ا: چو موسیست ...... درخشان؛ ب: دخسان ۲-ا: کذا؛ ب: جامه رساست ۳-ا: در آموختیش؛ ب: کذا.
۴-ا: کذا؛ ب: برها ستانش ته پاست ۵-ا: جنان؛ ب: بی شد کف زربخش حنان ۶-ا: کذا؛ ب: "که" ندارد
۷-ا: هزاراسس؛ ب: کذا ۸-ا: بیک جبه عراسب؛ ب: جبهه عراست ۹-ا: خوان حلالش ۱۰-ا، ب: ریزه چینا؛ تصحیح قیاسی: کذا. ۱۱-ا: زرین مسعاست ۱۲-ا: عالیت؛ ب: کذا ۱۳-ا: درخیست ۱۴-ا: قنیس ترّی.

نعل سم[1] یکرانش که ماهیت به نسبت — در گوش فلک حلقهٔ زرین منقاست[2] ۷۵۰

در داد چو کسری است بدانش چو کیومرث — در فر چو سکندر بفراست چو ارسطاست

عنتر[3] بصف رزم و عدی بر سر بزم است — حاتم بگهٔ بخشش و رستم گهٔ هیجاست

صد برده چو بهرام و دو[4] و صد بنده چو کیوانش — در دفتر اسمای غلامانش مجلاست

صد جمع چو پروین و صد افراد چو اورنگ — در جمع حواشیش[5] و تفاریق مسماست

سکان[6] سموات و اهالی اقالیم — بر خاک درش از دل و جان بنده و مولاست

ای قلعه گشایی که سر رمح درازت — بر جان اعادی تو از اعظم بلواست

اسرار فلک در دل مامون تو پنهانست[7] — انوار ازل در رخ میمون تو پیداست

برهان کرامات تو در دست و عنانست[8] — نیشان سعادات تو در سیرت و سیماست

اخلاق کریمیت سند حاتم و کعب است — و اوصاف بدلیعت شرف آدم و حواست

آنی که وجود تو چو شائستهٔ امیری — فخر سر اجداد و جمال رخ آباست ۷۶۰

هر معجزهٔ هول که مخصوص رسولیست — در ذات شریف تو معاد است و نمشاست[9] [کذا]

آدم بسجود ملک ارگشت مشرف — بوسید درت هر ملکی گر فلک آساست

ور نوح نبی کشت اعادیش بطوفان — از تیغ تو طوفان دما بر سر اعداست

ور داشت سلیمان نبی باد مسخر — یکران تو بادیست که در دست تو لجاست

ور معجز موسی ید بیضا بد و ثعبان — رمح تو چو ثعبان و سنانت ید بیضاست

ور داشت مسیحا دم جانبخش مقالت — بی هیچ مقالی دم جانبخش مسیحاست

در چشمه روان شد ز سر انگشت پیمبر[10] — هر یک سر انگشت تو جویی که اعطاست

صد گنج دهد جود تو روزی که در آن صد — گنجینهٔ قارون و مصر[11] کوه زر آراست

گر اصل منافع مه و خور معدن و بحر است — هر چار ز اوصاف تو در آخر مثواست[12]

۱-۱: سرب یکرالش که ماهیت بنسبت؛ ب: کذا ۲-۱: کذا ۳-۱: رر س مسعی ۴-۱: دو صد؛ ب: دو دو صد ۵-۱: کذا؛ ب: حواسیس و تفاریق سماست ۶-۱: مکان؛ ب: نیکان ۷-۱: پیهالسب؛ ب: تنها ۸-۱: عنانست ۹-۱: مها؛ ب: مسا ۱۰-۱: بیمز؛ ب: پیامبر ۱۱-۱: کذا؛ ب: وسط کوه رزاداست ۱۲-۱: آخر سواست؛ ب: احر مواست.

رای تو چو مهرست و لقای تو چو ماهیست — طبع تو چو کانست و بنانِ[1] تو چو دریاست ۷۷۰

در عهد سخای تو نه حرمانست نه حاجت — عدلت※ که نه ظلمیست و نه دعواست

نه عاملِ دیوانِ تو شرمندهٔ تقاضیست — نی عائلِ احسانِ تو محتاج تقاضاست

هم خنجرِ اقبالِ تو چون طبع تو تیزست — هم بازوی سخطِ تو چو دستِ تو تواناست

بربند عدو را که عدو پیشِ تو قربانست[2] — بگشای جهان را که جهان بر تو مهیاست

تا باغ به نوروز بکردارِ جنانست[3] — وازحور[4] و حلل ساخته چون مجلسِ داراست

جاوید بران عیش که بزم تو بهشتیست — جامِ تو چو کوثر قدِ ساقیت چو طوباست

قصیده ۱۵: | ۶۱ ب ۶۱ ج ٤ — در مدح ملک عین الملک

حمد حق را که رسید آنچه مراد دلِ ماست — وآنچه از حضرت حق جانِ محبان میخواست

آرزو بود که از دولتِ دیدارِ ملک — که رخش مطلعِ انوار سعادات و ثنا[5]ست

یا بد این چشم جهانبان بصری تازه از آنک — مدتی شد که ز دوری درِ او اعماست

همه در شوق و شغب منتظر از شب و روز[6] — گوشها سوی خبر بود و نظرها چپ و راست ۷۸۰

این همی گفت که عزمش بسلامت درست — وآن همی گفت که مقدم بسعاداتِ فرداست

ما درین درد و دعا مانده که یارب برسان — آن سرافراز ممالک که پناه ضعفاست

منت و شکر خدا را که امید دلِ[7] ما — همه حاصل شده و حاجتِ ما جمله رواست

وآنچ گفتند حسودان همگی گشت دروغ — وآنچه گفتند حبیبان همگی آمد راست

خاک در چشم بدان کرده بکام دلِ دوست — آفتابِ علمش عرصهٔ عالم آراست[8]

باز از مقدم میمونِ جهان افروزش — عمر احباب فزود و تن بدخواهان کاست

باز در مسندِ سامی بسعادت بنشست — باز آوازِ طرب غلغله در عالم خاست

۱-۱: کذا؛ ب: ساموحودرماست ※۱: کذا ۲-۱: دماست؛ ب: فزاست ۳-۱: جهانست ٤-۱: دارحور؛ ب: ورحور ۵-۱: ثنا؛ ب: سنا ۶-۱: کذا؛ ب: هم درین شوق و شغب منتظر از اسب و روز ۷-۱: کذا؛ ب: ماست ۸-۱: کذا؛ ب: عالم راست.

الحق آن مقدم میمون چه مبارک عیدست — وین سحرگاهِ منور که همایون چو هماست

روزِ شادی و خوشی وقت سماع و طربست[1] — نوبتِ نوش و نشاطست و گهِ نشو و نماست

گر کسی را سخنی در می و مطرب باشد — باری امروز درین حال که مائیم رواست ۷۹۰

مطربا نغمه برآور که اوان طرب است — ساقیا باده بیاور که زمان صهباست

باده بر یادِ ملک ده که باقبال ملک — بزم فردوس و قدح کوثر و ساقی حوراست

ملک الشرق فلک قدر ملک عین الملک — کافتاب کرم و سایهٔ الطافِ خداست

آن جهانجوی و جوان بخت که خورشید وهش — پرتوی از رخ میمونِ ممالک آراست

آن سپهدار و سرافراز که بستانِ بهشت — شمه[2] ایش از گلِ اقبال سعادت افزاست

آنک در طینت او گنج معانی[3] پنهانست — و آنک در طلعتِ او نورِ الهی پیداست

آنک در طاعتِ او عرصهٔ عالم یکتا — آنک در خدمتِ او قامت افلاک دوتاست

همتِ اوست جهانی که ز بی پایانی[4] — همچو یک نقطه درو هر دو جهان ناپیداست

بخششِ اوست سحابی[5] که ز بسیاریِ جود — هر یکی قطرهٔ بارانش دو چند دریاست

درِ او کعبهٔ جاهست و دلش معدنِ علم — رخِ او مطلعِ عشرت کفِ او کانِ سخاست ۸۰۰

هر چه اخلاقِ ذمیمست ازو مستبعد[7] — و آنچ اوصافِ حمیدست درو مستوفاست[6]

ظفر و فتح در آن سوی بود کو آن سوست — دولت و بخت در آن جای[8] بود کو آنجاست

صد سپهرست در آهنگ اگر خود فردست — صد سپاهست در ناورد اگر خود تنهاست

تیغِ برّانش قضایی ز قضاهای اجل — تیر سوزانش بلایی ز بلاهای خداست

هر جا ابر کفش صاعقه انداخت[9] ز گرز — کوهِ البرز غباریست که بر باد هواست

آبِ پیکانش چه آفت بنِ ناچخ[10] چه عذاب — نوکِ ناوک چه قیامت سر رمحش چه بلاست[11]

۱-۱: سماع و طربست؛ ب: سماع طرب است ۲-۱: شمه ایش ارکل ...... افزاست؛ ب: شمه آتش ارکل اقبال سعادت احواست ۳-۱: جهانی پهانست؛ ب: معالی سهانست ۴-۱: بی ااماے؛ ب: بی پایانی ۵-۱: سحای؛ ب: کذا ۶-۱: حدمتوکا، مسوفا؛ ب: درمسکاست ۷-۱: کذا؛ ب: مستعداست ۸-۱، ج: کذا؛ ب: آنجا ۹-۱: کذا؛ ب: انداخت وکرن ۱۰-۱: بن ناچخ؛ ب: تن ناچخ؛ تصحیح: کذا ۱۱-۱: کذا؛ ب: مداست.

درسمائی که زند دست سمائیست[1] زمینت — برزمینی که نهد پای زمین نیست سماست

صفدری[2] همسر او در همه آفاق که دید — اختری هم رخ او در همه افلاک کجاست

این قدر حکمت و آداب که در وی[3] رهبیت — وین قدر رأفت و اخلاق که او راست کراست

در شجاعت ز امیران ممالک ممتاز — در سخاوت ز بزرگان جهان مستغناست[4] ٨١٠

نه کسی در شرف و فضل مر او را ماند — نه کسی در کرم وجود مر او را همتاست

که کند نسبت او[5] با دگر ابناء جهان — مگر آنکس که ورا چشم خرد نابیناست

ای از آن عنصر پاکیزه که میمون نسبش — پاکتر ز آب سما صافتر از صحن صفاست

تو از آن دودهٔ صافی و مبارک سلفی — که بدیشان شرف آدم و فخر حواست

ای باشراف قبائل شده ذاتت[6] بحقوق — هم بر آن سان که بانوار شهب[7] بدر دجاست

زین سوت عزت اعمام و علو اخوال[8] — ز آن طرف حشمت اجداد و جمال آباست

چشم بد دور ازان طلعت فرخندهٔ تو — که مصابیح صفاتست و ملائک سیماست[9]

همه اخلاق تو نیکو همه اوصاف تو خوب — همه اوقات تو حکمت همه افعال سزاست

تشنه جانان امل را کف تو آب حیات — دردمندان جهان را در تو دار شفاست

آب شمشیر تو و ساق عروسان ظفر — قصهٔ قصر سلیمان و پری روی سباست ٨٢٠

گر فلک سرمه کند[10] خاک کف پای سگی — که بدربانی دربان[11] درت یافته جاست

نبود منت آن بر تو که بر چشم فلک[12] — خاک پای سگ دربان ترا منت‌[13]هاست

آنچه در خدمت تو صرف شود عمر عزیز — هر دمی راز شرف ملکت کونین بهاست

من دعاگوی که در گلشن اقبال توام[14] — بلبل فکرت من نغمه زن و مدح سراست

۱-ا: سمائیست زمین ۲-ا: صفی؛ ب: صفه (صفدری؟) ۳-ا: در رحت؛ ب: که در وی در ٤-ا: مسعنا؛ ب: مستغنا
۵-ا: یادکز ابناء جهان؛ ب: کرکند نسبت او یاد کر ابناء جهان ۶-ا: ذاتت بحقوق؛ ب: ذات تحقوق ۷-ا: کذا؛
ب: همبر انسان که بالوار شهب بدو درجاست ۸-ا، ب: احوال؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-ا: کذا؛ ب: اسما
۱۰-ا: کذا؛ ب: سرمه خاک ۱۱-ا: کذا؛ ب: در من ۱۲-ا: کذا؛ ب: قدرت
۱۳-ا: کذا؛ ب: منتها ١٤-ا: کذا؛ ب: امر.

طوفِ ایوانِ توام مقصدِ اقصای همم — واستلام درِ تو ابعدِ غایات مناست[2]

همه راهست رجای تو نه زآن سان که مرا[3] — همه راهست هوای تو نه چندانک[4] مراست

سر وچشمم بهوایت تن وطبعم برضاست — لب وکامم بثنایت دل وجانم بدعاست

نه شب وروز بجز ذکر توام هیچ مراد — نه مه وسال بجز شکرِ توام هیچ نواست

نام تو نقشِ نگین کنیتِ تو نصب خیال — یادِ تو وردِ زبان مدحتِ تو حرفِ لقاست

جان ودل معتکف سدهٔ سامی تواند — گرچه از خدمتت[5] ظاهرِ تن بیچاره جداست ۸۳۰

صبرِ من همچو علو غیبتِ[6] من همچو حضور — بُعدِ من همچو دنو فرقتِ من همچو لقاست

اندرین دعوی اخلاص وهوا خواهیِ من — رای میمونِ تو شاهدْ دلِ پاکِ تو گواست

حصرِ اوصافِ شریفت که فلک نتواند — نه برِ اندازهٔ این[7] فکرت بیچارهٔ ماست

کاندر آن عالمِ انوار زبس حیرانی — جان ودل زیر وزبر عقل وخرد بی سر وپاست

چونکه عاجز شدم از وصف دعا اولی تر — که همه وقت دراشعار دعا ختم ثناست

تا بلندیِ سپهرست وپستیِ زمین — تا سپیدیِ صباحست وسیاهیِ مساست

زیر فرمانِ تو باد آنچ سپیدست وسیه — وقف احسان تو باد آنچ نشیب[8] وبالاست

قصیده ۱۶ — ۲۰۱ ب ۱۹ — در مدح ملکزاده سلیمانشه بن مروانشه

قدِ تو سروست ورخسارت مه است — روی تو باغ وزنخدانت چه است

روی تو در خط[9] مه درعقرب است — زلف تو بر روی عقرب ورهست

چشم تو ترک است وترک اصلش[10] خطاست — زلفِ تو هندوست وهندو[11] گمرهست ۸۴۰

* .... زان هندو — ترک وهندو[12] در فغان و گمرهست [کذا]

۱-ا؛ کذا؛ ب: مقصد واقصای ۲-ا، ب: مساست ۳-ا، ج: کذا؛ ب: مراست ٤-ا: نه چندانک؛ ب، ج: نه چندانکه ۵-ا، ب: گرچه ازخدمت ۶-ا: کذا؛ ب: غیب ۷-ا: کذا؛ ب: کین ۸-ا: آنچ پیش وبالاست؛ ب: نشیب ۹-ا: روی تو درحط؛ ب: خط ۱۰-ا: اصلس خطاست ۱۱-ا: هندوست هندو گمرهست؛ ب: هندودست فندق گرست * ا: کذا؛ ب: (درین نسخه این بیت مفقوداست) ۱۲-ا: هندق.

سرو با قدت برابر کی شود | عیب نبود گر[1] درازی ابلهست
تا دو رخ در هفت و نه دیدم ترا | چشم من چون چشمهٔ ده در دهست
آنچه[2] هست بر جان من از هجر تو | من چه گویم هم دل تو آگهست
تو مه دو هفته و من بی تو ام | هفته[3] ای ماهی و ماهی شش مهست
کیست کز هجرت خلاصی بخشدم | کز غمت درمانده ام چندین گهست
جز ملک زاده سلیمانشه که او | نور چشمان ملک مردانشهست
آن جوان بختی که نه گردون پیر | بر درش از بندگان وژگهست
آنک پیل مست پیشش پشه ایست | وآنکه شیر شرزه نزدش روبهست
هر کجا اقبال او مجلس کند | چنگ[4] در ناله است و نی در قهقهست ۸۵۰
هر کجا شمشیر او آتش زند | ظلم در ماتم عدو[5] در وه وهست
ای سرافرازی که در روز مصاف | کوه آهن پیش تو هم چون کهست
هر که پشت خیمه گردون کرد پای | ریسمانی در گلو چون خرگهست
بر رخ تو هر که بیند ماه نو | هر زمانش عید و هر شب نو مهست
تا چو در میزان در آید آفتاب | شب دراز و روز هر دم کوتهست
روز عمرت در درازی باد زانک[6] | خصم با کوتاه[7] عمری اشبهست
برسرت تابنده و بر فرق کل | سایهٔ سلطان که ظل[8] اللهست

قصیده ۱۷ — بیاض فارسی لندن ۱۰۸ — در مدح فیروزشاه

حکایت[ع۵] شب دوشین اگرچه بسیارست | حکایتی است که از نادرات اسمارست
اگر شنیدن این قصه آرزو داری | بیا که شرح دهم آنچ شرط اخبارست

۱-ا: کذا؛ ب: کز درازی ۲-ا: انچ؛ ب: آنچه ۳-ا: ب: کذا ۴-ا: ناله است نه می در قهقهست؛ ب: قهقهه است
۵-ا: ماتم و عدو؛ ب: کذا ۶-ا: ارانک؛ ب: زانکه ۷-ا: کذا؛ ب: کوه تا عمری ۸-ا: کذا؛ ب: او ظل الله ع۵: این قصیده در "ا"، ب، ج "هر سه نسخه" موجود نیست.

نماز شام که سیمرغ سیمگون سپهر　　نهفت روی از آن جانبی که کهسارست　　۸۶۰

هوا گرفت غرابی که بال و بازوی او　　زدود※ و عنبر سارا و مشک تاتارست (کذا)

ستارگان چو عروسان خلد بگشادند　　دریچهای رواقی که بسز⁂ دیوارست

شعاع ماه برآورد ز آسمان شمعی　　که هفت کشور عالم ازو پرانوارست

جهان چو خلد برین شد چنانک می گفتم　　کاین جهان بمثل زآن جهان نمودارست

نسیم باد صبا نرم نرم می جنبید　　چو سیر ساکن نازک زنی چو بیمارست

هوا چنان شده بود از خوشی که پنداری　　هوای موسم نوروز و فصل گلزارست

در اینچنین شب مهتاب ما سه چار[۱] حریف　　که هر یکی بهنر[۲] عالمی ز اسرارست

بصحن خانه درون خلوتی گزیده بدیم[۳]　　چنانک عادت مستان و رسم میخوارست

میی مغانه بدو ساقی سمن ساقی　　مغنی ایکه خوش آواز و خوب دیدارست

بدین سه چیز عمل[ع] می زدیم بر نه چرخ　　به پنج نوبت آن بربطی که شش تارست　　۸۷۰

درین شدیم که شاهد چهارمین رکنست　　وزین چهار عناصر[ع] بعیش ناچارست

که می رود طلب دوست همدرین بودیم　　که ناگه از اثر طالعی که مختارست

درآمد از درم آن ماه روی مشکین موی　　که سرو قد و سمن ساق و لاله رخسارست

کمند زلف و کمان ابروی که قامت او　　بسان نیزه و غمزه اش چو تیغ دلخوارست

شکرلبی که لب او چو آب حیوانست　　سمن بری که بر او چو برگ گلنارست

بتی که یکسره از فرق تا به ناخن پای　　همه کرشمه و نازست و شکل و هنجارست

نه در لطافت او صورتی بفردوس است　　نه در ملاحت او لعبتی بفرخارست

اگر حدیث کند گلرخیست بلبل صوت　　واگر خرامد طاوس کبک رفتارست

اگر به نکته در افشان کند گهر ریزست　　وگر بخنده گل افشان شود شکربارست

چو آن سمن بر و سیمین تن و نگارین روی　　که یار چابک و چالاک و چست و عیارست　　۸۸۰

※ بیاض: رودز؛ متن تصحیح قیاسی ⁂ بیاض: بسز دیوار ۱-۱: بیاض: چهار؛ متن تصحیح قیاسی ۲. بیاض: کفر؛ متن تصحیح قیاسی.
۳. بیاض: بدیم؛ متن تصحیح قیاسی ع اصل: عامل؛ متن تصحیح قیاسی ع اصل: عنصر؛ متن تصحیح قیاسی.

رسید بر سر ما ناگهان به نیم شبی | بحالتی که نه مستست او نه هشیارست
شدیم یکسره شادان و خود کدام سرور | چنین بود که ملاقات یار با یارست
گشاد مر[1] کمر و برکشید موزه ز پای | ولیکن او ز وقاری که خویشتن دارست
نکرد بر رخ یاران بشاشتی چندان | بدان صفت که مگر از کسیش آزارست
چو دیدمش که تکلف همی کند قدری | بطاقت بشری که شرط دلدارست [کذا]
پیالهٔ دو سه دادم ز باده شرم شکن | که برد از سر وی هر چه کبر و پندارست
همان زمانش دگر شد مزاج دیگر حال | گذشت آن همه بیگانگی که ز اغیارست
شراب خواست ز ساقی که وقت میخوارست | سماع خواست ز مطرب که وقت مزمارست
کشید کرته که بنگر عرق چگونه روانست | گشاد جیب که بنگر هوا چه حد حارست
نهاده بر سر زانوی[2] من بمهر سرش | تفقدی ز دلم می نمود کازارست ۸۹۰
گهی بناز همی گفت کان غزل برخوان | که در صفات منست بهترین اشعارست
گهی بخنده همی گفت کاین چه بدسازیست | که با وجود منت میل بر پرستارست
درین مخادشه بودیم کز حوادث دهر | چنانکه عادت این روزگار غدارست
خروس صبح ندا کرد و صوت[4] بانگ نماز | بگوشش آمد از آن موذنی که نقارست
بجست از بر من زود جامه درپوشید | بهانه جست به برفتن که وقت اسحارست
قدم گرفتم و گفتم که ساعتی بنشین | کجاست صبحدم ای میر این چه گفتارست
خروس ارچه که آواز داد بر غلطست | موذن ارچه ندا کرد هم غلط کارست
برآن دلیل که هر یک ازین سحرخوانان | ز نور ماه ندانست شب چه مقدارست
تو نیز رفتن ازین جایگه شتاب مکن | که صبح دور تر و شب هنوز بسیارست
نشاط کن که مغنی هنوز در طربست | شراب نوش که ساقی هنوز در کارست ۹۰۰
دگر بخواب روی خواب کن که خانهٔ تست | نه بیم یار مخالف نه ترس طرارست
دگر چنانست که از پاسبان گریزی نیست | بخسپ با دل ایمن که بنده بیدارست

---

۱. بیاض: گشاد من کمراز؛ متن تصحیح قیاسی ۲. بیاض: زانو ۳. بیاض: که؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴. بیاض: کرد صوت

بسی بگفتم ازینها و هیچ در نگرفت | که صید کردنِ خود رای سخت دشوارست
چو دیدمش که عزیمت مصمم است و مرا | موافقت قدری دور کردنا چارست
باسپ برشدم و در رکاب او راندم | ازآن سبب که زمین گه بلند و گه غارست
عنان گرفته همی رفتمش که ساکن ران | که اسپ تند و تو مستی و ره نه هموارست
چنین بر سر بازار می فروشان شد | عنان کشید که این جایگه چه خونخوارست
چو میل بر می و معشوق و مطربش دیدم | بگفتم ای گلِ شوریده که دور[1] بیت خارست [کذا]
اگر ز خانه ملول آمدی و طبع ترا | هوای خوردن می درمیان بازارست
بیا که بهتر ازین جایگه نخواهی یافت | که پیشِ خانهٔ شاهد دکانِ خمارست ۹۱۰
ازین طرف دِرِ نان پز، دکانِ میوه فروش | وزآن طرف درِ مطرب، دکان عطارست
شراب و شاهد و نقل و سماع مطلوبست | بیا ببین که درین جایگاه هر چارست
وگر بخانهٔ خمار و صمتی دانی | بیا بخانهٔ خلوت نشین که بی عارست
علی الخصوص که این شاهدست شهرآشوب | که ماه طلعت و خوش خوی و خوب کردارست
چهی که ساعد[2] و ساقین و گوش و گردنِ او | زاختران زر و زیورش گرانبارست
هم از جلاجل پروین بپای[3] او خلخال | هم از حمایلِ جوزا بگردنش هارست
بتی که نرگس جادوش در جهانگیری | زابرو و مژه ناوک زن و کماندارست
بتی که گوهر دندانهای رنگینش | گمان بری که مگر دانهای آنارست
رخش چو باغ بهشتست و در لب شیرینش | زشیر و شربت و شهد و شراب انهارست
فرازِ سرو بلندش ز ماه دایره ایست | که چرخ بر سر او گشته همچو پرگارست ۹۲۰
هزار سلسله دارد ززلفِ مشکین بوی | که زیر هر بنِ مویی دلی گرفتارست
کسی زصحبتِ او جز خطر[5] بری نخورد | اگرچه خود ملکی یا[6] سپاهسالارست
بدین صفت هم نشیند از خوشی دل او [کذا] چنان شگفت که گوئی گلی بر اشجارست

۱- این کلمه روشن نیست ۲- بیاض: ساعد و سیمین و ساقین و گوش گردن او؛ متن تصحیح قیاسی ۳- اصل: ان؛ متن تصحیح قیاسی
۴- اصل: این هم؛ متن تصحیح قیاسی ۵- اصل: نظر؛ متن تصحیح قیاسی ۶- اصل: با؛ متن تصحیح قیاسی

من از فراستِ احوال او چو دانستم — که راغبیست بجان و دلش خریدارست
شدیم بر درِ آن ماه، دادم آوازش — درش گشاد و درون برد و مجلسی آراست[1]
کشید خوردنی شور و ترش و شیرین طعم — فشاند ورد و ریاحین و آنچ از بارست
سپس گرفت بکف ساغری زمرد رنگ — که از نقوش و نشیمش بهشت آثارست
بریخت در دل ساغر ز شیشهٔ شامی — میی که همچو سحر نور و چون شفق نارست
میی که چون گل مینو به جامِ مینائی — چو آفتاب زر و آسمان زرکارست
میی چو لعل بدخشی به لولوی عدنی — که در عقیق یمانی سهیل سیارست ۹۳۰
میی که از بط سیمین به طاس طاوسی — بسان چشم خروس است و خونِ اغیارست
میی که در خم تاریک روی روشنِ او — چو جرم ماه درخشنده در شب تارست
میی که در کف میگر به نیم جرعهٔ او — گرو نهاده هزاران هزار دستارست
میی که در مِهِ انگور و فصل ارزانیش — بهای یک درمش صدهزار دینارست
بدین چنین میی روشن چنان همی ساقی — چنان شده که مگر آفتابِ دوّارست
نگار دلبر من هم که در سخن دانی — ز لعل او همه درّ و جواهر ایثارست
ز هر نمط سخنی می فگند و آخر کار — که وقت نهضت اصحاب و عزمِ اسفارست
سوال کرد ز من بنده کای هنرمندی — که خاطرت ز معانی[2] چو بحر ذخّارست
کدام کسب و عمل بهترست در دنیا — که مقصد همه دانندگانِ اخبارست
جواب دادم و گفتم که ای پری روئی — که روی خوبِ تو ز آیات[3] صنع جبّارست ۹۴۰
ز اختلاف طبایع وجود انسان را — بسی ست مقصد و اسباب نیز بسیارست
اگر درم طلبی در تجارتست و دروغ — وگر شرف طلبی در نبرد و درکارست
وگر قبولِ عوام آن بوعظ و تذکیرت — وگر قبول خواص آن بعلم و تکرارست
وگر نشاطِ دل و جانت آرزو باشد — بروی خوب و میی صاف و لحن او تارست
وگر سعادت و جاه و جلال می خواهی — بیا که خدمت سلطان برای این کارست

۱- اصل: آراسست؛ متن تصحیح قیاسی ۲- اصل: خاطرت معانی؛ متن تصحیح قیاسی ۳- بیاض لندن: تو آیات؛ متن تصحیح قیاسی

بخاکبوس درِ شاه جوی دولت و بخت | که خاکِ درگهِ او کیمیای الابصارست
پناه عالم فیروز شاهِ دین پرور | که صیتِ صولت او صد جیوش جرّارست
مدارِ ملکت اسلام، آسمان قدری | که ملک روی زمین را بعدل معمارست
جهان گشای جوان دولت و جهان داری | که در جهان بجهان داوری سزاوارست
شهی که ملکتِ هژده هزار عالم کون | بجنب جاه معالیش عُشرِ اعشارست ۹۵۰
شهی که در صف هیجا کمینه بندهٔ او | هزار رستم دستان و گیو صفدارست
شهی که بر درِ دولت سرای ترغاقیش | هزار صفدر لشکر کش و سپهدارست
جهان بدولتِ او ایمن است از آفات | بدان صفت که نه رنجی درو نه تیمارست
کلید فتح ممالک سنان نیزهٔ اوست | کزو دهانِ درِ فتنها بمسمارست
که باشد آن که ز فرمانِ او بتابد روی | مگر کسی که ز دینِ خدای بیزارست
ایا شهی که سراپردهٔ معالیٔ تو | برونِ حیّز اوهام و حدّ افکارست
تو آن شهی که سلاطین ملک عالم را | ز تو امیدِ نوالت و خوف اضرارست
تویی که حضرتِ تو مأمنِ مطیعانست | تویی که درگهِ تو ملجأ گنهکارست
نسیم لطف تو پرورده باغِ اسلامست | سموم قهرِ تو برکنده بیخ کفّارست
بروزِ رزم چنان سرکشی که نارِ جحیم | تفیست از سر پیکان و تیغ قهّارست ۹۶۰
بروزِ بزم چنان زردهی که هشت بهشت[۱] | ز فیض دستِ تو یک قطره ای ز تیّارست
بنان و تیغِ تو گویی که در جهان مخصوص | برای دادن ارزاق و قطع اعمارست
کرا مجال که در حکمِ تو خلاف کند | که از ملایکه بر خسرویت اقرارست
همیشه تا مه و سال از شمار روز و شبست | همیشه تا شب و روز از حساب دوّارست

نشاطِ عیش تو هر روز بهتر از دی باد
که کارِ ملک تو هر سال بهتر از پارست

۱- اصل: ز بهست، در هر حال از وزن ساقطست، تصحیح قیاسی: هشت

هرکرا شمع تویی نور قمر حاجت نیست   زلف شبگون ترا عنبر تر حاجت نیست

در[1] دندان تو در درج عقیقین دهانت   بس بود زیور[2] تو لعل و گهر حاجت نیست

خسته کز لب شیرین تو یابد رشحی[3]   شربت دیگرش از قند و شکر حاجت نیست

عید و نوروز جهان طلعت زیبات خوشست   زینت صبحدم و منت خور حاجت نیست

بارخ و زلف و بناگوش و قدت مردم را   باغ و بستان و ریاحین و شجر حاجت نیست   ۹۷۰

چشم خونریز ترا غمزه بسندست سلاح   تیغ و رمحی[4] دگر و تیر و تبر حاجت نیست

خواجه را نیز پی ضبط جهان رای منیر   کافی آمد مدد[5] جیش و حشر حاجت نیست

صدر آفاق زمان قطب جهان زین الدین   که معالیش پدیدست خبر حاجت نیست

آنکه از تختهٔ تقدیر همه نقش نهان   یاد خواند دل پاکش که نظر[6] حاجت نیست

آنکه با روشنیٔ دیدهٔ او اعمی را   در تماشای جهان نور بصر حاجت نیست

آنکه گر هر دو جهان در نظرش عرضه کنی   همتش[7] بانگ برآرد که ببر حاجت نیست

آنکه با تربیت[8] رأفت او طفلان را   رأفت[9] مادر و الطاف پدر حاجت نیست

هرکرا طلعت میمونش جهان افروزست[10]   تاب خورشید و تباشیر سحر حاجت نیست

هرکجا ابر کفش باشد و باران سخاش   ابر[11] و دریا نکند نفع و مطر حاجت نیست

با نسیم کرمش در طلب مشک ختا   نافه را سوختن خون جگر[12] حاجت نیست   ۹۸۰

صاحبا من که دعاگوی و ثنا خوان توام   جز تو ام تربیت از هیچ بشر حاجت نیست

شب و روزت بدعایم همه[13] و سالت بثنا   از دل و جان که مرا خوانی[14] و خور حاجت نیست

۱-۱، ب : درج ۲-۱، ب : زیور ۳- رشحی ، سخی (۱)؛ ب : سخنی ۴-۱ : کذا؛ ب : رمحی ودگر ۵-۱ : مدد جیش وحشر؛ ب : مدد جیش وحشر ۶-۱ : کذا؛ ب : قطر ۷-۱ : همتش ..... برد؛ ب : ببر ۸-۱ : باتزبیت؛ ب : نارست ۹-۱ : رفنت؛ ب : رقتن ۱۰-۱ : افروزست؛ ب : افروزنست ۱۱-۱ : کذا؛ ب : مدوریا ۱۲-۱ : کذا؛ ب : جوجگر ۱۳-۱ : هم؛ ب : بیم ۱۴-۱ : خوبی خور؛ ب : خوانی وخور.

هم ضمیر تو برین قول بسند[1] ست گواه　　شاهدی دیگر و سوگند دگر حاجت نیست

هنر من همه اخلاص و هوا خواهیٔ تست　　خود جز[2] نیم بجهان فضل دگر حاجت نیست

ظاهر[3] و باطن من شغل دعاگوئی تست　　نکنم چاکری[4] ظاهر وگر حاجت نیست

دل چو در سیر و سکون معتکف درگهِ تست　　جسم اگر با تو نه باشد متشمر[5] حاجت نیست

غرض من ز ثنا منزلت[6] و قربت تست　　به از[7] ینم شرف و جاه گر حاجت نیست

تو مرا باش[8] تا هر دو جهانم باشد　　بی تو گنج زر و تودهٔ زر حاجت نیست

تا در آراستن طرّه شمشاد و باغ　　زحمت شانهٔ مشاطه بسر[9] حاجت نیست

سپر اقبال[10] تو آراسته تر باد مدام　　که جز[11] این روز وغا هیچ سپر حاجت نیست　　۹۹۰

خلق را دست دعاها سپر[12] جان تو باد　　که جز[13] این روز وغا هیچ سپر حاجت نیست

قصیده ۱۹　　ا ۲۵ ب ۲۷ ج ۶　　در مدح ملک الشرق عین الملک

راحت از روزگار نتوان یافت　　خرّمی در دیار نتوان یافت

حشمت[14] و جاه و امن و آسائش　　اندرین روزگار نتوان یافت

در بود زین یگان[15] جایی　　باری این هر چهار[16] نتوان یافت

یک دل شادمان اگر خواهی　　درمیان هزار نتوان یافت

آری این روزگار اندوه است　　اندر و عیش بار[17] نتوان یافت

مرغ راحت که ما همی خواهیم　　اندرین مرغزار نتوان یافت

۱-ا: بسند ست گواه؛ ب: بسندست گواه ۲-ا: جز نیم بجهان فضل؛ ب: خود حریم بجهان فصل ۳-ا: ظاهر و باطن؛ ب: جا باطن ۴-ا: نکنم جاکری ظاهر وکر؛ ب: جاکری ظاهر وکر ۵-ا، ب: متشمر ۶-ا: منزلت وقریب؛ ب: غرض من زثنا منزلت قریب ست ۷-ا: به ازینم شرف و جاه حاجت نیست؛ ب: نه ازسم شرف وجاه ۸-ا: تو مرا باش که تا هر دو جهانم باشد؛ ب: باش تا ما سر دو جاهم باشد ۹-ا: ببسر؛ ب: کذا ۱۰-ب: کذا؛ ا: سپر اقبال تو آراسته ترباد ۱۱-ا: که جیرین روز دها هیچ سر ب: جز این روز دها هیچ سپر؛ واضح است که این مصرع در اینجا است ۱۲-ا: سپر جا مو داد؛ ب: کذا ۱۳-که حزین روز وغا هیچ سپر (ا)؛ ب: که خراس روزها هیچ سپر ۱۴-ا: نعمت..... امن و آسایش؛ ب: امن اسائش ۱۵-ا: یکان یکان جایی ۱۶-ا: اس جهان نتوان ۱۷-ا، ب: بار.

گل شادی که ماهی طلبیم | اندرین لاله زار نتوان یافت
در بیابان شمار نتوان چید | در زمستان بهار نتوان یافت
روز مستی گذشت و[1] این ساعت | جز صلاح[2] و خمار نتوان یافت ۱۰۰۰
صبح فرقت دمید از شب وصل | ذوق بوس و کنار نتوان یافت
صبر کن صاحبا که شربت خضر | در میان سحار[3] نتوان یافت
مهد بر پشت مور نتوان بست | شهد در کام مار نتوان یافت
ای طلبگار وصل روز وصال | بی شب انتظار نتوان یافت
هرگز از جام دهر بی زهری | شربت خوش گوار نتوان یافت
هیچ مل بی خمار نتوان خورد | هیچ گل بی ز[4]خار نتوان یافت
خاطر آسوده کن که یک شادی | بی غم[5] بی شمار نتوان یافت
بی ز[6]خوناب دیده از دل بحر | لؤلوی شاهوار نتوان یافت
روشن است این که آب حیوان را | بی بیابان تار نتوان یافت
تا نه بینی بلائی بی آبی | لذت از جویبار نتوان یافت ۱۰۱۰
تا نه سوزی وجود از محنت | بوی مشک تتار نتوان یافت
پر سیمرغ و بیضهٔ اکسیر | بتوان[7] یافت یار نتوان یافت
ای مطهر سخن دراز مکن | نکته بی اختصار نتوان یافت
گلهٔ از آسمان مکن که مراد | جز که از کردگار نتوان یافت
همه کارت چنانک می خواهی | حسب اختیار نتوان یافت
خدمت میر کن که دولت و[8] جاه | بی بل[8] کامگار نتوان یافت
ملک الشرق در زمانهٔ[9] عین الملک | که چو تو دُر نثار نتوان یافت
آنک همتای همتش بملکی | در ملوک کبار نتوان یافت

۱۰۰۱: کذا؛ ب: هر دوجا "و" نیست ۳-ا: کذا؛ ب: بشجار ۴-ا: فی رخار؛ ب: کذا ۵-ا: کذا؛ ج: بی غم و بشیار ۶-ا: فی رخوناب؛ ب: فی رخوناب ۷- ب: بتوان یافت یار نتوان یافت؛ ج: نتوان یافت یار نتوان یافت ۸-ا: فی یل؛ ب: بی شر ۹-ا: کذا؛ ب: زمانر

قصیده ۲۰ — ا ۳۱ ب ۳۱ ج ۲ — در مدح ملک حسام الدین

چو آفتاب به برج[1] حمل رسید از حوت — سپهر پیر[2] جوان کرد عالم فرتوت

صبا به جلوه بیاراست همچو مشاطه[3] — عروس ملک زمین را بزیور[4] ملکوت ۱۰۲۰

چنان حلی و حلل بست گرد روی زمین — که چشم ماند درو خیره و خرد مبهوت

ز لاله لعل بردبسته و از سمن لؤلؤ — ز سبزه ساخت زمرد ز ارغوان یاقوت

کنون که بلبل و قمری بجشن عید و بهار — بنوش[5] و نای گشادند صوتهای صموت

صبا ز سبزه بگسترد فرش ابریشم[6] — چمن ز غنچه بر انداخت نافهٔ مفتوت[7]

نسیم باد زنده کرد ز آنسان خاک (کذا) — که گوئی دم عیسی دمید در مبثوت[8]

نه مشک این ز غزالی[9] که می چرد سنبل — نه ابریشم[10] کرمی که طعمه دارد توت

خنک کسی که دلش با شراب و باشاهد — چون شیر با شکر آمیخت و چون سمن با سوت[11] (کذا)

نه روز بد نفسی بی سماع و بی ساغر — نه شب نشست دمی بی حریف و بی حانوت[12]

نه غیر درج درر کرد جام زر[13] را لعل — نه غیر شربت لعل روان، روان راقوت

بیاد[14] بزم ملک ساغری گرفته بباش[15] — چنانک چشمهٔ خورشید در میانهٔ حوت ۱۰۳۰

سر[16] ملوک ممالک حسام دولت و دین — که کرد تاج ملوکانش مالک الملکوت

جلال و حشمت جمشید[17] داد و عز کیانش — خدای عز و جل[18] ذوالجلال والجبروت

جمال جبهت[19] او آفتاب دنیا ساخت — بفر بهجت[20] انوار عالم لاهوت

۱-ا: برح ..... ارحوت ۲-ا: سپیر جوان کرد عالم فرلوت؛ ج: مرطوت ۳-ا: مساطه ۴-ا: کذا؛ ب: بزیو ملکوت ۵-ا: بنوش؛ ب: کذا ۶-ا: ابریشم؛ ب: افرشم ۷-ا، ب: منفوت ۸-ا: سبوت؛ ب: کذا. ۹-ا: زغزالی که می جرد سبنل؛ ب: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: افریشم ۱۱-ا: وخون سمن ماسوت؛ ب: وسم ناسهوت ۱۲-ا: کذا؛ ب: بی حریف بی حالوت ۱۳-ا: کذا؛ ب: جام زار لعل ۱۴-ا: بیاد ۱۵-ا: کرده ساس ۱۶-ا: کذا؛ ب: پئر پئر لموک ۱۷-ا: وحمشید داد دعز کیانش؛ ب: داد عز کیانش ۱۸-ا: عزوجل ..... والجبروت ۱۹-ا: جبهت ..... ساحت ۲۰-ا: بهجت -

ببرد درکف تایید[1] و دستِ تدبیرش　　زمامِ حکمت و حکمِ مصالحِ ناسوت

یلی[2] که آتشِ شمشیر او شجاعان را　　فرو نشاند غبارِ غرور[3] و بادِ بروت

هر آنک سر بفلک می فراخت چون آذر[4]　　ز بیم او بزمین پست گشت[5] چون پر توت

برید[6] بیخ ستم حربهٔ سلیمانش　　چنانک خنجرِ داؤد گردنِ جالوت

سپهبد[7] یکه برانداخت از زمان[8] وزمین　　نشان سیرت طاغی و صورتِ[9] طاغوت

به پیش اویلِ پولاد پوش روزِ وغا　　چنان بود که زشمشاد صورتی مبهوت

زلوح خنجر[10] تازیٔ او کند تلقین　　اجل بجان بداندیش حرف[11] مات یموت　　۱۰۴۰

ایا سپهر جنابی که شرق و غربِ جهان　　گرفت صیتِ جمال و جلال و جاه علوت

توئی که کنهِ کمالِ تو نفسِ ناطقه را　　نهاد بر لب دانش سرای مهر سکوت

همه مکارمِ اخلاق مر ترا سیرت　　همه بدائع اوصاف مر تراست نعوت[12]

به بزم ماه منیری به رزم کیوان[13] فعل　　بجزم[14] قطب ثباتی بحلم کوهِ ثبوت

بیمنِ بخت بلند تو خصمِ جادو فعل　　بچاه بابل غم سرنگونست چون هاروت

اگرچه خصمِ تو فرعون شود مهابتِ تو　　کند بگونهٔ موسیش زنده در تابوت

تو در زمانهٔ خویش از یگانگی[15] و فرزی　　دعات واجب از آنست چون دعای قنوت[16]

همیشه تا که بود هشت باغِ جنت را　　چهار جوی روان در چهار حالوت[17] (کذا)

بهشت بزمِ تو آرسته[18] باد عالم را
هوا بهشت نواحی و شم[19] چهار سموت

۱-ا: تابد ۲-ا: یکی ۳-ا: غبار و غرور باد بروت؛ ب: غبار و غرور باد و بروت ۴-ا: ادر ۵-ا: کشت خوں بر لوت؛ ب: برمین لبت کشف خون روت ۶-ا: رید بخ؛ ب: رسر یح ستم ۷-ا: سپه بری (برحاشیه) سپهبد؛ ب: سپه بری ۸-ا: زمان ورمین ۹-ا: صورت طاعوت ۱۰-ا: خنجر؛ ب: کذا ۱۱-ا: صرف؛ متن تصحیح قیاسی ۱۲-ا: مرترا ست نعوت؛ ب: کذا ۱۳-ا: کذا؛ ب: ایوان فعل ۱۴-ا: بجزم؛ ب: آراسته بحزم قطب شاقی و حکم ۱۵-ا: ار یکا نکی وزری؛ ب: یکانکی وبری ۱۶-ا: صوت؛ متن تصحیح قیاسی ۱۷-ا، ب: کذا ۱۸-ا: کذا؛ ب: آراسته ۱۹-ا: نواحی وشمه؛ ب: نواحی حمه؛ متن تصحیح قیاسی -

جمال الدین ای[1] استادِ استادات	درِ تو کعبهٔ علمست و ما حاج	۱۰۵۰
بهر یک نکته رای عالم آرات	هزاران گنج گوهر کرد تاراج	
تو در فضل و فصاحت آن سنی[2]	تو[3] در شوق و شغف منصورِ حلاج	
تو در اخبار سلمانی و بوذر[4]	تو در تفسیر ضحاکی و زجاج[5]	
لغت را اصمعی و بوعبیده	معانی را خلیل و ابن سراج	
خطب را آنچنان قادر که سحبان	حجج را آنچنان حاضر که حجاج	
اصول صاحب و محصولِ رازی	ترا یادست چون تحصیل[6] و منهاج	
خطابت[7] درج یاقوتست و خطت	در افشان چون خط یاقوت[8] و درّاج	
تو آن گوهر بر انگیزی بحکمت	زاندک دوده و[9] از پارهٔ زاج	
که با صد نطفهٔ نیسان نسازد	بطونِ دختران بحر مواج[10]	
تو آن نقش بدیع از خامه بندی	بشاخ خشک یا بر تختهٔ عاج	۱۰۶۰
که از رنگ ری و ابریشم[11] چین	نه بندد کارگاه مردِ نساج	
براق فکرتت چون در تماشا	زند[12] بر بام گردون گام معراج	
دمش بر چهرهٔ جوزا شود زلف	سمش بر تارک روحانیان تاج	
برانگیزد بنعلِ ماه پیکر	زهر یک شعلهای صد شمس وهاج	
بنزد[13] لذت الفاظ شیرینت	نتازد[14] قیمت حلوای سکباج	

۱-۱: ان استاد؛ ب: استاد؛ در "ب" ماقبل استاد محذوف است؛ متن تصحیح قیاسی ۲-۱: کذا؛ ب: اسی ۳-۱: جو؛ متن تصحیح قیاسی ۴-۱: بودر؛ ب: تو در موس؛ متن تصحیح قیاسی ۵-۱: کذا؛ ب: رجاج ۶-۱: کذا؛ ب: ترا یادست جون تحصیل معراج ۷-۱: خطابت؛ ب: خطایت ۸-۱: کذا؛ ب: یاقوت دراج ۹-۱: و پاره زاج؛ ب: دوده تارهٔ راج؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰-۱: کذا؛ ب: معراج ۱۱-۱: کذا؛ ب: افریسم حسن ۱۲-۱: رندبرنام گردون کام معراج ۱۳-۱: بردلذت الفاظ شرست؛ ب: نبرد؛ متن تصحیح قیاسی ۱۴-۱: نتارد؛ ب: نتازد ..... سکباج.

نه خم[۱] پرورده خرما و نه انگور	نه آتش[۲] خورده تیهو و نه دراج
بمدح من ترا نیست احتیاجی	چه حاجت کعبه را مر نقش[۳] دیباج
سحر مشاط گشتست ار ز[۴] خورشید	بسرخی و سپیدی نیست محتاج
الا تا شاه چین[۵] خانست و خاقان	چو رای هندوان هر چند[۶] و نهراج
ترا چون شاه چین و رای هندی	بر اهل فضل باده عبره[۷] و باج
حساب[۸] عمر تو چندان که تابد	در ارقام مهندس شمس[۹] و میلاج
ز ایزد نامزد[۱۰] در بارگاهت	سعود آسمان افواج افواج ※

۱۰۷۰

قصیده ۲۲ ‏ ا ۷٤ ب ۷٤ ‏ در مدح ملک عین الملک و بیان اسلام آباد

حبذا باغ ارم بقعهٔ اسلام آباد	که بر اسلام بنا کردن او میمون باد
خاصه بر ذات خداوند ملک عین الملک	که بیاراست جهان از دو[۱۱] نفس دانش وداد
آنک مانند وی[۱۲] از گردش گردون نامد	وآنک همتای وی از مادر ایام نزاد[۱۳]
همچنانست منور که بر گردون خورشید	وآنچنانست مزین که به بستان[۱۴] شمشاد
آنک لشکرکش و دشمن کش و اقلیم گشاست	همچو کیخسرو و کاوس و کیومرث و قباد
وآنک زربخش و درم ریز و درافشانست چنانک	معن و یحیی و قلید[۱۵] و هرم و حاتم راد

۱-۱: خم برورده خرمانه وانکور، ب: بدون "و". ۱-۲: نه انش خورده تیهو ونه دراج؛ ب: خوره تیهو نه دراج.
۱-۳: بر نقش دیباج؛ ب: برلقس دماج؛ متن تصحیح قیاسی ۱-٤: ب: ار نه ۱-۵: کذا؛ ب: چیس خانست و خانان.
۱-۶: کذا؛ ب: رجندراج ۱-۷: عبره دباج؛ ب: کذا ۱-۸: حیات عمر تو چندانک تابد؛ ب: حساب عمر تو حبندانکه نابد.
۱-۹: سمس و میلاج؛ ب: مهندس ملاج؛ تصحیح قیاسی کذا ۱-۱۰: نامزد در بارگاهت؛ ب: نامرد در بارکاهست ۱-۱۱: کذا؛
ب: جهان را ىفس ودانش. ۱-۱۲: نایید وی ار؛ ب: کذا ۱-۱۳: نزاد ۱-۱٤: لسان شمشاد؛ ب: نیسان سمشاد؛ متن تصحیح قیاسی
۱-۱۵: کذا؛ ب: قلد و برد. ※ این سه شعر ذیل که ناقص انداز حاشیهٔ نسخهٔ "ا" نقل کرده شده

سرصد در زمان خواجه جمال الدین ٭ سم سمند تو زیبد نفر........
رخ تو کعبه حجست و تو .... ٭ در تو مقصد در ر........
ترا دلیست که کر دست .... ٭ همه حز این روی رتدر.........

آنک صیتِ کرم و سمعهٔ جاهش مشهور　　در اقالیم جهانست و در اطراف بلاد

دلِ او عاشقِ احسان و کفش عاشقِ جود　　طبعِ او عاشقِ دانش تنِ او عاشقِ داد　۱۰۸۰

آنچنانست که آشفتهٔ لیلیٰ مجنونست　　وآنچنانست که شوریدهٔ شیرین فرهاد

تا جهان گوش نهادست بر اوصافِ امم　　تا فلک چشم گشادست بر اوصافِ عباد

گوش کیوان نشنیدست چنین راد و رحیم　　چشم افلاک ندیدست چنو[2] جلد و جواد

روز و شب سیرتِ او نیست مگر عدل و عطا　　سال و مه[3] سنتِ او نیست مگر جِدّ و جهاد

اندر آن روز که من بر درِ او کردم عزم　　وین حکایت بدل شاه جهان دادم یاد

مرحمت کرد و مرا داد در این جای دهی　　واختیارم زپیٔ قربِ همین قریه بُداد[4]

همه گفتند که دِههشت[5] نکو امّا خوط　　سخنست[6] مشاکله و جمله اقارب بیداد

من چو واثق بُدم از نصرت و تائید ملک　　التفاتی ننمودم به دل از اهل عناد

وآن مقدم چو ز دیوان قدر فرصت یافت　　شکل دیگر شد و صد تعبیه بنیاد نهاد

گشت از آن عهد که باشد ز مطیعان مطلوب　　رفت از آن رسم که باشد ز رعایا معتاد　۱۰۹۰

لاف در هر وطنی نیست مگر استغنا[11]　　کار در هر سخنی نیست مگر استبداد[12]

کمتر آن بود که از غایتِ بیدادیِ او　　هیچ بیگانه در آن جایی[13] نمی گردد شاد

وآنچ حاصل بدی از دِهِه نمی کردی خط　　وآنچ می کرد خط آن نیز نیارستی داد

طرفه‌تر آن که در آن حوض که او می‌شستی[15] سر　　ره نمی داد که سازند وضو اهل رشاد

چه گلی داشت در آن حوض که می پرورد او　　همچو والد که کند تربیتی مر اولاد

۱-ا: بشمه؛ متن تصحیح قیاسی　۲-ا: کذا؛ ب: چنین　۳-ا: سالی و مرسُنت؛ ب: کذا　۴-ا: بهاد؛ حاشیهٔ "ا": ساد؛ ب: ساد؛ متن تصحیح قیاسی　۵-ا: دهیست؛ ب: دیهیست؛ تصحیح قیاسی: کذا　۶-ا: سخنت متشاکله و جمله اقارب سداد؛ ب: سخنت؛ تصحیح قیاسی: کذا　۷-ا: کذا؛ ب: واقف　۸-ا: کذا؛ ب: وان معلوم چو ز دیوان قدری　۹-ا: کذا؛ ب: عید　۱۰-ا: زدعامنقاد؛ ب: معتاد　۱۱-ا، ب: استغنا؛ تصحیح قیاسی: کذا　۱۲-ا: کذا؛ ب: استمداد　۱۳-ا: کذا؛ ب: نمی کرد ستاد　۱۴-ا: حنط؛ ب: خط.　۱۵-ا: کذا؛ ب: سی سِر

چه گلی تیره[1] و در بافته چون القاقان — که بصد حیله در و راه نمی کردی باد
هر یکی شاخ چو یک سلسله ای از آهن — هر یکی خار چو یک نیشتری از پولاد
غیرتی داشت بر آن بیشه ز چشم مردم — که چنان رشک نه بردی ز عروسی داماد
پا بریدی اگر خار بریدی نجّار[2] — دست بشکستی اگر شاخ شکستی حدّاد[3]
آن نه بس بود که می کرد چنین شوخیها[4] — سر بر آورد بجای که ز کفر و الحاد ۱۱۰۰
مسجدی را که بر آورد فلان کرد خراب — و آن صنم خانه که[5] بشکست شه آن کرد آباد
من چو آن خواری دین دیدم و آن[6] عزت کفر — طاقتم طاق شد و صبر در آمد[7] به نفاد
گفتم آوخ که پسندید بنزدیکی شهر — ور دهی بر دو گروهی که بَرَد[8] حکم سواد
اینچنین کفر بود غالب و اسلام ضعیف — چون فلک سنگ نمی بارد ازین استبداد[9]
خاصه آن ده که دهد شاه بدانشمندی — تا کند علم در و درس و عبادت بنیاد
همه شب بودم ازین غصه در اندوه و قلق — بامداد ان[10] که سمو[11] گشت سپیدی ز سواد
آمدم بر در دیوان و دَر[12] اصحاب ملک — کردم از فتنهٔ آن کافر بی دین فریاد
راستی اهل دواوین و اعیان ملک — چون نمودند درین کار[13] رهی را امداد
بستم آن خوط بصد سلسله در بارویه ای — هم چو حمدونه که بندد بستونی اقراد
بستدم آنچ بر و بود ز محصول خطی — بگرفتم که درین ده نبود استشهاد ۱۱۱۰
هم برین شرط ضمانی بستدم پا برجای — و آنگهی کردم از آن شدت و بندش آزاد
پس بتوفیق خداوند[15] باقبال ملک — هم به تنها که نه جستم ز کسی استمداد[14]
و آنچ خیل و تبعش بود برون کردم نیز — تا شود منقطع از قریه من بیخ فساد

۱-۱: تیره و در یافته حون القابان؛ ب: بره و در بافته حون الف مان؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲: کذا؛ ب: محار
۱-۳: جلاد؛ ب: کذا ۱-۴: سوجه نهان؛ ب: کذا ۱-۵: کذا؛ ب: "که" نیست ۱-۶: کذا؛ در نسخه "ب" "آن" نیست ۱-۷: نیفاد؛ ب: برامد نفاد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۸: کذا؛ ب: که بود ۱-۹: کذا؛ ب: اسلاد
۱-۱۰: ان؛ ب: کذا ۱-۱۱: سمر گست سبیدی اسواد؛ ب: ز سواد ۱-۱۲: کذا؛ ب: دیر ۱-۱۳: کذا؛ ب: کار و رهی
۱-۱۴: کذا؛ ب: بااستناد ۱-۱۵: کذا؛ ب: خداوند باقبال

کردم آن بیشه همه صاف زبالا ونشیب　　کردم آن بتکده تا چیز زبیخ و بنیاد

مسجد آرستم ومحراب ومسلمانی چند　　کردم آباد که باشند به ذکر واوراد

ملک الشرق بدولت چو درآمد بشهر　　و[1]ین حکایت بتواتر بشنید ازآحاد

آفرین گفت برین خسته و[2] ازراه کرم　　گنج الفاظ گهربار به تحسین بگشاد

تا[3]جدار آن بگه عزم سواری فرمود　　سوی آن دیه بصد کوکبه وا[4]شتعداد

سائبانی وسراپرده برآن حوض کشید　　که بپوشید بدیبای یمن "سبع شداد"

بزمی آراست که درچشمهٔ فردوس برین　　خوب تر زآن نتوان یافت مقام عباد　　۱۰۲۰

وندرین بزم بسی مائده ای کرد فراز　　که فزون آمده الوان نعم[5] از اعداد

عام درداده صلایی به حواشی وحشم　　چون عجم درمه نوروز وعرب دراعیاد

الغرض چونکه ازآن نوش ونعم فارغ شد　　کاتبی کرد طلب حاذق[6] و رازی استاد

گفت تا[7] برسرآن حوض مقامی سازند　　رائق[8] وروح فزا چون "ارم ذات عماد"

باغ ازجانب سرقلیش نگارند شگرف　　برگ زاری بجلو[9] بیش نگارند فا د (کذا)

تانشینند درین جایگه اصحاب علوم　　بدعاگویی سلطان جهان خرم و شاد

من چواین تربیت ولطف فراوان دیدم　　رفتم و داده[10] زمین بوسه بزغم حساد

گفتم ای آنک ترا از همه اعیان[11] ملوک　　برگزیدست خداوند جهان دار جواد[12]

کرده اقبال ترا جملهٔ آفاق مطیع　　کرده احسان ترا جملهٔ عالم منقاد

یافته عزم ترا "لمح بصر" در تکوین　　ساخته امر ترا "کن فیکون" در ایجاد　　۱۰۳۰

عالم از عدل تو آرسته وآسوده چنانک[13]　　هیچکس را زکسی نیست تنافی[14] و تضاد

۱-ا: کذا ؛ واین　۲-ا: کذا ؛ ب: خسته از　۳-ا: تاجداران بگه ؛ ب: اجدادان بگه　۴-ا: کذا ؛ ب: استعلاد
۵-ا: کذا ؛ ب: نعیم　۶-ا: حادق وراری ؛ تصحیح قیاسی: کذا　۷-ا: کذا ؛ ب: با　۸-ا: راین وروح فسراجون ارم داب عماد ؛ ب: راان وردح مراجون ابدم ذات عماد ؛ تصحیح قیاسی: کذا　۹-ا، ب: کذا　۱۰-ا: رفتم وداده ؛ ب: رفتم داده　۱۱-ا، ب: اعیال ؛ متن تصحیح قیاسی　۱۲-ا: کذا ؛ ب: حواد　۱۳-ا: حنانکه ؛ تصحیح قیاسی: کذا
۱۴-ا: بباقی درصاد ؛ ب: سامی وتضاد ؛ متن تصحیح قیاسی.

تاجدی که در ایام کم آزاری تو   ماهی از دام شده ایمن و مرغ از صیاد
آن چه[1] فضلست و عنایت که خدا با تو نکرد   وآن چه حسنست و لطافت که خدا در تو نداد
همه خلقت بتمامست همه لطفت بتمام   همه دانش بنهایت همه دولت بمراد
رونق روشنی عرصهٔ آفاق توئی   روشنست از تو جهانی دو جهان بی تو مباد
وصف درویش نوازیت نه زعمیست جدید   بلک موروث ز آباست ترا[2] وز اجداد
ملک الشرق بهین[3] والد مرحوم ترا   صدر خالی[4] نبدی از علما وز زهاد
من از آن[5] قوت اخلاص که از خیدین دور   بستم احرام درت با همه خیل و احفاد
گر تو تسبیب من و قوت حالم نه کنی (کذا)   که کند جز تو درین جای رهی را ایجاد[6]
از تو احسان وز من بنده دعاهای لطیف   بطریقی که کند نام نکو را احداد[7]   ۱۰۴۰
اینچنین نظم دل آویز که هنگام ادا   واینچنین[8] شعر شکربار که وقت انشاد
حیرت شمس و شرف حسرت طوسی[9] و طبس   غیرت عوف و عدی رشک ظهیرست و زیاد[10]
جز بنام چو توئی مکرم و مادح چو منی   هیچ راوی نکند بر سر جمعی اسناد
تا یکی[11] غوث و قطب دو و نقی چار صدست   صد ولی و[12] چهل ابدال دگر چار اوتاد
باش چون غوث جهان پرور و چون قطب بجای   اولیا سیرت و اوتاد صفت در[13] افراد
شمع اقبال تو افروخته تا یوم نشور   رایت جاه تو افراخته تا یوم تناد

قصیده ۲۴   ۳۸ا ب ۳۸   در مدح فیروزشاه و جشن عید

مقدم عید بما مبارک باد   بر در پادشا مبارک باد
مطلع صبح و مبدأ نوروز   بر شهنشاه ما مبارک باد

۱-ا: این؛ ب: کذا ۲-ا: سر واز اجداد؛ ب: تراوز اجداد ۳-ا: متین؛ ب: کذا ٤-ا: کذا؛ ب: نبدی واز علما ۵-ا: کذا؛ ب: من که از قوت ۶-ا: ایجاد ۷-ا: کذا؛ ب: احداد ۸-ا: وین؛ ب: کذا ۹-ا: کذا؛ ب: طوسیس و طس ۱۰-ا: زباد؛ ب: رباد ۱۱-ا: تا یکی غوث و دو قطب است و نقی چارصدست؛ ب: است نقی ۱۲-ا: ولی وجهل؛ ب: کذا.
۱۳-ا: کذا؛ ب: از.

شاه فیروز شه که هر عیدی — همچنین دائما مبارک باد

خسرو بحر و بر که روی زمینش[1] — کرده در عیدها مبارک باد ۱۰۵۰

خه خه ای عید نو قدوم[2] تو بر — شاه میمون لقا مبارک باد

حبذا حبذا لقات ای عید — مرحبا مرحبا مبارک باد

وی[3] مبارک نسیم باد صبا — که کف شاه را مبارک باد

بگلستان سرای دولت او — نفست ای صبا مبارک باد

جشن شاه جهان و مقدم عید — باسرور[4] و سنا مبارک باد

بزمی آراستن[5] چو باغ بهشت — هم بدولت سرا مبارک باد

تازه کردن بجشن[6] سلطانیش — باغ دار البقا مبارک باد

ساختن درمیان هر باغی — نخل طوبی نما مبارک باد

مفرشی از حریر گستردن — سبز چون گندنا مبارک باد

تخت زرین زان[7] مهر آری — هم چو شمس الضحا مبارک باد ۱۰۶۰

داشتن[8] در بگرد هر نخلی — مجمر جان فزا مبارک باد

تاج گوهر[9] بکار آهیختن — از همایون هما مبارک باد

چترهای منیر[10] زه کردن — هم چو بدر[11] الدجا مبارک باد

رایت افراختن زرفعت تا — سدرة المنتهی مبارک باد

وز علمها بر آسمان بردن — ماهی و اژدها مبارک باد

وز دم کوس و نای افکندن — تا بگردون[12] صدا مبارک باد

شیر پیلان کردن گردون — ابرها در هوا مبارک باد

۱-ا: کذا؛ ب: روی امینش ۲-ا: نوقدوم لوسر؛ ب: کذا ۳-ا: کذا؛ ب: وای ۴-ا: کذا؛ ب: ماسرو درستا
۵-ا: آراستی حوباع بهشت ۶-ا: تازه کردن بحش سلطانش؛ ب: بحسن؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-ا: کذا
۸-ا: داسس دربرد دسر نخلے ـ مجمر جانفزا مبارک باد ۹-ا: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: میسر زده اکردون ـ
۱۱-ا: کذا؛ ب: بلدالدجا ۱۲-ا: کذا؛ ب: بکردن ـ

رشتهٔ تازیان[1] به زرّین زین　　داشتن وردلا[2] مبارک باد

ردهٔ بندگانِ جوشن پوش　　با هزاران بها مبارک باد

قوچی زادگان بسته کمر　　با کلاه و قبا مبارک باد　　١٠٧٠

صف خانان دخاصگان در پیش　　چون نجوم علا مبارک باد

مطلع آن بطلعت شاها[3]　　بر سر بارْجا[4] مبارک باد

خاکبوسِ ملوک بر درِ او　　با خلوص و صفا مبارک باد

وزلبت از نوای[5] بسم الله　　تا بهفتم سما مبارک باد

وزکف[6] چنگیان چابک دست　　لحن رود[7] و ثنا مبارک باد

وز دم مطربان شیرین گو　　خسروانی نوا مبارک باد

وز دل رادیان مدحت شاه　　استماع ثنا مبارک باد

پس سواری سبوی[8] مهدی بر　　سنت مصطفیٰ مبارک باد

خطبه کردن بنام شاهِ جهان　　در همه شهرها مبارک باد

وآنگهی کردن صلواة العید　　با جماعت ادا مبارک باد　　١٠٨٠

بحث کردن[9] بجان شاهِ زمن　　دل و جان فدا مبارک باد

وز زبانِ مطهّر مسکین　　شاه را این دعا مبارک باد

کای شه کامیاب در عالم　　تا بود عید و ثنا مبارک باد

باد هر روزت از خوشی عیدی
وآن همه عیدها مبارک باد

١-١: رسه مارماں ررس رس ـ داشس دردلا مبارکباد ؛ ب: رسته تازیان بردرس رس　٢، ٣-١: کذا. ٤-١: مارجا؛ تصحیح قیاسی: کذا　٥-١: کذا ؛ ب: توای　٦-١: کذا؛ ب: داز　٧-١: نحن وررودستا ؛ ب: لحن ور وداستا ؛ تصحیح قیاسی: کذا　٨-١: بس سواری سبوی مهدی بر ؛ ب: بس سواری جهکی بر　٩-١: بحث کردن بجای شاه زمن ؛ تصحیح قیاسی: کذا　١٠-١: عذا ؛ ب: عدا ؛ متن تصحیح قیاسی .

قصیده ۲۴ ‏ ‏ ‏ ‏ ۱۳۱ ب ۱۳ ج ۷

آنک در کنجِ امانِ عافیت در بر دارد ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ دآب و نانی دوسه با جامهٔ بستر دارد

گو بزن نوبتِ شاهی و برآور علمی ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ که اقالیم جم و ملکت سنجر دارد

نی غلط گفته شد آن[2] ملک چه ماند با این ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ حاش لِلّٰه که کسی هر دو برابر دارد

خلوت و سلوت[3] باطن بجهان ملکتیست ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کانچنان ملک نه فغفور[4] نه قیصر دارد

دولت آسائش جانست نه[5] آرائش تن ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ در و دیباچه کند آنک[6] دل ابتر دارد

آب در کوزهٔ گل بهتر از آن شربت زهر ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ که قدح از زر و قاروره زگوهر دارد ‏ ‏ ‏ ‏ ۱۱۹۰

زآن شهنشاه که صد قاقم و سنجاب و سمور ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کرده در خرگه دی بالش و بستر دارد

خواب خوشتر کند آن شخص که در کهلائی[*] ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ نه زبر پوشش گلیمی و نه چادر دارد

قلیه و عجّه و سکبا[7] دانا گرچه خوش است ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ یا که لوزینه و حلوا مزه خوشتر دارد

گرد هر دست بآسائش دل نانِ تنک[8] ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ برگ تُرب و تُره خود لذت دیگر دارد

آنک بر خوانِ شرف لذت خورسندی[8] یافت ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ چون به سر دآب سبو دست به ساغر دارد

نخودی خام مویزش[9] منقا شمرد ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ جو بریانش چو بادام مقشر دارد

زینهار از دو دل[10] دهر فریبی نخوری ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ که شکر در دهن و دست به خنجر دارد

قصیده ۲۵ ‏ ‏ ‏ ‏ تاریخ محمدی ۲۹ ‏ ۹۹ ب ۱۰۰ ج ٤ ‏ ‏ ‏ ‏ در مدح فیروزشاه و بیان فتوحات جاجنگر و نگرکوت و تهته

شاه زمان که روی زمین چون نگار کرد ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ وز تیغِ بیقرار جهان را[11] قرار کرد

هرگز قرار ملک بدین امن و امینی ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ شاهی نه کرده بود که این[12] شهریار کرد

۱-۱ : ما ؛ ب : تا ‏ ‏ ۲-۱ : این ؛ ج : کذا ‏ ‏ ۳-۱ : خلوت سلوت ؛ ب : کذا ‏ ‏ ٤-۱ : کذا ؛ ب : ونہ ‏ ‏ ۵-۱ : کذا ؛ ب : ونہ

۶-۱ : کذا ؛ ج : آنکہ ‏ ‏ * ۱ : کذا ؛ ب : کہلائی ‏ ‏ ۷-۱ : سکبا ؛ تصیح قیاسی : کذا ‏ ‏ ۸-۱ : نان سکت ؛ ب : سکت

۹-۱ : مویریش ؛ ب : کذا ‏ ‏ ۱۰-۱ : کذا ؛ ج : دودل ‏ ‏ ۱۱-۱ ، ب ، ج : کذا ؛ تاریخ محمدی : داز ... جہان برقرار کرد

۱۲-۱ ، ب : کذا ؛ تاریخ محمدی : آن -

فیروزشه که خاطر فرخنده رای او   حکمت[۱] شعار ساخت شریعت دثار کرد   ۱۲۰۰

آن سایهٔ خدای که سلطانِ اختران   از خاکبوسِ درگهِ او افتخار کرد

وآن نائب رسول که در هر فضیلتی   اورا خدای نادرهٔ روزگار کرد

شاهی که از محاسنِ اوصافِ خویشتن   درگوش دهر تا به ابد گوشوار کرد

از جود و جدّ مآثرِ میمون ذخیره ساخت   وز عدل و بذل[۲] نامِ نکو یادگار کرد

در هر طرف که رایت شاهانه برفراخت   یمنش[۳] عروسِ فتح و ظفر در کنار کرد

در هر مهم که خاطر میمونش برگماشت   یزدانش عون و عصمت و تائید یار کرد

هر بخششی که داد کفش بی شمار داد   هر کوششی که کرد دلش استوار کرد

بخشش چنین دهند که این بادشاه داد   کوشش چنین کنند که این کامگار[۴] کرد

آن شاه پیلتن که به نخچیر شیر و گرگ   آسوده تازیان به سواری نزار[۵] کرد

هر روز گرگ و شیر گهی بست و گاه سنج   آورده بسته بر درِ میدان قطار کرد   ۱۲۱۰

جز شاه ما که حضرت یزدان ذوالجلال   صمصام و ساعدش اسد و ذوالفقار کرد

از خسروان که بود که همچون[۶] گوزن و گور   پیلان گرفت زنده و شیران شکار کرد

عهد مبارکش که خدا عَزَّ اِسمُهُ   خاص از برای راحتِ خلق اختیار کرد

عهدیست کز زمانِ کیومرث تاکنونش[۷]   با صد هزار دیده سپهر[۸] انتظار کرد

اکنون که آفتاب سعادت[۹] ز اوج عز   آثار صبح دولتِ او آشکار کرد

تاثیر نور رای و نسیم رضای او   عالم بهشت ساخت و زمان نوبهار کرد

بشنو کنون که شرح دهم با تو شمه ای   زآن چیزها که این[۱۰] شه میمون شعار کرد

اوّل که پای بر سر تخت کیان نهاد   شکر و سپاس حضرت پروردگار کرد

۱-۱ ب: کذا؛ تاریخ محمدی: خلعت   ۱-۲: بزل؛ ب: بزم؛ متن تصحیح قیاسی   ۱-۳: کذا؛ ب: بمیتش   ۱-۴: کذا؛ ب: شاه کامگار   ۱-۵: کذا؛ ب: برار   ۱-۶: کذا؛ ب: جون   ۱-۷، ب: کذا، تاریخ محمدی: تاکیون
۱-۸، ب: کذا؛ تاریخ محمدی: ملک   ۱-۹، ب: کذا؛ تاریخ محمدی: سعادات.
۱-۱۰: ب: کذا؛ تاریخ محمدی: آن

وآیین عدل و سیرتِ احسان و وصف وجود — لازم گرفت و قاعده حلم و وقار کرد

هرجا که بود در همه آفاق بنده ای — بندش گشاد و مرحمت بی شمار کرد ۱۲۲۰

هرجا که اهلِ دانش و اصحاب زهد بود — نان داد و دیه[1] داد و درمها نثار کرد

هر سو برای صادر و وارد زمین و دیه — تعیین بهر ولایت و دهر دیار کرد

پیرانِ کهنه سال و یتیمان خُرد[2] را — چندان وظیفه داد که صاحب لیار[3] کرد

واعیانِ دولت و اُمَرا را علی العموم — تضعیفِ جاه و منزلت و اقتدار کرد

قحط از زمین بُرد[4] بدان حد که کاروان — از غله صد ستور بیک تنگ[5] بار کرد

امن آنچنان فزود که تنها رونده را — هرجا که شب فتاد همان جا قرار کرد

وآن دیهها که یاد ندارد کسی بعمر — کانجا کسی زراعت و چاه[6] و جدار کرد

چندان بخلق داد به احکام خمس و عُشر — کان بیشه ها همه چمن و کشت زار کرد

وامروز در بلاد و[7] ممالک برای نام — دیهی خراب کس نتواند شمار کرد

در دشتهای خشک و بیابانِ بی نبات — کانجا نه مرغ بود و نه[8] وحشی دچار کرد ۱۲۳۰

چندان گشاد چشمه و چندان کشید جوی — کاندر ریگان کروه دوگان جویبار کرد

واصنافِ خلق آمد و زآن آب دیهها — آباد ساخت کشت و ضیاع[9] و عقار کرد

د ز وجهِ[10] آن خراج که املاک خاصِ اوست — وقفِ مؤبَّد[11] و عملی پایدار کرد

چندان رباط و مدرسه و خانقاه ساخت — چندان سرای مسجد و حوض و حصار کرد

کز آب سند تا درِ دهلی همه دیار — از باغ و کشت جنت و دارالقرار کرد

وز بهر آن که حضرتِ دهلی ز اژدهام — گه گه عفن[*] شدی و ملال انتشار کرد

شهری دگر چو خلد برین بر کنارِ جون — آباد هم بنام ... نامدار کرد

۱-۱: کذا؛ ب: دیر ۲-۱: کذا؛ ب: خورد ۳-۱: ب: کذا؛ تاریخ محمدی: نثار ۴-۱: کذا؛ ب: سپرد ۵-۱: ب: تنکه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶-۱: کذا؛ ب: جا ۷-۱: کذا؛ ب: بلاد ممالک ۸-۱: ونه وحشی ودخار؛ ب: بود نه وحشی؛ تاریخ محمدی: ونه وحشی گذار کرد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-۱: کذا؛ ب: ضیاع وقار ۱۰-۱: کذا؛ ب: واز ۱۱-۱: موید؛ ب: موبد * ۱: گرگه عفن سهدی ومدار آسار کرد؛ تاریخ محمدی: کذا۔

شهری چنان لطیف که نقشی بر آن[1] جمال　　مانی بنوک نامه نداند[2] نگار کرد

قصری در[3] دو چو ماه برآورد چون نجوم　　برگرد خانهای ملوک کبار کرد

وآنگه بنای مسجد جامع بر آب جون　　از رنگ و[4] روشنی چو دُرِ شاهوار کرد　　۱۲۴۰

زآن پس مناره ای ز زمین تا بآسمان　　از یک ستون سنگ بنا برجدار کرد

طاسی برای معرفت وقت و ساعتش　　ترتیب بر بلندیِ ایوان بکار کرد

کاغاز صوم و وقتِ صلواة آدمی بر آن　　روشن بروز ابر و بشبهای تار کرد

این خود حدیثِ چو دو جهان پروری اوست　　کین قصها بیان زیکی از هزار کرد

در بشنوی حکایتِ آن فتح ناهها　　کانجا برای عزت دین کارزار کرد

بی شک گمان[5] بری که بدین حد جهاد و جنگ　　نی رستم[6] و نه گیو نه اسفندیار کرد

یاد آیدم نخست[7] که در مُبدأ[8] جلوس　　با لشکر مغل چه مصافی نغا[9]ر کرد (کذا)

چندان بریخت خوانِ اعادی در آن زمین　　کان خاک را بخونِ عدو لاله زار کرد

وآن دم که بر ممالک شرقی بفال[10] نیک　　رایات برگشاد و عساکر سوار کرد

روی زمین ز تابش[11] آهن بپید ساخت　　رنگِ هوا زگرد سواران چو قار کرد　　۱۲۵۰

بر شاه شرق نامه فرستاد و در نخست　　بر پیل و مال و بیعتِ او انتصار کرد

صفدارِ شرق چونک اجابت[12] بیاورید　　فرمان بر سپاه سلاح اغتر[13]ار کرد (کذا)

ناچار شهریار بتاراجِ ملکِ او　　لشکر ز آب گنگ بدان سو[14] گذار کرد

و ز بهرِ رزم ضابط و نهب دیار او　　ترتیب جنگ و تعبیهٔ انتصار کرد

۱-ا: کذا؛ ب: بدان　۲-ا: کذا؛ ب: ندارد　۳-ا: کذا؛ ا: درون چو ماه برآورد چون　۴-ا: کذا؛ ب: رنگ روشنی　۵-ا: کمان بری؛ ب: قسم خوری　۶-ا: کذا؛ ب: گیو نه اسفندیار　۷-ا: مجمع؛ ب: بجمعت

۸-تاریخ محمدی: کذا.... لغار کرد؛ ا: مجمع کراز..... ، ..... معاج مصافی نغار کرد؛ ب: مجمعت کراز..... ، ..... معاج مصافی لغار کرد　۹-ا: کذا؛ ب: بغار　۱۰-ا، ب: کذا؛ تاریخ محمدی: بغار تنک　۱۱-ا: کذا؛ ب: باتش وآهن　۱۲-ا: اجابت نادرید؛ ب: بیاورید　۱۳-ا: کذا؛ ب: اعسرار　۱۴-ا: کذا؛ ب: کرار کرد

۱۵-ا: کذا؛ ب: وازبهر رزم ضابط نهب دیار او -

باصد هزار پایک و باسی هزار اسپ — پیلان حصار ساخت و بمیدان مدار کرد

هم[1] در زمانک لشکر منصور پادشاه — خنجر کشید و حمله چو موج بحار کرد

وآن جمله فوجهای[2] سواران و پیادگانش — در ساعتی بسم[3] سپه خاکسار کرد

پنجاه زنده پیل بیک حمله شد[4] اسیر — صد فوج ازآن سپه بزمین هموار کرد

بازآن[5] چه رعب بود که رایات عالیش — آهنگ فتح جاجنگر از بهار کرد

بگزید چل هزار سوار از نود هزار — وانگه جریده گشت و رخ اندر قفار کرد ۱۲۶۰

می راند تا دو ماه بر آن دشت و غار و کوه — چندانک[(5)] ره بجنگل و هامون تار کرد

وانگه برون قلعه سپهکی گرفت و روی[6] — در جایگاه کافر ناحق گزار[7] کرد

رای ارچه[8] پیل و اسپ و حشم بیشمار داشت — از رعب شه بجانب دریا فرار کرد

شاه جهان چو بر سر ساحل سپه کشید — وآرایش جهاد[9] بدریا کنار کرد

هندو ندید جای امان جز جناب شاه — لابد بصد زبان طلب زینهار کرد

آنچه[10] از زر و جواهر و پیلان و اسپ داشت — یکسر نثار نعل شه کامگار کرد

وآن هم شنیده ای که نگرکوت قلعه ایست — کز اوج چرخ کنگر عالیش عار کرد

جوئیست[11] ژرف در بن آن کوه مار پیچ — کو طوف گرد[12] او صد و هشتاد بار کرد

و زروی[13] آب در تگ این جوی سنگهاست — غلطان چو کعبتین کسی کو قمار کرد

القصه چو بقصد چنین قلعهٔ عظیم — رای[14] عظیم شاه عزیمت خیار کرد ۱۲۷۰

چندان سپاه[15] راند که گرد سیاه او — سیما بمیل سرمهٔ چشم نهار[16] کرد

۱- این شعر از "ب" نقل کرده شد، در نسخهٔ دیگر موجود نیست ۲-ا: حمله فوجها؛ ب: موجها، ۳-ا: قسم سه؛ ب: بسم ۴-ا، ب: کذا؛ تاریخ محمدی: حمله قید ساخت ۵-ا، ب: کذا؛ تاریخ: این. (۵) ۱-: کذا؛ ب: چند انکه بجنگل هامون تار ۶-ا: کذا؛ ب: کرفت روی ۷-ا: گذار؛ ب: کذا ۸-ا: اکه سل واست وحسم بے سمار داسب . ار رعب سه بحاب دریا فرارکرد؛ ب: ارچه ..... وحشم عور داشت - از رعب شه ..... فرارکرد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-ا: کذا؛ ب: جهار ۱۰-ا: کذا؛ ب: وانچه ۱۱-ا: ار پیچ؛ ب: جونیست زرف درین آن کوه بار ریخ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا: کوطوف کرد او؛ ب: کرطوف کرد او ۱۳-ا: کذا؛ ب: واز ۱۴-ا، ب: کذا؛ تاریخ محمدی: رای متین ۱۵-ا: جندان ساه راند که کرد سپاه او؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۶-ا: بهار؛ ب: کذا.

وافواج لشکرش بر آفاق برق سیر　　زان سان عبور ازلب آن رود[1]بار کرد

کان آب و سنگ از سم اسپان باد پای　　گاهی چو نار شعله و گاهی شرار کرد

چندانک شاه دین زره تنگ جیش را　　چون اختران سوار بر آن کوهسار کرد

رزم دور و یه رفت که در روی روزگار　　تاریخ ماند وصیت بدان اشتهار کرد

وآخر چو شاه دید که آن قلعه محکم است　　از تیغ و تیر می نتوان انکسار کرد

عرّادها نهاد و بسی منجنیق ها　　نفط[2] افگنان ز چرخ کشان بر لوار کرد

چندان فشاند[3] آتش و چندان فگند سنگ　　کان دیو سیرتان بحجر سنگسار کرد

ناچار رای شیر[4] باطاعت در آورید　　مال و[5] خراج داد و زجرم اعتذار کرد

وزجملهٔ فتوح یکی[6] فتح تهته بود　　کز استماع آن[7] همه خلق انتشار کرد　　۱۲۸۰

فتحی که در حوالی[8] همت قلاده اوست　　فتحی که در سواعد[9] دولت سوار کرد

فتحی که فی[10] تهمتن ایران آن چنان　　در عمر و[11] فی سکندر رومی رنجار کرد

در موضعی چنان که ز سختیّ او سپهر　　انگشت حیرت از سر دندان فگار کرد

دریا و[12] پنج آب ز هر چار سوی او　　گشته یکی دو چشم تو چندان که کار کرد

کشتیّ بی نهایت و مردان بی قیاس　　هر یک یلی که نیزه چو رستم گذار[13] کرد

جیشی چو مار و مور که هر یک برای[14] تیر　　بر جاس[15] چشم مور و هدف گوش مار کرد

هر روز نهب[16] و غارت و هر دم نبرد و جنگ　　می کرد[17] تا دیار عدو بر دمار کرد

۱-ا: کذا؛ ب: زودبار　۲-ا: لفظ افکنان رجرخ کسان بزوار؛ ب: لفظ افکنان رجرخ کسان برلوار؛ تصحیح: کذا
۳-ا: جندان فشاند اش وحنداں فلندسک؛ ب: نشاند آتش چندان　۴-ا: کذا؛ ب: شیر　۵-ا؛ ب: کذا؛ تاریخ محمدی: مال خراج　۶-ا: کذا؛ ب: کل فتح تحه　۷-ا، ب: کذا؛ تاریخ محمدی: او-　۸-ا: حوالے؛ ب: هواری　۹-ا: حواعد؛ ب: سواعد؛ تصحیح قیاسی: کذا　۱۰-ا: کذا؛ ب: بی　۱۱-ا: فی سکندر ردی محار؛ ب: ولی؛ تصحیح قیاسی: کذا.
۱۲-ب: کذا؛ ا: دربای پنج آب　۱۳-ا: کردار؛ تصحیح: کذا　۱۴-ا، ب: هر یک برای ر؛ تصحیح قیاسی: کذا
۱۵-ا: برجاس جسم مور و هدف کوس مار؛ ب: برخاش حشم مور و هدف کوش مار؛ تصحیح قیاسی: کذا　۱۶-ا: هر روز نهب و غارت و هردم نرد و جنک؛ ب: نهب و غارت هردم؛ تصحیح قیاسی: کذا.　۱۷-ا: میکرد ما دیار عد.........کرد؛ ب: میکر دبا.

شاهِ جهان که خاطرِ او هر مهم که خواست[1] — گرد[2]ون کفایت از کرم کردگار کرد

همت چو بر گشادن این[3] جایگاه بست — و آثار خسروی بجهادش جهار کرد

چندان سپاه برد که از سم مرکبان — صحرا ستوه[4] آمد و دریا غبار کرد ۱۲۹۰

تا عاقبت چو کار بشکان[5] آن مقام — در اضطراب آمد[6] حال اضطرار کرد

دادند سر بطاعت و جستند امانِ شاه — شاه داد امان و بر کرم امیدوار کرد

صفدار سند بانهبنیه[7] را درای جام — اندر رکاب با همه خلق و تبار کرد

تنها نه این فتوح که در هر ولایتی — صد این چنین فتوح دگر بر قرار کرد

حصرِ صفاتِ[8] شاه چو در وسع[9] عقل نیست — می خواهم از ثنا بدعا اختصار کرد

تا بادِ صبحگاه در ایامِ نو بهار — دامانِ خاک پر گهرِ آبدار کرد

باد[10] ذات بهار عیش منور که در جهان — بخت تو خاک تیره چو مشک تتار کرد

قصیده-۲۶ — ۶۹۱ ب ۶۹ ج ۱۶ — در مدح فیروزشاه

خورشید چو از منزل مریخ[11] سفر کرد — و اندر حرم حضرت برجیس[12] مقر کرد

ماناش که آن خانه نبودست موافق — کاندر تنِ نازک[13] وطن گرم ضرر کرد

مخمور شد از مره[14] صفرای مس را (کذا) — زنگار فلک سوده بجلاب[15] شکر کرد ۱۳۰۰

از غایت صفرا که بر انداخت[16] در دلش — زردیش پدید آمد و سردیش اثر کرد

پیچید سر و روی به سنجاب و به سمور (کذا) — چندانک زخوی[17] خاک بیابانش خضر کرد

۱-۱: مهم حواست؛ ب: کذا ۲-۱: کردُن؛ ب: کردن ۳-۱: ایں حانکاه لست؛ ب: ببت؛ تصحیح: کذا
۴-۱: کذا؛ ب: ستوده ۵-۱، ب: بکان ۶-۱: کذا؛ ب: آمد حال واضطرار ۷-۱: سمنارا؛ ب: سمعسان را؛
متن تصحیح از روی انشای ماهرو Banbhaniyah Ra - در "انشای ماهرو" بر صفحات ۱۰۲، ۱۸۶، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲
ذکر بانهبنیه رفته است. ۸- تاریخ محمدی: وصف وثنار شاه ...... الخ ۹-۱: عقل وسع؛ ب: کذا ۱۰-۱: باد ب بهار عیش
مسور که در جهان - بحت لو حاک تره حو مسک سار کرد؛ ب: منور ..... بخت تو خاک تیره چو مشکبار کرد ۱۱-۱: مرنح
۱۲-۱: برحس مقر؛ تصحیح قیاسی: کذ ۱۳-۱: کذا؛ ب: تازک ۱۴-۱: مره؛ ب: از نمره صفرا رحسش را ۱۵-۱: کذا؛ ب:
۱۶-۱: کذا؛ ۱: بر انداحته در دنش، در دلش ۱۷-۱: کذا؛ ب: خو.

ماهی دو چو بگذشت بدین نوع بخفتش — سستی[1] بدن غالب کندئ بصر کرد
آوازهٔ این زحمت[2] سلطان کواکب — چون اهل اراجیف[3] در آفاق سمر کرد
خورشید جهان[4] جمله به یغما و به غارت — وز هر طرفی[5] طائفه ای شور و شر کرد
اسپانش همه باد و سلاحش همه آتش — وز آب سوارانش[6] چو سیلاب مطر کرد
آراسته از قوس قزح چرخ کمانها — وز صاعقه[7] ها سهم در آن قوس وتر کرد
از غلغلهٔ رعد توان طبل فرو کوفت — وز برق علمهای بزر دوخته بر کرد
چون جنبش آن جیش گران دید ز گردون — مرغ آمد و آهسته بگلزار خبر کرد
گلزار هم از خیل ریاحینش سپاهی — آراسته[8] چو شاهان ری و روم صور کرد ۱۳۱۰
پیلان[9] ز جبل ساخت و علمهاش ز گلها — رجاله[10] گیاها و سواران ز شجر کرد
وز نخل[11] کمان ها وز لبلاب[12] کمندش — وز بید[13] سنان ها وز شمشاد سپر کرد
چندان سپه آورد ز هر جای فراهم — کافاق پر از خنجر و ژوپین[14] و تبر کرد
برغون زدم فاخته بنواخت و دهلها[15] — بر کوفت از آن جوی که بر سنگ شمر کرد
ز آن سوی سپاه آمد و زین سوی سپاهی — چون هر دو صف آراسته رو یک بدگر کرد
گل بر زبر کوه بدان[16] سان به تماشا — وز گرد[17] نیارست چو ادراک صور کرد
در پیش فرستاد صبا را بطلایه — تا بر سپه خصم چپ و راست گذر کرد
جز[18] آتش و جز سنگ ندید ایچ سلاحی — چندانک[19] در آن جیش جهانجوی نظر کرد
باز آمد و با گل سخنی گفت که جانش — از هیبت و از هول پر از خوف و خطر کرد

۱-۱: کذا؛ ب: مستی ۲-۱: ب: کذا ۳-۱، ب: اراجیف ٤-۱: جهان جبله؛ ب: جبله بنها ۵-۱: وز هر طرفی طایفه؛ ب: واز ۶-۱: سبودانش؛ ب: سوارانس؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-۱: کذا؛ ب: وبرکرد ۸-۱: کذا؛ ب: آراسته.
۹-۱: پیلان رجبل ساحت وعلماش رکلها؛ ب: علمها زکلها؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۰-۱: پرژاله؛ ب: کذا. ۱۱-۱: درنخل، ب: وازنخل ۱۲-۱: کذا؛ ب لبلاست ۱۳-۱: دربیدسنها وزشمساد ۱٤-۱: پرازخنجر وزوبین وسپر؛ ب: ژوبین تر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵-۱: کذا؛ ب: بنواخت دهلها ۱۶-۱: بداسان؛ ب: بدانسانکه؛ تصحیح قیاسی: کذا.
۱۷-۱، ب: کذا ۱۸-۱: جزآتش وجزسنک ندیدایخ سلامی؛ ب: حرآتش وخرسنک ندیدایخ سلامی؛ تصحیح قیاسی: کذا. ۱۹-۱: کذا؛ ب: چندانکه.

گل نیز[1] چو نازک خو و آسوده منش بود — میخواست باصلاح از آن جنگ حذر کرد ۱۳۱۰
ناگاه صفی از سپه باد سواران — شمشیر بر آهیخته یکباره ای بر کرد
بر لشکر نوروز چنان ریخت سلاحش — کاندر دو نفس برهمه ترتیب دگر کرد
اغصان که حلل سبز چو حوران جنان داشت — عریان[2] و سیه رنگ چو اصحاب سقر کرد
ازهار[3] که مومن صفتش صدق و صفا بود — چون جان جهودانش بزندان[4] حجر کرد
بلبل چو نگه کرد که دی ملک چمن را — از غایت تاراج هبا ساخت و هدر کرد
فریاد تظلم بدر شاه جهان برد — کاطراف چمن لشکر دی زیر و زبر کرد
از گوش ریاحینش زر سرخ بدر برد — وز دوش[5] بساتین حلهٔ سبز بدر کرد
گل را و گیا را و شجر را و ثمر را — از حال بد اندیش تو احوال بتر کرد
فریادرس ای شاه جهانگیر که دشمن — بیداد ز حد برد و صفا جمله کدر کرد
رایات مه آیات بخورشید برافراخت — واعلام سحر وام سماوات خبر کرد ۱۳۲۰
در صحن چمن بارگهی سبز بر آورد — کز کنگره بر طارم فیروزه طرر کرد
دهلیز و سراپرده[6] بر آن چرخ معلی — سرخی[7] شفق ساخت سپیدی سحر کرد
درجیش[8] شده آتشی افروخته بهمن — کش تیغ[9] شعاع و شعل از نار گذر کرد
گفتی سپه روم که هر سرخ[10] سوارش — جوشن ز زر و خود[11] ز پیروزه گهر کرد
بر لشکر سقلاب که دیوان سپیدند — چو رستم دستان ز دل و جان و جگر کرد
بگشاد عقاب علمش باد چو سنقر — کان صف چو حواصل هم از آن ناحیه[12] پر کرد
دادار جهاندار چو دانست که دشمن — آواره شد از مملکت و آهنگ سفر کرد

۱-۱: گل نیز چو نازک و آسوده منش؛ ب: گل نز جو نازک خو و آسوده منش بود ۱-۲: کذا؛ ب: عریان سیه رنگ
۱-۳: ب: زنهار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۴: کذا؛ ب: بدندان ۱-۵: کذا؛ ب: واز ۱-۶: سراپرده ران جرخ؛
ب: سرابرده آن ۱-۷: سرخی ز شفق ساخت سپیدی ز سحر؛ ب: سرخی شفق ساخت سپیدی سحر ۱-۸: درحس شهد
اتشی افروخت سمن؛ ب: درجیش شده آتشی افروخته بهمن؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۹: تیغ شعاع و شعل از مار کدر کرد
۱-۱۰: هر سرخ سوارش؛ ب: هر سرخ سوارس ۱-۱۱: ز زر و خول زپروزه؛ ب: کذا ۱-۱۲: کذا؛ ب: برکرد

درموسمِ بهمن برشادی[1] بنوروز (کذا) — نوروز دگر ساخت و بساتین اخر کرد

شمشاد و صنوبر ز قد و جعد سنان ساخت — گلنار و بنفشه[2] ز رخ ماه سپر کرد

بنشست بشادی و قدح خواست زماهی — کز دست[3] شفق رنگ روان چشمهٔ خور کرد ۱۳۳۰

آن[4] سروِ سمن ساق که چون سنبلِ زلفش — بر صفحهٔ کافور رقم عنبرِ تر کرد

صد سلسله از مشک بخورشید برآویخت[5] — صد دائره از غالیه بر گردِ قمر کرد

آراسته از بزم[6] بهشتی که می و شیر — ساقیت روان همچو سواقیِ نهر کرد

از فرّهٔ[7] اقبال شهنشاه جوان بخت — شادی و خوشی همه یک دو خضر[8] کرد (کذا)

فیروزشه آن خسروِ آفاق که یزدانش — دارای جهان داور جمشید سیر[9] کرد

آن خسروِ عالم که نگارندهٔ گیتی — نقش علمش آیت تایید و ظفر کرد

آن زبدهٔ آفاق که دارنده دوران — سر تا قدمش صورت فرهنگ و هنر[10] کرد

آن شیر شکاری که بهنگام سیاست — سهمش شتر سرخ بسوراخ[11] ابر کرد

از تیغ چنان کرد عجم را که عرب را — از درّه[12] و شمشیر علی(رض) کرد و عمر(رض) کرد

آنک از یدِ بیضای کفش[13] روزِ سخاوت — خضرای[14] دمن پر زرِ حمرای مضر کرد ۱۳۴۰

ای[15] شاه جهانگیر جهاندار جهانبخش — جودِ تو چو نوروز[16] جهان تازه ز سر کرد

تصدیقِ تو در دعوی شاهی و شهامت[17] — ز اطرافِ پسندیده و اوصافِ غرر کرد

زان سان که خداوند تعالیٰ و تقدس — تصدیقِ رسولانش به آیات و سور کرد

دولت چو کلاه دکر جاه و جلالت — ترصیع همی خواست بیاقوت و دُرر کرد

۱-۱: بهمن ز شادی نیورور؛ ب: برشادی نوروز ۲-۱: سرکرد؛ ب: کلزار بنفشه زرخ ماه سرکرد؛ تصحیح قیاسی: کذا.
۳-۱، ب، ج: کردست .... جشمه حورکرد؛ متن تصحیح قیاسی ۴-۱: از؛ ج: کذا ۵-۱: براوبحت؛ ب: براویخت ۶-۱: برم؛
ب: بزم ۷-۱: قره؛ ب: کذا ۸-۱: کذا؛ ب: حضر ۹-۱: جمشید سیر؛ ب: سپر ۱۰-۱: فرهنگ و هنر؛ ب: ستر
۱۱-۱: کذا ۱۲-۱: دره دشمشر؛ ب: دره؛ ج: ذرّه شمشیر ۱۳-۱: کعش روز سحاوت ۱۴-۱: حمزای دمن بر زرحرا
مضرکرد؛ ب: حمرا حضرکرد ۱۵-۱: آن شاه جهانگیر جهاندار جهان بخش (ا)؛ ب: ای شاه جهانگیر و جهاندار و
جهانبخش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۶-۱: نوحو نوروز؛ ب: توردز ۱۷-۱: سهامست؛ ب: سجاعت؛ تصحیح قیاسی: کذا

اکلیل بدر دائرهٔ نقشِ کله ساخت؟ — برجیس و قمر لولوٴ و یاقوت کمر[1] کرد

خورشید که او[2] روشنیٔ چشم جهانست — از خاک درت سرمهٔ انسان بصر کرد

باکوکبهٔ حکم تو احکامِ کواکب — منسوخ چنان[3] گشت که نی نفع وضرر کرد

آنکس که بباران کفت تخم امل کاشت — شاخ شجرش دولتِ جاوید ثمر کرد

تاآب دهد باغ ظفر را سر رمحت — در چشم عدو نایژهٔ[4] خونِ جگر کرد

سعیی[5] که فلک تا حد پیری نتوانست — بخت تو که برناست در ایام صغر[6] کرد — ۱۳۵۰

هر جا که شکوهت[7] به تحریر مناقب — دفتر ز تن خصم و مداد از دم تر کرد

از طعن سنانهاش[8] بهر جای نقط داشت — وز[9] ضربتِ شمشیر بهر سوی نظر کرد

فصاد[10] سنانِ تو شناسای مفاصل — زان[11] سانست که گوئی همه تشریح زبر کرد

فرمان تو در سرعت[12] ایجاد مطالب — حکم است[13] مصمم که قضا خواست قدر کرد

دستِ ستم و پای حوادث ز تعدی — کس بند نکرد دست شکوه تو مگر کرد

بدخواه تو را آرزوی دولتِ برنا — حرصیست[14] که فرتوت در ایامِ کبر کرد

قصیده ۲۷ — ۳۸۱ ب ۳۷ ج ۲۲ — در مدح فیروزشاه

صبح چون رایت سیمین سحر بر گیرند — طاس مه بر علم خسرو خاور گیرند

عطرسایانِ صبا[15] مقنع زنگین فلک — همچو دامانِ بتان بر سر مجمر گیرند

دود عودی که برآید ز گلوگاه افق — نوعروسان گل اندر ته چادر گیرند

۱-ا: کهر؛ ب: کذا ۲-ا، ب: کذا؛ ج: که از ۳-ا: چنان کشت که نی نفع وضرر کرد؛ ب: کشت بی نفع
۴-ا: کذا؛ ب: نایزه؛ ج: تا چشم عدو نایره از خون جگر ۵-ا: یعنی؛ ج: سعی که فلک تا حد پری نتوانست ۶-ا: کذا؛ ب: صغر ۷-ا: تسکو مهت به تحریر مساحت؛ ب: سکونست ۸-ا: ساساش......واست؛ ب: کذا ۹-ا: کذا؛ ب: وزا
۱۰-ا: قصاد سنان تو شناسای؛ ج: سناسای؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۱-ا: زان سانست که گوئی همه تشریح زبر؛ ب: زبر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا: سرعد ایجاد؛ ب: سرعت، ایجاد؛ ج: کذا ۱۳-ا: حکم است.....جواست وقدر کرد؛ ج: حکمی است.....خواست قدر کرد ۱۴-ا: حرصی است که فرتوت درایام کر کرد؛ ب: حرصی ۱۵-ا: صفا مقنع رنگین؛ متن تصحیح قیاسی.

بانگ مرغان چمن یاد دهد بزم صبوح — خفتگان جمله سر از خواب گران برگیرند ۱۳۶۰

مجلس[1] خوبتر از جنت فردوس کنند — بادهٔ صاف تر از چشمهٔ کوثر گیرند

مرغ[2] مزمار و بط باده و آواز خروس — نغمهٔ بلبل و آهنگ کبوتر گیرند

ساقیان[3] چون مه و خورشید بجام زر و سیم — باشرابی چو شفق دور مکرر گیرند

دلبرانی که چو بر روی زمین[4] پای نهند — کشتگان بار دگر زندگی از سر گیرند

کف چو بر بادهٔ گلرنگ فشاند کافور — از لب بحر همه تودهٔ عنبر گیرند

جام فرعون نماید ید بیضای کلیم — نار نمرود[5] ز دست بت آزر گیرند

زان کف باده که بر فرق ثریا فگنند — وز نم جرعه که تا فرق ثری در گیرند

صفه و سقف[6] فلک پر در و یاقوت کنند — ساحت و صحن زمین در زر و زیور[7] گیرند

ازدهاسی[8] چو نو ماه یکی حلقه کنند[9] — تابدان چشمهٔ خورشید منور گیرند

چون دو دو دوری دگر آن جام طرب نوش کنند — دست در گردن خوبان سمنبر[10] گیرند ۱۳۷۰

یکی دست درون بادهٔ گلرنگ نهند — بدگر دست سر زلف معنبر گیرند

گه بذوق از لب آن شربت حیوان نوشند — گه بنقل از لب این[11] پستهٔ شکر گیرند

خرم آن قوم که در بزم چنین فردوسی — باده بر یاد شهنشاه مظفر گیرند

شاه فیروز شه آن خسرو جمشید نگین — که غلامان درش نسبت نوذر گیرند

آنکه[12] شاهان جهان غاشیهٔ دولت او[13] — گاه بر فرق گهی بر سر افسر گیرند

آنکه خاک قدم و نعل سم مرکب او — پایهٔ تخت جم و تاج سکندر گیرند

آنکه در پرورش دولت و دین عدل و عطاش — دم عیسی، قدم خضر پیمبر گیرند

۱-ا: مجلس خوبتر از جنت، ب: مجلس ۲-ا: مرغ و مزمار؛ ب، ج: مرغ مزمار و بط باده بر آواز خروس؛ تصحیح قیاسی: کذا.
۳-ا: کذا؛ ج: ساقیا چون مه و خورشید زجام ۴-ا: کذا؛ ج: پای زمین ۵-ا: کذا؛ ب: بت آذر؛ ج: نام نمرود.
۶-ا: سقفش؛ ج: سقف ۷-ا: کذا؛ گوهر ۸-ا، ب: کذا؛ ج: دچو نو ماه ۹-ا: کذا؛ ب: کنید.
۱۰-ا، ب: سمن بر؛ ج: سمنبر ۱۱-ا، ب: او سه و سکر کرمد؛ ج: این بسته شکر ۱۲-ا: کذا؛ ب: آنکه.
۱۳-ا: کذا؛ ب: تو.

دلِ او کعبهٔ داد است که از دستِ فلک — دادخواهانِ جهان حلقهٔ[1] آن در گیرند

بندگانش که به از رستم و رویین[2] و گیو — همه لشکرکش و دشمن کُش و کشور گیرند

گر بخواهند ری و روم و خراسان و عراق — چین و ماچین بیکی لحظه سراسر گیرند ۱۳۸۰

همه پیلان سپیدند که هنگام شکار — از سرِ کینه دُم[3] شیرِ دلاور گیرند

هر کمندی که ز فتراک کمین بگشایند — کمترین صید بدو گردنِ اختر گیرند

ای جهان[4] دار و جهانجوی و جهانبخش شهی — که بنامِ تو جهان در زر و زیور گیرند

اختران صورتِ توقیعِ تو بر دیده نهند[5] — خسروان نسختِ فرمانِ تو بر[6] سر گیرند

هر مثالی که ز دیوانِ فلک بنویسند — بی نشانِ تو در آفاق مزوّر گیرند

روزِ دیوانِ قضا کز پیِ[7] توفیرِ جزا — قدسیان پلهٔ میزانِ عمل بر گیرند

همه خیراتِ جهان را بیکی پله نهند — ذرهٔ جودِ تو در پلهٔ دیگر گیرند

گردِ راهی که برآید ز سمِ مرکبِ تو — شاهبازانِ فلک بر سرِ شهپر گیرند

تا از آن سرمهٔ اقبال عروسانِ بهشت — توتیا ساخته در دیدهٔ اعور[8] گیرند

هر کجا دولتِ تو مجلسِ بزم آراید — شغلِ دربانیِ او کسریٰ و قیصر[9] گیرند ۱۳۹۰

ماه را چون صنم[10] ساقیِ مجلس سازند — زهره[11] را همچو زنِ مطربه چاکر گیرند

جرمِ نی را[12] ز نوا روحِ مجسّم خوانند — جامِ می را ز صفا عقلِ مصوّر گیرند

تا رخِ خوب بتان قامتِ موزونِ[13] کسان — صورتِ روی گل و شکلِ صنوبر گیرند

قامتِ جاه و جلالِ تو چنان باد بلند

کز درازیِ بقا دامنِ محشر گیرند

۱-ا: حلف ؛ ب : ج : حلقه   ۲-ا: کذا ؛ ب : در سن   ۳-ا، ب : کذا ؛ ج : کینهٔ دم   ۴-ا : جهانجوی جهان بخش گهی ؛ ب : جهاندار و جهانجوی و جهانبخش کهی ؛ ج : کذا   ۵-ا: کذا ؛ ب : دهند   ۶-ا: کذا ؛ ب : در سر   ۷-ا: کز نی توفیر جزا ؛ ب : کز بی توفر جزا   ۸-ا: احور ؛ حاشیهٔ ا : اعور ؛ ب : احور   ۹-ا: کذا ؛ ب : کسری قیصر   ۱۰-ا: کذا ؛ ج : صنمی   ۱۱-ا: کذا ؛ ب : زین   ۱۲-ا: کذا ؛ ب : جرم نی راز نوار واح
۱۳-ا: موزون کسان ؛ تصحیح قیاسی : کذا۔

مردم چو پیر[۱] شد خرد این اقتضا کند   کار[۲] فضول ترک و رعونت[۳] رها کند

داند که رفت لذت دنیا و وقت آنست[٤]   کاغاز کار دولت دارالبقا کند

وین آخرین دمی[٦] دو که ماندست از حیات   مصروف در عبادت و ذکر خدا کند

رو در صلاح و توبه و تفویض[۵] آورد   ترک غرور و غفلت و حرص و هوا کند

وانگه برای عزلت[۷] و تجرید و ترک خویش   با نفس آن محاسبه و ماجرا کند

گر صاحب سریر[۸] و وزیرست یا امیر   ممکن نگرددش ز[۹] خلق انزوا کند

زیراک شغل او متعدی و عادتیست[۱۰]   کاصلاح خلق جوید و حاجت روا کند

وآن بهتر از عبادت لازم که بهر خویش   در گوشهٔ قناعت و وقت جدا کند

ور[۱۱] دهقان و طالب علمی و تاجریست   یا پیشه در سزد که بزهد التجا کند

گر جذبه ای درآید و باشد نصیب او   کورا خدای عز و جل پارسا کند

وین هم[۱۲] بود سه مرتبهٔ اعلی و اوسطست   وادناست[۱۳] تا خدای کدامین عطا کند

اعلیش آن بود که بکردار عارفان   از دل مراد خویش بکلی جدا کند

در عالم توکل و تسلیم اوفتد   تفویض کار بر کرم کبریا کند

ترک آورد زر و زن و فرزند و خانمانش[۱٤]   واسباب ملک و مال سراسر هبا[۱۵] کند

جان و جهان و دنیا و عقبی در حیث   بازد براه دوست و بدو[۱٦] اکتفا کند

مستغرق جمال و جلال آنچنان بود   کاصلا نه التفات سوی ماسوا کند   ۱٤۱۰

۱-ا : چو پیر شد خرد این اقتضا ؛ ب : کذا   ۲-ا : کار ؛ ب، ج : کارد   ۳-ا، ب : کذا ؛ الج : ترک رعونت   ٤-ا : کذا ؛ ب : رفت الست ؛ ج : وقت شد   ۵-ا : کذا ؛ ب : تفویش   ٦-ا : دمی دو که ماندست در حیاة ؛ ج : دمی رو ماندست از حیات.
۷-ا : عزلت ؛ ب : کذا   ۸-ا : کذا ؛ ب : صاحب سریر وزیر   ۹-ا : کز خلق انزوا ؛ تصحیح قیاسی : کذا   ۱۰-ا : کذا ؛ ب : متعدی عادتیست   ۱۱-ا : کذا ؛ ب : وز دهقان و طالب عالی   ۱۲-ا : کذا ؛ ب : همه ...... اوسطست   ۱۳-ا : کذا ؛ ب : زادناست   ۱٤-ا : کذا ؛ ج : خان و مان   ۱۵-ا : کذا ؛ ج : رها   ۱٦-ا : کذا ؛ ب : برو.

وز صد هزار مرد یکی آن چنان بود — کو اختیارِ این ره فقر و فنا کند

اوسط چنان بود که بکردار زاهدان — از طیّبات و لذتِ نفس احتما کند

در فقر و فاقه رنج [1]در یاضت بود مدام — تا در نعیم [2]جنّت فردوس جا کند

شب در قیام [3]و روز بود در صیام و قوت — نان جو [4]نیش با عدس و لوبیا کند

پوشش گلیم سازد و بالین[5] و بسترش — از خشتِ خام یکد[6]و دگر بوریا کند

در کنج فقر و گوشهٔ عزلت عبادتی — خاص از پی خدای [7]نه رسم ریا کند

این مرد در زمانهٔ ما نیز نادرست — کو اختیار این همه رنج و عنا کند

[8]ادناش آن بود که بآیین صالحان — در کنج عافیت بقناعت بقا کند

دارد بگردِ خود درمی چند از حلال — تا حاجتش بقدر کفایت قضا کند

وز بهر آنک[9] رنج و ریاضت ستوده نیست — پیر[10] ضعیف را که خلل در قوا کند ۱۴۲۰

ناچار بر[11] طریقهٔ حکمت بقدرِ وسع — اصلاح حال خانه، لباس و غذا کند

محفوظ خانه ایش بباید زخشت[12] و سنگ — کایمن ز باد[13] و آتش و باران وُرا کند

وز دزد ایمنی دهد و گربه و سگی — نتواند از برونش که قصد سرا کند

یک حجرهٔ وصفه یکی[14] جای مبرزش — یک مطبخی که منقّشش[15] چار جا کند

یک گوشه کندوئیش[16] و یکی گوشه هیزمش (کذا) — یک گوشه دیگدان و یکی آسیا کند

وانچ از متاعِ خانه و اسبابِ حاجتش — خرد[17] و لطیف و مختصر و دیرپا کند

طشتی و آفتابه و شمعی و کرسیش — زلوچه[18] ای و خرد پلنگی بپا کند

۱-۱: کذا؛ ب: فاقه رنج ریاضت ۲-۱: نعیم جنت وفردوس؛ ب: نعیم وجنت فردوس؛ تصحیح قیاسی: کذا
۳-۱: کذا؛ ب: قیام روز ..... صیام قوت ٤-۱: کذا؛ ب: جو لیش یا عدس ۵-۱: پوشش گلیم سازد ن وبسترش؛ ب: بالین
۶-۱: یکید ودکرک بوریاکند؛ ب: دگر ۷-۱: کذا؛ ب: ونه ۸-۱: کذا؛ وادناش ۹-۱: کذا؛ ب: آنکه ۱۰-۱: کذا؛ ب: پروضعیف ۱۱-۱: کذا؛ ج: در ۱۲-۱: رحشت ولک؛ ب: رخشت ورنک؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-۱: کذا؛ ب: بادانش
۱٤-۱: یک حجره وصفه ویک جار؛ ب: یکحجر وصفه یک جاه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵-۱: کذا؛ ب: منقش جهار ۱۶-۱: کذا؛ ب: دیش ۱۷-۱: کذا؛ ب: خورد ۱۸-۱: زلوچه وخرد بلنکی بپا؛ ب: زموجه وخرد بلنکی بیا؛ تصحیح قیاسی: کذا.

یک صحن و یک[1] سکوره یکی کاسه یک قدح   با یک طبقچه[2] ای ز شفافِ خطا کند
یک تابه ای و دیگ مسینی که اندرو   گر رشته گه برنج و گهی شوربا کند
قرنی و تخته ای[3] و طغاری و کفچه ای   با تنک[4] پز و چمچه کز و احتسا کند   ۱۴۳۰
دست[5] آس و خرد هاون و سنگ صلایه ای   حمی و حبله ای که ازو استقا[6] کند
صندوقی از برای کتب طبل[7] بهرلوب (کذا)   وانچ اختصار[8] جنس ادام و ابا کند
وانگه چو فرد خانه حکمت تمام شد   بر صورتی که جمله خوائج[9] روا کند
اصلاح حال قوت و غذای که در خورست   بر راه و رسم مطبخ دار الشفا[10] کند
هر چه[11] از غذا بوزن قلیل و قوی کثیر   از وی تناولی بگه اشتها کند
در چاشتگاه قلیه برنجی و روغنی[12]   با ترشی اکیه معتدل آید غذا[13] کند
در شامگاه نانی و آشی ز آب گوشت[15]   پاکیزه و لطیف غذا[14] در عشا کند
تا در دل و دماغ و جگر قوتی دهد   و اندر تنش[16] هدایتِ نشو و نما کند
ور[17] سیخ و سعد و سر بریان کباب و کشک (کذا)   با دخن[18] و پنیر و قدید اکتفا کند
ور گوئی[19] از لباس چه حاجت بود روا   کان را به عید و جمعه و جمع اکتسا کند   ۱۴۴۰
یک[20] جبه و یکی فرجینی و یک دو تای   کز[21] صوف و از مکی و ز شامی عبا کند
با شمله[22] حجازی و مصری عمامه ای   قرنی بس است عمر عزیز ار وفا کند

۱-ا: و یک سکوره یکی کاسه یک قدح؛ ب: صحن یک سکره و یک کاسه یکقدح؛ متن تصحیح قیاسی ۲-ا: طبقچه ز شفاف خطا؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-ا: فرنو و تختهٔ و طغاری و کفچه؛ ب: تخته طغاری؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴-ا: باتنک پز و چمچه کز و احتسا کند؛ ب: سکث پر و چمچه کر و احسا کند؛ تصحیح قیاسی: کذا. ۵-ا: دستاس و خرد هاون و سنگ صلابه؛ ب: دستان و خرد و هاون سنگ و صلابه ۶-ا: جمی و حبله کز و استقا کند؛ ب: جمی؛ متن تصحیح قیاسی ۷-ا: طبل بهرلوب؛ ب: طبله بهر لوها و ب.
۸-ا: وانچ اقتصار جنس ادام و اما کند؛ ب: ادام اما؛ متن تصحیح قیاسی ۹-ا: حوائج؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: دار البقا
۱۱-ا: برچه از غذا؛ ب: غدا ۱۲-ا: روغنی ۱۳-ا: غدا؛ ب: عذا؛ متن تصحیح قیاسی ۱۴-ا: غدا؛ ب: کذا ۱۵-ا: کوشت؛ ب: کوست ۱۶-ا: وندرنش هدایت؛ ب: واندر تنش هدایت؛ ج: واندر تنش بدایت. ۱۷-ا: ور سیخ و سعد و سر بریان؛ ب: سعد و ده کتاب کشک؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۸-ا: کذا؛ ب: یارخن ۱۹-ا: ورکوی؛ ب: وارکوی ۲۰-ا: یک جبه و یکی ......؛ ب: جبه یک فرجینی یکی دو های ۲۱-ا: کذا؛ ب: وازکی و شامی عبا؛ متن تصحیح قیاسی ۲۲-ا: باشمله حجازی و مصری عمامه.

وانگه چو نان و جامه و جا انتظام یافت   وانی[1] که کد خداست گریز از نسا کند
اصلا بنزد[2] خویش ندارد زنی جوان   نی نوبرکی[3] کنیز و گرنی بلا کند
جز یک کنیز زال که آرد سبوی آب   وز سوق گوشتی و ادامی شرا کند
واو وز دش چراغ و پز دنان و آش او   آبیش[4] گرم بهر وضو درستا کند
دیگر نه کودکی نه غلامی[5] بپیش خویش   نی دوست[6] نی قرابت و نی آشنا کند
در بسته دارد و نگشاید مگر دو وقت   کاید ازین دو قوم یکی[7] و ندا کند
یا زاهدی که سبق سلوکی بخواندش   یا عابدی که فرض نماز اقتدا کند
ور پرسیم بگو که بدین غایت احتراز   از صحبت جماعت مردم چرا کند   ۱۴۵۰
گویم از آن جهت که کسی در جهان نیافت   یاری چنان عزیز که با وی وفا کند
در آرزوی یار وفادار اگر کسی   از شرق تا بغرب زمین زیر پا کند
ممکن نگرددش که وفادار دوستی   آرد بدست اگرچه ندانم چها کند
عاجز بود امیر که از خیل و از خدم   کبیت آنک بر دیانت[8] او اتکا کند
مالش کرا سپارد و تدبیر کارها   دنبال که گذارد و نائب[9] کرا کند
یک بنده ای نما که هوا خواه او بود   یک چاکری بیار که با وی وفا کند
وآن را که پرورد[10] چو دل و جان خود عزیز   و اندر حقوق او زر و مالش فدا کند
چون وقت کار آید و حاجت بدان فتد   کش[11] دوستی عنایت را فع ادا کند
اول کسی که خصم شود او همین شود   و اول کسی که غدر[12] کند این دغا کند
پس در جهان چو نیست کسی از برای کس   کاری بصدق یا عملی پر صفا کند   ۱۴۶۰

۱-ا: دانی که کد خدا شو کرا از ایشا؛ ب: خداست کرا از نسا کند ۲-ا: بزد؛ متن تصحیح قیاسی ۳-ا: کنیز و کرنی؛ ب: بی نوبرکنیز؛ تصحیح قیاسی: کذا ٤-ا: آبیش کرم؛ ب: وابیش ۵-ا: کذا؛ ب: زغلامی ٦- ب: وی قرابت وی آشنا کند؛ ا: نی دوست نی فترابت و نی اشنا کند ۷-ا: کذا؛ ب: ورا ۸-ا: انک نی دیانت او ارکا کند؛ ب: به دیانت؛ تصحیح قیاسی کذا ۹-ا: کذا؛ ب: تایب ۱۰-ا: وانرا که برفسر جو دل و جان خور عزیز؛ ب: وانرکه پرورد......؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۱-ا: کذا؛ ب: کس ۱۲-ا: عذر کند این دغا؛ ب: عذر کند این دغا؛ تصحیح قیاسی: کذا.

مردم برای بنده و آزاد و خانمانش | چندین چرا مشقت و رنج و عناکند
من هم چو دیدم این که چو هفتاد و سه[1] گذشت | عمر و فلک برنیت[2] که پشتم[3] دوتاکند
ابنا و اقربا[4] و تبار و تبع هنوز | می خواهدم بر رنج و لتعب مبتلاکند
درخواستم ز شاه چو دیهی که شه مرا | داد این عطا بمرحمت اولادرا کند
تا هر کسی بحصهٔ[5] خود زحمتی برد | وز وجه این معاش خود[6] و اقرباکند
وین خسته با فراغ نشیند بگوشه ای | حمد خدای گوید و شه را دعاکند
سلطان شرق و غرب محمدشه آنک او | جود و جهاد بر صفت مصطفی کند
بوالفتح شاه ناصر دنیا و دین که او | تائید ملک و ملت و دین[7] و دناکند
بذلی که داد بی منن و بی اذی[8] دهر | فضلی که کرد بی حد و بی منتهاکند
شیر اوژنی[9] که بر زبر رخش بیلتن | بر دست خویش[10] رمح یکی اژدها کند | ۱۳۷۰
پیل و پلنگ و گرگ و نهنگ از نهیب او | خواهد که جای خویش بقعر ثری کند
رای متین و تیر در[11]ستش تو گوئی | یک جنس گوهرند که هر یک مضاکند
وز هر دو چیز[12] در همه جا راست می زنند | وامکان ندارد این[13] که یکی زاین خطاکند
اعمی ز نور رای رفیعش عجیب نیست | در شام اگر نظارهٔ نجم سها[14] کند
ابکم ز فیض طبع و کیلش[15] غریب نیست | شعری اگر به نغمهٔ داود اداکند
هرگز ثنا[16] سپید و سیه برد کاغذیش | گنجی ز زر سرخ بدان کس سخاکند
اینست کیمیا[17] که ندیمانش می کنند | کیست آن[18] حکیم کو به ازین کیمیاکند

۱-ا: کذا؛ ج: سر ۲-ا: برنیت؛ ج: کذا ۳-ا: پشتم دوتاکند؛ ب: پشتم؛ متن تصحیح قیاسی ۴-ا: کذا؛ ج: دانیا ۵-ا: بحصه خورد زحمتی؛ ب: بخصم خود زحمتی ۶-ا: کذا؛ ب: خود اقربا ۷-ا: کذا؛ ب: دنیا ۸-ا: بی منن و بی اذا دهد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-ا: کذا، رخش پیلتن؛ ب: سر اوژنی ۱۰-ا: خویش؛ ب: چون رمح یکی ازدها ۱۱-ا: رای متین و تیز درستش تو کوئی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا: کذا؛ ب: وازهر دو چیز ۱۳-ا: کذا؛ ب: این یکی این ۱۴-ا: نجم سها؛ ب: نجیم و سها ۱۵-ا: کذا؛ ب: دو لبس ۱۶-ا: ثنا سپید و سیه برد کاغذش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۷-ا: کیمیا که ندیماش میکنند؛ ب: میکنند ۱۸-ا: آن؛ ب: او

در هر زمین که سم سمندش کند مسیر[1] یا هر بحیره[2] ای که در و آشنا کند

آن آب[3] و خاک راکه بجا فکرت مثل خورا[4] بها ستاند و تیغش سما کند

هر قطره ای دفائن دریا نهد بشر هر ذره ای خزائن قارون بها کند ۱۳۸۰

ای خسروی که ذات شریف تو کارها بر حکم نص و بر سنن انبیا کند

اخلاق تو نشان دل اولیا دهد و اوصاف تو حدیث صف اصفیا کند

دست سخات[5] و تیغ غزاله توآن نهب صد بی[6] نوا غنی و غنی بی نوا کند

مریخ اگر زبانهٔ تیغ تو بنگرد یاقوت گون رخان[7] را چون کهربا کند

حاسد نظیر تو نشود در جلال[8] و جاه گر صد هزار حیله و مکر و دغا کند

آری چه نسبتست[9] کسی را بدان کسی کورا خدای عز و جل پادشا کند

تو شاه عالمی و کسی را مسلم است شاهی که چون تو عالمیان را رضا کند

جودی بر[10] ون ز غایت و حکمی برون ز حد عفوی و عاطفت همه بی انتها کند

وز جان و دل مودت مردان کارزار وز مال و زر نوازش مرد گدا کند

هر جا که ریش دید بر[11] و مرهمی نهد هر جا که درد دید مرآن را دوا کند ۱۴۹۰

اینست سیرت و صفت شاه دین پناه کورا خدای دولت دو جهان جز[12] ا کند (کذا)

آنجاش حق دهد بنعیم ابد ثواب و اینجاش خلق ذکر بمدح و ثنا کند

تا ابر اشک بارد و تا مه دهد فروغ تا گل نشاط آرد و تا گل نما کند

بادا چو ماه روشن و بادا چو ابر راد[13]
دست و دلت که باگل و مل بزمها کند

۱-۱: کند مسیر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-۱: بحیره؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-۱: آن آب و خاک راکه بجا؛ ب: آب خاک را. ۴-۱: حورابها ستاند و تیغش؛ ب: جورا نها ستاند و تنعش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵-۱: تیغ غزاله توان نهب؛ ب: تیغ غزاله توان نهسب ۶-۱: بی نوا غنی و غنی می نوا ۷-۱: یاقوت گون رخان راحون کهربا؛ ب: رخان که چون کهربا ۸-۱: کذا؛ ب: جلال جاه ۹-۱: چه نسبت ۱۰-۱: تر دن ز غایت و حکمی برون ز حد؛ ب: برون غایت حکمی بر دن حد ۱۱-۱: برو مرهمی؛ ب: برون همی نهد ۱۲-۱: جهان جزا؛ ب: جزا؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳-۱: کذا؛ ب، ج: زاد.

سحر کز پردهٔ چرخ زر اندود   عروسِ صبحدم رخساره بنمود
مرا از غصّهٔ دورانِ ناخوش   بدل بُد دوزخی چون نارِ نمرود
گهی چون لاله[1] می بودم در آتش   گهی از ناله[2] می دادم برون دود
که ناگاه اندر آمد از درِ من   مبارک روی پیر سال فرسود
مرا گفت ای جوان محزون چرائی   نگوئی[3] تا چه افتادست[4] چون بود
بدو گفتنم که ای چشم جهان را   ز رخسارِ منیرت فالِ مسعود   ۱۵۰۰
مپرس احوال این گردونِ تیره   که جانم خواست کردا[4] از خشم پدرود
مرا رسمشت[5] بر مردی که یکبار   درِ دادن بکلّی کرده مسدود
نه از جائیِ[6] شفاعت رابُد راه   نه از سوی تقاضا را سر و سود
نمیدانم چه سازم حیلهٔ کار   که در ماندم چو طفلی بر لبِ رود
تبسم کرد و بگشاد از رهِ پند   دو لعل دُرفشان شد شکّر آلود
بمن گفت[7] ای که رای روشن تو   بنای دیم ....[8].... دود
چرا با هستیِ اسباب باشی   در انده[9] حق چنین حیفی بفرمود
نمی دانی که چار ارکانِ کعبه   بشهری از[10] پیِ حاجات و مقصود
که همچون چار پیر و چار مذهب   بچار اطراف عالم گشته موجود
وگر خواهی نشانِ چار ابدال   دهم چون چارِ یارِ مصطفیٰ زود   ۱۵۱۰
نخستین میر یوسف صاحب خلق   وزان پس خواجه حاجی صاحب جود

۱-۱: گهی حون لاله؛ ب: زاله   ۲-۱: کذا؛ ب: بران   ۳-۱: نگوئی تا چه افتادست؛ ب: بگوئی تا افتادست   ۴-۱: حواست کردا رچشم بدرود؛ ب: کردار حشم بدرود؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۵-۱: کذا؛ ب: اسمیست   ۶-۱: کذا؛ ب: نه ارجای وشفاعت رابردراه   ۷-۱: بمس لعف اسکه رای روشن تو   ۸-۱: ساهی و ..... صم؛ ب: بنای وهم
۹-۱: کذا؛ ب: درامده حق حسی   ۱۰-۱: کذا؛ ب: ازمن

سه دیگر[1] خدمتِ خواجه ضیاءُ الـ　　حق والدین و چهارم خواجه محمود

برو در خدمتِ آن چار حاکم　　بدان شکلی که اهلِ عقل بستود

بگوای صاحبانی کز شما یافت　　شرف زیور بکلک گوهر آمود

بحکمِ تان[2] همه دیوان مسخّر　　چو دیوان مر سلیمان ابن داوُد

بحسنِ رای و تدبیر و کفایت　　کنید از خار خارا[3] سیب وامرود

بیاریدار بخواهید از کیاست　　ز ریگِ خشک بیرون روغنِ عود

چرا باید بعهدِ تان بزرگان　　که هر یک را وفا رسمیست معهود

بمانده[4] سیمِ من بر دستِ شخصی　　چو مالِ مدخلان محبوس و ماخوذ[5] (کذا)

گر این سیم از طفیلِ تان بیابم　　چه باشد از حق خدمت مرا سود　　۱۵۲۰

وگر پر[6] سه بار چند ماندست　　همه سیم تو ما دانیم محدود

ز سر تاجِ شرف چون بر گرفتند　　چه ماند کو همان ماندست معدود

وگرنه همچو من بسیار گو را　　باندک چیز نتوان کرد خشنود

الا تا برگِ سبز آرد سفیدار[7]　　الا تا آبِ سرخ آرد ....[8]

فشاند باد بر سر چادرِ مشک　　سراید مرغ بر گل نغمهٔ رود

مبادا[9] گلبنِ بختِ شمارا　　گیا برگی بباد فتنه مفقود

بحقِ چار پیر و چار تکبیر
بحقِ آلِ یاسین سورهٔ هود

۱-ا: سه دیکر خدمت؛ ب: سه دیکر خدمت　۲- ا: او؛ ب: کذا　۳-ا: از خار خارا؛ ب: خار خار　۴-ا: بمانده سیم من بر دست شخصی؛ ب: بماند ستم ں بر دست شخصی　۵-ا: ماخود؛ ب: احود　۶-ا: وگر پنه باری چند ماندست همه سیم تو ما داسم محدود؛ ب: وگر بر سه باری حند مانده است　۷-ا: کذا؛ ب: سپید ار.　۸-ا، ب: کذا　۹-ا: کذا؛ ب: مباد

چو لشکر تو بهنگام کین برون آید — هزار فوج چو شیرِ عرین برون آید

چهار رکن زمین را گرفته سر تا سر — ز شرق و غرب و یسار و یمین برون آید

زگرد تیره برآید بر آسمان ابری — که گنجهای نجوم دفین برون آید ۱۵۳۰

بباغِ رزم شود[1] قامت یلان سروی — که از خدنگ جبا[2]های زمین برون آید

چو آمدی بسعادت برون بکوکبه ای — که سام و سلم و[3] طغان و تکین برون آید

ببام شد پی نظاره حور چون رضوان — بهشت اینک و ز حور عین برون آید

زمین ز زلزله در هیبتی فتاده که چون — روانِ قیصر و فغفور چین برون آید

فلک ستاده[4] همی گفت باری آز هلکی — برون رود بعزا[5] ار جبین برون آید (کذا)

کریم دولت و دینی و هر که از فرمانت — برون برد سر طاعت ز دین برون آید

سعادت از در تو نگذرد[6] که هیچ کسی — نخواهد اینک ز خلد برین برون آید

تراست دولت و بخت آنچنانک گرخواهی[7] — ز سنگ سوخته ماءِ معین برون آید

وگر بدشت برانی سپه ز ریگ روان — بنفشه بر دمد و یاسمین برون آید

وگر بزیر قدم حنظلی شکسته شود — بجای زهر ازو انگبین برون آید ۱۵۴۰

وگر بنام تو ابری کنند استسقا — ز قطرها همه درّ ثمین برون آید

وگر بیاد تو از موم صورتی سازند — ز فرِّ دولتِ تو آهنین برون آید

وگر برای[9] تو بینند فال از مصحف — نخست آیتِ فتحِ مبین برون آید

وگر حسود تو خواهد که غیبتی بکند — بجای غیبت ازو آفرین برون آید

۱-ا: باغ رزم سود قاسب یلان سروی؛ که از خدنگ جهامای زمین برون آمد؛ ب: سود قامت یلان سروی؛ جبا های زمین برون آید ۲- دراصل درست خوانده نشد ۳-ا: کذا؛ ب: سلم و طغرل تکین ۴-ا: کذا؛ ب: ستاره ۵-ا: بعزا ار جبین برون؛ ب: بعزا ار جبین ۶-ا: کذا؛ ب: بگذرد ۷-ا: کذا؛ ب: میخواهی ۸-ا: کذا؛ ب: ثمین- ۹-ا: دگر برای تو بیند فالی از مصحف. نخست آیت فتح مبین برون آید؛ تصحیح قیاسی: کذا-

اشارتی بسر تازیانه گر بکنی   در آن مقام که خصم لعین برون آید

جهابتی بزند بر دلش که پنداری   هزار فوج سوار[1] از کمین برون آید

دگر تو بر سپر[2] ماه تیر بگذاری   سنانش از فلک هفتمین برون آید

دگر زنی بسر گاو آسمان تیری   درون رود بسرون از سرین برون آید

دگر بگرز بکوبی سر سرافرازی   دماغ او ز زره آستین برون آید

سپهر قدرا از دیه من زمینی را   کز آن زمین همه زر زرین برون آید   ۱۵۵۰

کسان درون شکم کرده اند سهم تو آنست (کذا)   که از مشیمهٔ مادر جنین[3] برون آید

مرا بفر تو فتحی ز آسمان باشد   اگر بسعی تو ام آن زمین برون آید

بعیش و جیش و نشاط و بساط چندان باش   که از حساب شهور و سنین برون آید

قصیده ۳۱   ۱۵۰ ج ۱۱   در مدح ملک الشرق حسام الدین

بانگ نای و دهل و کوس گران می آید   بوی مشک و نفس عنبر و بان می آید

گرد بر گنبد گردون شده و فوج سوار   موج در موج چو دریای دمان می آید

نیزهٔ تندر و ماه علم می بینم   کز سر چرخ چو خورشید عیان می آید

غلغله در همه آفاق فتادست چنانک   زمین از زلزله در شور و فغان می آید

شهر شوریده بنظاره و مردم زن و مرد   بتماشا ز در و بام دوان می آید

کوی و بازار بدیبا و گل آراسته اند   بوی فردوس ز هر صحن و دکان می آید

نقش بندان فلک نخل طرب می بندند   همچو نوروز که از باد خزان می آید   ۱۵۶۰

مطربان صف زده هر سوی غزل می گویند   و ز دف و نای فلک در دوران[4] می آید (کذا)

این همه عیش و طرب چیست چنین می دانم   که بدولت ملک[5] از شاه جهان می آید

ملک الشرق حسام دولت و دین که نقاش   ملک را فال همایون کسان می آید

۱-۱: کذا؛ ب: سوار کمین   ۱-۲: سپر ماه نیزه بگذاری؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۱-۳: جبین؛ متن تصحیح قیاسی

۱-۴: کذا؛ ج: درددران   ۱-۵: ملک از شاهجهان؛ فلک (ج)؛ متن تصحیح قیاسی

مصطفیٰ سیرت وجم مرتبه جمشید ملک   کز درش نکهت فردوس جنان می آید
آنک هنگام سخا دست زرافشانیِ او   موجِ دریاست که تیر[1]س بکران می آید
وانک در وقت وغا[2] شعلهٔ پیکانش بشکل   افتابیست که از برج کمان می آید
وانک در عرصهٔ میدانِ لقا زابرسنانش[3]   سیلِ خون بر صفتِ آب روان می آید
وانک از خنجرِ خون ریزِ بلا انگیزش   بوی خونست کز شیر ژیان می آید
وانک چون طفل بپیری دیده کهن سال سپهر   پیش او در[4] بدن و تیغ سنان می آید (کذا)
وانک در خدمت او پشت دوتا کرده هلال   گاه از جدی وگهی از سرطان می آید   ۱۵۷
وانک در مجلس او ساقیِ خورشید منیر   همچو جوازا بفلک بسته میان می آید
وانک درگوشهٔ دارای جهان آرایش   هرچه می خواهد از اقبال همان می آید
وانک گر لشکر او درطرفی می جنبد   عالم از جنبش آن جیش بجان می آید
مشرق ومغرب وبالا وتشیب وچپ وراست   ازسلاح سپهش در خفقان می آید
کارهای که مساعیش همی پردازد   نه در اندیشه نه در وهم وگمان می آید
ظلمتِ ظلم از انوارِ مه معدلتش   رفت زانسان که نه در نام ونشان می آید
ضبط گشتست جهان جمله بانصاف چنانک   ازکمین گاه ددان بوی لبان می آید
هرشب از مهر نگهبانیِ میشانِ رمه   گرگ در دادن یاری شبان می آید
مادهٔ شیر بر آهو بره تا شیر دهد   از دو فرسنگ زمین صبح و شبان[5] می آید
طاغیانی که پرستندهٔ طاغوت بدند   تا شنیدند که صفدار زمان می آید   ۱۵۸۰
ق
هیبتی بر دل شانست که خونابِ جگر   گاهی از دیده وگاهی زدهان می آید
دست وپای[6] شان همه در بند فتادست چنانک   دیو در بند فتد چون رمضان می آید
هر زمان شان زغمِ لشکر واندیشهٔ نهب   لرزه ای در تن ورعبی بروان می آید
بادی گرمی وزدو کاهی اگر می جنبد   می گریزند که صد فوج گران می آید

۱-ا: کذا؛ ج: در دور روان   ۲-ا: در وقت وغا سعله پیکاس لسکل؛ ج: در وقت دعا کوی پیکانش بشکل   ۳-ا: لقا ابرسانش   ۴-ا: کذا   ۵-مثال جمع غیر ذوی العقول بطرز جمع بستن ذوی العقول   ۶-ا: کذا؛ ج: دست پاشان.

ای جهانبخش جوادی که دعایت شب و روز | حرز جانِ ملک و وردِ زبان می آید
وصفِ ذاتِ تو نسنجد قلم و قولِ دبیر | که نه چیزیست که در شرح و بیان می آید
شربتِ آبِ حیاتست کلامِ تو مگر | کز کفِ[1] خضر بحلقِ عطشان می آید
بوی جان بخش گلابست رضای تو مگر | کز[2] نواحیِ عدن تا صفاهان می آید
در بر همتِ تو سنگ و سفالست همه | در و لعلی که ز دریا و زکان می آید
نیست عیبی که ز اوصافِ تو پیدا گردد | نیست غیبی که ز راز تو نهان می آید ۱۵۹۰
تو سرافراز زمینی و سپهدار زمان | کیست با تو که بدعوی و توان می آید
رای هندار چه کند خندق دریای محیط | یا حصاری که سرش بر[3] دبران می آید
حشر آرد زکواکب مدد از دیو و پری | خارج از جیش که از جمله مکان می آید
از تو حاجت نبود تاختن و تیغ زدن | این قدر بس که بگویند فلان می آید
چون همین نام تو کافیست جهانگیری را | لشکر ار نیز نباشد چه زیان می آید
رانا و رای که باشد که حریف تو بود | سخن اندر جم و ضحاک و طغان می آید
صد چو جم گرد رکاب تو بسر می بردد | صد چو ضحاک ترا پیش سنان می آید
لمحهٔ تیغ تو بر سینهٔ جان های یدان | ماهتابیست که بر تارکتان می آید
هر کجا مدح تو اوصاف تو بر می خواند | عقل از فرحتِ آن در طیران می آید
تا بنظارهٔ نوروز در ایام بهار | سبزه گل بسر پیر و جوان می آید ۱۶۰۰
مرغ شوریده نواهای حزین می گوید | بلبلِ مست بفریاد و فغان می آید
سرو اقبال تو سرسبز و جوان بادمدام | که رخ دولتت از لالستان می آید

نیستی قرب بران دور سعادت که بچرخ
چون تو ماهی نه بهر دور قران می آید

۱-۱ : کذا ؛ ج : گرکف　　۲-۱ : کر نواحی عدن تاصفهان ؛ ج : کز نواحی عدن باصفهان

۳-۱ : ردبران ؛ تصحیح قیاسی : کذا

فصل دی ماهست پیش از صبح خوان باید کشید | می بجام[1] و میوه‌ها در نقلدان باید کشید
خرگهی چون مهر و ماه از دیبه باید کرد راست | خوابگاه[2] چون سپهر از پرنیان باید کشید
مجلسی چون خلد باید ساخت وز ساقی و جام | حور در بازو و کوثر درمیان باید کشید
زان لب شیرین و جام تلخ و یاقوت روان | نوش باید کرد و یاقوت روان باید کشید
مطربی[3] خوشگوی هم زانوی دل باید نشاند | شاهدی چون نوش[4] در آغوش جان باید کشید
ارغوان و گل اگر نبود بیاد این و آن | باتی گلرخ میی چون ارغوان باید کشید
شب نکوتر آید[5] از قرابه می کردن بجام | زانک[6] می گنج است و گنج از نهان باید کشید
گنج زرداری زباده رنج کم کن کز جهان | هر که گنجش نیست رنجی بی کران[7] باید کشید
هر سبک روحی که دارد دل گران از روزگار | گر سبک خواهد دلش رطلی گران باید کشید
وانک در پیرانه سر دارد جوانی آرزو | بادهٔ پیرش[8] ز ساقی جوان باید کشید
چرخ ظالم پیشه خون عالمی بر خاک ریخت | تا کی این جور و جفایش هر زمان باید کشید
خون فرزندان رز را کاسمان داد دست سر | نوش باید کرد و این کر[9] آسمان باید کشید
در چنین مجلس که ما داریم کو آن شهسوار | خود بیاید هم بصد زاری عنان باید کشید
موی و روی اوست هندستان و طاوس از قیاس | گر تو آن خواهی ضرورت جور آن باید کشید
آن مثل نشنیده ای آن را که طاوس آرزوست | ناگزیرش زحمت هندوستان باید کشید
پیش[10] آن غنچه لب شیرین زبان کز شوق او | ده زبان بیرون چو سوسن از دهان باید کشید

۱۶۱۰

۱-۱: می بجام و میوه‌ها و نقلدان ؛ ج: من بجای هو دراری ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۲: کذا ؛ ج: خوابگاه ۱-۳: مطربی خوش گوی هم زانو دل باید نشاید ؛ ج: مطرب خوشگوی هم زانوی دل ۱-٤: نوش در آغوش جون باید کشید ؛ ج: نوش در آغوش
۱-۵: نکوتر اید ار قرابه می کردون بجام ؛ ج: نکوتر آمد ۱-۶: کذا ؛ ج: زانکه ۱-۷: بس کران ؛ ج: بیکران
۱-۸: کذا ؛ ج: باره پرش ۱-۹: کذا ۱-۱۰: پیش.

گر گشاید گل دهن گل را دهن باید شکست[۱]	ورکشد سوسن زبان او را زبان باید کشید	۱۶۲۰
دل اگر بر دند خوبان جان برسم خدمتی	در جناب صاحب صاحبقران باید کشید	
سرور عالم حسام الدین الغ خواجه حسین	آنکه طوق طاعتش بر انس و جان باید کشید	
آن جوان بختی که چرخ پیر را در خدمتش	سرمه در دیده ز خاک آستان باید کشید	
آن خداوندی که احرار جهان را پیش او	در خط اقران رقیت را نشان باید کشید	
آن سکندر رای رستم دل که هنگام علوش	رخش رستم در تبه بر گستوان باید کشید	
آن قضا جاه و قدر تمکین که داغ حکم او	ابلق ایام را بر دوش و ران باید کشید	
هر که خواهد بر سر خاک جنابش خاکبوس	از زمین بر آسمانش نردبان باید کشید	
وانکه خواهد داستان دولتش تصویر کرد	صورت دارایش و نقش اردوان[۲] باید کشید	

قصیده ۳۴ | ٤٤ | در مدح ملک الشرق ملک حسام الدین

زهی سعادت و اقبال من که دیگربار	رسید دیدهٔ بختم بدولت دیدار	
زحضرت صمدیت هر آنچ می جستم	بروز و شب بدعا گشت با اجابت یار	۱۶۳۰
فلک ز خاک دری سرمه داد چشم مرا	که کرد دیدهٔ تاریک آفتاب انوار	
جمال طلعت جانبخش سروری دیدم	که مرده زنده کند لطف او مسیحاوار	
چه طلعتی که کند مهر و ماه بر رخ او	هزار سینه سپند و هزار دیده نثار	
ز شوق مجلس میمون و حرص خدمت او	که جانفزا چو بهشتست دلگشا چو بهار	
چه گویم اینک درین دل چه آرزوها بود	خدای عز و جل ناظرست بر اسرار	
شبی نرفتی و روزی نیامدی که مرا	نمی شدی جگر از شوق چون هزاران بار	
بروز و شب اگر آسوده و اگر محزون	بگاه و بیگه اگر خفته و اگر بیدار	
نبود در دل من جز دعای او اوراد	نداشتم بزبان جز ثنای او تکرار	

۱-۱: گر گشاید کل دهن را کل دهن باید شکشت؛ ج: گر گشاید گل دهن او را دهن باید شکست.

۲-۱: دارایش و نقش اردوان؛ تصحیح قیاسی: کذا.

خیال من همه روز این که باشد آن روزی   که بخت نیک دهد یاوری بدین مقدار

که باز دیده بمالم بخاک کیوانی   که بر ستانهٔ او چهره سوده ام بسیار   ۱۶۴۰

نگه کنم باطاعت نهاده نقش جبین   بر آن جناب جهاندار روز و شب آثار

سرایم از سر بستان سرای مجلس او   چو بلبلان بسحرگه ترنّم اشعار

روان و جان و دل و دیده را در آن سودا   نه صبر بُد نه سکون و نه خواب بُد نه قرار

ولی چو بخت مساعد بد و ستاره معین   درست و راست شد آن روز این همه گفتار

هزار شکر خدا را که یافتم امسال   همان قبول و همان تربیت که دیدم پار

همان سرای و همان صاحب و همان مجلس   همان نشاط و همان نزهت و همان هنجار

همان منم که سواد مدیح می خواندم   بخدمت ملک الشرق مالک احرار

خدیو مشرق و مغرب ملک حسام الدین   که شرق و غرب جهان را به تیغ اوست قرار

مدار ملکت هندوستان ملک جمشید   که هست خاک درش قبلهٔ ملوک کبار

خجسته طلعت و پاکیزه رای و روشن دل   ستوده سیرت و میمون رخ و گزیده شعار   ۱۶۵۰

زحل مکان و مریخ کین و مهر جبین   عطارد آیین مه سیر و مشتری دیدار

سپهر جود و سحاب کرم و معدن جود   جهان دانش و دریای علم و کوه وقار

ملک صفت ملکی دوست روی دشمن کش   که دوست دانش و دین است و دشمن دینار

جهان گشای جوان دولتی که حکمش را   سپهر و مهر مطیعند و دهر خدمتگار

نزاد[1] مادر گیتی چنین تهمتن رزم   ندیده دیدهٔ گردون چنو گزیده سوار

نهنگ[2] رزم که بهرام وار و کرکس سان   فراز مرکب آهو نگست و شیر شکار

اگر کشید کمانی بزور بازوی او   ز[3] گستره تیر رینشانه رهد ش نگار

چو تیر راست در آرد بخم گرفته یمین   کمان خم زده دارد براسپ کرده یسار

ز سنگ و آهن و پولاد آتش افروزد   بنوک ناوک آهن شکاف و کوه گذار

۱-۱: نزاد؛ متن تصحیح قیاسی   ۲-۱: (حاشیه): نهنگ رزم که بهرام وار و کرکس سان - فراز مرکب آهو نگست و شیر شکار؛ تصحیح قیاسی: کذا-   ۳-۱: کذا-

ببین که حفظِ[۱] رعایا و حسنِ نایبِ دِش | بگردِ عرصهٔ اسلامیان شدست حصار ۱۶۶۰
عجب نباشد اگر لطفِ او فرو بندد | دریچهای اجل را با آهنین مسمار
ایا بنان تو ارکان شرع را بانی | ایا سنانِ تو اطراف ملک راست مدار
بفرِ جاه تو زائل شود همه سختی | بیمن نامِ تو آسان شود همه دشوار
جناب تست زمینی که تخمهای امید | درو سعادت و اقبال و دولت آرد بار
کسی که سرمه کند خاک آستان ترا | بچشم او نرسد از بدِ زمانه غبار
سحاب سایهٔ لطفِ تو رحمت ازلیست | ز کردگار جهان بر جهانیانِ بسیار
هزار لشکر جرّار[۲] آن قدر نکند | که نام تو کند اندر هزیمتِ کفار
چو نام صاحب لشکر صفِ عدو شکند | برو چه لشکرِ اندک چه لشکرِ بسیار
همیشه تا نبود هیچ توشه عقبیٰ را | چو راستی و درستی بدانش و کردار
ترا ذخیرهٔ ایام نیک نامی باد | که نیست در دو جهان بهتر از نکوئی کار ۱۶۷۰
هزار سال بدولت بمان که هر سالی | هزار مه بود و هر مهی بروز هزار
ز رزم و بزم و جلال و جمال متمتع | ز عیش و جیش و جوانی و جاه برخوردار

قصیده ۳۷ — ا ۱۱۲ ب ۱۵۱ ج ۲۱۲ — دربیان نظاره دهلی و ذکر اشخاص و جایهای مشهور

بامدادان که بیفکند هوا پردهٔ قار | شاهد صبح بیندود بسرخی رخسار
آسمان نامهٔ اعمال زمین کرد سپید | شب تو گوئی که گنه بود و[۳] سحر استغفار
ساده[۴] شد چون دل مومن زهمه ظلمت و زنگ[۵] | روی مشرق که سیه بود چو جانِ کفار
بادِ مشکین ز سرِ زلفِ عروسانِ بهشت | می رسانید دم نافهٔ آهوی تتار[۶]
من که در خواب خوش از فتح گرفتم فالی | شدم از غایتِ شادیش چو دولت بیدار
منتظر بوده ام از غیب که دیدم ناگه | گشت طالع صنمی همچو مهی زیر غبار

۱-۱: به بین که حفظ ۲-۱: جزاره؛ متن تصحیح قیاسی ۳-۱: کذا؛ ج: بود سحر استغفار ۴-۱: کذا؛ ب: تازه؛ ج: باز ۵-۱: ظلمت و رنگ؛ ب: رنگ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶-۱: کذا؛ ب: تاتار.

قاصدی نزد من آمد ز سوی شاه[1] دوان　　چون نسیمی که رسد صبحدمان از گلزار

نامه‌ای در کف او مهر بعنوان رهی　　کاتب نامه امیری[2] ز امیران کبار　　۱۶۸۰

مهر[3] آن نامه چو بگشادم و خواندم مضمونش　　دیدم از غالیه بر گل رقمی کرده نگار

ریخته مشک سیه بر سر کافور سپید　　راست چون خط دلاویز بتان گرد عذار

لفظ چون آب حیاتش ز سیاهی بمثل　　چون گهر در شبه یا نور سحر در شب تار

حاصل نامه چنین بود بالفاظ بدیع　　کای سخندان مسیحا دم موسی گفتار

شعر مطبوع تو در حضرت سلطان جهان　　بگذرانید رفیقت مجلّی مختار

مرحمتهای[4] فراوان شد و فرمان فرمود　　تا بحضرت رسی آسوده بصد استظهار

من[5] چون این مژده شنیدم ز فرح برجستم　　کرده بر نامه و بر نام دل و دیده نثار

گفتم آوخ مگر از تیره شب محنت من　　صبح اقبال بر آورد نشان اسفار

مرغ جانم ز خوشی فاخته و هدهد سان　　گه شده فاخته‌خوان گاه شده سجده‌گزار[6]

دولت و بخت در آمد بمبارک بادم　　که بر آمد همه امید تو شکرانه بیار　　۱۶۹۰

سالها آرزوت[7] بود که در حضرت شاه　　بطفیل علما یا شعرا یابی بار

آنچه[8] می خواستی از حضرت حق یافتی آن　　برو اکنون بسلامت که خدا بادت یار

هم برین فال گره بستم و بر عزم سفر　　برگزیدم نفری یاری و اسپی رهوار

بامید حق و اقبال خداوند جهان　　بستم احرام در شاه و براندم بحرار[9]

دلبر من چو خبر یافت ز عزم سفرم　　در دوید از سر حسرت سوی من شیفته‌وار

نرگسان سیهش[10] لاله‌صفت غرقه[11] بخون　　یاسمینهای سپیدش چو سمن زرد غبار[12]

چون بود مردم محزون[13] ز غم فرقت دوست　　آنچنان گشت تن نازک او زرد و نزار

۱-ا: شهر؛ ج: کذا　۲-ا: کذا؛ میسر　۳-ا: کذا؛ ب: سر　۴-ا: مرحمتهار؛ ب: مرحمتهای　۵-ا: کذا؛ چون
۶-ا: کذا؛ ب: گمار　۷-ا: آرزوت　۸-ا: کذا؛ ب: آنچه　۹-ا، ب: حرار؛ متن تصحیح قیاسی　۱۰-ا: سهش؛ ج: سهش؛ متن تصحیح قیاسی　۱۱-ا: غرمه بخون؛ ج: غرمه بخون　۱۲-ا: زرد عیار؛ ج: غبار　۱۳-ا: کذا؛ ج: مخزون.

می دوید از ره وچون طفلِ جدا مانده بدشت — بانگ زد از پیِ[1] اسپ که یک لحظه بدار

من[2] چو آوازِ وی از دور شنیدم دلِ من — بود نزدیک در دو زهره ستادم ناچار

تا بیامد بر من هر دو بر آیینِ وداع — یک دگر پای فتادیم و گرفتیم[3] کنار ۱۷۰۰

گریه می کرد و همی گفت که رفتی ز برم — کردیم در غم و اندوه رها تنها سار

گفتم ای مه نبود کار جهان بر یک حال — دهر گردان ست بصد نوع تو دل رنجه مدار

گه بود دولت دیدار[4] دگهی محنتِ هجر — گه بود لذتِ می[5] خوردن دگر رنج خمار

ای بسا چیز که دشوار نماید ز اول — گه همان چیز شود راحت نفس آخر کار

گر بدانی که مرا مقصد و ملجا بکجاست — نکنی هیچ تردد نبری هیچ آزار

مقصدم حضرت شاهست[6] و پناهم درِ او — که دهد خاکِ درش دولتِ جاویدان بار

گفت الحق چو چنین است چه دولت بازان — که روم با تو هم زانکه من از سی[7] و چهار

صفت[8] حضرت دهلی و تماشاگهِ شهر[9] — رونقِ قصر همایون و عماراتِ حصار

سالها شد ز کسان[10] می شنوم اندر گوش — آرزوهاست که از چشم[11] ببینم یکبار

عشق دارم که کنم[12] با تو درین بار سفر — گر توانیم ببر با خود و تنهام[13] مدار ۱۷۱۰

گفتم[14] این دولت و اقبال که دادست مرا — من چه خواهم دگر از[15] لطف کنی این مقدار

خیر اگر عزم[16] تراهست برین اسپ دگر — برنشین وز پیِ خدمت ببراین[17] خدمتگار

همرهم[18] باش مجرد بیکی اسپ و غلام — رخت و کالای زیادت همه بر جا بگذار

هم چنان کرد بزین برشد و ما هر دو بهم — بسوی حضرت عالی ازان راه گذار[19]

۱-۱: زپس ؛ متن تصحیح قیاسی ۲-۱: (حاشیه) : مں حوادازوی ارد ورسسدم دل منہ - لود ردیک درد زہرہ سنادم ناچار ؛ ب ؛ ..... زردزہرہ ۳-۱: کذا ؛ ب : سہاسار ٤-۱: کذا ؛ ب : دیدارگہی ۵-۱: کذا ؛ ب : می رگہی ٦-۱: شاہیت ؛ ب : کذا ۷-۱: ب : سرورچہار ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۸-۱: کذا ؛ ب : جہت ۹-۱: کذا ؛ ب : سہی ۱۰-۱: کہ ؛ ب : کذا ۱۱-۱: درحشم بہ سنم مکبار ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۲-۱: کنوں ؛ ب : کنم ۱۳-۱: تنہاملدار ؛ ب : کذا ۱٤-۱: گفت ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۵-۱: دکرازلطف ؛ ب : کذا ۱٦-۱: توراست بریں اسب دگر ؛ ب : بزین ۱۷-۱: ہم ہمرہ ؛ ب : کذا ۱۸-۱: براس خدمدکار ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۱۹-۱: کذا ؛ ب : رہ گذار ۔

بیگان اسپ و یگان کودک گشتیم[1] روان — کودکان هر دو پیاده[2] من و او[3] هر دو سوار

می براندیم شب و روز بآیین[4] الاغ — که نه شب خواب بد از سیر و نه در روز قرار

همچنین تا برسیدیم به نزدیکی شهر — گفت فردا که در آییم بشهر عذار[5] (کذا)

تو شوی معتکف حضرت عالی دم را — که نماید طرف شهر و تماشای جوار

گفتمش عزم من اینست که انشاءالله — بامدادان که بر آییم ز آغاز نهار

پیش از این[6] دم که در آییم بدروازهٔ شهر — راست گیریم از آن سوی برون راه مزار ۱۷۲۰

برویم[7] اوّل در خانقهِ شیخ نظام — مدد آریم و کنیم آنچه که داریم نثار

قبهٔ خانقه و مدرسهٔ شاهنشاه — باغ و بستانش ببینیم و سرای و بازار

باز نظاره کنان از ره باغات رویم — حوض خاص[8] اندر گیریم در و استقرار

پس در آییم بشهر اندر و در جامع او — رکعتی چند گزاریم بحکم[9] اخبار

وانگه آییم ز خاک در در اخول کنیم — سرمهٔ دولت و اقبال بچشم[10] ابصار

هم از این عزم گرفتیم ره روضهٔ شیخ — تا رسیدیم درین مرقد میمون آثار

شرط تعظیم زیارت چو بجا آوردیم — آمدیم از طرف روضه سوی راست بدار[11]

می بگشتیم در اطراف[12] عمارت هر سوی — تا ببینیم تماشای بنای احجار

راستی چونک بدیدآن همه ساحت و صحن — وان سر گنبد و آن چشمهٔ روشن بکنار

قبهٔ قصر چو ماهی و کواکب برگرد — صوفیان و خدم و سایر[13] خلق دوّار ۱۷۳۰

گفت اینست مگر روضهٔ رضوان که درو — روح و ریحان بهشتست[14] دم دار قرار

گفتم[15] اینست هنوز اول بیت المعمور — باش تا جنت فردوس ببینی[16] انهار

۱-ا: کشیم؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-ا: سپاده؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-ا: کذا؛ ج: من او ۴-ا: کذا؛ ج: برآیین
۵-ا: کذا؛ ب: عذار ۶-ا: کذا؛ ب: ازان دم ۷-ا: بروم؛ ب: کذا ۸-ا: حوض حاص اندر کیرم در و استقرار؛ ب: گیریم ۹-ا: بحکم ۱۰-ا: بجشم انصار ۱۱-ا: بزار؛ ب: دار ۱۲-ا: کذا؛ ب: طراف و عمارت هر سوی.
۱۳-ا: سایه حلق دوار؛ ب: خلوة ۱۴-ا: بهشتنت دم؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵-ا: کذا؛ ب: گفت.
۱۶-ا: کذا؛ ب: به بینی انهار.

اندر آ[1] زد رمدرسهٔ شاهِ جهان — آسمانی نگری تازه جهانی ز انوار
بینی آنجا که درین عمر[2] ندیدست کسی — آنچنان[3] جای نه در گوش شنیده اخبار
نه[4] چنان جای به بهدان نه خورنق نه سدیر — نه چنان نقش بروم و نه بچین[5] نه بلغار
خیر اگر خاطر آن هست نه[6] بینی کهتر — فرصتِ روز چو مهلت تماشا[7] بسیار
خاستم[8] الغرض و کرد روان جانب حوض — همدران راه که بُد و عده میان اشجار
می براندیم[9] بر آن خاکِ چمن ز آتش شوق — تیز چون[10] آب روان تند چو باد آوار
تا رسیدیم به پیرامن بند سر حوض — چون برفتیم ببالای بلندی زمغار
شهر آراسته دیدیم[11] چو فردوس برین — کوثری در ته او موج زنان دربابار[12] ۱۷۴۰
مرغ و ماغ و بط در سرخاب دران صحن کبود — فوج در فوج روان گشته چو صفهای سوار
باد بر آب زره[13] ساخته و بلبله خود — ماهیان تیغ زن و باخه[14] شده اسپردار
راست چون لشکر ترکان میان لب رود — ساحلِ آب گرفته سپه بوتیمار[15]
باز ازین سوی که بندست بنا کرد (کذا) — مصر و بغداد صفت بر لب دریا معمار
منظری بود فلک رفعت شارستانی[16] — بوستان نزهت[17] باغی و زمینی شدیار
اول از در که درون رفت دران فرخ جای[18] — عرصه ای دید چو صحرای[19] بهشتی هموار
صحن او روح فزا ساحتِ او جان پرور — خاک او مشک فشان نکهتِ او عنبر بار[20]

۱-۱: اندرا در مدرسه؛ ب: اندر زد رمد په؛ متن تصحیح قیاسی ۲-۱: درین عمر؛ ب: کذا ۳-۱: آنجنان جای نه در گوش شنیده اخبار ۴-۱ (حاشیه): به چنان جای سمدان به خورلق نه سدید - نه چنان نقش بروم و نه بحس نه بلغار؛ ب: خورنق نشد ند؛ متن تصحیح قیاسی
۵-۱: کذا؛ ب: نی ۶-۱: نه بینی کهتر ۷-۱: کذا؛ ب: وتماشا ۸-ب: حاسم العرص؛ متن تصحیح قیاسی؛ این شعر از "ب" نقل کرده شد و جای دیگر یافته نشد ۹-۱: می براندیم بران خاک جمن راش شوق؛ تصحیح قیاسی: کذا.
۱۰-۱: تیز جون آب روان تند جو باد آذار؛ ب: آذار؛ متن تصحیح قیاسی ۱۱-۱: دیدیم جو فردوس برین؛ ب: کذا.
۱۲-۱: در بازار؛ ب: دریا بار؛ تصحیح: کذا ۱۳-۱: کذا؛ ب: راه ساخته ۱۴-۱: تامه شدا سردار؛ ب: شده اسپردار؛ متن تصحیح قیاسی ۱۵-۱: لوتیمار؛ ب: بو ۱۶-۱: وشارستانی؛ ب: کذا. ۱۷-۱: کذا؛ ب: نزهت دباغی ۱۸-۱: دران صوح حامی؛ ب: دران ورخ حای؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۹-۱: کذا؛ ب: صحرا وتهی هموار ۲۰-۱: نکهت او عبرسار؛ ب: کذا.

سبزه و سنبل و ریحان[1] و گل و لاله درو	رستهٔ[2] آراسته چندانک کند چشم تو کار
نار و نارنج و ترنج و به و سیب و انگور	در[3] رسانیده درو میوهٔ امسال بپار[4]
بلبلان نغمه سرایند ز هر سوی گوئی	چنگ دارند بچنگ اندر و نی در منقار ١٧٥٠
واندر آن باغ یکی فرش ببالای دو مرد	طول و پهناش ز هر سوی چهل رش بشمار
قبه‌ای بر سرش افراشته تا طارم ماه	که چو خورشید درو خیره همی شد دیدار
بام و برجش بزر آراسته چون روی عروس	در و دیوار جلا داده بطلق آئینه وار
قصر مانیش[5] رف باغ ارم ساحت صحن	طاق کسریٰش در و سد سکندر دیوار
سطح[6] او زا زرخ روشن چو زا شنگرف	سقف او را ز پر سبز[7] ملائک زنگار
چونه و سنگ جدارش[8] همه قلعی رخام	تخته و چوب درش صندل چینی عود قمار
وز بساط یمن و مفرش شیراز و دمشق	همه آراسته بیرون و درون چون نگار
چون نظر کرد درین گنبد گردون فرسای	رنگ برگشت[9] ز رویش چو پری دیدهٔ صغار
گفت[10] این جای چه جایست بدین زینت و زیب	باز این باغ چه باغست ز انواع ثمار[11]
گفتم این مدرسه و باغ شهنشاه جهانست	اندرون آی که یک[12] حسن ببینی به هزار ١٧٦٠
چون درآمد ز درش دید در آن جنت خلد	قاصدان صف زده هر سوی ملائک کردار
عالمان[13] عربی لفظ و عراقی دانش	همه در جبهٔ[14] شامی و بمصری دستار
هر یکی نادرهٔ دهر در انواع هنر	هر یکی واسطهٔ عقل در اطراف دیار
در فقاهت[15] بخارا و سمرقند نشان	در بلاغت بحجاز و به یمن مجد و مشار[16]

١- ا: ریحان گل؛ ب: و ریحان و گل ٢- ا، ب: رستهٔ آراسته؛ تصحیح قیاسی: کذا ٣- ا: که؛ ب: در ٤- ا: بیار؛ ب: سار؛ متن تصحیح قیاسی ٥- ا: قصر مانیش سرد؛ ب: مانی شرف باغ ارم؛ متن تصحیح قیاسی ٦- ا: سطح ادراز رخ روشن حوزا سکرف؛ ب: سطح آذراز رخ روشن حورا سنگرف؛ تصحیح قیاسی: کذا ٧- ا: ز بر سبز ملایک رنکار ٨- ا: کذا؛ ب: حدارس همه حلبی رحام

٩- ا: برکشت زرولیش حوبری دیده صعار؛ ب: گشته؛ تصحیح قیاسی: کذا ١٠- ا: کفت اس حارجه حالیسب بدس زنب وزیب؛ ب: جای چه؛ تصحیح قیاسی: کذا ١١- ا: کذا؛ ب: شمار ١٢- ا: یک حسن بر ببینی بهزار؛ ب: حسن.

١٣- ا: عالمانی عربی لفظ؛ ب: و عالمان ١٤- ا: همه در حله شامی و بمصری؛ ب: جبه شاهی ١٥- ا: فقاهبت؛ ب: کذا

١٦- ا: بیمن مجد و مشار؛ ب: بیمن و مسجد منار.

صدر آن محفل و سر دفتر آن استادی که ز سر تا بقدم صورت عقلست و وقار

باز آهسته در آورد سر اندر گوشم کرد از نسبت این صاحب و رسم استخبار

گفتم این عالم آفاق جلال الدین است رومی آن کز لقبش[1] ری کند و روم فخار

مخلص خاص شهنشاه و دعاگوی قدیم که نظیرش ندهد گردش چرخ دوّار

راوی هفت قراة[2] و سند چارده علم شارح پنج سنن[3] مفتی مذهب هر چار

گر بخواهی شنوی سحر حلال سخنش یک زمان گوش دل و هوش بقولش بسپار ۱۷۷۰

پس نشستیم[4] و ز گفتارش انواع علوم اخذ کردیم ز تفسیر و اصول و اخبار

همچنان[5] یکدگر از طالب علمان هر سوی بر فلک برده صدا از غلغل[6] و بحث و تکرار

ساعتی چون شغب و شور و جدل[7] ساکت شد اندر آورد ز در خورد نیش خوان سالار

آسمان[8] رنگ بیار است ز نان مائده‌ای کاسه و صحن در و همچو کواکب به قطار

صدر[9] و باره همه آوند سفافیه چو من کرده[10] پر نانخورش خاصه سلطانی بار

همه درّاج و کبوتر بچه و کبک و کلنگ ماهی و مرغ مسمّن بره کوه و قار

نار[11] دان و شکر و لوز و نوافج در وی زعفران و صندل[12] و مشک و همه چیز از افزار (کذا)

قرص[13] ریان و زلیبا و دگر سر باریش خشت[14] لوزینه تر و خشک بهر سو انبار

راست گوئی که بیار است بهاری ز نعیم صحنها برگ[15] صفت کاسه در و نرگس وار

۱-۱: کز لقبش ...... فخار؛ ب: کز نسبتش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۲: کذا؛ ب: قراد مبده ۱-۳: پنج سنن مفتی مذهب هر چار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۴: کذا؛ ب: شنیدم ز گفتارش ۱-۵: کذا؛ ب: ر همچنان ۱-۶: ز غلغل و بحث تکرار؛ ب: صدا غلغل و بحث و تکرار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۷: شور جدل ساکن شد؛ ب: شور و جدل ساکر سد؛ تصحیح قیاسی؛ کذا.
۸- این شعر در "ا" است و بس ۱-۹ (حاشیه): صدر و بار و همه آوید شافه ر)؛ ب: صدر و باره همه اوند شقافیه چو من.
۱-۱۰: کرده پر ناخورش خاصه سے ر؛ کرده بذ ناخورش خاصه سلطانی بار. ۱-۱۱: نار دان و شکر و نور حوایج در وسے؛ ب: ناردان نو شکر و نور حوایج در وی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۲: صندلی و مشک به افرار؛ ب: صندل و مشک همه را قرار.
۱-۱۳: قرص ریان و زلیبیان... بش؛ ب: قرص بریان زلیبا و دگر آرائش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۴: خشت نوزینه؛ ب: خشت و لوزینه؛ تصحیح قیاسی: کذا. ۱-۱۵: برکه؛ ب: صحنها برگ ..... نرگس زار؛ تصحیح قیاسی: کذا.

سبزهٔ و تر و تازه گلشن نار سپید (کذا)[1] نار شیر[2] بیش طبق میوه تر و ش آچار ۱۷۸۰

واندر آن همه بردست[3] قدحهای حلب (کذا) کرده با شربت حماض[4] شراب به و نار

درگلاب عدن[5] آمیخته جلاب نبات | بریخ و مشک[6] سرشته عسل نوش گوار
چون بپرداخت زمان محفل واز شرب نوش | سفره برداشته شد دست کشیدند اخیار
برگ داران شده در زدادن تنبول دوان | برگ دانهای زر و سیم گرفته بکنار[7]
بیرها[8] چون گل صد برگ چو گل تازه و تر | دوخته آن گل صد برگ بیک سوزن خار[9]
زعفران[10] آهک ولقد مزه و عنبر بوی | چرب پهلو و تر اندام و ملفظ رخسار[11]
بعد ما کین همه ترتیب[12] طعام آخر شد | خادمان در صف خدمت شده باستحضار[13]
برمزید نعم و دائمیِ دولت شاه | مدد فاتحه کردند بترتیب خیار[14]
دست برداشت ثناخوان و دعا کرد آغاز | بنوای که دمش[15] بود مگر موسیقار
کای برآرندهٔ افلاک و نگارندهٔ خاک | وی نمایندهٔ تدبیر و گشایندهٔ کار ۱۷۹۰
دولت شاه زمان همچو زمان دائم کن | سایهٔ شاه جهان بر سر ما قائم دار
نور چشمان جهانجوی جوان بختش[16] را | دربرش[17] پیر کن و در نظرش برخوردار
او درین دعوت[18] و ز آمین ملائک بر چرخ | غلغل افتاده چو در باغ ز قمری و هزار
باز از آنجا بسوی خانقه خاص شدیم | یعنی از درس مقامات ملاعین[19] بحذار (کذا)

۱-۱: سبزه سه تر د تازه گلشن نار سپید؛ ب: سبزه تر و تازه گلشن باز سپید ۲-۱: کذا؛ ب: نار سر ش طبق میوه بر دس احاد ۳- در "ا" خوانا نیست؛ ب: بردست قدحها جبله؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴-۱: حماض شراب انار؛ متن تصحیح قیاسی. ۵-۱: کذا؛ ب: گلاب ن ۶-۱: (ناخوانا)؛ ب: یخ مشک رشه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-۱: بکنار؛ ب: یکبار ۸-۱: چون کل صد برگ جو کل؛ ب: برها چون گل صد برگ چو گل؛ متن تصحیح قیاسی ۹-۱: (ناخوانا)؛ ب: سورت خار؛ متن تصحیح قیاسی. ۱۰-۱: زعفران انک ولعد مزه و عنبر بوی؛ ب: زعفران انک و لعد مزه عنبر بوی ۱۱-۱: کذا؛ ب: جرب پهلو و تر اندام سعط رخسار. ب: جهار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-۱: بعد ما کس همه ترتیب طعام آخر شد؛ ب: بعد ما کس همه تر ست طعام آخر شد ۱۳-۱: الحضار؛ ب: ما انکار؛ متن تصحیح قیاسی ۱۴-۱: جار؛ ب: جهار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵-۱: دمش بود مگر موسقار؛ ب: دس بود مگر موسقار ۱۶-۱: (ناخوانا است)؛ ب: جوانجشش ۱۷-۱: دربرش پرکن و در نظرش برخوردار؛ ب: برکن و در نظرس برحون ۱۸-۱: درین دعوت و آمین ملائک رحرخ؛ ب: دعوی آمین ملائک بر چرخ ۱۹-۱: ملاعین بحذار؛ ب: ملاعس بحذار

قبها بود منور چو مه و مهر پر آب[1] ساده چون بیضهٔ سیمرغ فراز کهسار
زیر هر قبه یکی طلب[2] قلندر چه طلب شاهبازان براری و نهنگان بحار[3]
همه شیران سیه جامه و همه پیلان سفید[4] پاکبازان مجرد ز دو عالم بیزار
حاجیان حرم و[5] قافلهٔ عرس جلیل زائران قدم و رهبران سفار
ره نوردان[6] مه و سال بصحرا و بدشت زنده داران شب و[7] روزگیان اسحار
همه را عیش مهیا شده از دولت شاه میوه و مائده و صوف و سلاح و دینار ١٨٠٠
همه مشغول دعا و همه مستغرق شکر برمزید نعم[8] شه به "عشی و ابکار"
بدگر صفه رسیدیم چو ایوان[9] بهشت عارفان جمع بدیدیم چو اصحاب الغار
صوفیان در صف بالا و مولا[10] در پیش محرمان[11] سوی یمین حیدریان سوی یسار
همه پیران کهن سال و[12] جوانان لطیف همه گردان جهانگیر و[13] سران سیار
همه ابدال سکندر دل و مهدی سیرت همه اوتاد مسیحا نفس و خضر شعار
همه را جامه سیاه و همه را نامه سفید همه را روی ز نور و همه را سینه ز نار
پیر آن ملت سجاده نشین آزادی که همی تافت جبینش چو شموس واقمار
چون[14] بدید آن اثر نور مرا گفت این کیست گفتم[15] این که دگر چون مه و مهر منار (کذا)
شیخ[16] الاسلام جهان قطب زمان صدر الدین آنک در خلقت[17] او هست جهان را اقرار

١-١، ب: براب ٢-ا: تلب؛ ب: تلب قلندر حه طلب ٣-ا، ب: براری ونهنگان بهار ٤-ا: کذا؛ ب: سپید
٥-ا (حاشیه): حاجیان حرم وقافله مرس جلیل - ن قدم و راهبران سفار؛ ب: ..... قدس رسید- ...... راهبران سفار ٦-ا (ناخوانا)؛ ب: ره تون دان؛ متن تصحیح قیاسی ٧-ب: روزلسان؛ متن تصحیح قیاسی ٨-ا: شه عالم لشی وابکار؛ ب: برمزنده شه عالم لشی د ابکار؛ متن تصحیح قیاسی ٩-ا: حولیوان بهشت؛ ب: کیوان؛ تصحیح قیاسی: کذا.
١٠-ا: کذا؛ ب: مودان درپس ١١-ا: بحرمان سوی یمین حسب؛ ب: بحرمان سوی یمین وحیدر مان سوی یسار؛ تصحیح قیاسی: کذا ١٢-ا، ب: کذا ١٣-ا: (ناخوانا)؛ ب: وسران سیار ١٤-ا، ب: چون بدید آن اثر نور مرا گفت این کیست.
١٥-ا: گفتم این چو مه و مهر منار؛ ب: ... چو مه و مهر منار ١٦ شیخ الاسلام جهان قطب زمان صدر الدین، گفتم این که دگر چو مه و مهر منار.
آنک در خلعت او هست جهان را اقرار ١٧-ا: انکه در خلعت او هست جهانرا اقرار؛ ب: آنک در خلعت او......

مشرق نور ازل مشرف[1] احکام ضمیر — محرم[2] کعبهٔ جان محرم سرّ الاسرار ۱۸۱۰

محیی[3] دین سلف شیخ بهار الملت — زکریا[4] که بدو فخر کند خویش و تبار

یک زمانی بسر حلقهٔ[5] او بنشستیم — نوش کرده[6] نفسی داروی دلهای فگار

گفت اکنون مددی خواه[7] بسرای که بهت (کذا) ساعت و وقت مبارک مه و انجم انصار[8]

دست بوسید و دعا جست ز من[9] و او دهر — آمدیم از در دروازه برون پی اغیار

اول از شهر چو در مسجد آدینه شدیم — آنک او راست شه[10] مشرق و مغرب معمار

مسجدی دیده چه مسجد که جهانی در وی — آسمانی ز گهر کرده زمینی ز نضار[11]

چو فریبنده بهشتی که اگر بیند حور — بدل و دیده شود بر رخ او عاشق زار

طاق بر طاق بر آراسته چون قوس قزح — قبه بر قبه بر افراخته چون ابر بهار

بر سر هر فلکی ساده[12] پر از سیم سپید — ماه منجوق[13] ز زر سرخ فروزان چو شرار

خط دیوار وی و[14] دائرهٔ طاقش را — رشتهٔ[15] صبح شده مسطر و گردون پرگار ۱۸۲۰

بام و صحن[16] فلک آسا و زمین پیمایش[17] — آنچنان برده برون از حد[18] وهم و افکار

این[19] به پهناش به پهنای زمین گیرد عیب[20] — وآن بلندی ز بلندی فلک دارد عار

وهم عاجز شده ز اندیشه و چشم از دیدن — زآن هنرها که برآن سنگ نموده حجّار[21]

نقشها ساخته بر سنگ که هرگز نتوان
آنچنان نقش برانگیخت ز سوزن نجّار[22]

۱-ا: کذا؛ ب: مشرق ۲-ا: کذا؛ ب: محره ۳-ا: یحیی ابن خلف شیر.... (محو شده)؛ ب: یحیی ابنا خلق شیخ بهار الملت. ۴-ا: ذکریا؛ ب: دکرن؛ متن تصحیح قیاسی ۵-ا: (ناخوانا)؛ ب: برحلقت؛ متن تصحیح قیاسی ۶-ا، ب: کرد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-این شعر از «ب» نقل کرده شد ۸-ب: ابصار؛ متن تصحیح قیاسی ۹-ا: من او؛ ب: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: سر ۱۱-ا، ب: زنصار ۱۲-ا: ساده برار سم سپید؛ ب: ساده بریدیم سپید؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳-ا: کذا؛ ب: صحوق ۱۴-ا: خط دیوار دی دایره؛ ب: خط دیوان دی و دائره ۱۵-ا: رشة.... وگردون برکار؛ ب: رشتهٔ صبح مسطر گردون. ۱۶-ا: کذا؛ ب: صحت ۱۷-ا: کذا؛ ب: بمانس ۱۸-ا: حد و وهم؛ ب: کذا ۱۹-ا: نه پهناش به پهنا ر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲۰-ا: کذا؛ ب: عس ۲۱-ا: بنجار؛ ب: زد نجار ۲۲-ا: بخیار؛ ب: بحار؛ تصحیح قیاسی: کذا.

آن را که عونِ عصمت و تائید کردگار — خواهد گزید بر همه ابنای روزگار

اول سرشته طینت و ترکیب جسم او — از عنصری[1] بهین کند و گوهری خیار

وانگه[2] باعتدالِ مزاج و کمالِ نفس — آرایدش[3] به تن چو یکی دُرِّ شاهوار

زان پس چو آفتابِ جمالش[4] طلوع کرد — از مشرق مشیمه[5] سوی گردون گاهوار (کذا)

فرمان دهد که پروردش با هزار ناز — از شیر لطف دایه اقبال کردگار

تا چون سواد طرّه بپیراست همچو لیل — وز رخ بیاض غره بیاراست چون نهار ۱۸۳۰

بالا کشید قامت و چون سر[6] و تازه کرد — جعدی بنفشه رنگ و[7] رخی همچو لاله زار

از کلکِ فیض کاتبِ الهام ایزدی — بر لوح جانش نقشِ[8] فضائل کند نگار

مائل شود طبیعتِ او بر جهاد و جود — راغب بود روانش بر دانائی[9] و وقار

گرد و دلیر و جلد و جوان مرد[10] و پارسا — خوش خوی و تازه روی دلارام و بردبار

اینجا شود سزای امیری و در سرش — افتد هوای نوش و بزرگی دگیر و دار

آموزد از ملازمهٔ[11] صحبتِ ملوک — از آب[12] و داب مجلس و آدابِ بزم و بار

وانگه چو کوس دولت او در جهان زنند — و انجم کنند دُرِّ سعادت برو نثار

بر دستِ او دهند ز دیوان آسمان — بر فرق او نهند به فرمان کردگار

اقلید[13] گنج دولت و اقبال جاودان — ظلّ همای نصرت و تائیدِ پایدار[14]

از فرّ او چو از رخ فرخندهٔ خلیل — روید میان آتشِ سوزنده مرغزار ۱۸۴۰

۱-ا: ارعنصری بهین ۲-ا: دانکه ۳-ا: بتش حو یکی ۴-ا: حوآفتاب حالس ۵-ا: مشیمه؛ ب: مسمه ۶-ا: قامت چون شرق تازه؛ ب: قامت چون سرو تازه ۷-ا: کذا؛ ب: رنگ رخی ۸-ا: بنقش فضایل کند نگار ۹-ا: بدانای وقار؛ ب: کذا ۱۰-ا: جوان مرد پارسا؛ ب: کذا ۱۱-ا: از ملازمه ارصحبت؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا: دازاپ ودآب مجلس وآداب بزم دبار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳-ا: کذا؛ ب: اقلیم ۱۴-ا: کذا؛ ب: تایید بایدار.

وز[1] زمین او چو از کف موسی[2] و پای خضر — آید برون ز سنگ سیه آب خوشگوار

هر سخت تر مهم که در اندیشه آیدش — آسان بر آید از کرم آفریدگار

هر خار و خاره ای که بر آن سایه افگند — یاقوت دار غوان شود آن خاره سنگ و خار[3]

اینک برین حدیث که گفتم گواه عدل — بخت بلند و طالع میمون و نامدار

سر لشکر ممالک و سر دفتر ملوک — سر نامهٔ سعادت و سرمایهٔ یسار

صفدار مملکت ملک الشرق شیر دل — والاحسام دولت و دین ملجاء کبار

لشکر کشی که نعل سم مرکبان او — بر تارک زمانه سزد تاج افتخار

دین پروری که بر در دولت سرای او — اجرام[4] گشته خادم و ایام پیشکار[5]

روشن بنور طلعت و فر جبین اوست — ایوان کامرانی و میدان کارزار

از صیت او شده ست معطر مشام خاک — چون جرم کوه از نفس نافه تتار ۱۸۵۰

چندین مناقب است کز آثار[6] تیغ اوست — روشن چو آفتاب[7] جهانتاب ز اشتهار

چندین مآثر است که از فیض دست او — اطراف شرق و غرب گرفتست صبح وار

گر بایدت که رمزی ازان جمله بشنوی — یک لحظه گوش هوش بگفتار من بدار

باری نخست فتح او بنود از دهدیات (کذا) کز بندگانش ماند بتاریخ یادگار

بنگر کنون که جلوه دهم این عروس را — در بهترین لباس عبارت باختصار

آن روز کز[9] مراحم شاهانه بر ملک[10] — کردند اضافه همه اقطاع تا[11] بهار

بودش خراج سال ز دیوان پادشاه — ششصد[12] هزار تنکهٔ سرخ از زر عیار

و این[13] مال در خزانهٔ موفوره می رسید[14] — هر سال بی تفاوت و بی نقص و انکسار

۱-ا :کذا ؛ ب : داز ۲-ا : ارکف موسی و پای خضر ؛ ب : موسی خضر ۳-ا : سنگ خار ؛ ب :کذا ۴-ا : اجرام کشته ؛ ب : بهرام ۵-ا : شکار ۶-ا : کر اثار تیغ اوست ؛ ب : تیغ او ۷-ا : آفتاب وجهانتاب راشتهار ۸- این شعر از "ب" نقل کرده شد ۹-ا : کن ؛ ب : کز ۱۰-ا ، ب : فلک ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۱-ا : اضافت این همه اقطاع ماهار ؛ ب : باهار ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۱۲-ا : شعصد ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-ا : دین ؛ ب :کذا ۱۴-ا ، ب : می رسد ؛ متن تصحیح قیاسی.

الا در آن سنه که در اثنای آن ملک — لشکر بسوی جاجنگر[1] برد ازین کنار

کان مال بر رعیت و بر[2] رای مانده بود — و آن دم که شد رجوع سپه اندرین مدار — ۱۸۶۰

باز سپید مملکت و شیر سرخ رزم — یعنی ملک چو کرد در آن ناحیه[3] شکار

پنجه هزار بردهٔ پاکیزه در سه ماه — جمع آمد از نهوب و مویشی نود هزار

مفروغ شد بقیه[4] محصول سال حال — و آن باقیی که مانده بر آن رای نابکار[5]

پیکی[6] ز حضرت آمد و آورد بر ملک — فرمان پادشاه بطغرای کامگار

مضمونش این که گرند هر رای بادیه — مالی که باقی است بر او از خراج پار

فرموده ایم تا که بر آرد به تیغ[7] تیز — گرد[8] از نهاد او ملک الشرق نامدار

والا ملک بموجب فرمان برای مال — از خیل خاص کرد روان سوی رود بار

باز آمدند بی زر و دنبال هندوی — آورد پاسخش[9] همگی عجز و اضطرار

کامسال مال نیست ولایت شدست نهب — ور می کند ملک بیکی ثلث اختصار

از بهر کجا بود برسانم به فرصتی — با این همه بر أفت و لطفم امیدوار — ۱۸۷۰

گفتش ملک که از تو نمی خواهم آنچه[10] نیست — مالی که بر ده ای طلب آنست بی نقار[11]

وانگاه پیش تر طلبید آن رسول را — گفت این همه[12] فسانه و افسون بجا گذار

از من برو بگوی که آن ناسپاس[13] را — کای جان بحرص مال درافگنده در وبار[14]

اکنون هنوز هیچ نرفتست اگر دهی — مالی که هست بر تو شود جانت رستگار

ور نی چو من بقصد تو پوشم سلاح جنگ — و آرایم این سپاه گران را گزاف[15] کار

وز لشکر و ولایت و خیل و خواص تو — از تیغ بی دریغ بر آرم همه دمار

۱-۱: حاجنگر بردارین کنار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-۱: بررعیت دبراری؛ ب: رعیت براری ۳-۱: ناحیت؛ متن تصحیح قیاسی
۴-۱: بقیه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵-۱: ناپیکار؛ ب: کذا ۶-۱: پیکی؛ تصحیح کذا ۷-۱: بتیغ وتیر؛ ب: کذا
۸-۱، ب: کرداز نهاد ۹-۱: باسخش همکی ۱۰-۱: انچ نست؛ ب: انچ ۱۱-۱: بی نقار؛ ب: کذا
۱۲-۱: کذا؛ ب: این قسانه ۱۳-۱: که آن سپاس؛ تصحیح کذا ۱۴-۱: دوربار؛ ب: دردیار
۱۵-۱: گرافه کار؛ ب: کرفه کار؛ تصحیح قیاسی: کذا.

آن روز هیچ دست نگیرد ترا سپاه — وآن لحظه هیچ سود ندارد باعتذار[1]

از من چنین مدان که امان یابی از فریب[2] — وین هم گمان مبر که رها گردی از فرار[3]

گر همچو ماه بر سر گردون کنی مقام — ور[4] همچو مهر در تک دریا کنی قرار

از تیر جان ستانت فرود آرم از سپهر — وز زخم جان ربات برون آرم از بحار ۱۸۸۰

داد این پیام و گفت فرستاده را برو — فردا که فرصت است جواب[5] سخن بیار

آنچ از ملک شنید سخنهای نرم و گرم — بر رای رفت و گفت رسول سخن گزار[6]

دانست رای نیز[7] که کارش بجان فتاد — وز خجل دل بدادن مالش نداد[8] بار

بگذاشت[9] راه صلح و ره جنگ پیشه کرد — بر حکم اضطرار نه از روی اختیار

مشغول شد بتعبیهٔ[10] جیش و سازِ جنگ — مصروف کرد فکر بترتیبِ کار و بار

با چلیه[11] و حمائل و نعل و نیام زر — داد از پیِ وغا به دلیران جان سپار

زینسان هزار نیزهٔ خطی کزلوک دست — چون آفتاب نیّر[12] و چون مرقدش نزار

زینسان هزار درع یمانی[13] که حلقهاش — چون عقدهای جعد بتانت تنگ و تار

غیر از کمان چاچی[14] و چینی که شکل اوست — چون ابروان لعبت کشمیر و قندهار

خارج ز نیزه‌ها[15] و خدنگ خطائی آنک — از پر کرگس است و ز پیکانِ آبدار ۱۸۹۰

داد اینچنین سلاح بیاران دو وقتِ صبح — کاید برون سپیده ازین نیلگون دثار[16]

آوای کوس و نغمهٔ نای از در سرای — بر آسمان رسید ز بس رفعت و جهار

یکسر سپه[17] بگردِ سراپرده شد محیط — بسته سلاح و ساخته جنگ[18] انتصار

۱-۱: باعتذار؛ ب: باعندار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۲: بدان که امان مانی ازفریب ۱-۳: گردی ارقرار؛ ب: رهاکری از قرین؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۴: ب: وز؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۵: جواب سخن سار؛ تصحیح قیاسی ۱-۶: سخن کدار؛ ب: کذا ۱-۷: رای تیرکه کارش بحان ساد ۱-۸: مداد؛ ب: کذا ۱-۹: نگداشت؛ ب: بگداشت ۱-۱۰: بتعبیه حیش وسار حنک؛ ب: سارجنک؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۱: باحلیه وحمایل ونعل ونیام رزم؛ ب: حیله .... نیام رز- ۱-۱۲: نیره؛ ب: پر ۱-۱۳: درع یمالی که حلقهاش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۴: غیراز کمان حامی وحیس که شکل؛ ب: غیراز کمان جاجی وحسی که سکل ۱-۱۵: خارخ زمین ها ء خدنک وخطای رنک؛ ب: خارج زنیزهای خدنک دخطاسی اکک ۱-۱۶: کذا؛ ب: ونار ۱-۱۷: کذا؛ ب: یکسر سر سپه بگرد ۱-۱۸: ساخته جنک وانتصار؛ ب: ساخته حنک انتصا-

چندان[1] که آفتاب سر از کوه برکشید[2]	وز نور کرده چهرهٔ آفاق را منار	
خورشیدِ روزگار بسعادت بفالِ نیک	بر آسمان مرکبِ اقبال شد سوار	
وآوازِ طبل و نغمه و نای و نوای[3] کوس	چون نفخ[4] صور فرقِ فلک را دریدتار	
یکسر زمین سپید شد از مرد و از سلاح	یکسر هوا سیاه شد از گرد و از غبار	
از موجِ تیغ و فوج سواران تو گوییٔ	دریای آهنست همه کوه و دشت و غار	
میر اندرین سپاه چو نزدیک شد دمی	کرد از برائے تعبیهٔ جنگ[5] آبدار (کذا)	
اول سپاه خطه و فوج مقدمان	فرمود تا به میمنه باشند استوار	۱۹۰۰
وز سوی میسره حشم شاه[6] چند فوج	از خیل[7] پایکان و سواران چهل[8] هزار	
در ساقه سپه حشم[9] مملوک و فرقه ای	از بندگانِ مخلص و یارانِ دوستدار	
وآنگه بقلب گاه[10] بجرانب ستاده کرد	میرانِ حضرت و گروهی[11] چند یارِ غار	
خود با هزار و اند سوارانِ درع پوش	کز خیلِ خاص اوست رکابیش هاموار	
یکسر ز خود و جوشن و ساقین و ساعدش	غرق اندرون آهنِ پولاد[12] استتار	
هر یک بهادری که بکشور نشان دهد	بر پشتِ تازیان همه برگستوان سوار	
آراست همچو سد سکندر صفی در اند	چون پیش رو مقابلِ دروازهٔ حصار	
چنگیز[13] نیز با سپه خواصگان خویش	می گشت گرد قلعه[14] و می کرد چهل کار	
اوّل نگاهبانیٔ حصن و فصیل را	زان لشکری که بر در او داشت اعتبار[15]	
سرتا سر حصار سنان دوخت بر سنان	سرتا سر فصیل[16] سپر بر سپر قطار	۱۹۱۰

۱-۱: چیندانک؛ ب: کذا ۲-۱: کشد؛ ب: کذا ۳-۱: نوازکوس؛ ب: کذا ٤-۱: نصح صور..... دریدبار؛ ب: کذا ۵-۱، ب: تعبیه جنک ادار ۶-۱: شن جند؛ ب: شن حد؛ متن تصحیح قیاسی ۷-۱: وز؛ ب: کذا ۸-۱: وجل؛ ب: وجهدار؛ تصحیح قیاسی کذا. ۹-۱: (ناخوانا) ..... مملوک ورقه؛ ب: درساقه سپه وحسم وفرقه؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰-۱: (ناخوانا)؛ ب: گاه ۱۱-۱: کرہی؛ ب: کذا ۱۲-۱: داستتار؛ ب: کذا ۱۳-۱: (ناخوانا) نیز؛ ب: جنکر باسپه؛ متن تصحیح قیاسی ۱٤-۱: قلعه می کرد حهل کار؛ ب: ومیکرد جهل کار ۱۵-۱: لشکری بردراو داشت اعتبار؛ ب: لشکری که بر دراو داشت اعسار. ۱۶-۱، ب: صفیل؛ متن تصحیح قیاسی.

ناوک زنان[1] نشاند بالای برجها | تیر افگنان گذاشت بهر کنگری چهار
وانگه همه سپاه سوار و پیادگانش | بر پنج جای کرد بتقسیم[2] انحصار
پور[3] رمیانه باحشم شهر بر یمین | عارض بجمله لشکر اطراف بر یسار
رایان و رادتان قدمیش مقدمه | یاران و چاکران که جدید[4] ند ساقه دار
خود باهمه اقارب و خویشان و خواصگان | در قلب بود و[5] از صف آراست بی حرار
القصه چون سپاه ملک حلقه کرد و حصر[6] | واز هر طرف سری بیکی[7] لشکری خیار[8]
بر کوفت کوس رزم و برآمیخت تیغ کین | بگشاد چنگ قهر و درآویخت پی[9] نقار
وآن قوم نیز[10] خنجر و زوبین و تیغ و تیر | کردند بر سران سپه چون رمی[11] جمار
از جنگ و جوش هر دو سپه شد قیامتی | کز دست هوش رفت عنانهای[12] اصطبار
گردی سیاه خاست که چون تیرگی شام | دریا[13] و دشت و کوه بقطران نهفت و قار ۱۹۲۰
هامون زگرد[14] کوه پر آتش شد و دخان (کذا) | گردون[15] زتیغ و تیر پر از شعله و شرار
لاسیما[16] بسوی ملک کاندر آن مقام | بود دست قلب معرکه و موضع دمار[17]
از جوی خون بقعر ثری سر کشید سیل | واز[18] جوش او برآمده بر آسمان بخار
در کردن حواشی و آوردن حشم | در بستن فصیل و در آراستن[19] حصار
وانجا ملک دو روز دگر ماند منتظر | روز سیوم که از حد بگذشت انتظار

۱-ا: کذا؛ ب: ناوک نشاند ۲-ا: بتقسم وانحصار؛ ب: بلشکری که بردراو داشت اعسار ۳-ا، ب: پورمیانه؛ متن تصحیح قیاسی ٤-ا: کذا؛ ب: حدیدند ۵-ا: اصف اراست بی حرار؛ ب: کذا ۶-ا: (ناخوانا)؛ ب: حلقه کرد حضر ۷-ا: (ناخوانا)؛ ب: یکی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸-ب: خار ۹-ب: بی نقار؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰-ا: نیر حنجر و زوبین وسح ونز؛ ب: بهر خنجر و زوبین تیغ و تیر ۱۱-ا: رمی حون جمار؛ ب: رمی چون حمار؛ متن تصحیح قیاسی ۱۲-ا: (ناخوانا) عنهار؛ ب: عنانها و اصحصار؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-ا: دریا و دشت کوه بقطران بهفت وتار؛ ب: دریا و دشت و کوه بقطران نهفت مار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱٤-ا: زکرد کوه؛ ب: زکرکرد پر آتش و دخان؛ تصحیح قیاسی: کذا. ۱۵-ا: کردم؛ ب: گردم؛ متن تصحیح قیاسی ۱۶-ا: لاسیما؛ ب: لاسما ۱۷-ا: (ناخوانا)؛ ب: دمار؛ متن تصحیح قیاسی ۱۸-ا: در جوش او برآمد بر آسمان نخار؛ ب: کذا ۱۹-ا: کذا؛ ب: اراستن.

دانست این که بخت بداندیش رای را | افگند در دماغ خیالات کوکنار[۱]

نفس خسیس[۲] و رای رکیکش همی کند | تعلیم ناسپاسی و تلقین اغترار[۳]

صفدار شرق نیز بتدبیر کار او | با خاطر خجسته و بارای هوشیار

بنشست در مشاورت رزم و محضری[۴] | بست از[۵] سران لشکر و میران کاردار

فرمودشان که هر چه ببینند[۶] مصلحت | بی[۷] خوف و بی خلاف بگویند آشکار ۱۹۳۰

گفتند کای کلید ممالک سنان[۸] تو | خالی مباد از چو تو سرشکری دیار

معلوم رای روشن و میمون ضمیر تست | کاین قطعهٔ زمین که عروسیست پرنگار[۹]

از قوت سپاه و زسختی جای اوست | کش تاکنون شهی نگرفتست درکنار

چندین حصارهاست که از اوج[۱۰] آسمان | دارد حصین کنگره هریک هزار غار[۱۱]

صد خندق است در بن هر قلعه محیط | هر خندقی ز آب[۱۲] چو دریای بی کنار

عرادهای بی عدد و منجنیق ها | از آسمان چون صاعقه ها گشته سنگبار[۱۳]

وین رای هم بقوت[۱۴] و قدرت چو بنگریم | رای است درمیانهٔ رایان[۱۵] بزرگوار

نی گنج را حساب و نی اقلیم را قیاس | نی اسپ را نهایت و نی مرد را شمار

قصد چنین مقامی و قلع[۱۶] چنین کسی | ناممکن است بی مدد لشکر جرار[۱۷]

کز امر شاه جمله امیران مملکت | یکجا شوند و برفگنند این ستیزه کار[۱۸] ۱۹۴۰

والاملک چو این سخن از صفدران شنید[۱۹] | فرمود کاین[۲۰] حدیث نگویند زینهار

داند جهان[۲۱] که بهر چنین صد سپاه من | تنها بسنده ام بمدد نیست افتقار[۲۲]

۱-ا: (ناخوانا)؛ ب: کوکبار؛ متن تصحیح قیاسی ۲-ا: خسیس رای؛ ب: جسیس ورای ۳-ا: اغسرار؛ ب: کذا ۴-ا: محفری؛ ب: محسری ۵-ا: لست ازسران لشکرمران کاردار؛ ب: بست ازسرای لشکر ومیران کاردار ۶-ا: هرجه بپیند ۷-ا: نی خوف نی خلاف بگوید؛ ب: کذا ۸-ا: سنان؛ ب: کذا ۹-ا: سرنکار؛ ب: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: ارواح ۱۱-ا، ب: عار ۱۲-ا، ب: ذیاب جو دریای نےکنار؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-ا: جوصاعقها گشته سکبار؛ ب: سکسار ۱۴-ا: کذا؛ ب: رای بقوت ۱۵-ا: کذا؛ ب: رایاب ۱۶-ا، ب: قلعه؛ متن تصحیح قیاسی ۱۷-ا: جرار؛ ب: جوار ۱۸-ا: برفکنبدان ستیره کار؛ ب: این سره ۱۹-ا: جواین سحن ازصفدران شنسر؛ ب: کذا ۲۰-ا، ب: کراین؛ متن تصحیح قیاسی ۲۱-ا: کذا؛ ب: جهانکه ۲۲-ا: افتعار؛ ب: کذا

محتاج نیستم بدگر هیچ لشکری | با این قدر سپاه که من دارم و تباه
ما را بس است از همه عالم پناه و پشت | عون خدای عالم و اقبال شهریار
فرمود از آن[1] سپس که بصحرا برون برند | دهلیز بارگاه و سراپردهٔ تبار[2]
رنگین کنند از علم آفاق[3] و روی دشت | آراسته بخیمه و خرگاه چون بهار
پروانها[4] برند بر اطراف نائبان | تا جمع گردد آن همه لشکر ز انتشار[5]
هر روز مقطعی ز دگر سوی لشکری | آراسته[6] می رسید بآیین[7] ائتمار
چندانک درمیان دو سه هفته گذشته بود[8] | جیشی عظیم[9] شد که نگنجید در قفار
وانگه بفال[10] فتح از آن جای کوچ کرد | برقصد رای و قلع[11] اعادی بدنجار ۱۹۵۰
برکوفته چو رعد توان[12] کاسهای کوس | وافراخته چو صبح علمهای[13] زرنگار
رعبش نهاده ولوله در آب و آبگیر[14] | سهمش[15] فگنده زلزله در کوه و کوهسار
می راند همچو ماه بهر روز منزلی | با لشکری[16] ستاره شمار و فلک شعار
تا آن زمان که یک دو گروهی نزول کرد | برصورت طویله سپاهست[17] با قطار
فردا چو روز موعد جنگست شب[18] تمام | دردادن سلاح شدش تاب[19] احمرار
اول ز پایگاه هزار اسپ بادپای | هر یک ز تازیان براق اصل برق سار[20]
مه روی و خرد موی و سیه جسم[21] و تیز چشم | خوش گام و خوش لگام و[22] سبک سیر راهوار
آورد تنگ بسته و برگستوان بهم | فرمود بارگی بسواران اختیار[23]

۱-ا: کذا؛ ب: ازاسپس ۲-ا: کذا؛ ب: سبار ۳-ا: کمسدار علم افاق وردی دشت؛ ب: افاق رروی دشت
۴-ا: کذا؛ ب: براها ۵-ا: امشار؛ ب: کذا ۶-ا: کذا؛ ب: ارسبه ۷-ا، ب: ناتیں اسمار؛ تصحیح: کذا
۸-ا: حاشیا: گذشته بود؛ ب: جمع شد ۹-ا: کذا؛ ب: عرمری ۱۰-ا: بفتح وفال ازانجای؛ ب: بفتح و فال ازانجای؛ متن تصحیح قیاسی ۱۱-ا: قلعه اعدای بدبجار؛ ب: قلع اعادی بدبکا؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا: نوان کاسهاکوس؛ ب: نوان ۱۳-ا: وفراخته چو صبح علمهای زرنگار؛ ب: کذا ۱۴-ا: ابگر؛ ب: کذا ۱۵-ا: بسمت؛ ب: کذا
۱۶-ا: کذا؛ ب: باشکر ستاره شمار...... ۱۷-ا: سیاهت باقندار؛ ب: کذا ۱۸-ا: کذا؛ ب: وشب تمام
۱۹-ا: شدش ناباحمرار؛ ب: ناماحرار ۲۰-ا: برق ساز؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲۱-ا: وسیه حشم وتیز خسم؛ ب: خرد موی سه حسم رجسم ۲۲-ا: خوش کام وخوش لکام وسبک سیر وراهوار؛ ب: لگام سبک سیر راهوار ۲۳-ا: احتیار.

دانگه هزار خنجر خون ریز مشرقی — هریک[1] بسان صارم وصمصام وذوالفقار
سوزنده تر ز عشق و فروزنده تر ز عقل — تابنده تر ز نور وشتابنده تر ز نار ۱۹۶۰
هم پیشت او چو ماهی وهم روی او چو ماه — هم گوهرش چو مور وهم پیکرش چو مار

قصیده ۳۶ — ا ۶۱ ب ۶۲ ج ۱۶ — در مدح ملک زاده

اگر بهار بدیع است وگر بهشت نگار — بهار من رخ تست وبهشت من دیدار
مرا چو بوی تو یابم بهار نبود دوست — مرا چو روی تو بینم بهشت ناید کار
اگر بهار گل وسرو و یاسمین[2] دارد — تو یاسمین[3] بری، سرو قد وگل رخسار
خنک کسی که نهد بخت نیک در[4] بر او — زروی وموی تو ماه منیر ومشک تتار
گهی چو[5] تنگ شکر بوسدت بشادی لب — گهی چو خرمن گل گیردت بناز[6] کنار
ز صبح تا بشب افزدن[7] کند نشاط شراب — ز شام تا بسحر نهد بخواب خمار
شب از هوای تو خسپد بخاطری خرم — پگه بروی تو گردد بفرخی بیدار
منم که بر[8] لب آبحیات می میرم — بتشنگی[9] که نکردیم قطره ای ایثار
دلم بدام بلا بسته ای ورشته عهد — اگر بسر نرسانی[10] زدست هم مگذار ۱۹۷۰
بگرگ آشتی از من مرد چو کردی صید — بدان دو آهوی خرگوش خواب شیر شکار
بیا که فصل بهارست وموسم نوروز — زمین ز سبزه وگل گشته آسمان کردار
شگفته بر سر صحرا دمیده بر لب جوی — همه بنفشه ستانست وجمله نرگس زار
ز ارغوان وگل لاله سرو[11] سبزه جوی — جهانست یکسره شنگرف وبوستان زنگار
برسم عید عروسان باغ گردون را — ز شعر دوخته پیراهن وز حله ازار

۱-۱: کذا؛ ب: کسان صارم وصمصام ذوالفقار ۲-۱: وگر بهار گل وسرو ویاسمین دارد؛ ب: وگر..... یاسمن دار ۳-۱: کذا؛ ب: یاسمن بری ۴-۱: سر؛ ب: کذا ۶-۱، ب: تنک بکنار؛ ج: بناز کنار ۵-۱: گهی جو تنگ شکر؛ ب: کذا ۷-۱: افزدن کند نشاط سراب ۸-۱: در؛ ب: در؛ متن تصحیح قیاسی ۹-۱: تشنگی؛ ب: کذا ۱۰-۱: کذا؛ ب: برسانی زدست هم مگدار ۱۱-۱: کذا؛ ب: سرو سره جوی ۱۲-۱: جهانست یکسر شنگرف دبوستان زنگار؛ ب: یکسره سنگرف.

بگوش و گردن شان کرده لعل و مروارید — بساق و سینه فگنده جلاجل و[1] زنار

ز بانگ بلبل و آواز قمریان هر سوی — همه نوای[2] ربابست و لحن موسیقار

اگر نشاط کنی بوستانست جای نشاط — وگر قرار کنی گلشن[3] است جای قرار

نه روز نو تو[4] بدین خوشدلی بود هر روز — نه نو بهار بدین خرمی رسد هر بار

چو هست دولت و اقبال و[5] تندرستی و امن — جمال و جاه و جوانی و مکنت[6] بسیار ۱۹۸۰

دمی مباش ز دیدار دوستان خالی — بدان قدر که توانی ز اندک و بسیار

نشاط مجلس نو روز را فرصیت دان — لقای[7] طلعت اصحاب را غنیمت دار

بنزد[8] اهل حقیقت حیات دانی چیست — همین[9] قدر که رود با حبیب بی اغیار

[10]..... زما یر لب رین ده اند — وحوش مست نشاط و طیور[11] باد کنار

بنزد[12] مردم دانا کسی است دیوانه — که در میان چنین موسمی[13] بود هشیار

بیار باده گلگون که عکس[14] حمرهٔ او — کند برنگ شفق روی آسمان گلنار

میی که گر بنهی همچو ماه در ساغر — بخندد از تف او آفتاب بر دیوار

وگر ز جرعه چکد قطره ای از و بر خاک — دماغ خاک دهد عطسهای[15] عنبر بار

وگر از آن دو سه هشتاد ساله پیر خورد — شود چنان بجوانی که هژده ساله نگار

مرا چو باده خورم تلخ آنچنان خواهم — که نقل می شکر و پسته باشد از لب[16] یار ۱۹۹۰

حریف[17] صاحب دیرینه سال و ساقی نو — نواز کرده خوش الحان ندیم[18] خوش اشعار

مثل زنند که در هر سری بود هوسی[19] — دگر کسی کند از سر جانم[20] استخبار

۱-۱: (ناخوانا)؛ ب: دنار؛ متن تصحیح قیاسی ۲-۱: ربابست؛ ب: کذا ۳-۱: جای کلشنست قرار؛ ب: کذا ۴-۱: روزنو تو بدین؛ ب: روزنولو بدین ۵-۱: کذا؛ ب: اقبال تندرستی امن ۶-۱: جمال جاه جوانی و ملکت ملک بسیار؛ ب: جمال جاه جوانی و ملک ملک سسار ۷-۱، ب: کذا؛ ج: بقای ۸-۱، ب: بزد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-۱، ب: ہمی قدر که رود با جیب ذ اغیار ۱۰-این شعر از "ب" نقل کرده شد ۱۱-ب: بادکسار؛ متن تصحیح قیاسی ۱۲-۱: ب: بزد؛ تصحیح: کذا ۱۳-۱، ب: کذا؛ ج: موسم ۱۴-۱: عکس حمره؛ ب: خمره ۱۵-۱: عطسها و؛ ب: عطسهای ۱۶-۱: بسه باشدارلب حار؛ ب: کذا ۱۷-۱: حریف و صاحب؛ ب، ج: کذا ۱۸-۱: جوش اشعار؛ ب: ندیم جون استعار؛ متن تصحیح قیاسی ۱۹-۱، ب: کذا؛ ج: ہوشی ۲۰-۱: دگر کسی کند ار سیر جانم استخبار؛ ب: حالم؛ ج: جانم استخیار.

زبهقت کشورِ عالم بهشت بارِغ بهشت — زنه سپهر بده[1] میم را ضیم بشمار

مقام[1] و مفرش[2] و مطعوم[3] و مجمر[4] و میوه[5] — مصاحب[6] و می[7] و معشوق[8] و مطرب[9] و مزمار[10]

اگر زانجم گردون بیابم این مطلوب — روم هر آینه خواهم ز آفتاب دیار[2]

ستوده ذات ملک زاده ایکه بر در او — سپهر و مهر[3] دل و دیدگان کنند نثار

همیشه دولت و اقبال بر ستانه او — ملازمند که بابنده ایم و خدمت گار

جهان گشای جوان دولتی که عالم پیر — نیاورد بقرنها[4] چنین نبرد سوار

سپهر همت و حشمت جهانِ جود و کرم — سحاب بزم دل و آفتاب مسند یار[5]

بلند همت و پاکیزه رای و صافی طبع — خجسته طلعت و نیکو خصال[6] و خوب شعار — ۲۰۰۰

بروزِ صید چنان چابکست و تیر انداز — بروزِ رزم چنان صفدر ست و نیزه گذار[7]

که چشم مار[8] بدوزد به نیزه در[9] بنِ کوه — که موی مور شگافد به تیر در شبِ تار

هزار تیر زند بر هدف چنانک بود — نشسته هر سر پیکان[10] بر آن دگر سوفار

ز سهمِ نیزه و تیرش فگند ناخن[11] و ناب — نهنگ در بنِ دریا پلنگ در کهسار

تبارک الله از آن مرکبِ جهان پیمای — که ابر رعد[12] سهیلت جو جرخ بزمن بشمار (کذا)

ز آب و آتش و از خاک و باد دارد اصل — وزین چهار پدید[13] اندر و چهار آثار

چو خاک رام[14] بر آخر بر آتش اندر زین — چو باد در تگ و[15] پویه چو آب در رهوار

سبک روی که اگر در دو[16] دبدیه و دل — نه دیده یابد ازو آگهی نه دل اخبار

بباد ماند اگر باد را بود صورت — بکوه ماند اگر کوه را بود رفتار

نه پای وهم تواند بدو شدن نزدیک — نه چشم[17] عقل تواند ز دور دید غبار — ۲۰۱۰

۱-۱: بده حیز؛ ب، ج: کذا ۲-۱: خواهم زافتاب دیار؛ ب: دثار ۳-۱: مهر دل و دیدگان؛ ب: مهر و دل و دیدکان ۴-۱: بقرانها؛ ب: بقرالها؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵-۱، ب: مسندار ۶-۱: کذا؛ ب: طلعت نیکو خصال و خوش اشعار ۷-۱: نزه کدار؛ ب: کزار ۸-۱: کذا؛ ب: بان ۹-۱: کذا؛ ب: تن ۱۰-۱: لکان؛ ب: کذا ۱۱-۱: ناخن و ناب؛ ب: ناخن و تاب ۱۲-۱: کابر رعد سهیلت جوجرخ بزمن بشمار؛ که ابر و رعد.... جرح ازان انوار ۱۳-۱: کذا؛ ب: بدید اندرو ۱۴-۱: رام بر آخر بر اتش اندر زین؛ ب: دام بر آخر بر آتش اندر زین ۱۵-۱، ب: تک پویه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۶-۱: کذا؛ ب: در دیده ۱۷-۱: کذا؛ ب: نه جسم عقل تواند ز دور دیده غبار.

چو این توُسنِ[1] سبک سیر زیر ران آرد　　زمین زلزله گردد چو روزِ باد بحار

بهر کجا که دو تن در فراز[2] او آیند　　نخست از کرم وجودِ او بود گفتار

از آن شدست چو بلبل جهان بمدحت او　　که طوق منتِ او در گلوست فاخته وار

پس از ثنای خدای و درود پیغامبر　　سخن همین دو بود بر زبانِ او تکرار

بخاز نان همه روز این که هر چه هست بده　　بحاجبان همه روز این که هر که هست بیار

بدان[3] صفت که زبانگِ موذنانِ نماز　　شود گشاده درِ هفت آسمان یکبار

زصوتِ سائلی بر سپهر[4] بخشش وجود (کذا) شود گشاده درِ رزقها[5] هزار هزار

ایا خجسته خیالی که رای روشن تو　　ببیند از تتق[6] غیب صورتِ اسرار

کسی که روی تو یکبار دید در همه عمر　　نه بیند از پس آن روی محنت و تیمار[7]

چو موقفِ عرفاتست[8] آستانهٔ تو　　کزو برآید حاجاتِ سائل و زوّار　　۲۰۲۰

همیشه در بخزان و بهار در عالم　　مساو بند بسالی دو بار لیل و نهار

بهار بزم تو باد از خزان عمر برون　　نهار بختِ تو از لیل تیرگی بیزار

تنت درست و دولت شاد و خاطرت خرم　　زعمر و دولت و اقبال و جاه برخوردار

قصیده ۳۷　　تاریخ محمدی ۲۲　　در مدح سلطان فیروزشاه

منت خدای را که باحسان بیشمار　　آراست این چهار بدایع بدین چهار

افلاک را بانجم و ایام را بعهد　　اخلاق را بشرع و جهان را بشهریار

شاه ملک محاوره فیروزشاه آنکه　　دارد فلک بداغ غلامیش افتخار

سلطانِ شرق و غرب سلیمانِ جن و انس　　دارای بحر و برّ و مسیحای روزگار

۱-۱: جواین تومدنسبک؛ ب: بوند؛ متن تصحیح قیاسی　۱-۲: بهر کجاکه دوتن درفراز؛ ب: فرار　۱-۳: بلاصفت که زبانگ موزنان نماز؛ ب: بلاصفت کز مانگ موذنان نماز؛ متن تصحیح قیاسی　۱-٤: سائل برشهر بخشش وجود؛ ب: سائل بر سپهر　۱-۵: کذا؛ ب: دردر فها　۱-۶: ارتتق؛ ب: مق؛ متن تصحیح قیاسی　۱-۷: کذا؛ ب: محنت و بیمار　۱-۸: ب: عرصاتست؛ متن تصحیح قیاسی۔

با آنکه[1] ز آفرینشِ آدم ابوالبشر — تا عهد شه که دولت او باد پای دار

بسیار بوده اند سلاطین نامور — زر بخش و زورمند و جهانگیر و کامگار

شاهی چنو بدانش و فرهنگ و رای و رزم — با فرّ و با فراست و با حکم و باوقار ۲۰۳۰

هرگز کسی نداد بتاریخها نشان — هرگز کسی نکرد بشهنامها نگار

داداز برادرانِ دگر قربتش فزون — کردش مشیر مجلس[2] خاص و امیر بار

آن شاه[3] چون بمملکتِ دارالبقا شتافت — نوبت سپرد در کف این شاه بختیار

هم در زمان که تخت ببوسید پای او — بخت آمد و گرفت سر ملک در کنار

اول مشارف رزم که بعد از جلوس شد — بودش بخت[4] مغلان حرام خوار

چندان بریخت[5] خون مغل کز نم زمین — بر میرود هنوز[6] سوی آسمان بخار

زان پس چو سوی حضرت دهلی باقبال نیک — رجعت نمود اختر میمونش بی نقار

آمد خبر براه که در شهر فتنه ای — کرد آن وزیر پیر بد اندیش نابکار[7]

چون این خبر بسمع همایون شه رسید — تخندید و بشکفند خانش چو لاله زار

گفت از هزار فتنه چنین باک نیست زانکه — ما واثقیم بر کرم آفریدگار ۲۰۴۰

واثق بدین عقیده همی[8] راند لشکرش — میکرد منزلی بدو منزل باختصار

چندانکه آفتاب علمهای خسروی — افکند سایهٔ کرم و جود بر جوار

از سهم شه چو بازی طفلان بروز عید — گوئی که چون[9] اسپ شد و کاغذین سوار

هر ساعتی امیری و هر لحظه سروری — می کرد خاکبوس همی کرد اعتذار

وآن پیر[10] طوف کرده ز دستار در گلو

اندر میان ستاده سیه روی شرمسار

۱- اصل: تا؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۲- اصل: مجلس و خاص. تصحیح قیاسی: کذا   ۳- اصل: شده؛ متن تصحیح قیاسی

۴- اصل: بودش بخت   ۵- اصل: برتخت؛ تصحیح کذا   ۶- اصل: هنون سوی سوی آسمان؛ متن تصحیح قیاسی.

۷- اصل: پر ..... بابکار؛ تصحیح: کذا   ۸- اصل: همین؛ تصحیح کذا   ۹- اصل: کذا   ۱۰- اصل: پیر؛ تصحیح قیاسی: کذا.

مجرد شو[1] از دین و دنیا قلندر | که راه حقیقی است زین هر دو برتر
جهان چیست دانی بنزدیک مردان | طلسمات ابلیس پر شور[2] و پر شر
بظاهر عمارت بباطن خرابی | قبای جهان را نیابی تو استر
بآبیست زنده ببادیست قائم | چه بر باد تکیه چه برآب پیکر
زنی بی وفایست مکاره گیتی | باندیش[3] تا چند کشته است شوهر ۲۰۵۰
چه سازی تو با او که با کس نسازد | طلاقش بانداز بگذار[4] و بگذر
بقای جهان راست آخر فنایی | بس آنگه[5] چه کبر و منی ای برادر
بزادان بچه هیچ دانی چه گرید | بگوید، نزادی مرا کاش مادر
چو مفلس رود[6] از جهان هر که میرد | گدائیش[7] زشاهست صد بار بهتر
اگر حصن سازند از سنگ خارا | وگر کشک[8] سازند از سنگ مرمر
هم آخر اجل آید و جان رباید | نماند[9] نه قصر و جاوید قیصر (کذا)
سبک بار باشد ز عیش[10] و براحت | گران بار گردد باندوه[11] و مضطر
در آن گور تاریک نازک تنان را | زخشت است بالین زخاکست بستر
شده[12] کاه ابرام چون ماه ایشان | نه آن حسن و نی نازونی کرّ و نی فر
گداز و تن صاف ایشان چو شمعی | که پروانه را نور او سوخته پر ۲۰۶۰
کرشمه نماند بدان دل ربائی | شود غمزه بی آب چون کند خنجر
رود تیزیئ نوک پیکان مژگان | بپوسد[13] پلک ریزد آن چشم عبهر

۱-۱، ب: شود؛ ج: کذا ۲-۱: کذا؛ ب: پر شور و شر ۳-۱: کذا؛ ب: باندلش ۴-۱: باندار بگذار و بگذر؛ ب: باندار بگدار بکیسر
۵-۱: کذا؛ ب: جه ۶-۱: در جهان هر که مرد؛ ب: کذا ۷-۱: گدالش؛ ب، گدالبس ۸-۱: کوشک سازند از جنگ مرمر؛ ب: کوشک؛ متن تصحیح قیاسی
۹-۱: بماند نه قصر و جاوید قیصر؛ ب: نماند نه قصر جاوید قیصر ۱۰-۱، ب: زعیش و براحت؛ تصحیح: کذا ۱۱-۱: کذا؛ ب: باندوده ۱۲-۱:
کذا؛ ب: سده کاه ابرام ۱۳-۱: بپوسد پلک ریزد آن چشم عبهر؛ ب: موسد ملک ریزد آن جسم عبهر.

شود خانهٔ چشم از دیده خالی　　درآن مور آید رود شکل بسر

خطِ سبز بر لعلِ ایشان که بودی　　دمد از گِلِ شان چو آن سبزهٔ تر

خورد کرم رخسارهٔ گندمی را　　برد مور چون کنجد آن خالِ عنبر

زباد اجل بشکند نخلِ بالا　　که در دلبری بود رشکِ صنوبر

ز پیچاکِ[1] رگها بشان شکنجه　　خمد[2] قامت راست شان شکل چنبر

شود تار تار آن شکنهای گیسو　　که از بوی او خون شدی مشک اذفر[3]

مگس[4] هم نه بر جامهٔ شان نشستی　　کند مور هر عضو شان را محقّر[5] (کذا)

دروغست حسنی[6] که بر روی شانست　　چو سنگی که بر روی بندند[7] زیور　　۲۰۷۰

چو ابرو[8] تو کر گیر تا چشم خوبان　　که اختر نمایند باشند آخر

جمالیست پوشیده در پردهٔ جان　　که محجوب از آنست این دیدهٔ[9] سر

اگر نیست[10] گردی بر خود نماید　　که چون شب سرآید کند مهر سربر

بسی نیستی بنگری زیر[11] هستی　　که ظلش گرفته است هم بحر[12] و هم بر

بسودای[13] فقر آفتابیست پنهان　　که سرگشتهٔ[14] اوست نه چرخِ اخضر

درین بحرِ فقر است درهای معنی　　بزن غوطه برآر از قعر جوهر

هر آنکس که بگزید[15] فقر اختیاری　　توانگار اورا بمعنی توانگر

گذشتند آنانک ازین ملکِ فانی　　جهانِ بقا شد بر ایشان مقرر

چه جویند[16] دنیای بی مایه مردان　　که عقبی است در چشمِ ایشان محقر

۱-۱: زیچاک رکهانشان؛ ب: پیچاک رکهانسان؛ متن تصحیح قیاسی　۱-۲: کذا؛ ب: خمید　۱-۳، ب: ادفر؛ متن تصحیح قیاسی
۱-٤: بکس هم که برجاه ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که برجامه ایبان؛ متن تصحیح قیاسی　۱-۵: کذا؛ ب: محفر　۱-۶: حسنی که برروی سانست؛
ب: جسی　۱-۷، ب: بربندد زلور؛ تصحیح قیاسی: کذا　۱-۸: جوابرد تو کرکیر تا چشم جوبان؛ ب: جوابرد و لو کر کبر با چشم　۱-۹، ب:
دیده ابتر؛ تصحیح قیاسی: کذا　۱-۱۰: اگر نیست کردی رخود نماند؛ ب: اگر هست کردی برخود درونماید　۱-۱۱: بسی ...... هستی زبر؛ ب:
بس نیسی بنکری هستی زبر؛ متن تصحیح قیاسی　۱-۱۲، ب: هم بحر و هم ر　۱-۱۳: بسوادی فقر افتای است سها؛ ب: بسودای فقر آفتاست
تنها؛ متن تصحیح قیاسی　۱-۱٤: کرسرکشه اوسب رخبرح احصر؛ ب: کذا　۱-۱۵: کذا؛ ب: بکرمدبفر　۱-۱۶: چو جویند
دنیا که بی مایه مردان؛ متن تصحیح قیاسی -

حجابست دین[1] نیز راه خدا را — کجا تشنهٔ او خورد آب کوثر ۲۰۸۰

شراباً طهوراً چه آشامد آنکس — که خور[2] دست می از لب لعل دلبر

کسی کز دو عالم گدا کرد او را — چه دیر و چه گنبد چه دار و چه منبر

عجب طائفه در خرابات عشقست — نه ملحد نه ترسا نه مومن نه کافر

بسازند دوزخ ز سوز دل ایشان — در آرند شان را بخلد برین گر

نخواهند[3] حور و نه خواهند غلمان — نخواهند تخت و نخواهند افسر

یکی دان یکی خوان یکی گو یکی جوی[4] — قلندر قلندر قلندر قلندر

بکوبند پا[5] بر سر آتش ایشان — نسوزند چون دود هر یک[6] برادر

بلطف و[7] بقهر از دم شان وزانست[8] — گهی باد نو روز گه باد صرصر

در آتش در آ گر خلیل خدائی — محبان نباشند کم از سمندر

بزن شعلهٔ عشق و[9] در سوز خود را — جگر عود[10] جان دود و دود دیده مجمر ۲۰۹۰

بزن حلقهٔ دل پی فتح بابی — که در گلشن جان در آیند زین در

ز گلزار قدس است مرغ روانه[11] — بر[12] ایشان بر از هر دو گیتی برابر

چنین[13] زهر دانه است در کشت عالم — که تا مرغ جانت نمیرد[14] زنان پر

بدام هوا پای[15] بندست مرغی — که[16] اوج علا بود او را نه پر[17]

۱-ا: دین رازاه خدا؛ ب: دین زراه خدارا؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-ا: خوردست؛ ب: خورست ۳- در "ا" هر چهار جا "نخواهند" است؛ ب: کذا ٤-ا: جو؛ ب: جوی ۵-ا: تا بر سر آتش ایشان؛ ب: بار سر آتش الشان ۶-ا: نسوزند چون دود هر یک بر آذر؛ ب: بسوزند..... برادر ۷-ا: بلطف و بقهر؛ ب: بلطف بقهر ۸-ا: بر آنست؛ ب: وزالست؛ متن تصحیح قیاسی.
۹-ا: و در سوز؛ ب: در سوز ۱۰-ا: عود جان دود و دود دیده ساز مجمر؛ ب: عود جان زود مدسا مجمر؛ تصحیح قیاسی: کذا
۱۱-ا: مرغ روانه؛ ب: مرع روانه ۱۲-ا: بر ایشان..... برابر؛ ب: برالسان..... برابر ۱۳-ا: چنین؛ ب: همین
۱٤-ا: بمیرد؛ ب: نمیرد ۱۵-ا: تا بندست؛ ب: کذا ۱۶-ا: که..... نه پر؛ ب: م..... نبر.
۱۷- بعد ازین شعر در "ب" این دو شعر هم یافته شد:

انا فتحنا پیشوا نصر من الله رهنما ✽ الله حافظ مرترا سالم برو نامم بیا
خطابت از دوست والله معلم ✽ ولی خالف صم ابد عمی الله اکبر

زبحر حقیقت برآید غباری[1]   از آن ابر ارواح گشته معطر

نه خاکی نه بادی نه آبی نه آتش   تو دُرّ لطیفی[2] و روحِ مطهّر

تو آب حیاتی بظلماتِ قالب[3]   تو نور صفائی بچشم مکدر

قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبّی شنیده   کسی کو برون جَست[4] زین جسم اغبر

یکی شاهدی[5] رخ نهفته است در دل   که بر روی او هردو کونست[6] چادر

بام[7] زره هژده هزارست عالم   مثال شجر گشت دردانه مضمر   ۲۱۰۰

چه آرائی این نقش[8] باطل توچندین   دمی دل بیارای که حق است منظر

دل آئینهٔ صورت کبریا دان   جمال لقا را جزو نیست مظهر

مسیحاست جان لاشه با اوست[9] ابرین   زعیسی کنابی خرا[10] حدست خر (کذا)

تو با آتش عشق کن جفت[11] تن را   شود تا خلیلی هویدا از آذر[12]

چه راهی است[13] سوزان ره عشق بازی   که روح امین است زان[14] چو کبوتر

درین راه جز درد[15] زاری نباشد   که این راه کس قطع کردست کمتر

بدین پای نتوان درین راه رفتن   جگر ساز[16] چون قدم پی سازاز سر (کذا)

بمنزل گه عشق کم کس رسید[17] ست   نگر در[18] ره پس روانِ پیمبر

همه کالنجوم[19] اند در دین صحابش   که در ره بری گرد[20] هر یک مجتّر

زمنشور او هریکی بر[21] گرفته   از آن طیب نشر[22] ند ایشان معطّر   ۲۱۱۰

۱-ا: کذا؛ ب: عیاری ۲-ا: کذا؛ ب: درلطفی ۳-ا: تالب؛ ب: بالب؛ متن تصحیح قیاسی ۴-ا: بروحست زین حشم عنبر؛ ب: کسی کوبروحست زین جسم عنبر؛ متن تصحیح قیاسی ۵-ا: شاهد؛ ب: ج: کذا ۶-ا: کونست چادر؛ ب: کوره است حادر؛ تصحیح قیاسی: کذا. ۷-ا: بام زره؛ ب: بام زره بزده ۸-ا: کذا؛ ب: نفس ۹-ا: تااوست ابرین؛ ب: مااوسب ازس ۱۰-ا: زعیسی کنابی حسرا حدست خر؛ ب: زعیسی کتابی حسرا خدست خر ۱۱-ا: کذا؛ ب: تو با آتش عشق کن خفه تن را؛ متن تصحیح قیاسی ۱۲-ا: آدر؛ ب: آذر؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-ا: ......ره عشقباری؛ ب: راهی سوزان ره عشق بازی ۱۴-ا: (ناخوانا)؛ ب: زان نرکتر؛ متن تصحیح قیاسی. ۱۵-ا: کذا؛ ب: دردزاری ۱۶-ا: جگر نساز جون قدم نی رار سر؛ ب: ساں جون قدم بی رار سر؛ متن تصحیح قیاسی.
۱۷-ا: بمنزل که عشق کم کس رسیدست؛ ب: رسیده ۱۸-ا: کذا؛ ب: بگرد ره پس روان ۱۹-ا: همه کالنجوم اند درین صحابش؛ ب: کنجوم اند؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲۰-ا: کردهر یک محیر؛ ب: کرد ریک محیر ۲۱-ا: کذا؛ ب: بو ۲۲-ا: نشر ند؛ ب: بسر ند.

امینانِ دین چار یارِ یگانه ابوبکرؓ و فاروقؓ[1] و عثمانؓ و حیدرؓ

که یاران چهار ند عشرهٔ[2] مبشّر دگر شش صحابی ..... مختصر[3] (کذا)

سعیدؓ ست و سعدؓ و زبیرؓ ست و طلحهؓ دگر عوفؓ و[4] پس بوعبیدؓ ست آخر

چهل مردِ خلوت که اصحابِ صفه[5] است زروی صفا هر یکی بود خاور

محمدؐ شه فقر[6] و ایشان خلیفه که در ملکِ دین بود هر یک سکندر

ابوبکرؓ را داده جامِ محبت فدا کرد جان و دل و زیور و زر

عمرؓ را حضورش ز خود کرد غائب در آن بیخودی یافت مقصود در بر

بنورِ یقین چشمِ عثمانؓ گشاده که از لوح بگرفت قرآن سراسر

علیؓ گشت محرم بر آن سرِّ مخفی[7] همان خرقهٔ فقر را کرد در بر

پس آن خرقه خواجه حسن را رسیده[8] ز دستش گرفتند پیرانِ[9] دیگر ۲۱۲۰

سرِ حلقهٔ خواجگان عبدِ واحد که در برجِ وحدت[10] جز او نیست اختر

فضیل[11] عیاض آنکه اول کردی راه باخر ره را گشت استر (کذا)

شهنشاه معنی براهیم ادهم که بگرفت ترکِ زن و ملک[12] و کشور

حذیفه که بود دست پیر هبیره[13] (کذا) علوش گرفته ز چرخ مدوّر

سرِ چشتیان بوسحاق معظم که شهزاده[14] از جذبه اش گشت ابتر

ابو احمد الدین[15] فرستاده سلطان که بر بودش آهوی ابیض[16] ز لشکر (کذا)

دگر خواجه قدوه که نورِ محمدؐ در او بود تابان چو در استوا خَر[17]

ز نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ علم داشت آن خواجه ناصر برابر

۱-ا: فارق و عثمان و حیدر؛ ب: کذا ۲-ا: کذا؛ ب: عشرو مبشر ۳-ا: مختقر؛ ب: محصر ۴-ا: عوف و پس لو بیدست و اخر؛ ب: عوف پس بوعبید ست آخر ۵-ا، ب: صفه؛ متن تصحیح قیاسی ۶-ا: کذا؛ ب: فقر ایشان ۷-ا: سر مخفی؛ متن تصحیح قیاسی ۸-ا: رسیده؛ ب: رسید ۹-ا: پیران دیگر؛ ب: پیران دگر ۱۰-ا: که در برج وحدت جزاو نیست اختر ۱۱-ا: این شعر از "ب" نقل شده ۱۲-ا: کذا؛ ب ملک کشور ۱۳-ا: پر هبیده؛ ب: سرسره ۱۴-ا: شهزاده که بس ز جذبه اش کشف ابتر؛ ب: که بس ز جذبه اش کست. ۱۵-ا: کذا؛ ب: الواحدین ۱۶-ا: ابوا ابیض الشکر؛ ب: ابیض الشکر ۱۷-ا: خر؛ تصحیح: کذا.

جهانِ بقا خواجه مودود چشتی[1] — که لطفِ خدا بود گشته مصوّر
دگر خواجه حاجی شریف آنکه کعبه — بگشتی بگرد سرش چون کبوتر ۲۱۳۰
چراغ هدیٰ خواجه عثمان هارون — که بودست در دین من الشمس اظهر
معین الحق و دین که هندوستان را — بانوارِ اسلام کردست انور
دگر بختیار آنکه زانوار بیچون[2] — بچرخ بقا گشت قطب منوّر
فرید الحق آن[3] مخزن سرّ وحدت — که بُد کرم بینی بحالش مقدّر
نظام دل و دین که اخلاقِ احمدؐ — درو تعبیه شد چو در شیر[4] شکر
دگر کشتهٔ[5] عشق رکنِ حقیقت — که چون خواجه منصور دریای[6] اوفر
ولی گلبنی بود هر یک بمعنی — ز معجز کراماتِ ایشان است آخر
جمالِ لقاشان[7] و من عکس آنم — کجا سایه با شخص باشد برابر
کنم فخر بر انس و جن و ملائک — لبیک ایشان خوانند[8] در روزِ محشر
زیک[9] جوهر ندی همه در حقیقت — خوانْ[10] چهارده وجه زاده ز مصدر ۲۱۴۰
نه آن جوهر عارضی بی سر و پا — منزّه ز اعراض آن پاک جوهر
همه اسم و رسم و همه هیچ و فانی — هُوَ اللّٰهُ اَبقیٰ هُوَ اللّٰهُ اَکبَر
بس اسرار گفتم درین شعر درها — دریغا که گوش دل مرد شد کر
مرا آرزویست دیرینه[11] یارب — بحق نبی زود گردان میسّر

انا الحق زنان بر سر دار رقصم
چو منصور بر نفس[12] گردم مظفّر

۱-۱: حشتی ۲-۱: بختیاران که زانوار بیچون؛ متن تصحیح قیاسی ۳-۱: ان مخزن سر وحدت - که بد کرم بینی بحالش مقدر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴-۱: بیر شکم؛ متن تصحیح قیاسی ۵-۱: دگر کشته عشق رکن حقیقت ۶-۱: منصور دریا اوفر ۷-۱: جمال بقاشان او من عکس آن؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸-۱: لبیک ایشان بخوانند در روز محشر؛ تصحیح: کذا. ۹-۱: زیک؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰-۱: کذا ۱۱-۱: دیرینه ۱۲-۱: بر نفس کردم مظفر؛ متن تصحیح قیاسی

بامدادان که منادی سحر در دیجور — ریخت بر مشک سیه گرد سپید از کافور

مطلع روشنی روز بتاریکی شب — همچنان بود که در تیره جبل آتش طور

هر گویی که کلیمست و سحر همچو عصاش — که بر آرد همی از سنگ سیه چشمه نور

یا که[1] خضر نبیست که در دامن دشت ظلمات — آب حیوانِ صفا دارا ز وی یافت ظهور

باد در دامن گل عنبر سارا می ریخت — شاخ بودست گر شانه و شب گیسوی حور ۲۱۵۰

غنچه گز نار کتان پیرهنی داشت لطیف[2] — ناردان وار همی کرد بدان سوی بخور

آسمان دانهٔ انجم چو فرو ریخت بخاک — غلغلی در چمن افتاد ز آواز طیور

زهره ننواخته بد چنگ هنوز از مشرق — که از مرغان چمن خاست نوای طنبور

بدر میکده[3] بر رسم منادی مغان — در دمیدند[4] خروسان سحرگه ناقور

جمع گشتند ز هر سوی حریفان طرب — همچو اخوان صفا در طلب مجلس سور

هر کس آراسته بزمی و برآورده دمی — با می و مطرب و معشوق بجای مستور

بر رخ شاهد گلرنگ شرابی گلگون — می کشیدند ز ساقی سمنبر بسرور

من[5] هم از راه رعونت زپی دفع ملال — کردم[6] از خانه دمی جانب گلزار مرور

بر سر سبزهٔ سیراب و لب آب روان — که نبودست در آنجا ز مزاحم[7] شر و شور

بنشستم بتماشا و نظر می کردم — نقشهای که در اوراق چمن بد مسطور ۲۱۶۰

کاندر آمد ز در باغ درون دلبر من — همچو ماهی که بر آید[8] ز شبان دیجور

گل نسرینش نزد سنبل مشکین تازه — سینه زباری گران از نرگس جادو مخمور

۱-۱: یانه؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲: غنچه گرمارکتان سرهنی داسب لطف - ادماں اودرهمی کردمداں سوی محور؛ تصحیح قیاسی: کذا
۱-۳: بدرمسکده برسم منادی مغاں؛ ج: نهادی مغان ۱-۴: دردمسدمدحروساں حرکه ناقور؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۵: مرہم ازراه رعونت رسے دفع ملال؛ ج: برپی دفع ملال ۱-۶: کردم ازحانه دمی حاب کلزار مرور؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۷: زمزاحم سر دشور؛ ج: کذا ۱-۸: در (ناخوانا) آید زشبان دیجور؛ ج: درآمد بشبان دیجور.

جام لبهاش شکربخش چو جلاب عسل — تیر مژگانش جگر دوز چو[1] نیش زنبور
برنهادی بکی دست از[2] قدح — ....[3] ب خمور
بکی دست درون لخلخهٔ عنبر تر — بدگر دست صراحی ز شراب انگور
من چو دیدم رخ خوبش ز فرح برجستم — بانگ و فریاد برآوردم[4] ز شادی چو طیور
گفتم ای ماه درین جای تو می بایستی — که دهی مجلس ما را شرف از نور حضور
الغرض هر دو نشستیم و همی نوشیدیم — آب یاقوت وش از ساغر صافی بلور
چون دو دوری ز میی لعل کشیدیم — از دل درج عقیقین نغمه در......[5]
گفت داری خبر ای دوست که از درگه شاه — ملک الشرق جوانبخت جواد منصور — ۲۱۷۰
بازگشت بجاهی و جلالی که از آن — دوستان همه شادند و عدوان رنجور
گفت آنگاه چون در سفر استقبال (کذا) — پیش دستی بکنی بر همه اعیان و صدور
گفتم ......[6] هنوزم معصوم — که نزدیک رسیدست بدولت یا دور
......[7] دو سه روز بیست مخمور مرا — داده اند در دل من ......[8] سرور
قاصدی گفت زنگ رسید[5] تا حد گزیر (کذا) — قاصدی گفت که می آمده در جای... بور (کذا)

قصیده ۴۰ — ۳۸۱ ب ۳۸ — در مدح ملک حسام الدین و تذکرهٔ شمس الدین

ای سپهدار لشکر منصور — ای سر خسروان و صدر صدور
شمع گیهان حسام دولت و دین — حسن ابن منوّر پر[9] نور
صاحب رای و صاحب رایت — واهب گنج و نایب[10] گنجور
معدن جود و منبع دانش — ملجاء خلق و مرجع جمهور
مطلع آفتاب دولت تست — کاسمان و زمین است[11] از و مسرور — ۲۱۸۰

۱-۱: (ناخوانا) زنبور؛ ج: نیش دز نبور ۲-۱: برنهادی بکی دسسار قدح ۳- این شعر در "ج" "موجود نیست و در "ا" واضح نیست
۴-۱: برادر درزت عصور؛ حاشیهٔ "ا": جهور ۵-۶-۷- این همه اشعار خوانا نیستند ۸-۱: ...... بدولت یا دور؛ متن تصحیح
قیاسی ۹-۱: بر سور؛ ب: بر نور؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰-۱: ناهب؛ ب: کذا ۱۱-۱: زمین از د؛ ب: کذا.

سدهٔ[1] آستانِ سامیٔ تست — که کواکب بر و کنند عبور

ناید از چار طبع و هفت فلک — گوهری چون تو در سنین و شهور

قدوهٔ[2] همه و قبلهٔ کرمی — عمده دهر و زبدهٔ مقدور

منعم و مکرم و سخی و نقی — محسن و مفضل و متین و شکور[3]

جاودان در امانِ حق بادی — ایمن از حادثاتِ چرخ[4] و دهور

حاسدان پست و مخلصان والا — دوستان شاد و دشمنان مقهور

قصه ای بشنو از کمینهٔ خویش — پاک و روشن چو لؤلؤی منثور

دی که بود دست روز یکشنبه — بیست و پنجم[5] شده بهِ عاشور

بود پروانه ای ز دیوانت — بسوی خواجه شمس دین مسطور

تا ازین جایگه عزیزی چند — بفرستند[6] به لشکر منصور ۲۱۹۰

قاضی و میر داد و مفتی هم — با دو سه عالمی دگر مشهور

کز نسائی تفحّص[7] شافی — در حقِ خون گرفتگان بحضور

بغلط یا صواب از کاتب — نام[8] من بنده هم در آن مذکور

من که هرگز نبوده ام حاضر — هیچ[9] یک مجمعی ز ماتم و سور

نه بمحفل گهی گرفته[10] مقام — نه بمجلس[11] گهی نموده سرور

نه درین شهر مفتیم[12] نه فقیه — نه مشائخ همی زنم نه صدور

روز و شب[13] اندرون خانهٔ خویش — در کی بسته مانده[14] ام مستور

نه بد[15] هیچکس نه نیکِ کسی — نه شغب[16] با کسی نه با کس زور

۱-ا: کذا؛ ب: بنده ۲-ا: قدوه همه وقبله کرمی؛ ب: قدوه وکعبه کرمی؛ متن تصحیح قیاسی ۳-ا: کذا؛ ب: مفضل سکور ٤-ا: چرخ؛ ب: کذا ۵-ا: بیست نجم؛ ب: کذا ٦-ا: لفرستمد؛ ب: کذا ۷-ا: لفحص؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۸-ا: دران مذکور؛ ب: کذا ۹-ا: کذا ۱۰-ا: بگرفته؛ ب: کذا ۱۱-ا: نه بمحفل گهی نموده سرور؛ حاشیه ا: بمجلس؛ ب: نه بمحفل گهی نموده مرور ۱۲-ا: شهر مفتیم نه فقیه؛ ب: سپهر مفلسم؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱۳-ا: روز وشب اندرون حانه جولس؛ ب: روز شب ..... ۱٤-ا: مانده .....، ب: درکهی بسته مانده مشهور ۱۵-ا: نه بد هیچکس نه نیک کسی؛ ب: نه بد..... نه نیک کسی ۱٦-ا، ب: شعب؛ تصحیح قیاسی؛ کذا.

منقطع ازمصالح دیوان   محترز[1] از مجالس جمهور

باچنین[2] ترک و باچنین تجرید   کز همه[3] چیز مانده ام مهجور   ۲۲۰۰

چون فتادم درین شمار الحق   کاندر آیم[4] بمعظلاتِ امور

لیک با این همه[5] که داعی را   نسبتی نیست باچنین شر[6] و شور

خاصه بر[7] امتثال حکم ترا   می دویدم چو بندهٔ مأمور

گر نبودی زمحنتِ فلکم   خاطری خسته و دلی رنجور

بخدائی که نیست در عالم   هیچ سرّی زعلمِ او مستور

که مرا مدّتی ست تا شده ام   ناتوان همچو مردمِ مخمور

نه از ضعیفیست رفتنم[8] ممکن   نه از خفیفی است آمدن مقدور

دور از آنجا و دور ازین جائی[9]   دور از آن دست[10] و دور از آن مستور

جانی آشفته ام دلی پر درد[11]   خاطرم خسته و تنی رنجور

دارم امید آنک[12] از کرمت   داری این دل[13] شکسته را معذور   ۲۲۱۰

همچنینم[14] بگوشه بگذاری   در دعای[15] خودم بشام و سحور

تا بنوروز بزمِ بستان را   ابر ساقی[16] مغنّیست طیور

بزمِ تو باد چون بهشتِ برین

جامِ تو سلسبیل و ساقی حور

*

۱-۱: کذا؛ ب: محترم   ۲-۱: باچنن برک و باچنس تحرید؛ ب: کذا   ۳-۱: کز سمه حسز؛ ب: کرسمه حسز؛ تصحیح قیاسی: کذا   ٤-۱: کذا؛ ب: ام بمعطاب   ٥-۱: باایں سم؛ ب: بهم؛ متن تصحیح قیاسی   ٦-۱: کذا؛ ب: شر وسور

۷-۱: کذا؛ ب: مثال   ۸-ب: کذا؛ ا: رقسم ممکن   ۹-۱: ارا اسحاره؛ ب: ازان جا؛ متن تصحیح قیاسی   ۱۰-۱: دست دوزاران؛ ب: کذا   ۱۱-۱: کذا؛ ب: ولی بردر   ۱۲-۱: آنک ار؛ ب: انکه   ۱۳-۱: کذا؛ ب: اندک دلشکسته را معذور

۱٤-۱: همچنم بگوشه بگداری؛ ب: کذا   ۱۵-۱: دعا خودم؛ ب: کذا   ۱٦-۱: ساقی مغنّیست؛ ب: ساقی و مغنیست.

قصیده ۱۷ — ۸۸ا ب ۸۹ ج ۲۹ — در مدح ملک الشرق عین الملک

چون بر آورد شهنشاه فلک رایتِ نور[1] — شد طراز عَلَمش طلعتِ شعری عبور[2]
صبح بر ظلمت شب تاخت بشمشیر چنانک — فوج اسلام کند لشکرِ هندو مقهور
روشنایی سحر در دل تاریکیِ شب — همچنان بود که بر کوهِ کلیم آتش طور
گفتة ای معجز موسی است که از زخم عصا — کرد بر سنگ سیه آب مصفّا موفور
[3]............ پیغامبر — چشمه آب حیات از ظلماتِ دیجور
یا مگر ....[4] که در زلفِ سیاه — گونهٔ مشک بدل کرد[5] برنگِ کافور
جرمِ ناهید چو بر سقف سما طالع شد — هم[6] بر آن گونه که بر بامِ بهشت آید حور ۲۲۲۰
از نشاطِ سحر و نزهتِ هنگامِ صبوح — [7]غلغلی خاست زجمعیت اصحاب خمور
زین طرف دبدبهٔ نوبتِ[8] آوازِ خروس — زآن طرف نعرهٔ مستان زنواهای طیور
می فروشان بدر میکده جاروب زده — بزم آراسته بر نسبت مهمانی و سور
شمع افروخته و ریخته هر جانب گل — مجلسی[9] ساخته و سوخته هر سوی بخور
در چنین وقت خوش و ساعتِ میمون که درو — همه آثار سعادت همه انوار سرور
من که دارم نفس از حسرتِ ناکامی سرد — من که دارم جگر از آتش محنت محرور
خاطری داشتم از بهرِ مقرّ[10] سخت خراب — که چگونه کنم این کلبه احزان معمور
خشتِ نایاب[11] و خشب نادر و احجار بعید — کار تعجیل و کفم بی زر و بازو بی زور
چون برم محنت سقّا[12] و جفای نجّار — چون کشم زحمت رازان و بلای مزدور

۱-۱: لور؛ ب، ج: کذا ۲-۱: طرار علمش طلعت شعری عبور؛ ب: کذا؛ ج: غبور ۳- این شعر از "ب" نقل کرده شد
۴-۱، ب: کذا ۵-۱: کونه مسک بدل رنگ کافور؛ ب: کذا ۶، ۷- در "ب" این هر دو مصرع جای یکدیگر گرفته اند
۸-۱: کذا؛ ب: نوبت و آواز ۹-۱: مجلسی ساخته و سوخته هر سوی بخور؛ ب: کذا؛ ج: مجلس ساخته و سوخته هر سوی بخور
۱۰-۱، ب: کذا؛ ج: مقر لجه خراب ۱۱-۱: خشت نایاب وخشب نادر و احجار بعد؛ ب: خشت نایاب و نادر و احجار بعید؛ ج: وخشت نادر و احجار بعید؛ متن تصحیح قیاسی ۱۲-۱، ب: کذا؛ ج: محنت سقای و جفای نجار.

خودگرفتم نبود بابت ارباب صلاح جایگاهی که کند نسبت رفعت بقصور ۲۲۳۰

کم ازآنم که بود یک دو مقامی محفوظ کم ازآنم که بود چند جداری منظور

همدرین فکر بُدم غرق که ناگاهانی اندر آمد ز در آن فتنهٔ ایام[1] وشهور

جام می خورده و خوی[2] کرده وخواب آلوده سر زلفینش[3] پریشان برودامن محرور

دلستانی که اگر وصف کنم خوبیٔ او نه عجب دارم اگر نعره زنند اهل قبور

دیده ای[4] سرو بر و ماه چنان بودش روی دیده ای لاله در و مشک چنان داشت شعور[5]

ساق وساعد ز سمن سینهٔ[6] سیماب ز سیم لب و دندانش گهرگون[7] بر و بازوش بلور

سرو بالاش سهی سنبل گیسویش تر لاله رویی[8] طرب نرگس چشمش مخمور

شکل و شیوه[9] وز و بالا و خرام و خنده (کذا) همه شیرین وز[10] برخاسته در عالم شور

دو کله[11] دوخته از دیبه و زربفت و بر آن آستر[12] ساخته قاقم بحواشیٔ سمور

جعد و زلفینش[13] معنبر ز مجامیر و ز مشک جیب و دامانش معطر ز ریاحین[14] و بخور ۲۲۴۰

آمده در بر من تا نفسی بنشیند بنشاط می و مزمار و نوای طنبور

چون[15] مرا دید که از دست حوادث شده ام دور از آن جمع پریشان دل و خاطر مکور

رخ[16] ز زردی چو خزان چشم چو باران بهار دم[17] ز سردی چو زمستان و ز گرمی چو تنور

ناله برداشت ز حیرت که چه افتاد ترا که بدین سان شده ای خسته دل و نامسرور

۱-۱: کذا، ب: ایام شهور ۲-۱: کذا؛ ب: خوکرده وخواب آلوده ۳-۱: سر زلفیش برشیان ررودامن محرور؛ ب: سر زلفین پریشان بردامن محرور؛ ج: سر زلفین پریشان وبدامن مجرور ۴-۱: دیده سرو بر و ماه جنان لودش؛ ب: ......جهان بودش ....؛ ج: دیدهٔ و سرو بر و ماه چنان ..... ۵-۱: دیده لاله در و مشک جنان داشت شعور، ب: دیده لاله در و مشک جنان ....؛ ج: دیدهٔ و لاله در و مشک. چنان داشت نفور ۶-۱: سیه؛ ب: کذا ۷-۱: لب و دندانش کهر کوهر بر و بازوس ملور؛ ب: بر و مار دا لکور ۸-۱: لاله رویی طرب نرکس حشمش ۹-۱: شیوه ز بالا؛ ب: وز و بالا ۱۰-۱: همه شیرین وز برخاسته؛ ب: همه سیرین زبرخاسته درعالم سور ۱۱-۱: بران؛ ب: دیبه زربفت بران؛ ج: وکله دوخته از دیبه زربفت و بران ۱۲-۱، ب: کذا؛ ج: آستر ۱۳-۱: جعد وزلفیش معنبر زمجامیر و ز مسک؛ ب: جعد وزلفین.... مجامر....؛ ج: جعد زلفینش.... مجامیر و ز مشک ۱۴-۱: تحور؛ ب: بحور؛ ج: جیب دامانش معطر ز ریاحین وبحور ۱۵-۱، ب: کذا؛ ج: چو ۱۶-۱، ب: خزان چشم چو باران بهار؛ ج: کذا ۱۷- ب: کذا؛ ج: دم چو سردی چو

گفتم ای دوست خبر یافته باشی که مرا[1] — بود جمعیت مالی و منالی[2] موفور

لیک از آن روی که با گوشهٔ عزلت[3] انسی — داشته بودم واز[4] صحبت اصحاب نفور

عشق من کنج و کتابی بُد و مخدومان را — میل بُر[5] مدح و ندیمی و ملاقات حضور

گر مراعات کنم علم و عمل راست خلل[6] — ور رعایت نکنم دِیه[7] و درم راست فتور

لاجرم خواستم از بهر نشستن جائی — که بود والی آنجای برأفت[8] مذکور

پارسا دوست و هنرپرور و درویش نواز — ملجأ گوشه نشینان و مربّی صدور ۲۲۵۰

نیک نامی طلبی و[9] جوادی که بود (کذا) — بمراعات[10] مسمیّ بمکارم مشهور

ارکان ملوک ....[11] عین الملک — چون[12] ندیدم ملکی جامع آن جمله امور

جز جوانبخت جهانبخش ملک عین الملک — که بیاراست خدایش بمعالی بدور[13]

آمدم در کنف رافت و در ظلّ امانش — چون کبوتر که نهد در کنف کعبه وکُور

شادمان وار ز دیدار رخش خواهم کرد — چشم تاریک ستم یافته را سرمهٔ نور

لیک چون مدت حرمانست هنوزم[14] باقی — بود والا ملک الشرق سوی غازیپور[15]

من چو آنجا ز علائق نتوانستم رفت — رفع کردم ز دعاگویی خود چند سطور

ملک الشرق که[16] دیدار رخش خواهم اوست — بمجرد که شنید آمدن این مأمور

آن قدر رحمت و تربیت ارزانی داشت — که یکی را نتوان[17] کرد بعمری معمور

خانه و دیه و دگر[18] ز آنچه بباید اسباب — همه فرمود بر آن لطف و بشاشت[19] موفور ۲۲۶۰

من درین شرم و خجالت که چه گوید مردم — هر گه این قصه من بشنوند آرند ظهور

۱-ا: کذا؛ ب: فرا ۲-ا: جمیت حالی دمناکی؛ ب: حالی دمناکی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-ا: غراب انسی؛ ب: عرلت انسی
۴-ا: بودم ازصحبت اصحاب نفور؛ ب: بودم ازصحبت اصحاب نفور ۵-ا، ب: کذا؛ ج: بد ۶-ا، ب: کذا؛ ج: کلیل ۷-ا، ب: کذا؛ ج: ده ودرم ۸-ا، ب: کذا؛ ج: برآفت ۹-ا: کذا؛ ب: طلبی..... وجود لبود ۱۰-ا: بمراعات مسمی بمکارم مشهور؛ ب: کذا ۱۱- در "ا" مصرع های اول وثانی جای یکدیگر گرفته اند؛ مصرع اول در "ا" و "ب" همین طوراست ۱۲-ا: جو؛ ب: کذا
۱۳-ا: بمعالی دبدور؛ ب: کذا ۱۴-ا: هنوزرم باقی؛ تصحیح: کذا ۱۵-ا: عازیپور؛ ب: کذا ۱۶-ا: کذا؛ ب: دل که و دیدار رخش خواهم داست ۱۷-ا: نتوان کرد دلعمری مامور؛ ب: نغزان کرد دلبعمران معمور ۱۸-ا، ب: دیه دکر؛ متن تصحیح قیاسی ۱۹-ا: بشاست فرمور؛ ب: بشاشت فرمود؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲۰-ا: نشنود؛ ب: بشنود؛ تصحیح قیاسی: کذا

کانک از بهر رخش رنجیم[1] این چندان چیز — وانک از شوقِ درش آمدم از چندین دور

این چه حرمان و چه حیفست ندانم که هنوز — هستم از دولتِ دیدار شریفش مهجور

گرچه ام رهن زوایا و گرفتارِ عذاب — ورچه هستم بجگر[2] خسته و در تن رنجور

همه دانند که ادراکِ چنین آدابی[3] — نتوان بود برین عذر و موانع مقدور

که نه ماندن متمشّی[4] است نه رفتن مقدور

سخت حیران شده ام هیچ ندانم چه کنم

دلبرِ من چو شنید این[5] همه احوالِ مرا — وآگهی[6] یافت که هستم بتوقف مجبور

دل همی داد که نومید مباش از فرحت — که تُرک مردِ کریمیست و خداوند غفور

خدمتی هست دعاگوئی که از درویشان — جز دعاگوئی و اخلاص نباشد منظور

گر همین شعر که با من بحکایت گفتی — بفرستی همه منظوم چو درّی منثور ۲۲۷۰

غالب آنست که چون پیش ملک برخوانند[7] — دارد از عفو فراوانش بماندن معذور

ملک الشرق فلک قدر ملک عین الملک — که میسّرست بدو دیدهٔ اجرام[8] و دهور

آنک دارد لبنا سیرت[9] ایام بهار — وانک دارد بوغا هیبتِ هنگامِ نشور

آنک از خاک درش رشک برد باغ ارم — وانک از فیض کفش طیره[10] بود موج بحور

آنک دارد حسبی تازه[11] تر از سرو چمن — وانک دارد نسبی پاک[12] تر از ماءِ طهور

آنک از مادر ایام نزادست[13] چنو — صفدری تیغ زن ناموری جلد جسور[14]

آنک از هیبتِ شمشیر جهان آشوبش — لرزه[15] در روم کند قیصر و در چین فغفور

آنک از صاعقهٔ گرزِ بلا انگیزش[16] — سنگ سندان چو سپندان[17] شود و کوه درور

۱-۱ : رنجیم ابن حندان جز ؛ ب : رنجم ابن حداں حر ۲-۱ : بجگر خسته و درتن رنحور ؛ ب : بحک ۳-۱ : دانند که ادراک جناں ادسالے ؛ ب : کرادراک چناں اوسانی ٤-۱ ؛ ب : کذا ۵-۱ : کذا ؛ ب : آن ۶-۱ ، ب : وانکهی ؛ متن تصحیح قیاسی ۷-۱ : حون مش ملک رخواند ؛ ب : برخواند ۸-۱ : احرام ؛ ب : میسرست بدوزبده احرام و دلور ۹-۱ : مشرب ؛ ب : سیرت ۱۰-۱ : طیره ؛ ب : طبر ۱۱-۱ : تازه بر ؛ ب : کذا ۱۲-۱ ، ب : کذا ؛ ج : باک ار مار ظهور ۱۳-۱ : نزداست جنو ؛ ب : کذا ۱٤-۱ : حلد جبور ؛ ب : حسور ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۵-۱ : کذا ؛ ب : دره ۱۶-۱ : کذا ؛ ب : بلا انگیزی ۱۷-۱ : حو سپندان شود و کوه دردر ؛ ب : سسداں سود دکر ره دردر .

آنک در چنگل شاهین شکوه شیر منش[1] — جرم عنقا بود از عجز و عنا چون عصفور

آنک دارد ز دبیران ازل دولت او — تا ابد بر سر اقطاع دو عالم منشور ۲۲۸۰

آنک[2] در جنب معالیش بنسبت نه چرخ — هست چون عشر عشیری ز خداوند عشور

آنک در فضل[3] و فره بیش از ارکان دول — همچو فرقان است ز توریت و زانجیل و زبور[4]

آن جوانبختی[5] که در عهد جوانمردی او — قفل بر زر ننهاد[6] دست بوقتی گنجور

شهسواری که کفش در شب تاریک نهد — نوک ناوک چو مژه در پلک[7] دیدهٔ مور

سرفرازی که بهنگام وغا پیکانش — آتش از آب برون آرد و آهن[8] ز صخور

گر نسیم کرمش در دهن مار وزد — زهر او شهد شود همچو لعاب زنبور[9]

ور سموم غضبش سوی نیستان گذرد — حیض بینند چو روبه همه شیران ذکور[10]

کشور از سایهٔ احسانش چنانست امین — که بروی[11] نوزد هیچگهی باد حرور

من باقبال تو امروز درین کشور هند — چه در ابداع قوافی چه در انشای بحور[12]

چو کمالم به سپاهان چو جمالم به هری — چون بدیع از همدان چون رضی از نیشاپور ۲۲۹۰

آرزومند هنرهای[13] من آداب ملوک — آفرین گوی سخنهای من افواه صدور

بخت میمونت بلندست که آورد مرا — در جناب[14] تو جدا کرده از چندان دور

تا به نظم سخن[15] و سعی ثنا خوانی من — صیت تو تا[16] ابدالدهر بماند مذکور

جهد آن کن که در ایام جلال تو مرا — جان بود فارغ از اندوه و دل ایمن[17] ز شرور

نبود محنت حامل که بلائیست عظیم — نبود زحمت سرهنگ که کلبی است عقور

۱-۱: شاهین شکوه و سرلش؛ ب: شاهین سکوه سرفش؛ متن تصحیح قیاسی ۲-۱: جنب معالیش بنست برحرخ؛ ب: درجنب معالیش نیست ۳-۱: فصل و فره پیش زارکان دول؛ ب: فصل فر؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۴-۱: وزانجیل و زبور؛ ب: کذا ۵-۱: ب: جوابخت؛ متن تصحیح قیاسی ۶-۱: نر زر ننهاد دست بوقتی گنخور؛ ب: بنهاد دست موفق ۷-۱: کذا؛ ب: بلک ۸-۱: آهن رصخور؛ ب: اهن زصحور ۹-۱: کذا؛ ب: انکور ۱۰-۱: کذا؛ ب: دکور ۱۱-۱: کذا؛ ب: بردی نوزد ۱۲-۱: اشبا رحور؛ ب: انشار ضور؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-۱، ب: سخنها ر؛ ج: کذا ۱۴-۱: درجنان ...... جنداں؛ ب: ج: درجناب تو جدا کرده ...... دور ۱۵- "تا بنظم سخن" در "ا و ب" خوانا نیست؛ ج: کذا ۱۶- در "ا" ناخوانا و در "ب" "یوما ابدالدهر" است؛ ج: کذا ۱۷-۱: دل ایمن زشرور؛ ب: سرور؛ ج: کذا.

گرد[1] رین باب سوی کارکنان سطری چند ... یابد از جانب دیوان[2] بلند تو صدور
افتخار بودم در ستر و استظهاری[3] ... در دلم باشد و در موضع حاجت دستور
استمالت کنم این دیه پریشان شده[4] را ... باشد آینده دهد جبر بنقصان و کسور
بازگردم بدعا زانک نمودم بسیار ... سامت مجلس سامی و نکونیست[5] غرور
تا در[6] ایام بهاران نفس باد صباست ... بیشتر[7] وقت .... آن باد دلور
باغ[8] بزم تو چنان باد بنور روز و نشاط ... که برو باد خزان ....
قدر[9] عیش تو حوالو .... سر ملک ما ... ماحواد وار فلک .... با محرور
گوش گردون شده[10] از غلغله صیت تو کر ... چشم دشمن شده[11] از تابش اقبال تو کور

قصیده ۴۲   ا ٥٤ ب ٥٤ ج ٤   در مدح ملکزاده اختیارالدین

سپیده دم چو برآورد مهر[12] قرصهٔ نور ... سپهر تافته شد همچو آهنین تنور[13]
دماغ خاک چنان زد زنار صفرا جوش ... سراب[14] ریخته در دامن زمین کافور
زمین چو زال[15] شده روز دار تشنه آب (کذا) ... هوا شده آتش چو تن خسته[16] رنجور
گیای[17] دشت فروزان چو سینهٔ[18] عاشق ... سموم بادیه[19] سوزان چو نالهٔ مهجور
خیال ریگ[20] روان در دخان گرمیِ روز ... چو نور انجم باریک در شب دیجور
از آن عقیق[21] برآورده جوش چون آتش ... چنانکه عرصهٔ عرصات در زمان نشور[22]

۱-ا: که؛ ب: کر ۲-ا: مابداز جانب دیوان .....؛ ب: مابداز جانب موان ۳-ا، ب: استظهاری؛ متن تصحیح قیاسی ٤-ا: کذا؛ ب: برلشان شده در ٥-ا: کذا؛ ب: مکوست ٦-ا (حاشیه): مادر ایام بهاران نفس مادصباست؛ ب: کذ ۷-ا: شروقت ال ماد دلور؛ ب: مسروقت آن باد دلور ۸-این شعر در "ب" نیست؛ ا: باغ بزم توجهان ماد مورور وساط- که بروماد خران ۹-ا: قدر عیش توحواتو سرملک ما - توحوادوار ملک بامحرور؛ ب: قدر عیش توحوالوسر ملک ما - ماجوادوار فلک ماعور ۱۰-ا: بشد؛ ب: نشد؛ ج: شده ۱۱-ا: بشد؛ ج: کذا ۱۲-ا: کذا؛ ب: برآورد قرصه نور ۱۳-ا، ب: کذا؛ ج: آستین صدور ١٤-ا: کذا؛ ب: شراب ۱۵-ا: کذا؛ ب: ذال ۱۶-ا، ب: کذا ۱۷-ا: کذا؛ ب: کیا و دشت ۱۸-ا: فروزان جوسنبه عاشق؛ ب: کذا ۱۹-ا: کذا؛ ب: بادلبوزان ۲۰-ا: کذا؛ ب: آنکه ۲۱-ا: ازعقیق برافسرده جوش حون الش؛ ب: ازعقیق برآورده ۲۲-ا: جنانک عرصه .....لشور؛ ب: کذا

زبس حرارت خورشید و احتراق هوا[1] — که می بسوخت دل و دیدهٔ جبال و بحور[2] ۲۳۱۰

بکوهها[3] شده محلول بارهای گهر — بغار ها شده مطبوخ[4] بیضهای طیور

نهنگ پوست برآورد[5] از حرارت آب — چنانکه ریزهٔ ماهی ز سر[6] که انگور

وحوش گرسنه و تشنه مانده در سایه — که نیست شان سوی صحرا برون شدن مقدور

زبسکه بیضهٔ خورشید آشیان می پخت — زبان خویش[7] بمنقار کند بر عصفور

درین هوا که ز گرمیٔ خاک و خشکیٔ باد — همی شود تن مردم بخانه هم[8] رنجور

خوش آنکسی که درین وقت باهی روش — ز آفتاب در آید بسایهٔ مستور

گزیده بر لب آب روان و سبزهٔ جوی[9] — مسافتی خوش و صحرای دلکش مسرور

بر او کشیده یکی بارگاه بادگذار[10] — بهشت رنگ ملوّن[11] بچار در مقصور

دری بسوی جنوبش دری بسوی شمال — دری بباد صبایش دری بباد دبور

رواق و طاق[12] و در و بام و صحن و دیوارش — نگار کرده چو ایوان قیصر و فغفور ۲۳۲۰

بطلق چینی[13] و شنگرف روم داده جلا — بلاجورد مسحّق[14] و آب زر مسطور

درین بهشت دل افزا[15] استاده هر طرفی — هزار ماه پری چهره هر یکی چون حور

ز مشک بافته[16] گیسو ز مه شگافته رو — ز شهد ساخته لبها ز در نهاده بغور[17]

همه ز حله و خزّ[18] و حریر کرده لباس — همه ز عنبر و عود و عبیر کرده بخور

بدست کرده قدحهای شربت حمّاض — ببر گرفته[19] طبقهای گوارش کافور

زحب خرفه[20] و بذر قطونیا و گلاب — نبات[21] بیخته و سرد کرده در ناهور

۱-ا: خورشید و احتزان و هوا؛ ب: کذا ۲-ا: حال و بحور؛ ب: کذا ۳-ا: بکوهها..... مارمار کهر؛ ب: بکوهها..... بارهای کهر؛ تصحیح قیاسی: کذا ٤-ا: مفلوح؛ ب: لغار ها شده مسلوخ؛ متن تصحیح قیاسی ٥-ا: برآورده؛ ب: کذا ٦-ا: کذا؛ ب: ریزه ماهی ز سر انکه ٧-ا: منوک بر خویش همی کند در عصفور؛ ب: بر در عصفور ٨-ا: نخاصس؛ ب: بخانه ٩-ا: سبزه خوش؛ ب: سبزه جوی ١٠-ا: کذا؛ ب: بادگزار ١١-ا: ملون د؛ ب: ملون بچهار؛ تصحیح قیاسی: کذا ١٢-ا: طاق و در و بام و صحن دیوارش؛ ب: طاق در در بام صحن ١٣-ا: کذا؛ ب: بطلق حنین و شنگرف روم داد جرا ١٤-ا: کذا؛ ب: مستحق ماب زر ١٥-ا: کذا؛ ب: دل او استاده ١٦-ا: ز مسک نافه..... رو؛ ب: ز مشک بافته..... او ١٧-ا: سفور؛ ب: نعور ١٨-خز و حریر کرده لباس؛ ب: خز و حریر ١٩-ا: بمن کرفته؛ ب: بکر گرفته ٢٠-ا: کذا؛ ب: زحب حرمه و بدر قطنی ساد کلاب ٢١-ا: بیخته؛ ب: سخته

شرابهای ریاحین و جلابهای مویز — به یخ سرشته وافگنده در آنارِ بلور

چگونه جام که گر بنگرد در او مدقوق — بگیرد از دم سردیش کوزهٔ مخمور

ز میوهای تر و خشک و نقلهای[1] لطیف — نهاده هر طرفی تودهای نا محصور

ز سیب و آلو و امرود[2] و آبی و انار — ز جوز و کشمش و بادام و پسته[3] مقشور ٢٣٣٠

خصوص خربزهٔ مشکبوی[4] شیرین طعم — که گوئی از لب شیرین حور[5] شد معصور

برونِ او ز درشتی چو نافهٔ آهو — درون او عسلی همچو خانهٔ زنبور

چو مهر زرد و چو مه[6] گرد و چون فلک دوّار — بروج بر تن و در دل ستارگان منشور

مغنیانِ خوش آواز و مطربانِ[7] شگرف — زده ملجن نکیسا[8] ترانهٔ شاپور

فگنده زمزمه‌ای در دماغ زهره و ماه — ببانگِ چنگ[9] و دم نای و نغمهٔ طنبور

درین زمانه بدین وصف مجلسی[10] خرم — کسی نشان ندهد از اکابر و جمهور

مگر به بزمِ ملک زاده ایکه مجلس او — سرای عیش و نشاطست و جای[11] لهو و سرور

سر ملوک جهان اختیارِ دین ملک — که افسرِ ملکانست و تاج اهل صدور

سلالهٔ ملک[12] اختیار الدین خطاب — کزوست نوبتِ خطاب در جهان مشهور[13]

بزرگ اهل و بزرگ افسر و بزرگ آیین — بلند نام و بلند اختر و بلند قصور[14] ٢٣٤٠

جهان گشای جوان دولتی که بر در او — سپهر پیر کهن گشته در نفاذ امور

چراغ چشم جهانست روی روشن او — که باد در دو جهان چشم بد ز رویش دور

مهی که سایهٔ الطافِ او بر اهل زمین — چو آفتاب سپهرست در خفا و ظهور

یلی که وقتِ وغا چشم بسته در شبِ تار — بنوک نیزه سیاهی برد ز دیدهٔ مور[15]

١-ا: بقلهای؛ ب: نقلهای ٢-ا: امروداتی وانار؛ ب: آبی انار ٣-ا: بادام وبسته معشور؛ ب: بادام بسته ٤-ا: کذا؛ ب: مشک بوی وشیرین طعم ٥-ا: سد؛ ب: سده ٦-ا: زرد ومه کرد چون فلک ددار؛ ب: زرد و چو مه کرد و چون فلک ددار ٧-ا: مطربان سکرف؛ ب: کذا ٨-ا: رده ملجن بکینسا ترانه شاپور؛ ب: زده ملجن مکسامراشه شادر ٩-ا: کذا؛ ب: ببانگ ددم ١٠-ا: کذا؛ ب: محلس خورم ١١-ا: خانه؛ ب: کذا ١٢-ا: کذا؛ ب: ملک اختیاد الدین ١٣-ا: کذا؛ ب: مستور ١٤-ا: کذا؛ ب: دصور ١٥-ا: کذا؛ ب: دور

به تیغ و نیزه هم آورد رستم و سهراب — به رزم و بزم هم آهنگ بهمن و شاپور
چو اسپ برکند[1] از سم آهوان بتنگ — پلنگ و شیر شکار و چنانک[2] آهو و گور
بجانِ خصم یک آواز افکند رعبی — که صد سپه نکند در سنان و در ساطور
در آن مقام که غائب شود[3] دل از هیبت — که ننگرد ملک الموت را لعین[4] حضور
زبانِ[5] تیغ حکایت کند فنا[6] و اجل — دهانِ[7] نیزه عبارت کند بلا و شرور
نوای کوشش کند گوشِ اختران را کر — غبار اسپ کند چشم آسمان را کور — ۲۳۵۰
خیال تیغ برخشد چو ماهی اندر آب — مثالِ نیزه به پیچد چو مار در تنور[9]
نگه کنی که ملک باد سیر برق آثار — ز ابر گرد برون آمده چو شمع بدور[10]
بر آخته چو سحرگاه خنجر زرین — برون کشیده چو خورشید رایتِ[11] منصور
ز کینه هر بن موی بفرقِ او پیکانست[12] — ز غصه هر سر ناخن بدستِ او ساطور
بدان تدارکِ[13] الماس نور و آهن و تیر — بریده جوشنِ پولادِ خصم چون سیفور
چو مهر و مه به علو و نشاط زی شب و روز — شهور و سنین با تو آمده[14] شود موفور
فلک مطیع و ملک یاور و کواکب رام — جهان غلام و زمان چاکر و زمین مامور

قصیده ۴۳ — ۱۵۸ ب ۹۵ ج ۲۸ — در مدح فیروز شاه و بیان فضیلت خود شاعر

ای برده از بر تو جوانی جهانِ پیر[15] — وی کرده در فراقِ جوانی بجان[16] نفیر
چندان دو اسپه برسر تو تاخت[17] روزگار — کز رنگِ روزِ روشن و رنگ شبانِ[18] تیر

۱-ا: کذا؛ ب: برکنده ....بکث ۲-ا: کذا؛ ب: وچنانک ۳-ا: عایب شود دل از هیبت؛ ب: شود از هیبت ۴-ا: ب: کذا؛ ج: که ننگرد ملک الموت را لقین وحضور ۵-ا: کذا؛ ب: زبان به تیغ ۶-ا: فنا داحل؛ ب: کذا ۷-ا: کذا؛ ب: دهان بر نیزه ۸-ا، ب: کذا؛ ج: کوش ۹-ا: لذا؛ ب: در بن مور ۱۰-ا: مدور؛ ب: کذا ۱۱-چون خورشید رات منصور (ا)؛ ب: حو خورشید رایت منصور ۱۲-ا: هر بن موسی لفرق او پکانست؛ ب: زکینه بر بن موری لفرق او برکاسب ۱۳-ا: بلارک الماس تور، داهن ر؛ ب: تدارک الماس نور و اهن دیر ۱۴-ا: کذا؛ ب: شده .... بالوامد ۱۵-ا: پر؛ ج: ای پرده از بر تو جوانی جهاں بر پیر؛ تصحیح قیاسی: کذا۔ ۱۶-ا، ب: جوانی جهاں نفر؛ ج: بجان نفیر ۱۷-ا: ماخت روزکار؛ ب: کذا ۱۸-ا: روش و رنگ شان تیر؛ ب: کذا۔

مویت که بود شب چو سمن شد برنگ روز   رویت که بود روز چو شب شد برنگ قیر[1]   ۲۳۶۰

خم کرده[2] چون بنفشه قدِ سرو سیرتت   این سبزه زار پر سمن و نرگس و زریر[3]

پیرار و[4] پار موی تو چون مشک بُد سیاه   امسال شد سفید[5] چو کافور مستنیر

زان مشک بود طبع تو خرم چو نوبهار   وایام تو چو موسم نوروز دلپذیر

واکنون که گشت موی تو کافور برف[6] دار   دهات سرد همچو زمستانِ زمهریر

مویت چو شیر شد تو هنوز از هوا و حرص   طفلی که آید از لب و دندانت بوی شیر

تو ای فصیح و فاضل و فرزانه و فقیه[7]   دانی که در شباب زحد بوده ای عزیر[8]

می گفتی این که زیر کبودی آسمان   در هیچ شهر و کشور و ز هیچ شاه و میر

در علم و فضل نیست چو من مفتی[9] و حکیم   در نظم و نثر نیست چو من شاعر و[10] دبیر

من همنشینِ شاهم و هم همنژاد خان[11]   من همدمِ امیرم[12] و هم همسر وزیر

در ذهن چون سنائی[13] و در طبع چون همام   در خط چو ابن مقله و در لفظ چون ظهیر   ۲۳۷۰

نشنیده گوشِ ملکتِ گیهان مرا مثال   نادیده چشمِ گنبدِ گردون مرا نظیر

تا چون سپهر بر سر تو برد تاختن   وز ضعف کرد عاجز و بیچاره و حقیر

هم رنگ گشت تیره و هم روی شد دژم   هم وهم گشت قاصر و هم فهم شد قصیر

نی نطق[14] در زبان نه قلم ماند در بنان   نی شعر در تفکر و نی فقه[15] در ضمیر

گوئی نبود هیچ گهت در نکات نغز[16]   نی نامه را سوادی و نه خامه را صریر[17]

تو ای امیر جلد و جوانمرد و دوست روی[18]   دانی که چون بوقت جوانی بدی بصیر[19]

۱-۱: برنگ قیر؛ ب: کذا ۲-۱: خم کرد؛ ب: کذا ۳-۱: شمس و نرگس وزریر؛ ب: وزرر ۴-۱: پرار و پار؛ ب: پرار دو بار ۵-۱: سپید چو کافور مستنیر؛ ب: مستنیر؛ تصحیح قیاسی ۶-۱: کذا؛ ب: برق دار ۷-۱: فرزانه و فقیه؛ ب: کذا ۸-۱: عزیز؛ ب: دانی در سباب حد بوده عزز؛ متن تصحیح قیاسی ۹-۱: کذا؛ ب: مفتی حکیم ۱۰-۱: چو من شاعر و دبر؛ ب: شاعر دبیر ۱۱-۱: و من هم نژاد جان؛ ب: و من هم نژاد خان؛ ج: کذا ۱۲-۱: امیرم من همسر وزیر؛ ب: و من وزیر؛ ج: کذا ۱۳-۱: در ذهن چون سنای و در طبع چون همام؛ ب: ...... ثنای ...... همام؛ ج: در ذهن چون سنائی و در طبع چون ادیب ۱۴-۱: کذا؛ ب: بی نطق ...... در سان؛ ج: ...... بنان ۱۵-۱: کذا؛ ب: بی نفعه؛ ج: فقر ۱۶-۱: نغز؛ ب: نغز؛ متن تصحیح قیاسی ۱۷-۱: کذا؛ ب: سودای نه خامه را صریر؛ ج: و نه ...... صریر ۱۸-۱: جلد و جوانمرد روی دوست؛ ب: کذا ۱۹-۱: جون تو وقت جوانی بدی بصر؛ ب: کذا *

در فرّ و فال[1] و بهجت و بالا و پر و بال — همتای تو نبود به نه چرخ مستدیر

قدی[2] چو سرو تازه و جعدی چو مشک تر — رای چو مهر روشن و روی چو مه[3] منیر

از فرّ و[4] جاه سر بفلک می فراختی — کامروز در جهان منم آنکس که بی نکیر[5]

گیوم[6] بچنگ و جلدی و بهمن بهنگ و هوش — بیژن بگرز و[7] نیزه و رستم به تیغ و تیر ۲۳۸۰

خورشید را نظیرم و ناهید را قرین — بهرام را حریفم و برجیس را سمیر

چندان نشاط و نوش که کردی بباغ و راغ — در صحن بوستان و در اطراف آبگیر

با صد هزار بهجت و شادی و خرّمی — در بالش[8] سرور زده تکیه بر سریر

دستت بجام باده و بازو بدوش[9] یار — چشمت بروی ساقی و گوشت ببانگ زیر

برگرد تو بتان[10] پری پیکران نغز — از هند و سند و روم[11] و ری و کیش و کاشمیر

هر یک بقامتی چو سهی سرو[12] ناردون — هر یک بطلعتی چو مه و مشتری و تیر

آراسته[13] گوش و گردن شان از در و گهر — پوشیده[14] رنگ رنگ همه حلّه و حریر

رفته ز سر نشاط شراب و نوای رود — تو مانده در خمار ترش[15] روی چون خمیر

گه ناله نای ساخته بر یاد آن سرود[16] — گه خون دیده ریخته بر یاد آن عصیر

گوئی مگر که خواب بد آن عیش یا خیال — یا لمعهٔ سراب[17] که بینند در هجیر ۲۳۹۰

دانسته بوده ای که مگر این جمال و جاه — وین[18] رونق جوانی و این راحت کثیر

هرگز ز من بعمر نخواهد شدن جدا — تا ماه در منازل و ماهیت[19] در غدیر

وا! گه نبوده ای که مر این دهر سفله راست — در یک نواله شکر و در یک نواله شیر[20]

۱- ا: کذا؛ ب: فال بهجت و بالادربال ۲- ا، ب: کذا؛ ج: خدی چو باغ تازه ۳- ا: راسی جو مهر روشن و روی جو مه منیر؛ ب کذا ۴- ا: کذا؛ ب: فرجاه ۵- ا: بی نکر؛ ب: کذا ۹- ا، ب: کذا؛ ج: بدست ۶- ا: کیرم .....؛ ب: بکیرم بچنگ جلدی بهمن بهنک و هوش؛ متن تصحیح قیاسی ۷- ا: کذا؛ ب: بگرز نیزه ۸- ا، ب: کذا؛ ج: پایش ۱۰- ا: نو بتان سری پیکران نغز؛ ب: لوسان سری شکران نغز؛ ج: بتان و پری چهرگان ۱۴- ا: کذا؛ ب: همه رنگ رنگ همه حله حریر ۱۱- ا: کذا؛ ب: روم ری کیش و کاشمیر؛ ج: روم ری و کیس و کاشمر ۱۲- ا: کذا؛ ب: سرو ناردون ۱۳- ا: کذا؛ ب: اراسته گوس ۱۵- ا: کذا؛ ب: درش ۱۶- ا، ب: کذا؛ ج: سر در ۱۷- ا: کذا؛ ب: شراب که مید و سحر ۱۸- ا: کذا؛ ب: واین ..... واین؛ ج: وین ..... آن ۱۹- ا: ماهیت در غذیر؛ ب: ماهاست ۲۰- ا: کذا؛ ب: شیر

گه ساز دست بهر سر آغوش چون پرند | گه دار دست بقهر[1] لکد کوب چون حصیر
گه از وفا چو حور عروسیست تازه روی | گه از جفا چو دیو عبوسیست قمطریر[2]
غولی و غایلی که ندارد بهیچ حال | بر یک جهت ثبات نه در یک جهت مصیر[3]
چون در حدیث دهر بدینجا سخن[4] رسید | بشنو نصیحتی ز من هوشیار[5] پیر
خود را بدست خویش مزن تیشه بر قدم | خود را بپای خویش میفگن بقعر تیر[6]
از نیک و بد دو راه روانست خلق را | راهی بسوی جنت و راهی سوی سعیر
اکنون تو خواه از ره طاعت بخلد رو | خواه از گنه در آتش سوزنده کن مسیر[7] ۲۴۰۰
امروز گر بهشت هوا پای گیر تست | فردات هیچکس ز سقر[8] نیست دستگیر
در صابری کنی دو سه روزی باخرت | ملک آن تست چتر بر آور جهان بگیر
امروز هر که صید شرابست و شاهدی | با طرهٔ معنبر و جعدی برنگ قیر
فرداش از شراب حجیمست فطرها[9] | چو کژ[10] دمانش جعد و چو ماران مستطیر
قرآن[11] و موت واعظ خلقند از خدای | ای بخت آنکسی که بود موعظت پذیر
گر باشدت کنون نفسی چند از حیات | از فضل کردگار جهان داور قدیر
یا در ثنا و طاعت یزدانش صرف کن | یا در دعای شاه که دین راست او نصیر
سلطان ملک پرور[12] دارای دین پناه | فیروز شه که به ز فریدون واردشیر
شاهی که هست دولت عالم فروز او | آرایش ممالک و آسایش فقیر
شاهی که فیض عدل و فروغ[13] سخای او | در شرق و غرب چون مه و خورشید شد شهیر[14] ۲۴۱۰
آن خسروی که از همه شاهان بجود و جاه | مانند او نه بُد نه در اول نه در اخیر

۱-ا: بعمر......الخ؛ ب: بعمر لکدکوب حصد حصر؛ ج: بقهر...... ۲-ا: قنظریر؛ ب: وطرر؛ ج: کاز جفان حو دیو عبوسیس قمطیر ۳-ا: جهت مصر؛ ب: کذا ٤-ا: مدیجا سخن رسید؛ ب: کذا ۵-ا: من ای هوشیار پیر؛ ب: بر ۶-ا: یر؛ ب: تیر؛ ج: بیر ۷-ا: مسیر؛ ب: منر؛ ج: کذا ۸-ا: کذا؛ ب: سفر ۹-ا: حجمست قطرهاش؛ ب: حجیمست قطرهاش.
۱۰-ا: حدکژدمانش جعد وحو ماران مستطر؛ ب: کذا؛ ج: چون کژدمان وجعد چو پیان رامطیر ۱۱-ا: کذا؛ ب: قران موت.
۱۲-ا: کذا؛ ب: ملک پرور دارار ۱۳-ا: فروغ سپاه؛ ب: کذا ۱٤-ا: کذا؛ ب: سهر.

شاهی که هست دست ودل از دانش وسخا — رخشنده همچو شیر[1] وبخشنده چون شبیر

درعدل بر[2] ستانش شهابی نموده است — دربذل بر[3] بنانش سحابی شمر مطیر

فرِ فروغِ طلعتِ او بر فراز[4] رخش — گویی مگر که نورِ تجلی است بر زبیر[5]

نو ماه تا بَرَد ز رخش[6] نور مستعار — گرد ست دست کفچه بمانندِ مستعیر

بر درگهش هزار چو کسری بود نقیب[7] — در حضرتش هزار چه آصف بود مشیر

سیصد هزار میر وملک در سرای اوست — فرخنده تر ز قیصر و خاقان بدار وگیر

هفصد هزار بندر رکابیت گردِ او — هر یک چو گیو و بیژن ورستم ورا ظهیر[8]

روزی که لشکریش بمصافی[9] بردن رود — آراسته فوجهای گران چون که ثبیر[10]

آندم قیامتی بجهان گردد آشکار — کز آتشِ وغاش نباشد کسی خفیر[11] ۲۴۲۰

کوس از صدا نهاده صمم بر نجوم چرخ — گرد از زمین برآمده بر گنبدِ اثیر

مردانِ کارزار چو شیرانِ جان شکار — بر پشت تازیان خرامنده وخطیر[12]

چندانکه درحساب نباشد نه[13] در گمان — بر خامهٔ مهندس و در هامهٔ خبیر[14]

هر یک جوان وجلد وزره پوش وتیغ زن — هر یک یل[15] ومبارز ومردانه و مغیر[16]

هر یک چنانک چون قدم آورد در رکاب — ز دست در عنان جواری قد[17] وحدیر (کذا)

دَرّد به[18] تیر سینهٔ سندان چو باد رنگ — بُرّد به تیغ کندهٔ پولاد چون پنیر[19]

بر دستِ شان ز تیغ وسنان[20] شعلهای نار — بر دوشِ شان ز درع وسپر چشمهٔ[21] نمیر

۱-أ: کذا؛ ب: رو بخشنده همچو شیر ۲-أ: هرستانش سحابی نموده است؛ ب: برسانش سهابی موده الست ۳-أ: دربذل هر بانش سحابی سمر مطیر؛ ب: بر ... الخ ۴-أ: فرار رخش؛ ب: کذا ۵-أ: تحلی است برزیر؛ ب: تجلی است برزبر ۶-أ: رخش؛ ب: کذا ۷-أ: نفر؛ ب: کذا ۸-أ: دراظهیر؛ ب: کذا ۹-أ: مصافی بردن رود؛ ب: کذا ۱۰-أ: شیر؛ ب: مشیر؛ متن تصحیح قیاسی ۱۱-أ: کزآتش دغاش ... حقیر؛ ب: کزآتش وغاش ... حفر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-أ: حطیر؛ ب: بست ... خطیر ۱۳-أ: کذا؛ ب: ودر ۱۴-أ: کذا؛ ب: حسر ۱۵-أ: کفا؛ ب: بد ۱۶-أ؛ ب: معیر؛ متن تصحیح قیاسی ۱۷-أ: (ناخوانا)؛ ب: حواری ندد حدیر ۱۸-أ: درد به تره سسنه سندان حو بادرنک؛ ب: درد به تیر سینهٔ سندان جو بادرنگ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۹-أ: تیغ کنده لولاد حون سنر؛ ب: برد به تیغ کنده پولاد چون سر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲۰-أ: تیغ وسنانها مار؛ ب: تیغ وسنانها شعله نار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲۱-أ: بر دوش سان ز درع وسپر حسشه نمیر؛ ب: بر دوش شان ز درع وسر چشمه مبر؛ تصحیح قیاسی: کذا.

انگنده باد حملهٔ شان از هراس و حول | آفاق در تزلزل و افلاک در زحیر[1]
گشته زمین بگونهٔ گو گرد سرخ[2] وار | سیماب گون سیوف[3] و نوشادرس نفیر (کذا)
گفتی که بی گداختن زر ز چهرها | تیغ آتش است و اسپ دمه خیل[4] جای گیر ۲۴۳۰
چندان[5] بزخم خنجر و زوبین خون فشان | خاک سیه کنند بخون بدان[6] خمیر
کاید گمان مگر که بقربان عید[7] گاه | ق | خونها روانست از سر شاهان و از فقیر
آنجا کنند ملائکه در راهی آسمان | منسوخ بر مواکب دشمن شود حشر[8] (کذا)
اعوان او در آتش دوزخ گرفته جای | و اتباع گشته بازن[9] و فرزند او اسیر
ای فر تو ممالک جمشید را نشان | ای فیض تو سعادت جاوید را بشیر
از بزم همچو جنت و از رزم چون سقر | احباب را بشیری و اعدات را نذیر
در آسمان دهر ز اقبال تست نور | بر آستان ملک ز احسان تست تیر[10]
از ابر بخشش تو چو ایام نوبهار | باغست و بوستان همه سرمایه و عمیر[11]
واز نور طلعت تو چو نوروز دور[12] وز عید | شادند خلق یکسره از شهری و شطیر[13]
جای که خسروان و سلاطین روزگار | دانند[14] بذل بی عدد و منصبی کبیر ۲۴۴۰
هفت آسمان و هفت زمین[15] و آنچه اندروست | ق | باشد بجنب جود تو یک دانهٔ حقیر
خاری که گرد جیش تو بر روی[16] رد اکشد | خاکی[17] که نعل اسپ تو بر روی کند مسیر
آن خار از قبول[18] تو گردد گل بهشت | ق | وآن خاک ره زمین تو گردد زر نضیر[19]
روشن شود بفر تو هر بخت[20] کان سیاه | آسان شود بنام تو هر کار کان[21] عسیر

۱-ا: کذا؛ ب: زحیر ۲-ا، ب: وار ۳-ا: سیاب کون سبورق ونوشادرس نقر ٤-ا، ب: خیلهای کیر؛ متن تصحیح قیاسی ۵-ا: جندان رخم خنجر و زوبیں چوں فشان؛ ب: پیذاں ربیم خنجر و زبیں خون فشان ٦-ا: بلان؛ ب: کذا ۷-ا: بقربان عیدگاه؛ ب: بقربان عیدکا ۸-ا، ب: حسر ۹-ا: نارسیے وفرزند؛ ب: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: تر ۱۱-ا: برایه وعمر؛ ب: کذا ۱۲-ا: (ناخوانا)؛ ب: نوروز دور عید؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳-ا: کذا؛ ب: وزشهری مبطیر ١٤-ا: رانندبذل ...؛ ب: دانند بدل معدد ۱۵-ا: کذا؛ ب: زمین آنچه ۱۶-ا: خاری که کردحسش نو بر روی نوکشید؛ ب: خاری کردرحسش تو بر ردی کشد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۷-ا: حاکے که لعل اسپ لو بر دی کند مسیر؛ ب: کذا ۱۸-ا: فنون؛ ب: کذا ۱۹-ا: زرلصیر؛ ب: زمین تو زربصیر؛ متن تصحیح قیاسی ۲۰-ا: کذا؛ ب: هر بحسب کاں ساه ۲۱-ا: ان کاں کان عسیر؛ ب: ان کان کان عیسر؛ متن تصحیح قیاسی.

محتاج نیست ملک بجز زی[1] و حارسی — تا بخت نست آگه[2] و تارای تو بصیر

ده نفس و ده عقول بنزدیک رای تو — در علم عشر عشر[3] عشیر ست از عشیر

تا چار[4] مشتری زده زانو بجد منش — چون پیش اوستادِ کهن کودکی صغیر[5]

تا کرد سهم صولت هیجات[6] بر یلان — تاریک و تنگ عرصهٔ آفاق چون حصیر

تا زیر[7] خاک خنجر و ژوپین آتشینت — در چشم دشمنان تو چون منکر و نکیر

تا نجم را بر آخر[8] سفلی بود مدار — تا چرخ راز عالم علوی بود مدیر ۲۴۵۰

بادت نجوم چاکر و بادت زمان رهی — بادت فلک غلام و جهان بندهٔ اجیر

جاوید زی بدولت و شادی و خرمی — بدخواه را بگو که در اندوه و غم بمیر

قصیده ۴۴ — ج ۱۹ — در مدح فیروز شاه

صبحگاهان که کند باز سحر سینه دو رنگ — مرغ رومی بفلک[9] بر کشد آواز کلنگ

می چون خون کبوتر بگه بانگ خروس — از بط سیم فگن در قدحی طوطی رنگ

جام می کش بمیئ لعل که در دانهٔ او — گه شود همچو ثریا و گهی هفت اورنگ

از کف تنگ قبای که ز رشک کلهش — بر امیران کلهدار قبا آید تنگ

گلرخی غنچه دهانی که ببارد گه بوس — دهن تنگ شکر خاش شکر تنگ به تنگ

رطل سنگین چو خوری ز آتش می باک مدار — گرچه بارد ز فلک ژاله و برق آتش رنگ

آنکه چون نفحهٔ مشکینش در آید بدماغ — غم گریزد ز دل و جان بهزاران فرسنگ

ساقی ار جان طلبد قیمت یکقطرهٔ او — خلق در دادن جان هیچ نیارند درنگ ۲۴۶۰

مجلس از خلد نشان گوید و ساقی از حور — می حکایت کند از روم و صراحی ز[10] فرنگ

۱-۱: کذا؛ ب: بحرری و حارسی ۱-۲: تاکه و تارای تو لقصر؛ ب: تا بخت نست اکه ۳-۱: کذا؛ ب: در علم عشر عشیر ست ۱-۴: تاجارهٔ مشتری زده زانو بحد مش؛ ب: ماجار مشتری زده زر نو بجد منش ۱-۵: جون مش اوستاده کهن کودکی صعر؛ ب: چو پیش اوستاد کهن کودک صغر ۱-۶: کذا؛ ب: سحات ۱-۷: تازیر خاک و خنجر و ژوپین اشت؛ ب: تازیر خاک دختجر و ژوپین آتشت؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۸: تانجم زا بر اخر؛ ب: تانجم را بر اخر ۹-ج: بر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۰-ج: از

دود عود ابر شود قطرهٔ بارانش گلاب — رعد او صوت دف و برق صفت بادهٔ چنگ

نای و نی هر دو شود همچو زن و شوی بصلح — عقل و می هر دو چو پیری و جوانی در جنگ

قد ساقی چو صنوبر رخ شاهد چو سمن — جام زرین چو ترنج و می رنگین نارنگ

لاله و سنبل او زلف و[1] رخ ساده حریف — قمری[2] و بلبل او بانگ نی و نغمهٔ چنگ

از یکی سوی دهد ساقی می ساغر تلخ — وز دگر سوی دهد نقل و شکر شاهد شنگ

دلبران بر صفت ماه بر آیند بچرخ — مطربان بر نمط زهره بر آرند آهنگ

چنگیان شعر مرا در صفت مجلس شاه — بر فلک برده بآواز تنانا[3] د ترنگ

هر دمه دیده بمالد ز تضرع[4] بر خاک — گر نهد قهر تو بر گوشهٔ ابرو آژنگ

تا صباحت همه وقفست بر اطراف خطا — تا ملاحت همه ختمست بر اقلیم تلنگ[5] ۲۴۷۰

تازه بادت گل عیش از نفس مشک آیین — نوش بادت می[6] لعل از صنم[7] سبزه رنگ

قصیده ۴۵ — ۹۱ ج ۲۰ — در مدح سلطان

جهان جود و هنر آسمان جاه و جلال — سحاب بر و سخا آفتاب بذل و نوال

بهشت رافت و دریای جود و کان کرم — روان مملکت و جان دولت و اقبال

چراغ چشم جهان آفتاب طلعت اوست — که باد سایهٔ او در جهان فراوان سال

سواد چتر و بیاض رخش بمیمونی — چو طرهٔ شب قدرست و غرهٔ شوال

بفر دولت او هر دمست مقدم عید — ز شمع مجلس او هر زمان طلوع هلال

هزار اختر سعدست در اوان نزول — هزار لشکر جلدست در زمان نزال

وغاش در همه سال و غزاش در همه روز — عطاش در همه وقت و سخاش در همه حال

وغا بغیر خدیعه غزا بغیر خلل — عطا بغیر وسیله سخا بغیر سؤال

سکندر و جم و سلمست و سنجر و سهراب — سفندیار و سیاوش و سام و رستم زال ۲۴۸۰

۱- ج: زلف رخ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲- ج: قمر و بلبل؛ متن تصحیح قیاسی ۳- ج: ننانا؛ متن تصحیح قیاسی ۴- ج: دیده ز تصرع؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵- ج: بلنگ؛ متن تصحیح قیاسی ۶- ج: نوش می لعل؛ متن تصحیح قیاسی ۷- ج: سیر ارنگ؛ متن تصحیح قیاسی.

چو مهر و مه شب و روز است فضل او دائم | چون عقل و جان همه سالست فیض او متوال[1]
بشرق و غرب یقین کرد دوست و دشمن او | که دوستِ دانش و دین است و دشمن زوال
بقدرِ دولتِ او روزگارِ عالمیان | چنان خوش است که شبهای عاشقان بوصال
قمر که هست منوّر باَحسنُ الاَلوان | فلک که هست مصوّر بافضلُ الاَشکال
یکی نمونهٔ ایوانِ اوست در صورت | یکی جریدهٔ[2] دیوانِ اوست در تمثال
جناب مجلس میمون او که در خوبی | چنان ندید و نه بیند ورا نظیر و همال
فلک بنسبتِ درگاه او بدان ماند | که در نواحیِ روی سپید نقطهٔ خال
بهشت عالم جانست[3] و جانِ عالم دل | که هم جمال جهانست و هم جهانِ جمال
سعادتِ ازلی در هوای او مدغم | سلامتِ ابدی در فضای اوست محال
بسانِ نغمهٔ مرغان بوستان در وی | نوای مطرب و آواز شاعر و قوّال ۲۴۹۰
غریب[4] نیست ز الهام ایزد این معنی | عجیب فی ز کراماتِ اولیا این حال
علی الخصوص ز شاهنشهان و این سلطان | که هست تکیهٔ شان بهتر[5] از جهل ابدال
بکرگسانِ سیه بازوی سپید اندام | که آهنین سر و مو کند و آتشین[6] پر و بال
برد لمح... ما... د... تد..... ترکه[7] | نه لب و دندان پلنگ را چنگال
............[8] | .....ز احصار فکر و شرح خیال
چو برگ های درختان، چو قطره های مطر | چو حبّه های فواکه، چو ذرّه های رمال
ز خیلِ شان همه اطرافِ چرخ پر پیمان[9] | ز جمعِ شان همه اکنافِ ارض مالامال
بروز عرض سواران .....[10]....ن | تمام مشرق و مغرب سپه[11] جنوب و شمال
چنانک ابر ببارد اگر.....[12]... در | نیوفتد بزمین قطره از هجوم رجال

۱- ج: متعال؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲- ج: خریده؛ متن تصحیح قیاسی ۳- ج: جانست جان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴- این اشعار از «ا» نقل کرده شدند و در «ب» و «ج» موجود نیستند ۵- ا: (ناخوانا) که...... که یه سان کهتر از جهل ابدال؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶- ا: ز آتش در و بال؛ متن تصحیح قیاسی ۷ و ۸- این اشعار بسبب برآمدن از اوراق چسپیده خوانا نماندند ۹- ا: پر سمان ۱۰ و ۱۲- ا: (خراب شدند) ۱۱- ا: سپه جنوب شمال؛ تصحیح قیاسی: کذا.

همه دلاور و خنجر زن و خدنگ انداز   همه سپه‌شکن و دوست روی[1] و دشمن مال   ۲۵۰۰

قصیده ۴۶   ۱۱ ج ۴۸   ، در مدح ملک

چو خورشید تابنده بر کوه بابل   فرو رفت در قعر دریای مایل
برافگند دریای مینای اخضر   همه شاخ مرجان به پیروزه ساحل
بسیط زمین بر مثال صنوبر   بر اوج سما زد سراپردهٔ ظل
برآویخت انجم بر ایوان مشکین   قنادیل زرین بسیمین سلاسل
من اندر یکی تنگ و تاریک جایی   که بودست همچون دل و دست مدخل
وطن کرده بودم چو اصحاب عزلت   ز آشوب فارغ ز اندوه راحل
دوات و قلم بود و کاغذ به پیشم   چو رحلی به پهلو و شمعی مقابل
سخن رانده در اعتقاد حکیمان   چو جاماسپ و لهراسپ و دیگر اوائل
کز ایشان بمحشر که بودست راسخ   وزان در تناسخ که گشتست قائل
روان را قدیمی که کردست ثابت   مثل را مجرد که بودست قابل   ۲۵۱۰
برون داده راز جهانی که در وی   نمودار گردد عجایب هیاکل
درین جنس ابحاث بودم فتاده   ز اندیشه در فکر شغل و شمائل
شنیدم که میگفت آهسته شخصی   سَلَامِی عَلَیٰ اَهْلِ هٰذَا الْمَنَازِل
گشادم[4] در از شوق و دیدم شتاده   نگارین من بی حجابی و حائل
سمن ساق ترکی که هندوی چشمش   سیه سرمه دارد که از سحر مائل
دل آشوب شهری و شور[5] جهانی   به بالا و رفتار و شکل و شمائل
غنیمت شمر روزگار جوانی   چو دانی که ایام ظلیت زائل
دو دستست دنیا در آن هر دو جامی   یکی شهد خالص دگر زهر قاتل

۱-۱ : دوست روی دشمن مال ؛ ج : کذا   ۲- ج : گرایشان ؛ تصحیح : کذا   ۳- ج : رازی جهانی   ۴- ج : کشاده ؛ متن تصحیح قیاسی   ۵- ج : شوری جهانی ؛ متن تصحیح قیاسی

هوای بهاراست و ایام عشرت — زمان نشاطست و گاه محافل

همه دشت و صحرا بنفشست و سوری — همه کوه و هامون گلست و سنابل — ۲۵۲۰

بنشسته است زالوان گلها و سبزه — قلمهای تقدیر بر تختهٔ گل

تصاویر درگاه فغفور و قیصر — تماثیل ایوان کسری و هرقل

زرنگ ریاحین و بوی بساتین — زآواز مرغان و بانگ عنادل

زمین چو سپهرست و اختر شگوفه — چمن چون بهشتست و کوثر جداول

بهر سبزه زاری بتی کرده مسکن — بهر چشمه ساری مهی[1] کرده منزل

نشسته بهر سایه ای آفتابی — مهی درکنار و میی در انامل

شرابی که جز جام جانبخش اورا — نه بینی دوای دل مرد عاقل

بقوت چو نعناع به نکهت چو ریحان — به تندی چو فقاع به تیزی چو فلفل

چه گوئی مرا در چنین روزگاری — که مردم همه شاد مانند و خوشدل

رواداری این درد فرقت که باشد — دل و جان بر آتش چو سنگین مراجل — ۲۵۳۰

بصد زاری و عذر دادم جوابش — که ای مونس جان مشتاق بیدل

گر از من[2] خطا رفت و تقصیر کردم — تو از عفو دامان عفوی فروهل

بحل کن مرا این شکایت چو دانی — که مردم بهانه است الله فاعل

برآنم کزین بیش عذر تو خواهم — اگر زنده مانم زدوران آجل

بر بهشت بنوروز شعری نویسم — که غیرت برد جان اعشی و اخطل

توسل کنم زان بدرگاه صفدر — بمدحی که باشد بهین تر[3] وسایل

چو ز انعام او یابم اسباب عشرت — نهم مسند جاه بر رغم خا[4]مل

بیارایم از باده و رود بزمی — براطراف صحرا و گرد منا[5]هل

بنای دفی و نوشش باشم همیشه — بیاد ملک بادو محبوب واصل

۱- ج: مهر؛ متن تصحیح قیاسی ۲- ج: کر از من خطا رفت تقصیر......؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳- ج: نزه سایل؛ متن تصحیح قیاسی
۴- ج: حامل؛ تصحیح: کذا ۵- ج: منال؛ تصحیح: کذا-

صَمِیمُ البَرایا عَمِیمُ العَطایا | حَلِیمُ السَّجایا[1] کَرِیمُ الشَّمائل | ۲۵۴۰
سپهر بزرگی و ینبوعِ حکمت | جهان معانی و کانِ فضائل
درش قبلهٔ جای ملوکِ معظّم | کفش بوسه جای صدورِ اماثل
بفرّ و عدالت چو نعمانِ منذر | بفضل و فصاحت چو سحبانِ وایل
علیؓ را موازی عمرؓ را مساوی | نبیؐ را مشابه وصی را مشاکل
ز شرقِ جهان تا بغربِ جهانش | مکارم محیطست و الطاف شامل
سنانش تو گوئی که بر جان دشمن | بلائیست از آسمان گشته نازل
عَلَی اللّٰهِ اَجرُک بدین جِدّ[2] غالب | و لِلّٰهِ دَرُّک بدین بخت مقبل

قصیده ۴۷ ج ۱۳

اکنون که آفتاب شد از حوت در حمل | و آمد هوای موسم نوروز بی بدل
گلهاست رنگ رنگ و گیاهست گونه گون | بر هاست لون لون و شجرها حلل حلل
از بوی مشک و نفحهٔ عود و دم عبیر | عالم چو بوستان بهشتست فی المثل | ۲۵۵۰
قمری چو صوفیانست همه ساله در ثنا | بلبل چو عاشقانست شب در دو روز غزل
ایام عیش و عشرت و شادی و خرمیست | و اوقات راحت و طرب و بهجت و جذل
با همدمی چهار که بحر بیست هر یکی | در رمز و در بدیهه و در شعر و در مثل
آسوده خاطر از غم و اندوه روزگار | فی باکیش جنگ و نه با هیچکس جدل[3]
زین سوی نهاده رقعهٔ شطرنج و تخته نرد[4] | زان سو کتاب حکمت و احکام مستدل
شیرین لبی که در دهن شکرین او | آغشته با گلاب شرابیست از عسل
ای خسروی که خنگ[5] فلک را کف هلال | از بارگاه خاص تو داغیست بر کفل
گوئی که هست از کف تیغ چو گندنات[6] | لرزان چو برگ سیرنهٔ افلاک چو بقل

۱- ج : حلیم الشجایا ؛ متن تصحیح قیاسی ۲- ج : حد ۳- ج : جدل ؛ متن تصحیح قیاسی ۴- ج : تخته زد ؛ تصحیح قیاسی : کذا
۵- ج : چنگ ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۶- ج : کوئی ...... کندبات ؛ متن تصحیح قیاسی

در باغ و راغ عیش بران تا هزار سال | از بخشش مُبینِ عَزّ اسمُهُ وَجَل
عیشی و عشرتی که ز خوبی و خرمی | هر دم بود او اخر او بهتر از اول ۲۵۶۰

قصیده ۴۸ — ج ۱۲

از کام جوی تنگ[1] نیاید نوای نیل | واندر دهان پشه نگنجد نوال پیل
خفاش را چه لاف بزرگی بر آفتاب | کنجشک را چه جای تفاخر به[2] جبرئیل
خردی[3] که با بزرگ ستیزد ز ابلهی | باشد برین مثال نماید ازین قبیل
وآن را که خود خدای تعالی اعز کرد | هرگز بگفتِ بد نشود قدرِ او ذلیل
بر رفعتِ سپهر چه نسبت بود گواه | بر روشنیِ روز چه حاجت بود دلیل
مستغنی است چهرهٔ خورشید از حلی | محتاج نیست دیدهٔ آهو به کحل میل
گر در مذاقِ طایفه نه نظمِ من بود | از همدمان مزید و ز پیشینیان قلیل
عیب از زبانِ سوخته و چشمِ رنجه است | نی طعنه بر نبات و نه طنز است بر طفیل[4]
کاین کندرو[5] برنگ نداند ز کهربا | وآن زیره[6] را بطعم نداند ز زنجبیل
از دوزخی مپرس بجز تلخیِ حمیم | وز عرشیان شنو صفتِ جامِ سلسبیل ۲۵۷۰
امروز در زمانه ندانم کسی که او | با من ز روی فضل و فصاحت بود عدیل
اِلّا کسی که روی عروسانِ نظم را | از بیم چشم بر سر گلشن نهاده نیل

قصیده ۴۹ — ۶۳۱ ج ۲۸ — در بیان بی ثباتی دنیا و مدح ملک حسام الدین

اگر بنزد[7] خرد عاقلیم و هشیاریم | نظر بصورت احوال خویش بگماریم
که در چه سیرت و سانیم و در چه می باشیم | چه میکنیم و کجائیم و در چه بیکاریم

۱- ج: تیک؛ متن تصحیح قیاسی ۲- ج: بجبرئیل؛ متن تصحیح قیاسی ۳- ج: خردی
۴- ج: طفیل؛ تصحیح: کذا ۵- ج: کاندرو؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶- ج: زیره را ..... بزنجبیل؛ تصحیح قیاسی: کذا
۷- بعضی از اشعار که از «۱» بدست آمد بسبب چسپان شدنِ اوراق خراب شدند

خدای عزّوجل را در آفرینش ما[1] … چه بود حکمت و ما در کدام کرداریم

چه کارهاست که گر ما از آن بپرهیزیم[2] … سزای جنّت[3] فردوس و اهل انهاریم

چه فعلهاست که گر در وجود[4] ما آمد … نعوذ بالله از آن در عذاب دوزناریم[5]

وزین[6] دو چیز چه اولیترست ما را تا … همان کنیم دو روزی که فرصتی داریم

دریغ باشد اگر بهر لذّتِ فانی … نعیم دولتِ باقی ز دست بگذاریم

ندامت آرد اگر با وجود حکمت و شرع … زمام نفس بدستِ هلاک بسپاریم ۲۵۸۰

عدوی ما بجز این نفس نیست میدانیم … ولی چه سود که دانسته با عدو یاریم

چو گفتِ دشمن خود میکنیم در حقِ خویش … نه عاقلیم که بر جانِ خود ستمکاریم

کسی بود که بپرسد ز ما که باری ما … چو دل نهاده برین روزگار غدّاریم

چه دیده ایم درین زال بیوفا کهن … که با هزار جفاایش بجان خریداریم

چه آمدست ز دوران بجانِ ما نیکی … که در کمندِ بلاایش چنین گرفتاریم

چه حاصلیست ز اندوه این جهان ما را … که شب تمام در اندیشهٔ روز در کاریم

چو رنج و راحت ایام را ثباتی نیست … سزد که راحت و محنت برابر انگاریم

چو بخت و دولتِ[7] آفاق را بقائی نیست … سزد که ملکت عالم بهیچ نشماریم

جهان چو مزرعهٔ آخرت همی گویند … همان نکو که درو تخم نیکوئی کاریم

درین دو روز حیاتی که همچو گل[8] سیریست … چنان زییم که کس را بگل نیازاریم ۲۵۹۰

کجاست آنک همی دیده بود ما را پار … که بنگرد که در امسال ما نه چون پاریم

چو بعد از آن همه تقصیرها که از ما رفت … کنون ز دیدهٔ ما[9] خون دل همی باریم

گذشت آنک ز دیوانگی همی گفتیم … که بندهٔ درِ شاهد، غلام خمّاریم

۱-۱: ری عزد: ل (ناخوانا)؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۲: که گر زآن کنیم؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۳: جنت وفردوس واهل انهرم؛ تصحیح قیاسی: کذا
۱-۴: نه‌دامات که در دخود، آمد؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۵: درنارم؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۶: وزین دو جزچه اولرست مارا تا، همان کنم دو روزی که فرصتی دارم؛ ج: درین دو چیز چه اولیترست ...... ۱-۷: کذا؛ ج: دولت واقبال را ۱-۸: کل سپراست؛ ج: دو روزه حیاتی که همچو کل سبزاست؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۹: دیده همی خون دل همی؛ تصحیح قیاسی: کذا

امیر جعد جوانان نازک اندامیم　　　فدای قامت خوبان ماه رخساریم

سپند چهرهٔ ساقی و تشنهٔ[1] ساغر　　　درم خرید می و مبتلای مزماریم

حدیث توبه و تقوی ز ما نباید جست　　　که رند و عاشق و قلاش و مست و میخواریم

گذشت آنک بر ارباب فضل می‌گفتیم　　　که ما تمیمهٔ بازوی اهل گفتاریم

سوار مرکب علمیم و تیغدار[2] سخن　　　که بر سران بلاغت سپاه سالاریم

ز مدح و ذم بکرامین کاتبین[3] مانیم　　　که نیک و بد همه در طی نامه بنگاریم

ز شرق و غرب جهان تا بماه و ماهی او　　　چو آفتاب علم در شعار اشعاریم　　　۲۶۰۰

گذشت آنک بر اصحاب علم میگفتیم　　　که ما خزینهٔ تفسیر و گنج اخباریم

ز هر هنر که کسی در جهان نشان دارد　　　در آن هنر ز همه فاضلیم و مختاریم

تو ای فقیه که با ما مفادمت طلبی　　　برین گمان که من و تو بعلم همواریم

چه نسبتست ترا با من و مرا با تو　　　بجز لباس که ما هر دو اهل دستاریم

وگرنه از ره تحقیق می توان دانست　　　که در هنر تو چه مقدار و ما چه مقداریم

تو اهل ظاهر حکمی و صاحب تقلید　　　نه ما که صاحب تحقیق و اهل اسراریم

کنون از آن همه دعوی و لاف بیهوده[4]　　　که نفس بود و ارادت رهین تیماریم

بر آستان امید خدای می نالیم　　　ز راه عجز که ما بندگان گنهکاریم

بعجز خویش و بتقصیر خویش معترفیم　　　بجرم خویش و باسراف[5] خود باقراریم

ز زخم تیر حوادث ز نوک نیزهٔ[6] دهر　　　جگر دریده و تن خسته[7] و دل افگاریم　　　۲۶۱۰

تو پادشاه[8] باحسان خود سزاواری　　　اگرچه ما بمکافات خود سزاواریم

ز دست ما دل ما[9] باز خر که مدتهاست　　　اسیر حرص و گرفتار نفس[10] و پنداریم

ز جام رحمت خود قطره ای کرم فرما　　　بکام خاطر بیران[11] ما که بیماریم

۱-۱: کذا؛ ج: فتنهٔ ساغر ۲-۱: تیغدار سخن؛ ج: بیع دار سخن ۳-۱: کرامین وکاتبین؛ ج: کذا ۴-۱: بهیما ۵-۱: اسراف؛ ج: کذا ۶ ج: کذا؛ ا: نیره ۷-۱: کذا؛ ج: جگر دریدهٔ و تن خجسته ۸-۱: تو پادشاه دباچنان خود سزاواری؛ ج: تو پادشاه باحسان خود سزاواری ۹-۱: بازخر کرمد بهاست؛ ج: کذا ۱۰-۱: کذا؛ ج: بنقش پنداریم ۱۱-۱: خاطر بران ماکه بیمارم؛ ج: خاطر مکسور ما.

هزار شکر خدا را که از هدایتِ او — ز هر چه ریب و ریا بُد ز جمله بیزاریم
دو چیز بر دلِ خود کرده ایم اکنون ورد — که صبح و شام زآن هر دو بنگزاریم
یکی ثنای خداوندِ پاکِ بی همتا — که آفریدهٔ آن کردگار غفاریم
دوم ثنای سپهدارِ مشرق و مغرب — که برکشیدهٔ الطافِ آن سپهداریم
سرِ ملوکِ ممالک حسامِ دولت و دین — که زیرِ منت[2] و احسانِ او گرانباریم
پناهِ کشورِ هندوستان ملک جمشید — که مادحِ درِ آن دین نوازِ[3] داداریم ۲۶۲۰
اگر بهر سرِ موئی زبان بود ما را — که شکرِ نعمتِ او صبح و شام[4] بگزاریم
از آنچه بر سرِ ما واجب است نتوانیم — که از هزار یکی نیز بر زبان آریم
دعای دولتِ او بر زبانِ ما فرض است — اگر چه خفته بخوابیم و گر چه بیداریم
ثنای صنعتِ او بر زبانِ ما درست — اگر چه مست خرابیم[5] و گر چه هشیاریم
وفا و عدل باقبالِ او همی نازند — که باز[6] داورِ دین پروری نکوکاریم
که بر نیابت رای رفیع روشنِ او — بسیطِ روی زمین را بلطف معماریم
جفا و ظلم ز تهدیدِ او همی گویند — که ما دو همچون سرگینِ[7] آدمی خواریم
که بر نمونهٔ هاروت و گونهٔ ماروت — بقعرِ چاه چو بدخواهِ[8] او نگونساریم
جمال[9] و جاه سر.... بش که ما هر دو — چو مهر و ماه جهان[10] را بدیده انواریم
سنان و تیغ....[11] ایدش که ما دو بتم — که آیتِ یدِ بیضا[12] و معجزه ماریم
اگر چه منصب و[13] جاهت رسید در جای — که برتر است از آن حد که ما در انگاریم[14] ۲۶۳۰
چه وقت اوست که در ارتفاع دولتِ او — هنوز از کرمِ حق امیدها داریم

۱-۱: کذا ۲-۱: منت احسان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-۱: (ناخوانا)؛ متن تصحیح قیاسی ۴-۱: (خوانده نشد) ۵-۱: مست خرابیم و گر: ج: کذا ۶-۱: ماددا و ردین پر نکوکاریم؛ ج: کذا ۷-۱: که ما دو سرن خواریم؛ متن تصحیح قیاسی ۸-۱: لقوجاه جر او نگوسساریم؛ متن تصحیح قیاسی ۹-۱: کذا. (اشعاریکه از میان اوراق چسپیده حاصل شدند و جای دیگر یافته نشدند با وجود کوشش بسیار درست خوانده نشدند) ۱۰-۱: (ناخوانا)؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۱-۱: (ناخوانا) ۱۲-۱: (ناخوانا)؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-۱: اگر چه منصب هست رسد در جاسے؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۴-۱: (واضح نیست)؛ متن تصحیح قیاسی.

سپه کشا ملکا از جناب عالی تو ... بظاهر ارچه که دوریم زیر دیواریم
بروز و شب همه مستغرق دعای تو ایم ... بزرگ و خرد اگر اندکیم و بسیاریم
از آفتاب حوادث پناه ده ما را ... که زیر سایهٔ تو آمده به زنهاریم
بمان بدولت و اقبال صد هزاران سال ... که از قبول تو بر اوجِ چرخِ دوّاریم

قصیده ۵۰ ... ا : ۲۸

مدِ[1] دین پناها محمد حلق اصفات را..... ... مجید حضرت اعلیٰ مطیع در آن سلطان
حسامش شد تیغ[2] خم حسودش چون فلک در خم ... حمیدش[3] در صفت اعظم حبیب حضرت یزدان
میحادم[4] کلیم احسان ملک افعال در دوران ... مدار دین خور تابان مرادش باد در دامان
دلیر صف شکن[5] برنا دلاور چون علی هر جا ... در د صفها چو در هیجا در آید ....[6] میدان
خضر انفاس عیسیٰ دم خرد[7] از عقل او بر هم ... خسیس[8] از سهم او در سهم خزان را باد قهرش جان ۲۶۴۰
لطافت بر دسته جانی لطیفی[9] .... نقایش روح ....
قرار از تو .... توئی در خور ... قفای دشمنان را[10] گر قلم سازی بود امکان
الا ای سرو سر ش قد اصیل[11] و نیک ... امین و پارسا باشد اگر لطفی کنی[12] ارزان
بدنیا[13] ر ور منور زود بسی مهتر سو ... ولی گر اینست[14] کو دلی با هش .....
دلی[15] منور رود بسی مهتر هر سو ... ولی راست[16] کو دلی لطف نبود دست زمان
امیرت[17] هر که دین داری انیست مرتبه داری ... امیرت هر تبه کاری امانت گر درین دوران[18]

ا-۱ : بدین ناها محمد حلق اصفات را. (این قصیده اغلاط بسیار دارد و کتابت این با حتیاط نشده) ا-۲ : تیغ حم حسودش حون فلک درخم ا-۳ : حمید در صفت اعظم حسب حضرت ؛ متن تصحیح قیاسی ا-۴ : میحادر ...... در دورم ؛ تصحیح : کذا ا-۵ : سکن برنا دلا ورخون علی هرجا ؛ تصحیح قیاسی : کذا ا-۶ : هیجا در آید ؛ متن تصحیح قیاسی ا-۷ : حضر ..... خسر درا عقل رو ریم ؛ تصحیح : کذا ا-۸ : خسیس ..... خرانرا باد قهرس ؛ متن تصحیح قیاسی ا-۹ : بر دلبسته جانی لطفی باکرشمی کن ا-۱۰ : قفا دشمنانرا اکر قلم سازے ؛ متن تصحیح قیاسی ا-۱۱ : الای سرد شبیرین قدا اصصل و نک ؛ تصحیح : کذا ا-۱۲ : امین ..... کنی ؛ متن تصحیح قیاسی ا-۱۳ : بدنیا بر درمنور زود بسی مهتر هر سو ا-۱۴ : دلی کر انیست کو دلی با هش ا-۱۵ : ولی منور رود بسی مهتر هر سو ا-۱۶ : ولی راست کو دلی لطف بود دست درمان ا-۱۷ : امیدت ..... هر تبه داری ؛ تصحیح : کذا ا-۱۸ : کذا

حسن آسا توئی باذل[1] حلیم و حاکم باسل　　حسودت پای اندر گل جبیبت[2] چون گل خندان

مه روشن[3] توئی طالع مرادت بادبی مانع　　بدان لطفت بمن[4] ضایع مراهم دان زندرحان

دلی دریاصفت[5] داری درازدست کرم باری　　دلبری هم تو دیداری درم پیشیت[6] سفالی دان

سری دسرور یابد سوی تو هر که بگشاید　　سری کو از تو برتابد سزایش[7] خون دهد یزدان　　۲۶۵۰

توایت از فلک برتر رضایت معدن گوهر　　لزومت فتح هر کشور لفایت همچو مه تابان

گران ازتست دو عالم کریما بردرت نالم　　گشاده نیک احوالم کنون باشد[9] ز تو احسان

هنرزاده دعایم دان همی گویم بمدحت[10] کان　　همارِه[11] باش در دوران همیشه خرم و شادان

نه کس دید این موشح را نه کس گفت این مسمع را　　نگهبانِ تو حق بادا نگر[12] در صنعت گرگان

مصفا[13] خاطری جوش تو ملک منصب سار تو　　موبد[14] عمر کو مزیدت هست جاویدان

نکهبانت توئی عالج[15] نگه کن سوی آن حالج　　بخواهم تا کنی خارج نظر دارم پی درمان

چه من[16] مثلم بسی هر سو چو آیند بر درت از تو　　جهان پرور گل خوشبو جهان یابند در دامان

هنربرا[17] شیر مردانی همی زیبد ترا خانی　　همی خواهم ز حق مانی همیشه تا بود انسان

لکدکوب بلا بیند لئیم از گوشه گر بیند[18]　　لآلی[19] مثل گل چیند لوازم بردرت هست کان

الا ای اهل دین پرور امین هم ......[20]　　از احسانت جهان پرور از الفاظت[21] زمین اکان　　۲۶۶۰

رهان[22] از لطف زاند و هم رسیده غم چو آهو دم　　رسد[23] زین رح ارکوهم روان یاقوت و مرجان

امل[24] از تست روز و شب اثر از تست در مذهب　　از احسانت بر دم کسب امید هر دو[25] انس و جان

جهان[26] داند توئی را جا چو معنی شراب را جا　　جنائی منجهلا را جا جهان خواهد ترا بادان

۱-۱: بادل حلیم و حاکم باسل؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-۱: حسودت پای درکل حسب حون کل حندان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-۱: مه روشن توسی طالع مرادت بادبی مانع ۴-۱: بدان لطف بمن ضایع مراهم دان زمدرحان؛ ۵-۱: دریاصفداری درار دست کرم باری؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶-۱: اسب؛ متن تصحیح قیاسی ۷-۱: برتابد سرایش چون دهد بران؛ متن تصحیح قیاسی ۸-۱: کران ارتست در عالم؛ تصحیح: کذا ۹-بعد از "باشد" لفظی نیست؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۰-۱: هنرراده ..... بمدحت کان؛ تصحیح: کذا ۱۱-۱: همار ..... خورم شادان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-۱: نکر در صعب کرکان ۱۳-۱: کذا ۱۴-۱: کذا ۱۵-۱: عالح نکه ..... حارح - بخواهم ..... حادح ۱۶-۱: بس هر سو خوانند بر درب از تو ۱۷-۱: هنربرا ..... جانی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۸-۱: بکرسد؛ متن تصحیح قیاسی ۱۹-۱: ندانی حنل کل چیسند لوازم ..... ۲۰-۱: امیں هم ..... ۲۱-۱: احسانت جهان بر دراز الفاظ .....؛ تصحیح: کذا ۲۲-۱: خوامو؛ متن تصحیح قیاسی ۲۳-۱: کذا ۲۴-۱: ارتست ..... ارلسب در مذهب؛ تصحیح: کذا ۲۵، ۲۶، ۲۷-۱: کذا.

پنجاه و پنج[1] عیب شمر دست زاهل خوان — کاندر کتاب نزهة[2] سمول کند بیان
زان جمله عیبهاست چهل و دو از آن[3] ضیف — باقی از آنست سیزده عیب آن[4] میزبان
بشنو کنون اسامی اصحاب آن عیوب — تا چون[5] بدانی آن نکنی باز جاودان
آنست[6] مغتنم که چو گوئی بشوی دست — سبقت نماید ارچه[7] تو مشیری وارسان (کذا)
حکاک[8] آن بود که بخارد به پشت دست — تن را به پیش از آن که برد دست[9] سوی نان
دقاق آن بود که چون خوان درمیان نهند — پیش از همه رود بنشیند فراز خوان
لقاف[10] آن بود که زهر نان نواله ای — پیچید برای خویشتن از بهر میهمان[11] — ۲۶۷۰
نفاخ[12] آنکه لقمهٔ سوزان بر آورد — وانگه[13] دمد نفس که کند سرد در دهان
ممتد آن بود که کند دست خود دراز — در کاسه ای که دور بود سخت از آن مکان[14]
مصاف آنکه چون نگرد استخوان[15] و مغز — گه گو بدش بدست گهی چو شد از[16] لبان
لماس آن بود که بلیسد میان اکل — انگشتهاش تا ببرد[17] چربی از میان
ملقو آن بود که گرانی لقمهاش — چون باد لقوه کل کند و دول بادبان
بقار آن که از پی[18] لیسیدن لبش — هردم چو گاو پیر[19] برون آورد زبان
نار[20] آنکه خنده زند سخت کز دهانش — خائیده نان بریزد و لقمه شود عیان
دفاع آنکه لقمه نهد در دهن بزرگ — وانگه برد بقوت انگشت در کران

۱-۱: بنجاه و بنج عیب .... جوان؛ متن تصحیح قیاسی ۲-۱: کتاب نزهة سمول ۳-۱: زان حمله عیبهاست جهل دو ازان ضعف؛ متن تصحیح قیاسی
٤-۱: غیب ان میربان؛ تصحیح: کذا ۵-۱: جون بدانی آن بکنی؛ تصحیح قیاسی: کذا ٦-۱: انست .... کوبی بشوی؛ تصحیح: کذا ۷-۱: ارجه تو مشیری وازسان؛ تصحیح: کذا ۸-۱: چنکال آن بود که بخارد؛ تصحیح: کذا ۹-۱: سوی دست؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰-۱: لفاق؛ تصحیح قیاسی: کذا
۱۱-۱: کذا ۱۲-۱: نفاخ؛ تصحیح: کذا ۱۳-۱: ونکه .... الخ ۱٤-۱: درکاسه که .... مکا؛ تصحیح: کذا ۱۵-۱: جون نکرد اسحوان ولو؛ تصحیح: کذا
۱٦-۱: کهی جوشد ازکبان؛ متن تصحیح قیاسی ۱۷-۱: انکشتهاش تابردجری؛ تصحیح: کذا ۱۸-۱: جون باد .... بادمان؛ متن تصحیح قیاسی
۱۹-۱: ازلی لیسیدن؛ تصحیح: کذا ۲۰-۱: پسر .... زبان؛ متن تصحیح قیاسی ۲۱-۱: ناراکه خنده زند سخت کردهاش؛ تصحیح قیاسی: کذا.

معطاش آنک لقمه بر آرد به کله[1] ای — پس آب نوشد و خورد آن لقمه بعد از ان

مستهدک آنکه[2] برطبق گرم آب سرد — نوشد بجد کافت دندانست آنچنان ۲۶۸۰

لطاع آنک چون ننماید لبفره هیچ — لیسد زحرص کاسه‌ها[3] و صحن بیکران

مسمد کسی است کو حق همسایه در طعام — نارد بجای خوب ندارد به پیش خوان[4]

عائب کسی بود که کند عیب چون[5] زنی — کین شور و آنست بی مزه آن خام از دخان[6]

برکاسه‌ها کند به حیل[7] گردنش دراز — از بیم آن که تر نشود درع[8] و طیلسان

پس منبد[9] است آنکه خصوص از میان جمع — گیرد بدست چمچه و هرچه از قیاس آن

وانگه[10] مماحق آنکه ز نان چمچها کند — تا خوردنی[11] بدان خورد آن مرد باهوان

وانگه مرشش آنکه مثل بند دران مرغ[12] — بپیچد[13] چنانک رنگ کند جامهٔ کسان

وانگه منقط آنکه کند از سرشک آش[14] — آلوده جامها و رخ و ریش از نشان

وانگه مبلغ آنکه نخاییده لقمها — هردم فرو برد که بود معده را زیان[15]

وانگه مخرب آنکه چو در کاسه دست زد — هیچ اندر و رها نکند جز که استخوان[16] ۲۶۹۰

وانگه مقرر آنک بر آرد خوی[17] حلیم — در اکل تا زند ز فی[18] و بزم داستان

وانگه مسابق آنک یکی لقمه در دهانش[19] — دیگر بدست ساخته دارد همان زمان

وانگه مقفر[20] آنک با آلوده دستها — گیرد میان کوزه ندارد بکف میان[21]

وانگه[22] فضولی آنک کند قسمت و مثل — در کاسه ملح ریزد و در صحن ناردان

وانگه طفیلی آنک ز ناخوانده می خورد — دنبال مهتری که بقهرش دهد امان

۱-۱: نکله ؛ تصحیح: کذا ۲-۱: انک ۳-۱: کاسه ؛ متن تصحیح قیاسی ۴-۱: به مس کان ؛ تصحیح: کذا ۵-۱: حون ری ؛ تصحیح کذا ۶-۱: زدحان ، تصحیح: کذا ۷-۱: جهلی ؛ متن تصحیح قیاسی ۸-۱: رشود رادد طیلسان ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-۱: منبد انک حصوص ازمیان جمع ؛ تصحیح: کذا ۱۰-۱: دانکه مماحق انکه رمان حمها کند ؛ تصحیح: کذا ۱۱-۱: ماخوردی ران حورد ان مرد باهوان ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-۱: دانکه مرشش انکه مسل سدوران مرع ، تصحیح قیاسی: کذا ۱۳-۱: بپیحد حنانکه رنک کند حامه کسان ؛ تصحیح: کذا ۱۴-۱: ارسرسک اش ۱۵-۱: رمان ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۶-۱: هیح اندرو رها ملند جز کر استحوان ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۷-۱: حوی حلیم ۱۸-۱: مازند رقی و سرم ؛ تصحیح: کذا ۱۹-۱: وانک رسابق انکه .... دهاش ؛ تصحیح: کذا ۲۰-۱: وانک لفر انکه مابوده رستها ؛ تصحیح: کذا ۲۱-۱: میاں ؛ تصحیح: کذا ۲۲-۱: وانک .

وانگه معرض[1] آنکه نخواهد بر زم جز   کان شی[2] چه سودمند و چه خوبست از فلان

باز آن مدمّع است که چون لقمه گرم خورد   آب آیدش بدیده و سوزد دل و دهان

باز آن مقطّع است که چون لقمه شد بزرگ   بر دو بنیم[3] و باز درش افگند همان

باز آن مشلّع است که چون مرغ و میوه خورد   آن استخوان[4] و خسته نهد پیش دیگران

باز آن مقبّع[5] است که چون در سخن شود   بعبع[6] کند که لقمه بود در دهن کلان   ۲۷۰۰

باز آن مفرّح[7] ایست که از خوان نوالهای   بر اهل خصم خانه دهد کایدش روان

باز آن کسی بود متطاول[8] که بنگرد   در پیش دیگری که بحسرت رود گمان

باز آن کسی بود متشاغل[9] که دیر کرد   چندان کز انتظار شود خلق در فغان

باز آن منهّم[10] بود که چو مردم کشید دست   دستش بود بمایده در کار همچنان

هردم بجانبی نظری ملتفت[11] کند   کاید از و طعام بخوان چون[12] برند خوان

چون عیب میهمان جهل[13] و دو تمام شد   عیب آن[14] میزبان که بود سیزده بخوان

اوّل محدّث آنکه زگفتار[15] باز پرس   مشغول دارد از خورش اکل ناتوان

پس محتمی که کم خورد ادچون[16] دنیفها   وانگه کند ستائش کم خوار در جهان

پس مشتکی[17] که در بر مهمان کند حدیث   نایابی طعام و گرانی[18] کاروان

زان پس موحش آنکه کند در[19] حضور ضیف   تندی و خشم بر خدم[20] و خیل بی کران   ۲۷۱۰

زان پس منقّی[21] آنک کشد پیش میهمانش   چیزی[22] قلیل و بر همه چیز است کامران

۱- ا: وایک معرض انک نخواهد برزم حر ۲- ا: شیں چه ..... ه خوبش زفلاں ۳- ا: بردینم ۴- ا: ازاستخوان خسته
۵- ا: مقبغ ۶- ا: بغبغ ۷- ا: کذا ۸- ا: کهی بود کہ متطاول جو بنگرد ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹- ا: مشاغل؛ متشاغل (تصحیح
قیاسی) ۱۰- ا: بهم ۱۱- ا: هردم نظر کند ملتفت بجانبی ۱۲- ا: بخواں حوں برندخواں ۱۳- ا: جو جهل دد؛ تصحیح: کذا
۱۴- ا: عیب ان میزبان که بود سنرده بخوان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵- ا: محدثانک زگفتار بار پرس؛ تصحیح: کذا ۱۶- ا: دحون
دلقها؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۷- ا: متکی؛ متن تصحیح قیاسی ۱۸- ا: کرانی ۱۹- ا: زاں بس موحش انک کند در حصور ضیف؛ تصحیح: کذا
۲۰- ا: خدم و جنانی کران؛ متن تصحیح قیاسی ۲۱- ا: منقی ۲۲- ا: حری قلیل و بر همه حیرست؛ متن تصحیح قیاسی.

مستان بود کسی[1] که بپرسد ز میهمانش | آوردن طعام که گوید مگر بمان
مستاثر[2] آنک گر طلبی در موافقت | هر چه نکوتر است خورد خود خیار[3] آن
مقناص آنکه بر سر خوان آب خوردنی | حاضر نه کرده باشد و بیم او فتد بجان
زان پس موفر آنک[4] نخست آش برکشد | واخر برای خاص نقابای[5] زعفران
مستظهر آنک عذر نهد پیش زآمدن | چیزی نساختم که همی[6] داشتم بجان

قصیده ۵۲ | ۲۴۱ ج ۲۶ | در مدح سلطان فیروزشاه

هزار شکر خدا را که چون ستاره و ماه | بدیده سر مرکشیدم ز خاک درگه شاه
خدایگان سلاطین مشرق و مغرب | پناه شرع پیمبر مدار دین اله
شه ممالک فیروزشاه شیرافگن | که آسمانش سریرست و آفتاب کلاه
مسیح عالم و مهدی عصر سلطانی | که هست یکدل او روز کین هزار سپاه ۲۷۲۰
شهی که بر در او خسروان روی زمین | چو آسمان بگه خدمتند پشت دوتاه
همیشه کعبهٔ حاجات خلق درگه اوست | که می شود همه حاجت روا ازین درگاه
حریم حضرت او سایبان لطف خداست | که می برند بدان سایه جن وانس[7] پناه
کسی که بوسه دهد خاک آستانهٔ او | بآب عفو بشوید خداش جمله[8] گناه
دراز باد حیاتش که عدل او کردست | ز ساکنان زمین دست ظلم را کوتاه
مجال نیست در ایام پادشاهی او | که آفتاب کند سوی خلق تیز[9] نگاه
اگر بخنجر لولاد سبز و رمح کبود | کند تعرضی[10] پیل سپید و شیر سیاه
شود ز صولت او پیل مست چون نخچیر[11] | شود ز هیبت او شیر شرزه چون روباه

۱-۱: مستان بود که بپرسد ز میهانش ؛ تصحیح : کذا ۲-۱: مستاثر آنک ۳-۱: بهاران ؛ متن تصحیح قیاسی ۴-۱: موافر انك نخست آس برکشد ۵-۱: حاص نقابل ۶-۱: جزی نساختم که همه داشتم بحان ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۷-۱: جن وانس نناه ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۸-۱: بشوید خداش حمله کناه ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۹-۱: تزنکاه ؛ تصحیح : کذا ۱۰-۱: تعرض بپیل سپید ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۱۱-۱: نخجر ؛ متن تصحیح قیاسی۔

چنان شدست باقبالِ او جهان معمور — که جز دیار عدو نیست جای لشکرگاه

بخضر[1] ماند عیسی که دست احسانش — چو ابر زنده کند خاکِ مرده را بمیاه[2] ۲۷۳۰

در آن زمین که زخشکی ریگ و بی[3] آبیش — کسی ندادی هرگز نشان تری گیاه[4]

کنون بدولتِ او درمیان هر دو گروه — زچار سوی چو پنج آب می رود بنجاه[5]

سوادِ کوه همه گلشن است و چشمه و جوی[6] — زمین بیشه همه[7] سبزه و گلست و گیاه

ایا شهی که سعود سپهر ساخته اند — زنعلِ مرکب تو افسر سعادت و جاه[8]

دعای دولتِ تو ملک راست در افکار — ثنای حضرتِ تو خلق راست در افواه[9]

زمانه چاکرِ درگاهِ تست بی تکلیف — ستاره بندهٔ فرمان تست بی اکراه

همیشه تا به شبستان آسمان باشند — ستارگان سمنبر بگردِ[10] خرگهِ ماه

ترا بمجلسِ عشرت که مهر ساقی اوست — هزار خادمِ مه روی باد در خرگاه

تنت[11] درست و دلت شاد و خاطرت خرم — خجسته بختِ[12] تو بیدار و دولتت آگاه

بحرمتِ علم معجزات پیغامبر (کذا) — بحق اَشهَدُ[13] اَن لا اِلٰهَ اِلّا الله ۲۷۴۰

قصیده ۵۳ — ۱ ٤٠ ج ۷ — در مدح ملک الشرق حسام الدین

مبارکست و همایون بیقینِ[14] فضلِ اله — عزیمت ملک الشرق سوی حضرت شاه

سرِ ملوکِ ممالک حسام دولت و دین — که مشتریش[15] نگین است و مهر و ماه کلاه

مدار مملکت هندوستان ملک جمشید — که تاج تارک دنیاست از جلالت[16] و جاه

جهان گشای جوان دولتی که مهر و سپهر — بخاک سده ساییش[17] می نهند جباه

۱-ا، ج : بجضر؛ متن تصحیح قیاسی ۲-ا : بمیاه ؛ ج : خاک مردرا بحیاه ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۳-ا : زخشکی ریک ولی امش ؛ متن قیاسی
٤-ا : هرکر..... ری کناه ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۵-ا : نخاه ۶-ا : جوی ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۷-ا : هم ۸-ا : سعادت وجاه ۹-ا : افواه
۱۰-ا : سمن بر بکرد خرکه ۱۱-ا : تنت ..... خاطرت خرم ؛ ج : شب ..... خاطر حرم ۱۲-ا : نجسته ..... وودلت اکاه ؛ تصحیح قیاسی : کذا
۱۳-ا : کذا ؛ ج : اشهدوان ١٤-ا : سمالون بقیص ۱۵-ا : مشترنش ۱۶-ا : ارجلالت وجاه ۱۷-ا : بجاک سده شاسش می مهند ؛ متن تصحیح قیاسی -

خدیو مشرق و مغرب که دست و خنجر اوست — سپاه پرور و کشورگشا و ملک پناه

یلی که خسرو انجم بر آستانهٔ او — هزار بار نشسته است عَبْدُهُ و فَتاهُ

اگر بخنجر نیلی و نیزهٔ زرد دشش — کنند[1] پیل سفید و سیاه شیرنگاه

یکی خزد ببن[2] خارِ خشک چون خرگوش — یکی رود بته خاک تیره چون[3] روباه

شود ز شوکت این نیل[4] رنگ پیل سپید — شود ز هیبت آن زرد روی شیر[5] سیاه

تیزیِ لب[6] شمشیر کیش نزدیکست — که خشک و خام نشیند کاتبان[7] گناه ۲۷۵۰

از آنگهی که زمیمون[8] میر خدمت او — شدست نامزد از آسمان عطارد و ماه

بجمع کردنِ اسبابِ دین[9] و منزلها — شدست خسرو اجرام اختران[10] بیگاه

نخست مه که منازل همی کند ترتیب — چو مخلصانِ اطاعت نما و دولت خواه

سوادِ خاک بیاراسته است[11] همچو بهشت — برنگ رنگ ریاحین و گونه گونه گیاه

مثال داد که ابر سیه[12] چو سقایان — غبار و گرد[13] نشاند فرو بسیلِ میاه

اشارت[14] کرد که فراشِ بادِ نوروزی — حریر[15] سبز فراز د ز سبزها در راه

گهی ز صبح کشد سیمگون[16] سراپرده — گهی ز هاله کند راست گوهری خرگاه

عطارد از[17] قبلِ پایگاه خاصش نیز — همی کند علف و کاه گرد بی اکراه

گهی ز سنبله[18] یکجا همی کند خرمن — گهی ز کاهکشان می کند ذخیرهٔ[19] کاه

ز زحل[20] ضیافتِ میمون شد و ز بهرام نزل — ز جدی ساخته خوانی ز دلو آخر جاه[21] ۲۷۶۰

زهی خجسته میری و نیکو سفری[22] — که دولتست دژ و رهبر و ظفر همراه

۱-۱: کشنر.... بگاه ؛ تصحیح: کذا ۲-۱: خرد ببن.... جون خرکوش ۳-۱: جون روبار ۴-۱: ابن نیل رنگ پیل سفید ۵-۱: شرساه ؛ متن تصحیح قیاسی ۶-۱: تری لب ؛ تصحیح: کذا ۷-۱: حسک خام نشیند کا هزمان کناه ؛ متن تصحیح قیاسی ۸-۱: کذا ۹-۱: بجمع کردن اسباب ودهن مزلها ؛ تصحیح کذا ۱۰-۱: احتران لکاه ؛ تصحیح: کذا ۱۱-۱: بیاراساست تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-۱: بر ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-۱: غبار کرد نشاند فرو سل ؛ تصحیح: کذا ۱۴-۱: اشارت.... باد ؛ تصحیح: کذا ۱۵-۱: حریر سبز دازد در سرها در راه ؛ تصحیح کذا ۱۶-۱: شیکون سرابرده ۱۷-۱: ارقبل بایگاه خاصش تیز. ۱۸-۱: کهی رسنبل یکجا ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۹-۱: ذخره کاه ۲۰-۱: زحل.... میمون شد از بهر منزل ؛ متن تصحیح قیاسی ۲۱-۱: ساخته خوانی ز دلو احرجاه ۲۲-۱: نیک سفر ؛ تصحیح: کذا

هزار گونه امید از عطای سبحانی | هزار گونه امل از نوال شاهنشاه

ایا ستوده خصالی که صیت احسانت | به چین[1] و روم رسید از حدود هند و هراه[2]

اگر کنی بکرم دعوی مسیحائی | روا بود که عطا و سخای تست گواه

بعد هزار سپه چون تو یک سواری نیست[3] | تو یک سواره چنانی که صد هزار سپاه[4]

کدام دولت ازین بهترست در دنیا | که هر کجا که ببینند در قلوب[5] و شفاه

هوس بغیر لقای تو نیست در اوهام | سخن بغیر[6] ثنای تو نیست در افواه

نگویم این که کسی جز خدای عز و جل[7] | بود بذات[8] و صفت بی نظیر و بی اشباه

ولی ز روی خرد این قدر همی دانم | که زیر گردش خورشید و آسمان دو تاه

اگر نظیر تو بودی کسی ز فضل[9] و شرف | همی شدی اثری ز دعیان بچندین[10] گاه ۲۷۷۰

تو دیر زی که اگر سهم صولتت نبود | بدست خویش کند کار خویش خلق[11] تباه

ز سعی رمح دراز و عنان کوته تست[12] | که پای امن دراز ست و دست غم کوتاه

ز رای روشن تو نیک و بد شود معلوم | چنانک زر بعیار اندرون[13] و نقره بکاه

حقوق نعمت تو خلق[14] را نه چندانست | که شسته گردد نیشان آن بباد فراه[15]

بحر می گذرد روز آن خردمندی | که نام نیک تو گیرد به بامداد و پگاه

باوج چرخ رسد گوشهٔ کلاه سری | که بر ستانهٔ سامی تست گرد آساه

اگر بمدح و ثنایت ز بنده تقصیر است[16] | گمان مبر که ز کفران بود معاذ الله

همیشه تا که بحشر سنین هجرت را | بدایت سر سال نو ست غرهٔ ماه

ترا بهفتصد و هفتاد هجر مدت عمر | چو عمر نوح نبی باد نهصد و پنجاه

۱-ا: بحس ۲- این شعر برای معنی هراه در اداة الفضلا شاهد آورده شده است ۳-ا: ملسب ٤-ا: برارساه؛ متن تصحیح قیاسی ۵-ا: به ملند ذوقلوب وسفاه؛ تصحیح: کذا ٦-ا: بسحن بغیر شای ۷-ا: حدای عزوجل؛ تصحیح: کذا ۸-ا: ندات وصفت بی نظیر و بی اشاه؛ تصحیح: کذا ۹-ا: رفصل و سرف، تصحیح قیاسی: کذا ۱۰-ا: بجیدین کاه ۱۱-ا: خوئش حلق تباه ۱۲-ا: کوتاه است؛ ج: کذا ۱۳-ا: اندرون و نقره لکاه؛ ج: ..... نقره نکار ۱٤-ا: حلق؛ تصحیح: کذا ۱۵-ا: باد افراه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱٦-ا: بمدح ..... بقصر؛ تصحیح: کذا

شهابِ رزمِ تو دولت فروزِ[1] دشمن سوز | شرابِ بزمِ تو عشرت فزا[2] و اندُه کاه | ۲۷۸۰

قصیده ۵٤ | ا ۱۹ ج ۱۲ | در مدح نوردیدهٔ ملک الشرق

ای بادِ صبحدم نفسِ مشکِ ناب ده | وز بوی جانفزاتِ[4] نسیمِ گلاب ده
شد مدّتی که در شبِ هجران فتاده ام[5] | زانوارِ صبحدم خبر آفتاب ده
[6]......... ملک زاده سیفِ دین | خدمت رسان و بوسه بخاکِ جناب[7] ده
وانگاه قصّهٔ منِ محزونِ ممتحن | بر دستِ حاجبِ ملکِ کامیاب ده
در ضمنِ[8] قصه ایکه نویسی ز حالِ من | بعد از دعا و مدح بر ایشان جواب[9] ده
کای نوردیدهٔ ملک الشرقِ نامدار | در ملکِ شرق چون ملک الشرق[10] آب ده
هستی نهالِ دولتِ شه، هر زمان بری[11] | در بوستانِ[12] خسروِ مالک رقاب ده
دورانِ پیر[13] برگِ خزان ریخت چون بهار | ز ابرِ[14] سخاش رونقِ عهدِ شباب ده
مانندِ تیغِ مهر که خون ریزد از سپهر | از خونِ[16] خصم روی زمین را خضاب ده
شهبازِ نوکِ نیزه و شاهینِ تیر را | هنگامِ طعمه از دلِ دشمن کباب ده | ۲۷۹۰
تا مرغ[17] جانِ دشمنِ تو در هوا شود | و از تیرِ[18] بازوی پرِ عقاب ده
مستانِ شوق و تشنه دلان امیدرا[19] | از جامِ خویش شربتِ[20] شیر و شراب ده
درویش را که تن چو رصاص است در گداز[21] | بر رغمِ جانِ سنگدلان سیم ناب ده
مسکین مطهّرست[22] چو در مدحِ آستانت | او را ز لطف مرهمِ جانِ خراب[23] ده

۱-ا: دولت فروز دشمن سوز ۲-ا: عشرت فزا ۳-ا: کذا؛ ج: نفسی ٤-ا: در بوی جانفزات؛ ج: وز بوی جانفزات ۵-ا: کذا؛ ج: فتاده ایم ٦-ا: کذا ۷-ا: بخاک حساب ۸-ا: در ضمن قصه که نویسی ۹-ا: ایشان جواب ۱۰-ا: ملک الشرق باب ۱۱-ا: دولت شه هر زمان بری؛ ج: کذا ۱۲-ا: بوستان خسرو مالک رقاب؛ ج: کذا ۱۳-ا: دوران ریز برگ خزان ریخت چون بهار؛ ج: دوران پسر برگ .....الخ ۱٤-ا: ز ابر سخاش؛ ج: کذا ۱۵-ا: تیغ مهر که خون ریزد از سپهر؛ ج: کذا ۱٦-ا: خون خصم روی زمین را خضاب؛ ج: کذا ۱۷-ا: تا مرغ جان دشمن ۱۸-ا: بازوی؛ تصحیح: کذا ۱۹-ا: تشنه دلان امیدوار؛ ج: کذا ۲۰-ا: شربت و شیر و شراب؛ ج: کذا
۲۱-ا: من چو رصاص است؛ ج: رصاصیست ۲۲-ا: منظر؛ ج: مطهر ۲۳-ا: حراب؛ ج: کذا

بستست دل بر[1]ین که گشائی تو کار او | تو هم[2] بکار بستهٔ او فتح باب ده
دادیش نان چو قرصهٔ خورشید گرم گرم | اکنون روان چو ابر درین کار آب ده
یعنی چو شمع ماه ز دیوان پادشاه | پروانه کن شهاب و بدستش جواب[3] ده
بر دیگری حواله مکن کار کاغذش[4] | خود کن سوال حاجت او خود جواب[5] ده
دایم بمان[6] بدولت و ایام عمر را | دامن گره بدامن یوم الحساب ده

قصیده ۵۵ — ۱۲۲ ا ج ۹ — در مدح فیروزشاه

دوش آفتاب زرد که چون خم خواره[7] ای | کرد از لعاب لعل بدریا غراره ای ۲۸۰۰
طبل شب برات برآمد بر اوج[8] ماه | چون طبل[9] روز عید یمین و یساره ای
نقاش صنع صفحهٔ تقویم چرخ را | بر لاجورد کرد[10] ز سرخی گذاره ای
انجم چو دلبران بهشت از دریچها[11] | کردند سر برون ز برای نظاره ای
بر آتش[12] شفق ز طرب زنگیان شام | می کوفتند پای چو بت[13] بر حجاره ای
وز سوی شرق زهره[14] بر آیین مطربان | میزد به دف[15] ماه بر اثبات حراره ای
ور در زمین نگاه کنی مردمان شهر | از خاص و عام هر که ورا بد غراره ای
چندان چراغ و مشعله و شمع سوختند | در هر رواق و طاقی و بامی و باره ای
کز روشنی[16] آن بچهٔ کور در شکم | میدید شرق و غرب جهان بی بصاره ای
آمد نظاره بر در دولت سرای[17] شاه | بود آنکه[18] باغ خلد ازو استعاره ای

۱-ا: برن؛ ج: درین ۲-ا: هم تو بکار ....؛ ج: هم بستهٔ راکه تو هم فتح باب ده؛ تصحیح قیاسی کذا ۳-ا: کذا ۴-ا: کاغدش؛ ج: کذا ۵-ا: حواب؛ ج: کذا ۶-ا: دایم بمان بدولت؛ ج: دایم بمان ۷-ا: خم حواره؛ ج: کذا ۸-ا: اوح؛ ج: کذا ۹-ا: چون طبل روز عید یمین و یساره؛ ج: کذا ۱۰-ا: کرده ز سرخی گداره؛ ج: کرده؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۱-ا: بهشت از دریچها ج: کذا ۱۲-ا: بر آتش سفق ز طرب زنگیان شام؛ ج: کذا ۱۳-ا: حقوبت بر؛ ج: چوبت در ۱۴-ا: (ناخوانا)؛ متن تصحیح قیاسی ۱۵-ا: بدف ماه براتیان حراره؛ تصحیح: کذا ۱۶-ا: کز روشنی آن بچه کور در شکم - میدید شرق و غرب جهان بی بصاره؛ تصحیح قیاسی: کذا؛ این همه اشعار بر حاشیه ("نوشته شده اند و خواندن آنها آسان نیست") ۱۷-ا (حاشیه): آمد نظاره بر در دولت سرای شاه ۱۸-ا (حاشیه): بود آنکه باغ خلد ازو استعاره.

یکسر فلک[۱] ز بانگ هوایی یکیطراق	پر رعد و[۲] برق گشته ز شور و شراره ای	۲۸۱۰
کاراستند[۳] راس سواران چیره دست	چندین[۴] هزار شعبده در هر کناره ای	
گویی[۵] بصد هزار منارست آتشین	معار مسو دبی بسر هر چهاره ای	
یا[۶] بر خیال آنکه سلیمان نبی مگر	کردست نامزد ز شیاطین هزاره ای	
یا[۷] همچو دست شاه گهرهای شب چراغ	بارد بجود هر گهری ماه پاره ای	
فیروزشه[۸] که پیش یلان سیاه او	سلطان نه سپهر بود یک سواره ای	
کاسپان[۹] بادپای وسواران آتشین	ازرود کرده شمع و ز شعله کناره ای	
صف[۱۰] صف همی دوید سوی آسمان چنانک	آهنگ کرد گویی از آن سوگذاره ای	
مهتاب[۱۱] گویی ید بیضای موسو بیت	یا آتش خلیل نبی بی حراره ای	
کشتی[۱۲] آتشین و رسنهای چون شهاب	جوزا صفت نموده یکی گاهواره ای	
گلریز[۱۳] چون که دیدهٔ عشاق چشم شمع	می ریخت در و لعل ز سیمین فواره ای	۲۸۲۰
ابریست[۱۴] گویی ز دهانش ستاره بار	روشن تر از سهیل یمن هر ستاره ای	

قصیده ۵۶ — ب ۶ ج ۲۰ عرفات العاشقین ۱۰ مجمع الفصحا ۱۰ — در مدح ملک سعد بن سلیمان

خوشست خوردن می با جوان روح افزای	ببانگ بربط و آواز چنگ و نالهٔ نای
میان سبزهٔ سیراب[۱۵] وزیر سایهٔ سرو	ببوی سنبل[۱۶] و سوری لحن رود دستنای[۱۷]

۱-ا (حاشیه): فلک رمانک هواسی مک طراق ۲-ا (حاشیه): برق کسه رسور و شراره ۳-ا (حاشیه): کاراسسد راسی سواران حیره دست ۴- (حاشیه): چندیں هزار سوںده در هر کناره ۵-(حاشیه): دسی رصد هزار منارست ستن - معار مسو دبی بسر هر حاره ۶- حاشیه: رمار حیال کرسلیمان سی مکر - ردست نامزد رسیاطیں هزاره ۷- حاشیه: همچو دست ساه کهرهای سب حراغ - رد بحود هر کهری ماه پاره ۸- حاشیه: برور سکه پیس یلان سیاه او - سلطان ر سپهر بود یک سواره ۹- کاسپان بادپای وسواران اتسیں - ار رود کرده شمع وسرحله کناره ۱۰- صف صف همی دوید سوی اسمان حنانک - حو اهنگ کرد کو ار اں سو کداره ۱۱- مهتاب کوسی ید بیضای موسو - یا اتش خلیل نبی بی حراره ۱۲- کشتی اتشین ورسنهای حوں سهاب - خورا صفت نموده یکی کاهواره ۱۳- کلریز حونکه دیده عشاق چشم شمع - میریخت در و لعل ز سیمیں فواره - ۱۴- ابریست گویی ز دهان ستاره بار - روشن تر از سهیل یمن ستاره؛ ج: دهانش ۱۵ ج: سیراب زیر ۱۶- ج: بسنبل سوری ۱۷- ج: رود دستای؛ مجمع الفصحا: کذا

زدست دلبر نازک میان که قامت او — زفرق سر همه نازست تا بناخن پای

رخی چو طلعت ماه منیر جان پرور — لبی چو چشمهٔ آب حیات روح افزای

روان شده شکن جعد او ز طرف کلاه — گذشت جعد دلاویز او ز چین قبای

گرفته در کف سیمین ساغری زرین — که همچو آینهٔ روشنست روی نمای

وگر به حجره درون مهر شیشه ای گیری[1] — زبوی مشک معطر شود برون سرای

بنور جام چنین باده ای توان خوردن — دوای روشنی دیده های خون پالای

علی الخصوص بوقتی کز[2] ابر چون کافور — گلاب سرد چکد بر زمین صندل سای — ۲۸۳۰

زمین[3] چنان شود از سبزها و آب روان — که در بهشت از آن خوبتر نشاید جای

نسیم باد بهر سوی گشته عنبر بیز — کنار جوی بهر جای گشته گوهر زای

کشیده بر صحن[4] باغ بلبلان آواز — چو بر بساط ملک شاعران مدح سرای

سر ملوک ملک سعد بن سلیمان آنک — سپه کش است و جوان دولت و جهان آرای

خجسته طلعت و فیروز بخت و فرخ فال — مبارک اختر و فرخنده روی میمون رای

ستوده سیرت و نیکو نهاد و صافی ذهن — بلند همت و بدخواه بند و قلعه گشای

ز حرص آنکه ببوسد زمین مجلس او — شدست قامت چرخ برین چو چنگ دوتای

سپه گشا ملکا صفدر از جمع ملوک — ترا بجاه و جلالت چو بر کشید خدای

بشکر نعمت باقی و دولت جاوید — بجست و جوی ضعیفان تفقدی فرمای

ذخیره[5] نام نکو کن که جز نکو نامی — هبا بود همه آوازها چو[6] بانگ درای — ۲۸۴۰

[7]............ راست کن و کر سر مکنی — یکی چنانکه توئی در جهان دگر بنمای

همیشه تا بطلوع و غروب روز و شب اند — ستارگان سپهر برین زمین پیمای[8]

۱- ج : کری ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۲- ج : کر ۳- این شعر از مجمع الفصحا مؤلفه رضا قلی خان هدایت ، و عرفات العاشقین مؤلفهٔ تقی اوحدی بدست آمد و جای دیگر دیده نشد ٤- ج : چمن باغ ؛ متن تصحیح قیاسی ۵- ب : زخیره ؛ ج : کذا ٦- ب : کذا ؛ ج : آوازهای چو بانگ درا ۷- ب : کذا ...... - ...... دگر در جهان بنمای ؛ تصحیح قیاسی : کذا ؛ این شعر جای دیگر نیافته شد ۸- ج : زمین سمای ؛ تصحیح : کذا .

ترا ستارهٔ دولت[1] دراز آنسان باد — که از طلوع نیابد[2] غروب را پروای

سپهر تا که بماند تو چون سپهر بمان[4] — ستاره تا که برآید تو چون ستاره برآی[3]

بصفدری و دهی صد هزار سال بزی — بخرّمی و خوشی صد هزار قرن بپای

قصیده ۵۷ | ۵۷ا ج ۲۲ | بیان پیری خود شاعر و مدح ملک حسام الدین

چو رفت عهد جوانی و وقت برنائی — رسید نوبت پیری و ناتوانائی

نحیف شد بر و باز و[5] ضعیف ساعد و ساق — بلند شد شنوائی و کند بینائی

ز طبع رفت ظرافت ز روح رفت خوشی — ز رنگ رفت طراوت ز چهره زیبائی

نماند قوت عشرت نماند قدرت عیش[6] — نماند ذوق نشاط از بتان یغمائی[7]

ز کام رفت حلاوت ز سینه رفت خوشی[8] — ز پای رفت روانی ز دست گیرائی — ۲۸۵۰

فسرده خاطر و فرسوده تن شدم که نماند — نه طاقت حرکت نی مجال گویائی

بفکر رفتم و گفتم که در چنین عمری — که نیست نام فرح نی نشان رعنائی

اگر چه دیده پر از حسرتست[9] و دل پر حرص — طریق نیست مگر از جهان مبرّائی[10]

ولی چو الف عزیزان و مهر فرزندان[11] — که در سرشت[12] بشر آفتیست مبدائی

رها نکرد[13] که در راه ترک یا تجرید — بر آورم سر دیوانگی و شیدائی

ضرورت از جهت قوت[14] شان بقدر کفاف — که نیست بی لب[15] و نان حیات احیائی (کذا)

ز جود شاه دهی داشتم برای معاش — که در دعاش نشینم[16] به کنج تنهائی

۱- ب: کذا؛ ترا ستاره دولت درار باد؛ متن تصحیح قیاسی ۲- ب: ساند؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳- ب: برای ۴- ب: کذا؛ ج: ترا ۵- ا: کذا؛ ج: برو فند و ضعیف ۶- ا، ج: یاس؛ متن تصحیح قیاسی ۷- ا: نعماسی؛ ج: کذا ۸- ا: رفت حوسی؛ ج: کذا ۹- ا: اگر چه دیده بار حسرت است و دل؛ ج: حسرت و دل ۱۰- ا: مبراسی؛ ج: سرای؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۱- ا: ولی حو الف عزیران و مهر فریدان؛ ج: کذا ۱۲- ا: کذا؛ ج: سرسب بسر آفتیست میدانی ۱۳- ا: رها نکرد..... تجرید؛ ج: کذا ۱۴- ا: قوه شان لقدر کفاف؛ ج: کذا ۱۵- ا: بی لب و نان حیات احیایی ۱۶- ا: نشم بکنج تنهاییے؛ متن تصحیح قیاسی -

میانِ آب یکی خانه ای بنا کردم　　برپشته ای ز بلندی[2] چو چرخِ مینائی

درو نشسته چو عنقا بگوشهٔ عزلت　　ز خوفِ مردم نااهل و قومِ غوغائی

چو در عمارتِ آن خانه و زراعتِ ده　　برفت آنچه که بُد نقد و جنسِ دینائی　　۲۸۶۰

ز اقتضای[3] فلک آن ده آنچنان بشکست　　که یکدرم[4] نشدش حاصل از دو ترمائی

شب دراز درین فکر تا سحر بودم　　نشسته در غم و اندُه[5] چو مردِ رسوائی

که کیست آن سرِه[6] مردی که گوهرِ سخنم　　خرَد بجوهرِ کانی و دُرِّ دریائی

دی از سخاوتش[7] کند بر سرم زرافشانی　　من از ثناش کنم[8] در جهان شکرخائی

درین بدم که برآمد بشارتی ناگاه[9]　　بگوشِ جانِ من از هاتفانِ بالائی

که ای خلاصهٔ دوران و زبدهٔ ارکان　　که آسمانِ هنر و آفتابِ انشائی

کلامِ تست که بر عاقلان عزیزترست　　ز مشکِ چین و زرِ شام و بُرد[10] صنعائی

نباتِ فکر ترا عالمی گرفته بجان　　تو دل شکسته چرا[11] هم بر فکرِ ابنائی

اگر حصولِ مرادِ مدیح می خواهی　　بجز[12] ملک دگری را بِسعر مستائی

که نیست در همه عالم کسی که بشناسد[13]　　بجز جنابِ همایونش[14] قدرِ دانائی　　۲۸۷۰

درین[15] ریاضِ معانی خرام یک نفسی　　اگر حریصِ زر و عاشقِ تماشائی

دهن[16] چو غنچه دمی در ثنای او بگشا　　که تا چو گل همه دامن بگوهر اندائی

بفالِ نیک گرفتم همین بشارتِ غیب[17]　　ز خانه خیمه زدم بر چو مردِ صحرائی

تبارِ من چو علاماتِ سیرِ من دیدند　　نه بر طریقِ گمان بُد بدوست آرائی[18]

۱-ا: یکی خانه بنا؛ تصحیح: کذا　۲-ا: کذا؛ ج: ازبلندی؛ تصحیح: کذا　۳-ا: زاقتضای فلک ..... انچنان بشکست　۴-ا: کریکدرم نشدش حاصل از دو ترمایی　۵-ا: غم واندوه؛ ج: کذا　۶-ا: سر مردی؛ ج: کذا　۷-ا: دی ازسخاش .... زرافشانی ج: کذا　۸-ا: کنم دوجهان سکرخاسی؛ ج: کند در جهان ......　۹-ا: درین بدم ..... ناگاه؛ تصحیح: کذا　۱۰-ا: چین ...... بردصنعاسی　۱۱-ا: چرا؛ تصحیح: کذا　۱۲-ا: کر ...... مستاسی　۱۳-ا: بشناسد؛ تصحیح قیاسی: کذا　۱۴-ا: بجز جناب همایونش؛ تصحیح: کذا　۱۵-ا: درین؛ ج: کذا　۱۶-ا: دهن چو غنچه ..... الخ؛ ج: زبان چو غنچه دمی در ثنای او بگشای　۱۷- همین بشارت غیب؛ تصحیح: کذا　۱۸-ا: ...... طریق گمان بد بدوست آراسی

زاهل خانه وطفلانِ من غریوی خاست[1] | زخوفِ داغِ جدائی ودردِ تنهائی
کسانِ خانه برآورده هرسوی فریاد | که این چه بی خبری می کنی وخودرائی
هوا مخالف وره دور روزهای صیام | تو مرد نازک ورنجور وناتوانائی
بدین طریق کجا می روی سراسیمه | چه اوفتاد که روزی دمی نمی پائی[2]
چرا زحالِ غریبانِ خود نیندیشی[3] | چرا بگریهٔ[4] طفلانِ خود نه بخشائی
چو دیدم این که دل شان سکون نمی گیرد[5] | که از تعب[6] همه محرور گشت وصفرائی ۲۸۸۰
مقام کرم واین قصه را فرستادم | بسدّه[7] ای که سپهریست از معلائی
جنابِ حضرتِ گیهان که فرّ طلعتِ او[8]ست | چو آفتابِ جهانتاب در رخسائی[9] (کذا)
سرِ ملوکِ ممالک ملک حسام الملک | که هم بعدل علم شد بعالم آرائی
مدارِ مملکتِ هندوستان ملک جمشید | که رشکِ رستمِ دستانست وحاتمِ[10] طائی
خدیوِ مشرق ومغرب حسام دولت[11] ودین | که ختم گشت برو صفدری ودالائی
جهان گشا وجوان دولتی که بر[12] در او | سپه کشان جهان میکنند ناصیه سائی
چراغِ چشمِ ممالک که سرمه می سازند | زخاک پاش امیرانِ چرخ بالائی[13]
ایا سپه کشِ گیهان وسرفرازِ جهان | که دین فروز چو مهدی وچون مسیحائی[14]
سپهر جاه وجلالی ومهر جود[15] نواز | جهانِ عقد[16] بسیطی وکانِ اعطائی
توئی که از همه ابنای عصر ممتازی[17] | چو آفتاب فلک بی نظیر[18] وهمتائی ۲۸۹۰
بر[19] آستانِ تو لشکرکشانِ هفت اقلیم | ستاده برسریک پا بهرچه فرمائی
ترا خدای جهان برجهانیان[20] بگزید | که خلق را به جهان ملجائی ومنجائی

۱-ا: من عسزیوی حاست؛ تصحیح: کذا ۲: ا: کذا ۳-ا: بنبدیشی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴-ا: بکرسه.... ربحشائیے؛ تصحیح: کذا ۵-ا: نمی کرد؛ متن تصحیح قیاسی ۶-ا: ارتعب.... کشت وصفراسے؛ تصحیح: کذا ۷-ا: حسدہ؛ متن تصحیح قیاسی ۸-ا: او؛ تصحیح: کذا ۹-ا: کذا ۱۰-ا اخاتم طائی؛ تصحیح: کذا ۱۱-ا: دولت ودین ۱۲-ا: روراو ۱۳-ا: زحاک.... امیران جرح بالاسی؛ متن تصحیح قیاسی ۱۴-ا: جومهدی وحون مسحاسی ۱۵-ا: مهرجود نواز؛ متن تصحیح قیاسی ۱۶-ا: عقد بسیطی وکان اعطاسی؛ متن تصحیح قیاسی ۱۷-ا: ممتاری ۱۸-ا: نی لیظیر وهمتای؛ تصحیح: کذا ۱۹-ا: زاستان؛ متن تصحیح قیاسی ۲۰-ا: برجهانیان بگزید.

مدارِ ملک زمینی چو در محاربه ای — پناه اهلِ زمانی چو در مصلّائی
بگاهِ دانش و تدبیر[1] صد فلاطونی — بگاهِ رأفت و ترتیب صد ارسطائی
هزار خلدِ منعّم بوقتِ احسانی — هزار جیش عرمرم[2] بروز هیجائی
زمار و مور اگر حلقه هدف سازی — بشامِ تیره تو با تیر[3] و نیزه بربائی
ز گوش مار مرارت به نیزه[4] برگیری — ز چشم مور سیاهی به تیر[5] بربائی
وگر بکینِ بداندیش[6] از سنانِ کبود — چو آفتاب[7] ستاره بر آسمان سائی
ز گردِ تیره چنان آسمان کنی روشن[8] — که آفتاب بپوشی ستاره[9] بنمائی
وگر گشادن آفاق را کمر بندی — برسم ملک فروزی و خصم فرسائی ۲۹۰۰
هزار صفدرِ کشور گشای بربندی — هزار قلعهٔ در بند کرده بگشائی
صفاتِ تو به بیان و بنان[10] نمی گنجد — که برتر از حد القاب و حصرِ اسمائی

قصیده ۵۸ ۳۶۱ ج ۱۲ در مدح ملک الشرق علاء الدین

می زند صبح سمن بوی دم از دلداری — می کند رنگ ریاحین چمن[11] عطّاری
باد چون زلفِ عروسانست[12] بمشک افشانی — ابر چون چشم محبانست بگوهر باری
سبزه چون[13] باغ جنانست بهر جانب سبز — سیل آب چون[14] جوی بهشتست بهر سو جاری
صوتِ داودیِ مرغان به سلیمانی[15] بزم — زده از معجز[16] عیسیٰ دمِ موسیقاری
در چنین صبح دلاویز و دمِ جان پرور[17] — که گهِ عیش و نشاطست[18] و گهِ میخواری
هیچ دانی چه حلالست ترا میخوردن — هیچ دانی چه حرامست ترا هشیاری

۱-۱: بدبیر ۲-۱: عرمرم بروز هیجائی ؛ ج : ترار جیش معظم ۳-۱: باتیر و نیزه برباسی ؛ تصحیح : کذا ؛ ج : بربائی ٤-۱: بنیزه برکیری ؛ ج : برسره بکری ؛ متن تصحیح قیاسی ۵-۱: زچشم مورسیاسی برسر بائی ؛ ج : برنمائی ۶-۱: بکس بداندیش ۷-۱: کذا ۸-۱: کنی روشن ۹-۱: بنماسی ؛ تصحیح : کذا ۱۰-۱: بیان بنان نمکنجد ؛ تصحیح : کذا ۱۱-۱: چمن ؛ ج : چمنی ۱۲-۱: عروسانست بمشک افشانے ۱۳-۱: چون باغ .... بهر جانب سبز ؛ تصحیح : کذا ۱٤-۱: چون جوی بهشت است بهر سو ۱۵-۱: بسلیمانی برم ۱۶-۱: معجز ؛ تصحیح : کذا ۱۷-۱: جان برور ۱۸-۱: نشاطست وگه بیخواری ؛ ج : گهی میخواری

دل بمی زنده کن ای دوست که بی میوه و می   نیست از شاخ طرب[1] مایهٔ برخورداری

می بشب[2] تا بسحر نوش که مستان دانند   لذت[3] ذوق سحرخیزی و شب بیداری   ۲۹۱۰

کار دنیا همه رنجست[4] و حیاتش همه غم   کرده[5] ای تجربه این حال چه مشکل داری

حیله نیست به از مستی و از بیهوشی[6]   گر بخواهی که برون آئی ازین دشواری

رای مجلس کن و بر نام همایون ملک   جام فرخ طلب از دست بت[7] فرخاری

آنکه بر گرد مه از سلسلهٔ مشکین موی[8]   روی گلگونش کشیدست خط زنگاری

وانک[9] در حقهٔ یاقوت دُرافشان دارد   آب جان پرور[10] او داروی هر بیماری

وانک از نوک مژه ناوک خونخوارهٔ او   تیر صفدار زمانست مگر پنداری

ملک الشرق علای[11] دول و دین که برو   وقف کردست خدا سیرت نیکوکاری[12]

سرفرازی که کند فخر بدو[13] منصب سر   جامه داری[14] شه و زینت سرخان داری

آنک بر گرد سراپردهٔ گردون سانش   صفدرانند کمربسته به خدمت گاری

آنک بر دست و دل و دانش او ختم شدست   دین فروزی و درم ریزی و مردم ساری   ۲۹۲۰

آنک از جود و جهادش مه و مریخ گرفت   عادت دوست نوازی و عدو آزاری

آنک از هیبت زنجیر کمندش نوزد[15]   باد بر زلف پراگنده به[16] بی هنجاری

آنک از صولت شمشیر و سنانش نرود[17]   آب از منعطف جوی[18] به ناهمواری

آنک صد جیش جهانگیر بیک جوشن دلیست   چون فتد کار به خنجر زنی[19] و صفداری

آنک صد معدن و کان در کف[20] اوست   چون سخن در کرم افتاد ز نیکوکاری

۱-ا: ارشاخ دکرسه؛ حاشیه ا: طرب ر ۲-ا: لشب تابسحر؛ ج: کذا ۳-ا: لذت ذوق سحرخیزی ..... سداری؛ ج: لذت د ذوق ..... ٤-ا: رحنت دحیاتش؛ ج: کذا ٥-ا: کرده تجربه اس حال حه؛ ج: کردهٔ تجربه ٦-ا: رمستی وار نحوسی؛ ج: مدهوشی ۷-ا: دست‌ست فرحاری؛ ج: کذا ۸-ا: کذا؛ ج: لوی ۹-ا: کذا؛ ج: آنکه ۱۰-ا: جان رورراوداروی هر سماری؛ ج: کذا ۱۱-ا: علار دول ودین که برو؛ ج: علار ودول ..... ۱۲-ا: سکوکاری؛ تصحیح: کذا ۱۳-ا: محبر؛ تصحیح: کذا ۱٤-ا: جامداری ..... سرخانداری؛ متن تصحیح قیاسی ۱۵-ا: زنجبر کمندش نخبسر؛ متن تصحیح قیاسی ۱٦-ا: سی؛ متن تصحیح قیاسی ۱۷-ا: برود ۱۸-ا: ارمنعطف جوی سناهمواری؛ تصحیح: کذا ۱۹-ا: بخنجر زنی؛ تصحیح: کذا ۲۰-ا: کذا.

آنکه زآن روز که آورد[2] سنانهای کبود   سازد از خون یلان[3] خاک سیه گلناری

کوه در زلزله تا روز قیامت باشد   از صهیل فرس و صوت دهل یکباری

ماند از جیلت[4] سر زینت تن ها عاطل   گردد از جامهٔ تن صورت جانها[5] عاری

چو در آن معرکه بر پشت نهنگی[6] چو پیل   بر نشینی[7] چو یکی شیر بصد جباری

خودی اندر سر و پیراهن[8] پولاد به بر   وز سنان کرده بکف صاعقهٔ[9] قهاری   ۲۹۳۰

آنچنان حمله کنی بر صفت آتش[10] تند   که بیک بار تر و خشک جهان نگذاری[11]

گاه ازین سو بیکان تیر دوگان بردوزی[12]   گاه ازان سو بدوگان دست سنان بگذاری

تیغ چون میغ بخوناب اجل بارانی[13]   مرد بر گرد بسیلاب سنان برکاری[14]

این برزم است دگر روی[15] کنی جانب بزم   هفت اقلیم جهان را بکرم معماری

بحر دین را دری و کان کرم را گوهری   باغ جان را گلی و شاخ شرف را باری

همچنین کاهل دین از زلف بتان[16] بیزارند   تو ز بیدادی و از بخل[17] چنان بیزاری

تا بنزد یک خرد عمر همان باشد و بس   که بشادی و خوشی سال همش بشماری

مدت[18] عیش تو در عیش و خوشی چندان باد   که شمردن نتوان[19] سال وی از بسیاری

قصیده ۵۹   ۵۸۱ ج ۲۴   در مدح فیروزشاه

ای حضرت علیا که به از دار قراری   صد باغ بهشتی و دو صد بزم بهاری

یارب چه زمینی که همه زینت و زیبی[20]   یارب چه سپهری که همه[21] نقش و نگاری   ۲۹۴۰

۲-ا: کنادر دسنانهای کبود ۳-ا: ازجون ىلان خاک ؛ تصحیح :کذا ٤-ا: ارخیلت ۵-ا: حانها ؛ تصحیح :کذا ۶-ا: دراں مرکه برىشت نهىکی حوم ىل ؛ متن تصحیح قیاسی ۷-ا: برىشینی حو ىکی شیر ىصد حیاری ۸-ا: ىسر اهں ىولاد بر ؛ تصحیح :کذا ۹-ا: ورسنان.....صاعقه قهاری ؛ تصحیح :کذا ۱۰-ا: ىر.....اىش شد ؛ تصحیح :کذا ۱۱-ا: ىار..... ىکذاری ۱۲-ا: کاه ازیں سو بیکان تیر دو کاں ىردوزی ۱۳-ا: تیغ جون میغ بخوناب اجل مارانی ۱٤-ا: برکرد ىسیلاب سناں ىرکاری ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۵-ا: ایں ىرزم است وکراری کىی حانب ؛ تصحیح :کذا ۱۶-ا: کاهل دل ازلف ىتان ىرارند ؛ حاشیه ا: کهر دستان ۱۷-ا: رار ىخىل جهان ىىزاری ؛ تصحیح :کذا ۱۸-ا: مدت عىش نو در عىش وحوسی حندان ىاد ؛ ج : مدتی ..... عیش خوشی ؛ تصحیح :کذا ۱۹-ا: شمردن ىوان سال وی ار ىسیاری ؛ تصحیح قیاسی :کذا ۲۰-ا: همه زىنت وزىبی ؛ ج :کذا ۲۱-ا: همه نقش ونکاری ؛ ج :کذا

هم قبلۀ اقبالِ امیرانِ معظم   هم کعبه حاجاتِ ملوکانِ کبـاری

بیت شرف و منزلِ اقبال و سعادت   کان کرم و منبع عزّی و فخاری[1]

برگردن اجرام بتعظیم تو[2] شاهی   بر ساعد ایام بتائید......ی*

تعوید ظفر بر علمِ ماهی و مهری   تاریخ کرم بر ورق لیل و نهاری

بر اوجِ فلک چو سحرِ صاف محیطی   برگردِ زمین چو جبلِ قاف حصاری

ماهی و بجز دولت و اقبال نه بخشی   ابری و بجز لولو[4] و یاقوت نباری

از شرق جهان دور تو تا غرب جهانست   در قطبِ یمین زمین[5] تا قطب یساری

ایوان بلند تو بجای است ز رفعت[6]   کانجا نه رسد ناظره سبت[7] و دماری

هر کنگرۀ قصرِ تو برجی است که در وی   خورشید بُوَد همچو سهائی[8] بتواری

سطحِ[9] تو چو کافور همه سیم سپیدست   سقف تو چو[10] خورشید همه زرِ عیاری   ۲۹۵۰

شنگرفِ رخت سرخی[11] رخسار حسینان   زنگار خطت سبزۀ سیرابِ صحاری

گرد[12] تو عبیرست و گلت عنبر سارا   آب تو گلابست[13] و همه مشکِ تتاری

بستانِ تو چون باغ بهشتست بنزهت[14]   اشجار[15] و ریاحین چو غلمان و جواری

صد[16] سدره و طوبیٰ ست بهر جای مرتب   صد کوثر و[17] تسنیم بهر ناحیه جاری

در عرصۀ داخلِ تو صد[18] فوج کشیده   پیلان[19] فلک اوج بزرینه عماری

در ساحت میدان تو صد رشته[20] ستاده   با زینِ[21] زر اسپان همه تازی و تتاری

۱-ا: (ناخوانا)؛ ج: فتحاری؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-ا: تعظیم تو شاسی ۳-ا: تاریخ کرم ..... (ناخوانا)؛ متن تصحیح قیاسی

٤-ا: (ناخوانا)؛ ج: کذا ۵-ا: درقطب یمین ......، متن تصحیح قیاسی ۶-ا: ایوان بلندی تو ......، تصحیم قیاسی: کذا

۷-ا: کانجا نرسد ناظره ..... (ناخوانا) ۸-ا: غالباً کذا ۹-ا: بهمه سیم سپید ست؛ تصحیم: کذا ۱۰-ا: همه زر عیار.....، تصحیح: کذا

۱۱-ا: شنگرف رخت؛ تصحیم قیاسی: کذا ۱۲-ا: کذا امید تصحیح قیاسی ۱۳-ا: آب گلابیست و همه مشک تتاری؛ متن تصحیح قیاسی

۱٤-ا: بستان ن باغ بهشت است نزست؛ تصحیح: کذا ۱۵- تصحیح قیاسی: کذا ۱۶-ا: صد ره طو بهش نفه؛ ج: کذا

۱۷-ا: کوثر و تسنیم سهر یا فیه؛ ج: کوثر و تسنیم بهر ناصیه ۱۸-ا: فوج که؛ ج: کذا ۱۹-ا: ....لان فلک روح برزینه؛ ج: کذا

۲۰-ا: در سدان تو حد رشته ستاده؛ متن تصحیح قیاسی ۲۱-ا: کذا - تصحیح قیاسی *. این اشعار از میان اوراق چسپیده نقل شدند و بدین سبب درست خوانده نشدند.

بر درگهِ میمونِ تو در نوبتِ ترغاق[1] — میرانِ جهان بر عدد ریگ صحاری[2]

در مجلس بزم[3] تو بهر سوی هزاران — کوهِ زرِ کانی و گهرهای[4] بخاری

بر خاک[5] جنابِ تو بتشریف زمین بوس — شاهانِ جهان[6] سوده سرِ خویش بخواری

در خدمتِ میمون[7] تو ز اقصای اقالیم — ※ .....ب اناغل ز دل و دیده مناری ۲۹۶۰

از رومی و رازی و دمشقی و یمانی — ※ .... قرنجی و بلخی و بخاری

※ .... بازنده شب و روز — ※ .... ن بهاری

سکان ...... ※ ...... سدهٔ سامیت — ※ .... ری

از فکرِ شکوهِ تو در اطرافِ ممالک — یکجای خورد آب همی شیر و شکاری

※ .... سدهٔ انصاف تو اضعاف — ※ .... زر و سیم و دُر اری

از ...... ※ ...... عساکر — ※ .... سواری

※ .... — آسوده ...... ※ ....

نی جان و دل از زیورِ اخلاص تو عاطل — نی طبع و تن از کسوتِ انعامِ تو عاری

ای دولتِ آن قوم که چون بختِ همایون — بر درگهِ[8] میمونت مقیمند و قراری

مائیم که دوریم از آن جنتِ فردوس — چون مرغ جدا مانده ز گلزار[9] بزاری ۲۹۷۰

※ .... — ※ ....

آشفته تر از سنبلِ گیسوی پریشان — بیمارتر از نرگسِ چشمانِ خماری

یارب بود آن دولت و اقبال که رزیم — عونِ تو دهد قوت و اقبالِ تو یاری

چندا[10] نکه کشم سرمهٔ انوارِ سعادت — از گردِ جنابِ تو درین دیدهٔ تاری

※ .... — ※ .... ری

۱-۱: کذا؛ ج: ترقاق ۲-۱: (ناخوانا)؛ ج: ربک بهاری ۳-۱: کذا؛ ج: بزمی تو ۴-۱: (ناخوانا)؛ ج: کذا ۵-۱: برخاک... ...نیں نوس؛ ج: کذا ۶-۱: ... ن سوده سرخویش بخواری؛ ج: کذا ۷-۱: درحدمه - رر رصاء اقالیم؛ متن تصحیح قیاسی ۸-ج: در؛ تصحیح: کذا ۹-ج: بکلزار ۱۰-ج: چنانکه؛ متن تصحیح قیاسی -

※ این همه مصرع ها و شعرها از میانِ اوراق چسپیده بدست آمدند و خوانده نشدند

درپیش[1] سریر شه آفاق ستاده | اشعار سرائی کنم و قصه گذاری

فیروز شه آن شاه جهانگیر جهانبخش | کز روی وی آمد اثر رحمت باری

دادار جهاندار که در جنب جلالش | صد مملکت جم به جوی هم نشماری

آن خسرو آفاق که در پیش رکابش | دارند سلاطین هوس غاشیه داری

آن سایهٔ یزدان که ز سیمای جبینش | خورشید دهد خاصیت صبح نگاری

آن داور دیندار که با رونق عدلش | هرگز ز گلستان ارم یاد نیاری ۲۹۸۰

آن شاه جهانگیر که از جملهٔ شاهان | ختم است برو صفدری و شیر شکاری

آن نادر دوران که بتدبیر مصالح | آن زبدهٔ ارکان که بترتیب مجاری

صد کسری و کاوس بدادست و بدانش | صد نوذر و جمشید بصیدست و سواری

دادی که کند فیض کفش ابر خزان را | تعلیم دُر افشانی و دینار نثاری

موسیٰ زمانست و سنانش ید بیضاست | عیسیٰ جهانست و ملوکانش حواری

دارای فلک قدر که گوید مه و مهرش | دارای جهان دار و شه شرع مداری

سلطان زمینی و سلیمان زمانی | مهدیٔ جهانی و مسیحای دیاری

دارندهٔ ملکی و گذارندهٔ حکمی | بارندهٔ ابری و برآرندهٔ بحاری

فتح و ظفر و نصرت و تائید و سعادت | هر پنج رفیقند بهر جا که رخ آری

خصم است خداوند کسی را که تو خصمی | یار است خدا[2]وند کسی را که تو یاری ۲۹۹۰

در دولت آن شاه توای حضرت علیا | خواهم که چنان در طرب و عیش گذاری

جاوید علم بر فلک ساده سرائی | پیوسته قدم از سر سیاره گذاری ؟

هر روز چو نوروز یکی بزم گزینی | هر لحظه چو فردوس دگر جشن[3] برآری

من بنده که در مدح و مقامات سعیدی[4] | بردم بسخن[5] دست ز سعدی و نزاری

واثق بقبولم که چو این قصه بخوانی | در[6] من نظری از سر الطاف گماری

۱-ا: دربیش؛ ج: کذا ۲-ا: کذا؛ ج: جهاندار ۳-ا: جشن برآری؛ ج: جشن ۴-ا: سعدی؛ تصحیح: کذا

۵-ا: ...... بسخن دست ..... نزاری؛ ج: بسخن دست ...... ۶-ا: درمن نظری؛ تصحیح: کذا

قصیده ۶۰ — ۱۰۸ ب ۸۰ عرفات ۹ مجمع ۸ — در مدح ملک حسام الدین

اهلاً و نعم عینی[1] ای بادِ نوبهاری — کز دم عبیر بیزی[2] واز بوی مشکباری

گلدستهٔ جنانی یا شاخ ارغوانی — یا غالیه یمانی یا نافهٔ تتاری

عیسی نه ای و در دل صد جان ز تست حاصل — مانی نه ای و بر گل صد نقش می نگاری

چون جنّیان[3] بیدا پنهان رخی و بیدا — چو عاشقان شیدا مدهوش و بیقراری[4]

نقّاش سطح آبی فرّاش هر جنابی[5] — لشکرکش سحابی[6] فرمان ده بخاری ۳۰۰۰

حور و پری سرشتی رضوان باغ دکشتی[7] — دلجوی چون بهشتی[8] خوشبوی چون بهاری

ادریس همدمانی قسیس راهبانی — برجیس[9] بوستانی بلقیس لاله زاری

هر صبح چون طبیبان آئی بر جبیبان[10] — وز[11] مسکن غریبان شبها خبر تو داری

پیک جهان نوردی سیاح یاده گردی — هر جا که عزم کردی گوئی در آن دیاری

امروز بامدادان مست آمدی و شادان — خرّم چو طبع رادان خوش چون دل[12] حواری

مشک و عبیر بیزان گلبرگ[13] و لاله ریزان — افتان ز شوق و خیزان[14] چو مردم خماری

دانم بدین بریدی[15] با مژده ای رسیدی — برگوی تا چه دیدی بنمای تا چه داری

گفتی بفال دولت تشبیه[16] حال دولت — عقل[17] نهال دولت با شاخ شهریاری

یعنی که شاه کشور با که دمه[18] برابر — با این امیر صفدر داده[19] بحکم باری

۱-ا، ب: اهلا دنعم عینی ای باد نوبهاری ۲-ا: عبیر بیزی؛ ب: کذا ۳-ا: جینان نه پیدا پنهان رخی و پیدا؛ ب: جنسیان نه بیدا...... بدا ٤-ا: بقراری؛ ب: کذا ۵-ا: جنابی؛ ب: برجنابی ۶-ا: سحابی فرمانده بخاری؛ ب: کذا ۷-ا: باغ دکشتی؛ ب: حورپری..... باغ کسی ۸-ا: حون بهشتی ...... حون بهاری؛ ب: کذا ۹-ا: برجس وستانی ملقیس؛ ب: کذا ۱۰-ا: طبیبان آسی برجبیبان؛ ب: حبیبان؛ متن تصحیح قیاسی ۱۱-ا: ور؛ ب: کذا ۱۲-ا: کذا؛ ب: خورم ..... حون دا حواری ۱۳-ا: کذا ..... ریران؛ ب: ریزان گلبرگ لاله ریزان ۱٤-ا: افتان زشوق و خیزان حون؛ ب: کذا ۱۵-ا: بدین بریدی بامژدهٔ؛ ب: بیدیدی مامرده؛ متن تصحیح قیاسی ۱۶-ا: بفال ...... تشبیه؛ ب: تشبیه؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱۷-ا: عقل ..... شهریاری؛ ب: کذا ۱۸-ا: شاه کشور اکه دمه برادر؛ ب: شاه کسور اکه نه برادر؛ تصحیح؛ کذا ۱۹-ا: بحکم باری؛ ب: کذا۔

شه با ملوک و خانان در خانش گشته[1] مهمان — وآراسته میر[2] کیهان جشنی بساز گاری ٣٠١٠

از هر دری دراهی آراسته[3] بارگاهی — هر یک بسان ماهی در حسن[4] واستواری

طاق و رواق از زر سقف[5] و ستون ز گوهر — نقش و نگار یکسر چینی[6] و زنگباری

گسترده شعر و دیبا[7] با فرشهای زیبا — وانگنده گنج و کمخا در صحن چون نواری[8]

صف صف همه اوانی[9] پر راح ارغوانی — با نزل[10] میهمانی با نقل میگساری

داده بهر طوائف با گونه گون[11] ظرائف — هم خلعت[12] و وظائف هم سکه عیاری

وز بهر شاه عالم آورده[13] پیشکش هم — اجناس دز و درهم از کانی و بحاری

ز ملینه[14] دسته دسته ز زرینه رسته رسته — اسپان[15] تنگ بسته از تازی و تتاری

شاه از کمال رافت بستوده[16] آن ظرافت — آن فر و آن لطافت و آن حزم[17] و هوشیاری

بخ بخ فداک روحی ای شحنهٔ صبوحی[18] — سر بستهٔ فتوحی سرمایهٔ یساری

جان تازه شد بشادی[19] زین مژده ایکه دادی — پیوسته باد شادی ای یک دوستداری ٣٠٢٠

زرین کنم زبانت با گوهر لبانت — یا پر شکر دهانت یا پر دُر بحاری

گر جان کنم فدایت یا سر نثار پایت — نبود بدین کفایت تشکر حقی که داری

الا که تحفه آرم ز آثار میر اعظم — بر تو غبار مقدم خوشتر ز مشک[20] داری

والا حسام دولت صفدار چرخ[21] صولت — جمشید ملک و ملت خورشید[22] کامگاری

١-١: درخانس گشته مهمان؛ ب: کذا ٢-١: وآرسته میر کیهان جشنی بساز کاری؛ ب: داراست ٣-١: دراهی آرسته مارکاهی؛ ب: آراست ٤-١: بسان ماهی درحس داستواری؛ ب: نشان ماهی درحسن شهسواری؛ تصحیح قیاسی: کذا

٥-١: از رسقف وستون زکوهر؛ ب: بسقف ستون ٦-١: چینی ورنکباری؛ ب: کذا ٧-١: دیبا یا فرشهاریبها؛ ب: کذا

٨-١: وفکنده کنج وکمخا درصحن جون تواری؛ ب: وافکنده کنج وکمخا ....نواری؛ تصحیح: کذا ٩-١: بروانی رزاح ارعوانی؛ ب: اداقی

١٠-١: بازل میهانی ما؛ ب: کذا ١١-١: کون ظرالف؛ ب: کذا ١٢-١: کذا؛ ب: خلعت وظائف ١٣-١: دربهر......

آورده پیش کش؛ ب: وازبهر......عالم پیشکش ١٤-١: کذا؛ ب: رمینه دسته دسته رزینه ١٥-١: سک بسته......

تتاری؛ ب: واسباب سک بسته ازماری وتتاری ١٦-١: بستوده آن ظرافت؛ ب: کذا ١٧-١: آن فروان....وان حرم

١٨-١: صوحی؛ ب: کذا ١٩-١: کذا؛ ب: زشادی ٢٠-١: چوشتر رمشک داری؛ ب: کذا ٢١-١: حرح؛ ب: کذا

٢٢-١: جورشید؛ ب: کذا.

آن سرورِ ممالک و آن صفدرِ مهالک — آن اخترِ مسالک وآن افسرِ دراری[1]

آن شمعِ شهسواران آن عونِ[2] تاجداران — آن چشمِ[3] بختیاران آن نورِ بختیاری

آن اغتشانِ[4] اکبر آن اردوانِ داور — آن آسمانِ انور آن بوستانِ جاری

آن مخزنِ[5] فتوت آن معدنِ مروّت — آن موکبِ نبوّت آن کوکبِ نهاری

آن چرخِ استرامت آن قطبِ استقامت[6] — آن قلزمِ شهامت آن کانِ بردباری[7]

آن طیبُ السّحایا آن صیّبُ[8] العطایا — آن صفوةُ البرایا آن زبدةُ[9] البراری — ۳۰۳۰

آن راکه نیست همتا چون آفتاب[10] وعنقا — آن راکه هست جلدی[11] چون سیل چون سواری

ای ابرِ[12] آسمانی ای ارسطوی ثانی — ای غیثِ درفشانی[13] ای غوثِ غمگساری

مخصوصِ پادشاهی منظورِ[14] اولیائی — مودودِ مصطفائی مختارِ کردگاری

سردفترِ کیانی جان پرور[15] جهانی — لشکرکشِ[16] زمانی صفدرِ ارزکاری

صاحبقرانِ عهدی همچون مسیحِ[17] مهدی — فاروقِ جد وجهدی کرارِ[18] روزگاری

دارای جن[19] دانسی همتای روحِ قدسی — بالای هفت کرسی از عزّو[20] افتخاری

رستم بگاهِ رزمی حاتم بگاهِ بزمی — قیصر بوقتِ عزمی نوفل[21] بروزباری

خاقانِ هفت کشور برهانِ هفت[22] اختر — عنوانِ چار گوهر نیشانِ[23] چاریاری

درداوری یگانه دربرتری فسانه — درسروری نشانه درصفدری مشاری[24]

درتیغ طوس ونوذر[25] دررای سام وسنجر — درجد عمرو وعنتر درجود معن[26] وزاری — ۳۰۴۰

۱-ا: درآری؛ ب: کذا ۲-ا: ان عون تاجداران؛ ب: کذا ۳-ا: آن حشم بختیاران ان نوربختیاری؛ ب: کذا ٤-ا: احتسان؛ ب: احتسان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵-ا: معدن؛ ب: کذا ۶-ا: استقامت؛ ب: کذا ۷-ا: ان کان بردماری؛ ب: کذا

۸-ا: طیب السجاما ان صتیب العطایا؛ ب: طیب السحاما ان صب العطایا؛ متن تصحیح قیاسی ۹-ا: زبده ۱۰-ا: جون افتاب و عنقا؛ ب: کذا ۱۱-ا: نیست جلدی حون؛ ب: کذا ۱۲-ا: ابد آسمانی؛ ب: ابد اسمانی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳-ا: درفشانی ب: کذا ۱٤-ا: بادشاهی منظور؛ ب: کذا ۱۵-ا: جاب رودرجهایی؛ ب: کذا ۱۶-ا: زمانی صفدار رورکاری؛ ب: کذا

۱۷-ا: مسیح مهدی؛ ب: کذا ۱۸-ا: کرآر رورکاری؛ ب: کذا ۱۹-ا: حن دانسی همتاروح میبی؛ ب: کذا ۲۰-ا: ازعزوافتخاری؛ ب: کذا ۲۱-ا: روزماری؛ ب: کذا ۲۲-ا: هفت اختر؛ ب: کذا ۲۳-ا: عنوان حارگوهر نشان حارباری؛ ب: نشان.... الخ

۲٤-ا: مشاری؛ ب: مساری ۲۵-ا: درتیغ.... نودر.... سنجر؛ ب: کذا ۲۶-ا: .....معن وزاری؛ ب: عمر عسر درحو دمعر زاری.

در فضل و در براعت[1] در عدل و در اطاعت — در بذل و در شجاعت در صید و در سواری
ناموس[2] جان نوازی قیطوس کارسازی — قابوس سرفرازی کاوس نامداری
از نوک کلک کافی ماه فلک شگافی — وازر[3]وی رای صافی صمصام ذوالفقاری
ماه فلک سریری بهرام[4] برق تیری — شهباز[5] قلعه گیری شیر عدو شکاری
در روز بزل روزی در وقت[6] دین فروزی (کذا) — در صف کینه[7] توزی در صدر مشکباری
چون طبع[8] مهربانی چون عقل کاردانی — چون چرخ کامرانی چون بخت[9] کامگاری
مضمونست در لقینت[10] مقرونست در یمینت — بیماست در جبینت[11] پیداست در مجاری
اسرار ملک هستی ایثار ابر دستی — انوار حق پرستی آثار حق[12] گزاری
موسی کفی ولایت اعجاز اژدهایت[13] — عیسی دمی و آیت احیار اختیاری[14]
در صد هزار لشکر مثل تونیست صفدر — تنها بکین[15] تو یکسر مانند صد هزاری ۳۰۵۰
باغیست[16] از نکوئی دنیا تو سرو اوئی — دریاست دهر گوئی تو در شاهواری
جائی که اهل دولت از بس غرور[17] و غفلت — دارند آن[18] ملت سر در گناهگاری
روز و شب از ملاهی[19] باشند در تباهی — آلودهٔ مناهی آشفتهٔ خواری[20]
تو تائبی[21] و زاهد تو عارفی و عابد — تو راکعی و ساجد تو ذاکری و قاری
اینت دل گرامی اینت[22] طباع سامی — اینت بلند نامی اینت[23] بزرگواری
روزی که بی علامت پیدا شود قیامت[24] — وافتد رخ سلامت در پردهٔ تواری

۱-ا: کذا؛ ب: در فصل و در براعت ۲-ا: ناموس جان نوازی؛ ب: اموس .... الخ ۳-ا: وز؛ ب: کذا ۴-ا: بهرام رق تیری؛ ب: کذا ۵-ا: شهیار .... سکاری؛ ب: کذا ۶-ا: وقت دین فردری؛ ب: کذا ۷-ا: کنه توزی .... مسکشاری؛ ب: کمه بوری .... مسکساری؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸-ا: کذا؛ ب: جمع ۹-ا: جون بحب؛ ب: کذا ۱۰-ا: در لقیست مقرونست در یمنت؛ ب: نصب معروست در یمست؛ متن تصحیح قیاسی ۱۱-ا: جبینت بیداسب در مجاری؛ ب: جبینت بیداسب در مجاری؛ تصحیح: کذا ۱۲-ا: حق کذاری؛ ب: کذا ۱۳-ا: اژدهایت؛ ب: اژدهانت؛ تصحیح: کذا ۱۴-ا: احصاری؛ ب: کذا
۱۵-ا: بکین .... هزاری؛ ب: کذا ۱۶-ا: باغیست ازنکوئی؛ ب: کذا ۱۷-ا: غرور و غفلت؛ ب: غرور غفلت ۱۸-ا، ب: از.... کنارکاری؛ متن تصحیح قیاسی ۱۹-ا: ازملاهی باشند؛ ب: کذا ۲۰-ا: حواری؛ ب: کذا ۲۱-ا: تاپی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲۲-ا: اینت طباع؛ ب: اینت .... ابنست ۲۳-ا: کذا؛ ب: انیست .... اینت ۲۴-ا: نی .... پیدا شود قیامت؛ ب: کذا

از گرد جبش[1] جوشن گردد چو ابر گلشن — گیتی ز گرد روشن گردون ز گرد تاری[2]

ز آواز رزم کوشان انجم بود خروشان[3] — از گردِ درع[4] پوشان دریا شود صحاری

تو از کمین برآئی چون گوی سیمیائی — با موکب خدائی[6] بر مرکب عیاری[7]

درعی چو چرخ در بر خودی چو ماه بر سر[8] — رمحی چو مهر انور در ساق موزه ساری[9] ٣٠٦٠

تیغت پیل[10] چهری بر کف نشان مهری — چون آبگون سپهری چون اختری[11] بتاری

رخش[12] درخش باری بر اوجِ فوجِ تاری — از تیغ میغ[13] ساری در گردِ مردِ کاری

گاه از سر[14] سنانی برهم زنی جهانی — گاه از خم کمانی[15] گرد از فلک برآری

گر خصم ماهی آسا پنهان شود بدریا — یا همچو ماه والا بر آسمان حصاری

سازی ز قعر چاهش[16] بر مه نبرد گاهش — دآری زاوج[17] ماهش در زیر گل بزاری

رادا اگر چه حالی هست این ثنای عالی — زرّی ز نجس[18] خالی دری ز عیب عاری

هر بیتی از روانی چون آب زندگانی — هر نکته در معانی چون سروِ جویباری

وصفت چنانک باید مدحت چنانک شاید[19] — کی در ضمیرم آید کان نوع در مجاری (کذا)

نی انوریت داند نی عنصریت[20] خواند — نی عسجدی تواند نی عمعق بخاری[21]

عیبی[22] است سخت و عارم کین نقد بیتت آرم — لابد زیاده کارم عجز است و شرمساری ٣٠٧٠

چون عاجزم ز انشا قاصر ز کنهِ[23] معنی — ختم ثنایم اولی بر رسم استواری

١-١: جبش جوشن؛ ب: کذا ٢-١: کردون لو کرد یاری؛ ب: کذا ٣-١: رزم کوشان انجم بود خروسان؛ ب: وانجم..... الخ

٤-١: از کرد درع پوشان؛ ب: اواز درع پوشان ٥-١: تو از کمین برآسی حون کوی مستماهی؛ ب: کوی سیمائی؛ متن تصحیح قیاسی

٦-١: حلای؛ ب: کذا ٧-١: مرکب هیاری؛ ب: مرکب مهاری؛ تصحیح قیاسی: کذا ٨-١: حو چرخ در بر حودی حو ماه سر سر

٩-١، ب: موره ساری ١٠-١: پیل جهری ر کف یشان مهری؛ ب: پیل جهری بر کف نسان ١١-١: حون احری باری؛ ب: احر باری؛ تصحیح: کذا ١٢-١: رحش درحش باری سر اوح فوح باری؛ ب: رحش..... ١٣-١: از تیع میغ ساری؛ ب: متیع ساری

١٤-١: کاه از سر ستانی برهم زنی جهانی؛ ب: کذا ١٥-١: ارحم کمانی..... از فلک؛ ب: کذا ١٦-١: ز قعر حاهش بر مه؛ ب: کذا

١٧-١: داری ز موح..... بزاری؛ ب: داری..... موج..... بزاری ١٨-١: رزی نحش حالی دری رعیب؛ ب: برحس؛ متن تصحیح قیاسی ١٩-١: باید مدحت حنانک شاید؛ ب: کذا ٢٠-١: کذا؛ ب: عنصری نخواند ٢١-١: بجاری؛ ب: کذا ٢٢-١: عیبی..... پیشت ازم؛ ب: کذا ٢٣-١: عاجزم زانشی..... کینه معنی؛ ب: عارم زانش..... کنه معنی

تا باغ و راغ[1] دایه بادِ صبا و سایه   تا جوی راست مایه سیلاب کوهساری

قدرت چو اوجِ[2] گردون صدرت بلند و میمون   عمرت چو ریگ هامون سالت زبی شماری

قدری[3] همیشه سامی در عیش و شادکامی   دایم به نیک نامی قایم به پایداری

عمری[4] که جاودانی اوقات زندگانی   در خوشدلی برانی در خرمی[5] گذاری

قصیدهٔ ۶۱ (مرثیه)   ا ۲۰ ج ۳ تاریخ محمدی ۲۹ اخبار الاخیار ۱۷   بر وفات شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی[7]

ز دور[6] محنت این نُه سپهر زنگاری   کدام دل که نه خون گشت از جگر خواری

کجا بجام طرب مجلسی بنا کردند   که این[7] سپهر نبارید سنگ قهاری

کدام جامه بریدند در عروسی سرخ   که روزگار بماتم نکرد زنگاری

کجا دو دوست موافق نشست[8] در یکجا   که چرخ شان بفراقی نداد بیزاری[9]

وفا ز عالم فانی مجو که مشهورند   فلک بخیره کشی و[10] اختران بغداری   ۳۰۸۰

طبق طبق جگر و کاسه کاسه خون می خور   چو با حریف دغا سر نهی بمی خواری

برنگ و بوی جهان سر منه که این گردون   بهیچ گه نکند با کسی وفاداری

هزار دوست اگر چو تو کشته دارد یار   که تر نکرده بخون ناخن ستمکاری

تو آن مبین که بر آرد بپایه پایه بلند   که زیر پای کند پست هم بیکباری

چه سروران که بدامان شان نشستی[11] گرد   که خاک کرد رخِ خوب شان بصد خواری

چه قصرها که کشیدند خسروان بر چرخ   که پست کرد فلک با زمین بهمواری

جفای چرخ و[12] غم آدمی نخیندان است   که گوییش بزبان یا بدست بشماری

خزینه ایست سپهر از نفوس نورانی[13]   دفینه ایست زمین از بتانِ فرخاری

۱-ا، ب : باغ و راغ دایه ؛ متن تصحیح قیاسی ۲-ا : اوج ..... صدره بلند و میمون ؛ ب : درج ..... بلند میمون ۳-ا : کذا، ب مدری عمسه نامی در عس و سادکامی ۴-ا : عمرت ؛ ب : کذا ۵-ا : کذا ؛ ب : خورمی ۶-ا : تاریخ، اخبار : کذا ؛ ج : درد و محنت ۷-ا، ج، اخبار : از ؛ تاریخ : این ۸-ا : بشست ؛ تاریخ : کذا ۹-ا : براری ؛ تاریخ : کذا ۱۰-اخبار : اختران ؛ تاریخ : ز اختران ۱۱-تاریخ : نه شستی گرد ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۲-تاریخ : زغم آدمی نخندان ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-اخبار : فلک ..... یزدانی ؛ تاریخ : کذا.

تو ای عزیز[1] که در ملک و مال مغروری — مباش ایمن اگر عاقلی و هشیاری

چه دانی آنکه در اوراق کارخانهٔ غیب — قضا چه نقش بر آرد[2] بکلک جباری ۳۰۹۰

زمانه صلح کند با دلِ تو. یا خصمی — فلک بدشمنی آید به پیش یا یاری

چون وقت آن برسد هیچکس نگیرد دست — نه ملک و[3] نی ملکی فی سپاه سالاری

اگر سکندر عهدی و گر خدیوِ زمان — روی بتربت و نوبت بغیر بسیاری

بقا بقای خدا ایست و ملک ملکِ خدا — که نیست قایم و دایم کسی بجز باری

غلام دولتِ آن رهروانِ چالاکم — که در خرابهٔ دنیا نکرده معماری

ز دست چرخ ندانم کجا کنم فریاد — که برگذشت بما جورِ او ز بسیاری

جهان بماتم خواجه نصیرالدین[4] محمود — هزار گونه فغان کرد و نوحه و زاری

بقیهٔ سلف و[5] یادگار اهلِ کرم — که کرد ختم خلافت بملکِ[6] دینداری

سپهر جاه و جلالت که فخر کردندی — بر آستانهٔ او[7] اختران پرستاری

نه ماه دید منوّر بدان صفت گردون — نه قطب دیده کواکب بدان سزاواری ۳۱۰۰

مسیح وقت که انفاسِ پاکِ او بودی — فروغِ دیدهٔ اعمیٰ و دفعِ بیماری

دو بوده[8] اند یکی آفتاب و دیگر ماه — که فیض رحمتِ شان بود روز و شب جاری

چه اوفتاد ندانم کنون چه روز آمد — که شد ز روشنیِ هر دو روز و شب تاری

چرا بزار نگریند آسمان و زمین — که مهر و ماه فرو می شوند یکباری

گمان بری که مگر هر دو شاه بر میعاد — شدند در سفر آخرت بهم ساری

از آن سپس نبود عیش را دگر طمعی[9] — که بی عُسَن[10] نبود شمع را شکرباری

مهیمنا ملکا منعما خداوندا — بحقِ نعمتِ[11] قرآن و دولتِ قاری

۱- اخبار: کذا؛ تاریخ: نبر یری درفلک ۲- تاریخ: کذا؛ اخبار: زکلک ۳- تاریخ: وتی؛ اخبار: نی ملکی ٤- اخبار: نصیردین؛ تاریخ: کذا ۵- ا: سلف ساده یادگار کرام؛ اخبار: کذا، تاریخ: ......کرام ٦- ا: بسلک: اخبار؛ تاریخ: کذا ۷- ا؛ اخبار: کذا؛ تاریخ: برآستانش دبر اختران ۸- ا: ...... : بودی اند ۹- ا، ...... : طمی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۰- ا: عسل؛ متن: تصحیح قیاسی ۱۱- ا؛ تاریخ: نغمت، اخبار: کذا۔

برحمتِ تو که عامست در جهانبانی — بعزتِ تو که خاص است در جهانداری

که روح اعظم آن هر دو[1] پیشوای کرام — که مقتدای جهان بوده[2] اندزا خیاری

ندیم[3] قربت خود کن غریق رحمتِ خویش — مجاورِ رُسل و انبیا ز مختاری ۳۱۱۰

مقام و مرقدِ شان را چو جنت فردوس — کم از گلاب کن و گل ز مشک تاتاری

جناح روح فرست[4] از برای اعطائی — نسیمِ انس روان از برای عطاری

بساطِ صحن ده[5] از حلّهای فردوسی — غلاف قبر کن از پرده های غفاری

قصیده ۶۲ — ا ۹۱ ج ۳۸ — در مدح ملک الشرق عین الملک

وقت سحر که زهره چو دوشیزه[6] دختری — بنمود رخ زگوشهٔ گل بسته چادری

آغاز شد ز ظلمتِ شب روشنیٔ روز — زان سان که نور مومنی از جان کافری

یا فرّ[7] بخت نیک که ناگه شود پدید — از روزگار تیرهٔ منحوس مُدبری

دیدم نشانِ صبح زگردونِ تیره رنگ — چون بر حصار سنگ سیه برجِ مرمری

یا تودهٔ سپید[8] زکافور ساخته — بر ساختی سیاه ز پاکیزه عنبری[9]

یا بر قیاس آنک گشاید کسی پگاه[10] — سیمین دریچه ای ز سر تیره[11] منظری

گفتم مگر که بانگِ نمازِ موذنان — بگشاد از برای دعا ز آسمان دری ۳۱۲۰

یا در میانِ جنتِ فردوس جانفزای[12] — افگند جبرئیل شعاعی ز شهپری

هر دم میان صبح و شب از تیغِ آفتاب — می رفت نیزه جنگی و خونریز خنجری

گفتی مگر که بر سر صحرای نیلگون — زد بر سپاه زنگ ز سقلاب لشکری

یا خود[13] سواد ملکت هندوستان تمام — بگرفت از مواکب اسلام معشری

۱-ا: کذا؛ اخبار، تاریخ: آن شیخ پیشوای کرام ۲-ا: کذا؛ اخبار، تاریخ: بوده است ۳-ا: زنیک قربت خود کن غریق رحمت خولش؛ اخبار، کذا؛ تاریخ: بذیل ۴-ا: ..... ازبرای عطای ۵-ا، اخبار: کذا؛ تاریخ: ره انداز حله فردوسی ۶-ا: دوشیره دختری؛ ج: کذا ۷-ا: بافر بجت ..... بدید؛ ج: کذا ۸-ا: سپید؛ ج: کذا ۹-ا: عبیرے؛ ج: کذا ۱۰-ا: بگاه؛ ج: بار قیاس..... ۱۱-ا: ز سر تیره مطرے؛ ج: ز سر سره منظری ۱۲-ا: جانفزای؛ ج: جانقرای؛ تصحیح: کذا ۱۳-ا: کذا؛ ج: باخود-

درمی دمید باد صبا در مشام جان　　از بوستانِ[1] خلد نسیمی معنبری

وآوازِ بلبلان و نوای قمریان　　می[2] زد بباغ و راغ دلاویز مزمری

هر سو نشسته صاحب عیشی بمجلسی[3]　　با مطربی[4] تنگرف و دلارام دلبری

چون من بدیدم آنکه درین وقت خرمیست[5]　　سوری بهر[6] دلی و سروری بهر سری

رفتم بگوشه ای و بربزم[7] صبوحیان　　آرسته مجلسی چو بهشتی منوّری

هر سو فشانده وردی[8] و هر جای میوه ای　　هر جا نهاده عودی[9] و هر سوی مجمری　　۳۱۳۰

نزلی[10] برین مثال و نقلی برین قیاس　　از مطعمی لطیف و انای معطری

یاری[11] دو سه حریف که در فضل هر یکی　　مشهور عالمی بد[12] و معروف کشوری

در جام ما بگونهٔ[13] گلنار باده ای　　در پیش ما چو سرو گل اندام نوبری

ساقی ما بتی که نیارد نظیر او　　از خامه نقشبندی و از تیشه آزری[14]

القصه بوده ایم[15] بر آهنگ نای و نوش　　گه در حکایت مثلی گاه نادری[16]

کامد درون حجرهٔ من مست ناگهان　　زیبا رخی بدیع[17] جمالی سمن بری

حوری[18] پری وشی بتی آشوب عالمی　　شنگی[19] شکر لبی صنمی ماه پیکری

سنگین دلی سها دهنی سرو قامتی　　سیمین تنی[20] ستاره جبینی ستمگری

هر حلقه ای نهاده زگیسوی عنبرینش[21]　　بر ماه روشن[22] از شب دیجور چنبری

هر نرگسیش در خم ابروی مشک رنگ　　تابان چنانکه در شب تاریک اختری[23]　　۳۱۴۰

روی بهشت وام لبی در میان او　　چون در میان جنت فردوس کوثری

۱-ا: بوستان؛ ج: کذا ۲-ا: می زد بباغ ...... دلاویز مزمری؛ ج: سیزد ...... مزمری ۳-ا: کذا؛ ج: عیشی مجلسی
۴-ا: کذا؛ ج: مطرب ۵-ا: خورمست؛ ج: درینوقت حرمست؛ تصحیح: کذا ۶-ا: شوری بهرسوی و سروری بهرسری؛ ج: کذا
۷-ا: کذا؛ ج: تبرسم ۸-ا: فشانده وردی وهر جای میوه؛ ج: ...... وردی هر جای میوهٔ ۹-ا: عودی .... مجمرے؛ ج: شمعی .... مجمری ۱۰-ا: نزلی برین مثالی و نقلی برین قیاس؛ ج: کذا ۱۱-ا: ج: یاری ۱۲-ا: بد؛ ج: کذا ۱۳-ا: کذا؛ ج: بگونه چو گلنار ۱۴-ا: کذا؛ ج: آذری ۱۵-ا: بوده ایم بر آهنگ نای و نوش؛ ج: کذا ۱۶-ا: که ...... نادری؛ ج: یادری
۱۷-ا: زیبا رخی بدیع؛ ج: کذا ۱۸-ا: حوری پری وشی؛ ج: کذا ۱۹-ا: سکنی شکر لبی ...... پیکری؛ ج: کذا ۲۰-ا: کذا؛ ج: سیمین تن ۲۱-ا: کذا؛ ج: زگیسوی عنبرنش ۲۲-ا: روشن ...... دیجور چنبری؛ ج: کذا ۲۳-ا: اختری؛ ج: کذا

ویی چنان مگر که ز شمشاد طره ایست[1] — افکنده بر فراز قدی چون صنوبری

سنگین ترش ز کوه[2] سرینی ز سیم ناب — باریک تر ز موی میانیش[3] لاغری

دور دهان چو حلقه انگشترین[4] و باز — هر یک نگینش[5] از دُرّ و دندان چو گوهری

شیرین[6] لبی که قطرهٔ آب دهان او — دریا کند گلاب چو شهدی و شکری

ور بگذرد[7] نسیم وی اندر میان دشت — روید گل و بنفشه ز هر کوه[8] و کردری

بر ساق و ساعد از زر و مرجانش حلیه[9] ای — در گوش و گردن از در و[10] یاقوت زیوری

بر دوخته ز دیبه[11] و زربفت کرته ای — و انداخته ز مقنع باریک معجری

آمد بدین صفت بر من با هزار ناز[12] — زان سان که در سرای گدایی توانگری

در دست کرده از گل خوشبوی دسته ای — بر کف نهاده از می گلرنگ ساغری — ۳۱۵۰

گفت آمدم که مژده شادی دهم ترا — از مقدم ملاذ ملوک افضل[13] الوری

شکرانه ده که حضرت ایزد ز فضل خویش — داد آنچ خواستی ز مرادی و مفخری

دانی که در دل تو چه حد بود آرزو — بر پای بوس آنکه چنو نیست دیگری

اکنون تو شاد[14] شو که ملک وقت بامداد — آید درون شهر بفال موفری

من چون شنیدم این نفس جانفزای او — بشکفت جانم از سر شادی چو عبهری

برخاستم ز جای بماننده[15] حباب — زین برنهاده بر سر می رنگ اشقری[16]

ابری خیال سرعت و شیری جبال جه[17] — رنگی زمین نورد و نهنگی[18] شناوری

آن کوه بادپای که اندر هوای تنگ — بودست نرم و گرم چو آبی و آذری

۱-ا: کذا؛ ج: شمشاد طره اش ۲-ا: سنگیں برش ز کوه سرینی ز سیم ناب؛ ج: ز دو کوزه سرینی چو سیم ناب ۳-ا: موی و میانیش؛ ج: کذا ۴-ا: انگشترین و باز؛ ج: کذا ۵-ا: هر یک یکیش؛ ج: کذا ۶-ا: شیرین لبی؛ ج: کذا ۷-ا: بگذرد؛ ج: کذا ۸-ا: کذا؛ ج: کوه کردری ۹-ا: حیله؛ ج: حلهٔ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰-ا: کذا؛ ج: در یاقوت ۱۱-ا؛ ج: دیبه زربفت ۱۲-ا: تاز؛ ج: کذا ۱۳-ا: کذا؛ ج: افضل الوری ۱۴-ا: ندیره؛ متن تصحیح قیاسی ۱۵-ا: برخاستم ز جاش نماینده حباب؛ ج: کذا ۱۶-ا: زین برنهاده ...... اشری؛ تصحیح: کذا- ۱۷-ا: جبال جه؛ تصحیح قیاسی: کذا

۱۸-ا: بهسکی؛ ج: کذا

می تاختم شتاب زشوقِ رکاب بوس چون در هوای کعبهٔ علیا کبوتری
در دل ز رحمت[1] ملک العرش بهجتی برکف ز مدحتِ ملک الشرق[2] دفتری ۲۱۶۰
چندانک[3] نور طلعت عالم فروزِ او دیدم چو اختری که برآید[4] زخاوری
گشتم پیاده زاسپ ودودیدم بخاکبوس چون تشنه[5] ای بجانب آبی مبشّری
بوسیدمش زمین وهمین شعر کردادا برمقدم ملک چو ثناخوان شاعری
عین الملک که چشم چراغ[6] جهانیانست دز فوج او ز اوج ثریاست[7] تاثری
دالاکریم دولت ودین آنکه درجهان مانند او نژاد[8] کریمی ز مادری
سردفتر ملوک ممالک که فرّ او برروی روزگار چو مهریست الوری
صفدار شرق وغرب که هرماه آسمان سازد ز نعل مرکب میمونش[9] افسری
جمشید دولتی که بدستان قهر اوست اجرام چرخ رام چو دیوی مسخّری
بهرام روز آنکه چو نوماه قوس او برآید[10] از حصار بهر تیر کنگری
دلدوزتر زناوک او نیست ناوکی خون ریزتر زخنجر او نیست خنجری ۲۱۷۰
نادیده چشم انجم ونشنیده گوش چرخ مانند او سواری وهمتاش صفدری
لشکرکشی سپه شکنی شیر اوژنی خنجر زنی خزینه دهی دادگستری
رادی روان کفی وبلند آسمان وشی ببر عدوکشی ملک دوست پروری
حلمش[11] که آسمان نکشد بار او بپشت چون کوه قاف روی زمین راست لنگری
گفتم مگر کنایک بخت جوانِ اوست گردون کوزپشت چو پیری معمّری
دل گفت نی معلّم او روح قدسی است کی سر نهد بگفتِ غلامی و چاکری
آنجاکه در مهالک[12] میدانِ کارزار ازکینه برزند صف لشکر به لشکری

۱-۱: رحمت ..... بهجتی ؛ ج: رحمتی ..... بهجتی ۲-۱: ملک الشرق دفری؛ ج: کذا ۳-۱: عالم فروراد؛ ج: چنانکه ....
۴-۱: برآبد؛ ج: برامد ۵-۱: جون شنه بحانب؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶-۱: چراغ ۷-۱: فوج ادزادح ثرماست باثری؛ تصحیح: کذا ۸-۱: نزاد؛ متن تصحیح قیاسی ۹-۱: میمونش؛ تصحیح: کذا ۱۰-۱: برایدارحصار ... کمکری؛ ج: تصحیح: کذا ۱۱-۱: حکمش ..... بکشد؛ ج: کذا ۱۲-۱: ممالک؛ متن تصحیح قیاسی.

از گرد جیش پرده کشد بر جمال روز   ابری سیاه رنگ چو انفاس مجمری

تیر اندرو چو قطرهٔ باران و تیغ برق[1]   گوپال و گرز صاعقه[2] و کوس تندری

خاک سیه ز خون سپه گشت آنچنانک   گویی مگر که لاله‌ستانیست احمری   ۳۱۸۰

و آئینه ای بود که رخ خنجر اندرو   غیر از خیال مرگ نباشد مصوری

تو از سنان و سیف نمائی عجائبی   آن دم چنانک معجزه ای از پیمبری[3]

در تنگنای رزم در اندازی آنچنان   چون در میان آتش سوزان سمندری

بر دوش تو ز آهن و پولاد جوشنی   بر فرق تو ز جوهر پولاد مغفری[4]

قوسی فراز بازو و رمحی بگرد ساق   تیغی بکف چو شعلهٔ ناری منشری[5]

گاهی به تیغ[6] قامت خوب و قد بلند   بشگافی از میان چو اناری مطهری[7]

گاهی بنوک نیزه بدوزی چهار تن   یکجا چنانک گوشهٔ میخی[8] مسمری

افگنده صولت تو در افلاک غلغله   وانگیخته قتال[9] تو بر خاک محشری

ای آنک نیست چون تو در ایام مکرمی   وی آنکه نیست چون تو در آفاق داوری

گردون ندیده چون تو امیری مظفری[10]   گیتی ندیده چون تو مشیری مدبری   ۳۱۹۰

رای تو در صفای چو ابریست ابیضی[11]   دست تو در نوال چو بحریست اخضری[12]

آنی که هفت کشور عالم بود تمام   در جنب همت تو متاعی[13] محقری

آب سموم قهر تو زهریست قاتله   خاک نسیم مهر تو مشکی است اذفری[14]

بر هر زمین که سم سمندت نهاد گام   هر سنگ سیم گردد و هر ذره انوری

صد قلعه همچو خیبر[15] خونخواره برکند   آنجا که برکند چو تو کرار حیدری

۱-ا: باران وتیغ برق؛ تصحیح: کذا ۲-ا: کرز وصاعقه؛ تصحیح: کذا ۳-ا: جنانک.... اربیامبری؛ متن تصحیح قیاسی
۴-ا: مغفری؛ تصحیح: کذا ۵-ا: مشتری؛ متن تصحیح قیاسی ۶-ا: تیغ قامت خوش قدی بلند؛ تصحیح: کذا ۷-ا: مطهری؛
متن تصحیح قیاسی ۸-ا: میخستی؛ متن تصحیح قیاسی ۹-ا: وانگیخته قتالتو؛ تصحیح: کذا ۱۰-ا: منظفری؛ ج: کذا ۱۱-ا: جو
ابریست ابیضی؛ تصحیح: کذا ۱۲-ا: احضری؛ تصحیح: کذا ۱۳-ا: جنب همتی؛ تصحیح: کذا ۱۴-ا: ازفری؛ تصحیح: کذا
۱۵-ا: خیبر خونخواره؛ تصحیح: کذا.

هرکس که با تو یکسر سوزن کند خلاف[1] — گردد ز رعب هر سر موئی چو نشتری[2]

داند جهان که نیست باجماع[3] عاقلان — چون تو سخن[4] شناسی و چون من سخنوری

می خواهم از خدای که مانند[5] مشتری — بر آسمان نهم ز ثنای[6] تو گوهری

سازم ز چرخ لوح و ز نو ماه خامه‌ای — گیرم ز شب مداد و ز شبگیر[7] مسطری

بر دارم از ثنای تو چون[8] پیر نقش بند — هر ساعتی کتابی و هر لحظه[9] دفتری ٣٢٠٠

در بوستان بزم تو هر دم کنم ادا — چون بلبلان بباغ مدیح معنبری[10]

تو نیز[11] جهد کن که در ایام دولتت — نبود مرا ز لطف تو حاجت بدیگری[12]

تا هست در بلاد خراسان چهار چیز[13] — مشهور بلخ و روم و نشاپور و هری[14]

بادا چهار گوشهٔ صدر ترا بچرخ — از ماه کرده بالش و از مهر بستری

قصیده ٦٣ | ١١١ ج ٤٦ بیاض لندن ١٠٩ فرهنگ جهانگیری ١ | در مدح ملک الشرق

شبانگاه کز قصر[15] نیلوفری — شد اندر شبستان شه خاوری

هجوم شیاطین سلطان زنگ[16] — ستد ملک روم از سپاه پری

برآورده[17] شب سایبانی سیاه — چو گیسوی سیمین بتان[18] عنبری

برآمد کواکب بچرخ بلند — چو اصنام بتخانهٔ[19] آزری

درفشان[20] چو دُرها که در زیر آن — یکی فرش فیروزه گون گستری

ویا چون نثاری که بر نو عروس — فشانیش بر نیلگون ششتری[21] ٣٢١٠

١-١: خلاف ٢-١: چو نشتری؛ متن تصحیح قیاسی ٣-١: باجماع عاقلان؛ تصحیح: کذا ٤-١: سخن شناسی و چون من سخن دری؛ تصحیح: کذا ٥-١: مانند مشتری؛ تصحیح قیاسی: کذا ٦-١: اثنای لو ٧-١: شب کیر ٨-١: ثنای تو چون ر؛ تصحیح قیاسی: کذا ٩-١: لحظه دفتری؛ تصحیح قیاسی: کذا ١٠-١: معنبری ١١-١: تو خبر جهد؛ ج: این نیز.... ١٢-١: حاجت بدیگری؛ ج: کذا ١٣-١: چهار چیز؛ تصحیح: کذا ١٤-١: بلخ و روم و نشابور چون هری؛ تصحیح: کذا ١٥-١: کز قصر؛ ج: کز قصه؛ بیاض لندن: کذا ١٦-١: زنگ؛ ج: زنگ؛ بیاض: کذا ١٧-١، ج: برآورد؛ بیاض: کذا ١٨-١: کذا؛ بیاض: بتان ١٩-١: کذا؛ ج، بیاض: آذری ٢٠-١: درافشان خود رها که در زیر آن؛ بیاض: درفشان چو در ها یکی در ریزان؛ ج: درافشان.....الخ ٢١-١: سلکون ششتری؛ بیاض: کذا

درمهای صافی ز سیم سپید | دنانیرِ سرخ از زر جعفری
بوقتی چنین کز نسیم شمال | شبستان تره[1] بود و بستان طری
من اندر سر سطحِ بام[2] بلند | که بود اندرو غرفهٔ[3] ششدری
حکیمانه[4] خلوت گهی داشتم | چو فردوس[5] ز اندوه دنیا بری
به پیشم یکی نخل[6] از شمعِ موم | که آتش درو می فزودی[7] تری
دواتی هم از شیشهٔ شغل شام | لبالب پر از غالیهٔ[8] عنبری
بکف بر یکی[9] کلک گوهر فشان | چو ماهِ نو[10] از زردی و لاغری
کتابی[11] ز هر فن بنزدیکِ من | نهاده چو گنجینهٔ گوهری
ز نحو و معانی مقالید و فتح | ز صرف و لغت کامل[12] و ازهری
ز امثال[13] میدانی و از نثرها | مقامات و از نظمها بحتری ۳۲۲۰
ز اخبار و آثار هر دو صحاح[14] | ز تفسیر کشافِ[15] زمخشری
ز متن[16] و روایات مبسوط بکر | ز تعلیل[17] مجموعهٔ برغری
ز منطق مطالع[18] ز علمِ کلام | مواقف دگر حکمت ابهری[19]
ز طب و[20] ز تاریخها وافدی | ز اخلاق و تهذیب الناصری[21]
ز عرفان عوارف ز وحدت فصوص[22] | ز وعظ و نصایح کتاب سری[23]

۱-۱: سره بود و بستان بری؛ بیاض: تره بود بستان طری ۲-۱: بامی بلند؛ ج: کذا؛ بیاض: نامی بلند ۳-۱: ششس دری؛ ج؛ بیاض: کذا؛ ۴- ج: حکیمانه خلوتگه داشتم؛ بیاض: کذا ۵-۱؛ بیاض: از اندوه دنیاسری؛ ج: کذا ۶-۱: بر پیشم یکی نخلی؛ ج: کذا؛ بیاض: نخلی ۷-۱، ج: فزودی؛ متن تصحیح قیاسی ۸-۱: از غالیه حمرییی؛ ج: حمری؛ غالیه جنبری ۹-۱: بر یکی .... کوزفشان؛ ج: کذا ۱۰-۱: ار، ج: کذا ۱۱-۱، ج: کذا؛ بیاض: کتانی ۱۲-۱: ...... ارریا؛ بیاض: صرف لغت کامل و زهری؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳-۱: این شعر جای دیگر یافته شد؛ از بیاض لندن اینطور حاصل شد: زامثال میدانی از نثرها - مقامات و از نظمها محتری؛ تصحیح: کذا ۱۴-۱: کذا؛ بیاض: دو صحاح ۱۵-۱: زتفسیر و کشاف زمخشری؛ بیاض: ز تفسیر و کشاف زمخشری ۱۶-۱: زمس و روایات و مبسوط بکر؛ بیاض: زمس ۱۷-۱: ز تعلیل مجموعه برغری؛ بیاض: ز تعلیل مجموعه برعری ۱۸-۱: مطالع ز علم کلام؛ بیاض: کذا ۱۹-۱: اتهری؛ بیاض: ابهری ۲۰-۱: ز طب و زتاریخها و اقدیا؛ بیاض: طب بر دو تاریخها و افدی ۲۱-۱: تهذیب ان اصری؛ بیاض: ان ناصریا ۲۲-۱: وحیدان؛ بیاض: کذا ۲۳-۱: بیاض: کذا، ج: کتابی سریا

درین کتاب[1] بودم ز اندیشه‌ها	بدریای معنی شده لنگری	
که ناگه درآمد ز ایوان من	بت من بصد شوخی[2] و دلبری	
برآورده[3] جعد از رعونت بدوش	عرق کرده روئی[4] از مئی عسکری	
دو رخسار او چون مه و آفتاب	دو چشمانش چون زهره و مشتری	
جبینی[5] فروزان چو ایمان پاک	سیه رنگ زلفینش[6] چون کافری	۳۲۳۰
نگینهای دندان[7] چو یاقوت سرخ	دهان تنگ چون دور انگشتری[8]	
دوای دل عاشقان ساخته[9]	گلاب لعاب لب شکری	
بشکلی درون آمد از گرد راه	که بربود از من همه صابری	
چو برخاستم تا بعادت کشم	درآ گوش[10] آن قامت عرعری	
رمید از من و جست در گوشه‌ای	چو رنگ از پلنگی که آن بربری[11] (کذا)	
بگفتم[12] که ای سرو سیمینه ساق	که حور و پری روی[13] مه پیکری	
نگوئی[14] چه دیدی ز من ناسزا	که امروز بر عادت[15] دیگری	
برآشفت و[16] برزد بر ابرو گره	گشاده زبان در ملامت گری	
که ای یار بدعهد برگشته روز[17]	ندانم که تا در چه کار[18] اندری	
که سالی قریب است دور از ملک[19]	پریشان و آواره و ابتری	۳۲۴۰
نه در عیش آئی[20] نه در جیش میر	نه در صدر دیوان نه در محضری	
گرفتم که در دانش و فضل و رای	ز ابنای آفاق سر[21] دفتری	

۱-۱، کذا؛ بیاض: کتاب ۲-۱: بصد شوخی و دلبری؛ ج: سوخی ۳-۱، ج: کذا؛ بیاض: برآورد ۴-۱: رو؛ ج، بیاض: کذا ۵-۱، ج: کذا؛ بیاض: جبین ۶-۱، ج: کذا؛ بیاض: زلفین چو ۷-۱: دولب ..... سرخ؛ ج؛ بیاض: کذا ۸-۱: انگشتری؛ ج؛ بیاض: کذا ۹-۱، ج: کذا؛ بیاض: سوخته ۱۰-۱، بیاض: کذا؛ ج: دران گوش ۱۱-۱، ج: که آن بربری؛ بیاض: که برتر پری ۱۲-۱: کذا؛ بیاض: چو گفتم که ای سرو سیمین ساق ۱۳-۱، بیاض: کذا ۱۴-۱: ماسزا؛ ج، بیاض: کذا ۱۵-۱، ج: کذا؛ بیاض: عادتی ۱۶-۱: دبرد بارد گره؛ ج، بیاض: برآشفت برزد ۱۷-۱، ج: کذا؛ بیاض: یار بدعهد و برگشته روز. ۱۸-۱، بیاض: کذا؛ ج: چکار ۱۹-۱: است دور ار ملک؛ بیاض: کذا ۲۰-۱: اسی نه در جیش میر؛ بیاض: امی؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۲۱-۱: سپر دفتری؛ ج، بیاض: کذا.

بدین گونه عزلت[1] که خو کرده ای — نه پندارم از علم خود برخوری
ترا خویش و فرزند[2] و خیل و تبار — فزون از هزارند گر بشمری[3]
نگردد میسر که در[4] گوشه ای — نشینی به تنها بدین مدبری
اگر در همایون رکاب ملک — که چرخش کشد غاشیه چاکری[5]
نرفتی و گفتی که مانع دد[6] بود — یکی ناتوانی دگر بی زری
گذشت آن و اکنون که با[7] فر کام — ملک بازگشته[8] است از لشکری
نه کم ز آن بود آخر ای ناسپاس — که از رفته تقصیر[9] عذر آوری
بدیده شوی چند منزل[10] به پیش — که در دیده گرد رهش بسپری[11] ۳۲۵۰
وگر نیست از پیشکش[12] چاره ای — که هنگام پابوس[13] با خود بری
ترا خدمتی بهتر[14] از شعر نیست — که از فرط خوبی و خوش[15] منظری
چو گوگرد سرخست[16] و یاقوت زرد — سواد سخنهات در نادری[17]
هم امروز بنشین[18] و شعری نویس — چو نوشین لب لعبت کشمری
چو فردا ز صحن سپهر[19] سیاه — درفشان[20] شود چشمهٔ خاوری
برآرد زن زیرک هوشمند[21] — به شبگیر آواز خنیاگری[22]
نشینند مستان به بزم[23] صبوح — چو خورشید گردون[24] شود معبری

۱- ا، بیاض : برین گونه عطلت ؛ ج : کذا ۲- ا، ج : کذا ؛ بیاض : وزند خیل تبار ۳- ا، ج : کذا ؛ بیاض : اگر ۴- ا : بکر در میسر کر در گوشه ؛ ج : میسر اگر گوشهٔ ۵- ا : حاکری ؛ بیاض : کذا ۶- ا : که مانع بود ؛ بیاض : کذا ۷- ا : کدشت ان و اکنون که بافر دکام ؛ بیاض : کدشت ..... بافر کام ۸- ا : بار ...... ازلسکری ؛ بیاض : کذا ۹- ا : تقصیر ؛ بیاض : کذا ۱۰- ا : منزل به پیش ؛ بیاض : کذا ۱۱- ا : بسپری ؛ تصحیح : کذا ۱۲- ا : ارشبں کشف حاره ؛ بیاض : کذا ۱۳- ا : پابوس باخودری ؛ بیاض : کذا ۱٤- ا : خدمتی بهر ار شعر نیست ؛ بیاض : خدمتی به ؛ تصحیح : کذا ۱۵- ا : خولی و خوش منظری ؛ بیاض : کذا ۱۶- ا : کذا ؛ بیاض : چوگرد سرخست ۱۷- ا : نادری ؛ بیاض : کذا ۱۸- ا، بیاض : هم امروز بنشین و شعری نوس ؛ ج : بیشین و شعری نوبس ؛ تصحیح : کذا ۱۹- ا : چوفردا ز صحن سپهر سیاه ؛ ج، بیاض : کذا ۲۰- ا : درفشان سود ؛ ج، بیاض : درافشان ۲۱- ا : زیرک و هوشمند ؛ ج، بیاض : کذا ۲۲- ا : خنیاگری ؛ ج، بیاض : کذا ۲۳- ا : نشینند مستان بزم صبوح ؛ ج : باد صبوح ؛ بیاض : کذا ۲٤- ا، بیاض : چو خورشید گردان سود ؛ ج : کذا

تو زین[1] را برافکن ببانگ خروس | به پشت کمیتی[2] چو کبک دری
فلک سرعتی ماه پیشانیی[3] | که همچون ستاره[4] است در رهبری
روان شو بنزدیک کشورگشائی | کمر بسته بر عزم فرمان بری ۳۲۶۰
چنان کن که چون عبره کردی[5] زگنگ | براقی[6] زآب سیه بگذری
که نزد سرای خدیو[7] جسور | رسی در سپه برنوند[8] جری
همان دم که گرد سپاهش ز دور | چو ابر[9] سیه بر سما بنگری
به بینی علمهای زربفت او | درخشنده[10] چو شعلهٔ آذری
پیاده شو از اسپ و در دو[11] به پیش | زمین بوسه ده با دو چشم[12] تری
اداکن به پیش رکاب ملک | ثنای که دارد دم ساحری
سپهدار اقلیم هندوستان | که اسفندیار است در صفدری
ممالک ستانی جهان داوری | که ختم است بر وی جهانداوری
حسام[13] دول آنکه اسلام را | پناهی است چون سد اسکندری
امیری که تنگ است از جیش[14] او | جهانی بدین دور[15] پهناوری ۳۲۷۰
جوادی که یک جرعه احسانش[16] را | دل هفت دریا کند ساغری[17]
کریمی که یک نفحه[18] نیکیش را | کند هشت باغ جنان مجمری
سواری که در روز میدان رزم | چو بر کف کند نیزه سمهری[19]
درآرد سر ماه و مریخ را | بخاک اندر از گنبد چنبری

۱-۱، ج: کذا؛ بیاض: توهرابرافکن ببانگ خردش ۲-۱: کمیت؛ ج: کذا؛ بیاض: کمیتی ۳-۱: پیشانی؛ ج؛ بیاض: کذا ٤-۱: ستارست ۵-۱: کن که چون عبره کردی زکنک؛ بیاض: کذا ٦-۱: کذا؛ بیاض: برانی
۷-۱: نزد سرایا حدسهو حبور؛ بیاض: نزد سرایا خدیو جبور؛ تصحیح: کذا ۸-۱: برسپه برلوندحری؛ بیاض: رسی درسپه برنوندوجری ۹-۱، بیاض: ابری سیه ۱۰-۱: درفشنده؛ بیاض: درخشنده چون شعلها اذری ۱۱-۱: بیاده... ودردو ربیش؛ بیاض: اسپ دردو ۱۲-۱: چشم تری؛ بیاض: چشم کری ۱۳- این شعر از بیاض لندن حاصل شد
۱٤-۱: ارجیش؛ بیاض: کذا ۱۵-۱: دورو پهناوری؛ بیاض: کذا ۱٦-۱: احسانش؛ بیاض: کذا
۱۷-۱: ساغری؛ بیاض: کذا ۱۸-۱: نفحه بکش؛ بیاض: نفحه ۱۹-۱: سمری؛ بیاض: کذا

ایا سرفرازی که چون آفتاب — فروزندهٔ گیتی[1] و کشوری
مسیحا مثالی و مهدی خصال — بدانش فروزی و دین پروری
سکندر فتوحی و سنجر سپاه — بکشور گشائی و سر[2] لشکری
چو در صدر دیوان نشینی بزم[3] — چو در صحن[4] میدان سپاه آوری
زهر یک سنانی[5] دو صد آتشی — بهر یک بنانی[6] دو صد کوثری
نگویم که سهراب یا رستمی — نگویم که فغفور یا قیصری ۳۲۸۰
بگویم که در[7] داد و فرهنگ و هوش — بفرخنده[8] فالی و نیک اختری
صد آذر گسپی[9] و صد قیقباد — صد افراسیابی و صد نوذری[10]
بتدبیر فضلی بدانش ایاس[11] — بتاراج عمری بکین عنقری[12]
بزرگان اقلیم را ملجائی — ملوکان آفاق[13] را مفخری
عجم را چو کسری[14] نوشیروان — عرب را چو نعمان بن منذری
گر ایشان یکی عالم اصغر است[15] — تو در قدر صد عالم اکبری[16]
بتاج زر ار سربلندی[17] کنند — سران سپه نیست آن سروری[18]
تو آنی[19] که خاک کف پای تو — کند فرقدان را[20] بفرق افسری
گر از خاک سم سمند سروش — بنالید گوساله[21] سامری
زگرد[22] سپاه تو افغان کند — دل شیر گردون نیلوفری ۳۲۹۰

۱-ا: کذا ؛ بیاض: کیسری ۲-ا: سرلشکری ؛ بیاض: کذا ۳-ا: نشینی بزم ؛ بیاض: کذا ۴-۵- این هر دو مصرع‌ها در بیاض یافته نمی شوند ۶- در بیاض این شعر بطور ذیل است : چو در صدر دیوان ...... بزم ؛ زهر یک بیانی دو صد کوثری ۷-ا: نگویم که در داد و فرهنگ هوش ، بیاض: که در دانش و داد و فرهنگ هوش ۸-ا: فرخنده فالی ؛ بیاض: کذا ۹-ا: صد آذرگشسپی و صد کیقباد ؛ بیاض: صد آذرکیشی دو صد کیقباد ؛ تصحیح: کذا ۱۰-ا: کذا ؛ بیاض: نوری ۱۱-ا: بتدبیر فضلی بدانش اماس ؛ بیاض: فضلی بدانش ایاس ۱۲-ا: عنبری ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-ا: آفاق ؛ بیاض: کذا ۱۴-ا: کسری و نوشیروان ؛ بیاض: کسری نوشروان ۱۵-ا: گر ایشان یکی عالمی اصغر است ؛ بیاض: گر انسان یکی عالم اصغری ۱۶-ا: عالمی اکبری ؛ بیاض: عالم اکبری ۱۷-ا: کذا ؛ بیاض: از سر بلندی کنند ۱۸-ا: کان سروری ؛ بیاض: ان سروری ۱۹- این شعر در بیاض لندن بعد از "نگویم ...... رستمی" نوشته شده است ۲۰-ا: کند فرقدان از الفرق سری ؛ بیاض: کند فرقدان را بفرق افسری ۲۱-ا: بنالید از گوشه سامری ؛ بیاض: کذا - و این شعر در بیاض بعد از "عجم را ...... نوشیروان" است ۲۲- (اگلے صفحہ پر)

بقول[1] خداوندِ عزّ اسمُهُ — زپیشین امم مهتر و بهتری
که هم آمری امر معروف را — بشمشیر هم ناهیِ منکری
چو[2] دهلی شهر بود در ملک هند — غلو کرده[3] در کفر و مستکبری
که بر جای بتخانها[4] و بتانش — بنا کرده محرابی و منبری
تو[5] اکنون[6] چو کفار را قالعی — تو اکنون[6] چو اسلام را ناصری
چو عثمان بر آرنده مسجدی[7] — چو حیدر کننده در خیبری
ازین رو که چون حیدر رزم جوی — بهنگام هیجا ظفر گستری
زنعل سمند تو هر مه کشد[8] — فلک حلقه در گوش چون حیدری[9]
شکارند اعدات چون وحش و طیر — تو باز سپیدی و شیر نری[10]
جهانی در آهن بود روز جنگ — تو تنها چو در جوشن[11] و مغفری — ۳۳۰۰
سپاهی بود با سلاحی گران — تو یک[12] تن بجای که با خنجری
ترا خود به لشکر چه[13] حاجت بود — چو فرّت بسندست[14] نام آوری
که داود پیغامبر اندر عمل[15] — چه محتاج اسباب آهنگری[16]
هنر پرورا رای تو آگهست[17] — که هر[18] دانش و فضل را درخوری
که[19] انشا رمن[20] بنده مدح ترا — نه سنسان[21] نظمی است فی سرسری
سخن ساز را شعر من مکتبی است[22] — چو بغداد را درس مستنصری

← ۲۲- در بیاض "زگرد سپاه ..... بعد از "بقول خداوند....." نوشته شده است ۱- قَالَ عَزّ اسمُهُ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۲- ا: کذا؛ بیاض: چنبد شهر بود ۳- ا: کذا؛ بیاض: غلو کرد در... ۴- ا: کذا؛ بیاض: بتخانهای بتانش ۵و۶- ا: چو؛ بیاض: کر ۷- ا: مجلسی؛ بیاض: کذا ۸- ا: کشد؛ بیاض: کند ۹و ا: حون حیدری؛ بیاض: کذا. بنظرم قرائت بیت بدینطور درست باشد: چو بوبکر کفار را قالعی ؛ چو فاروق اسلام را ناصری ۱۰- ا: کذا؛ بیاض: شیر نستری ۱۱- ا: جوشن و مغفری؛ ج: جوشن مغفری؛ بیاض: کذا ۱۲- ا: کذا؛ بیاض: تو بکشتن ۱۳- ا: ص حاجت بود؛ بیاض: کذا ۱۴- ا: بیاض: بسنده است ۱۵- ا: علم؛ بیاض: کذا ۱۶- ا: بیاض: اهنگری ۱۷- ا: اگر است؛ بیاض: اگهست ۱۸- ا: کذا؛ بیاض: کذا هر ۱۹- ا: نه انشا ..... مرا؛ بیاض: کذا ۲۰- این شعر بعنوان "گرافشای ....." در فرهنگ جهانگیری جلد-۲- ص ۱۳۲ هم یافته میشود ۲۱- ا: نه سقساف نظمی است بی سرسری؛ بیاض: فی سرسری؛ فرهنگ جهانگیری: زسنبان ..... به سرسری ۲۲- ا: ملبس؛ بیاض: کذا.

نه هرکو سخن گفت شاعر بود — نه هر شاعری آفرین را حری[1]

زچندین افاضل[2] که گفتند شعر — سه[3] شاعر شرف یافت در شاعری

زسنجر معزّی[4] زخاقان بدیل — زمحمود صاحبقران عنصری

من اکنون از این[5] هر سه مادح بهم — کز آن هر سه ممدوح تو بهتری ۳۳۱۰

امیدم که از فرّ احسان[6] تو — بکیوان فرازم کلاه سری

ثنا بر تو ختمست[7] و بر من سخن — چو بر مصطفیٰ ختم پیغمبری

نگویم[8] ستاری که تلو من اند — بهائی ولی رومی و صرصری (کذا)

نگویم[9] بد اندیش چو ایشان نظام — بنظم دراری و بیت دری

چنانم که در مدح و وصف[10] غزل — چو سعدی و فردوسی و انوری

مرا می رسد گر زنم بر سپهر — به سنج و دهل نوبت سنجری

تو دانی نژاد سخنهای من — که گوهر نداند مگر جوهری

الا تا در ایام[11] فصل بهار — ببندند[12] عقد ثریا شوهری

سمن[13] را کند شاخ گل دایگی — طرب را کند جام می مادری

ترا باد اقبال[14] باغ حیات — که چون[15] نوبهارست در اخضری ۳۳۲۰

بزی تا بمحشر که مهدی صفت — گذارنده[16] فتنهٔ محشری

قصیده ۶۷ — ا ۱۵ | ج ۱۱

ای بر ورق گل ز شکر ساخته میمی — وز مشک بر آورده بکافور دو جیمی

۱-ا: شاعری ..... جری؛ بیاض: شاعرست آفرین راحری ۲-ا: افاصل؛ بیاض: کذا ۳-ا: کر؛ بیاض: کذا ٤-ا: مرتد؛ بیاض: بدید؛ ج: رسحر مقری زخاقان برید؛ تصحیح قیاسی: کذا ٥-ا: کذا؛ بیاض: ازان ..... مادح ترم ٦-ا: ازداحسان ۷-ا: ختمست برمن؛ بیاض: کذا ۸-ا: بگویم تاری که تلو منند - بهامی ولی ردی و صرصری ۹-ا: بگوئم بداندیش حوالشان ۱۰-ا: وصف و غزل؛ ج: وصف غزل ۱۱-ا: کذا؛ بیاض: گلستان وابربهار ۱۲-ا: کذا؛ بیاض: چو بندند عقد زنان شوهری؛ ج: بربندند..... ۱۳-ا: کذا؛ ج: بحن ۱٤-ج: کذا؛ ا: (ناخوانا) ۱۵-ا؟ ج: کذا؛ بیاض: نوبهاری است ۱٦-ا: کذارنده؛ ج: کذا.

چوگان سر زلف تو بر گوی زنخدانت[1] — ماریست بگو بر ید بیضای[2] کلیمی

یارب چه درستنت نهاد سرو[3] چشمت — هر چند که آن پخته سوادیست مضیمی[4] (کذا)

دانی که نداریم[5] درین روز خرابی — جز وردِ تو یاری[6] و جز اندوه ندیمی

گر میوهٔ بستان کرم لائق ما نیست — باری بمن خسته روان[7] دار نسیمی

مخدوم منا صاحب صفدار جهانا[8] — من بنده و آنکس که چو من نیست مقیمی[9]

سیاح جهانیم و سواران مجرّد — داعیِ عزیزان بمقامی و حریمی[10]

از رخت نداریم نه جنسی نه متاعی — در نقد نداریم نه زرّی و نه سیمی

هر جا که در آییم نه طمعی و نه حرصی — و آنجا که بر آییم نه ترسی و نه بیمی ۳۳۳۰

از ملک جهان آنچه مراهست تمامی — مائیم و کتابی و عصایی و گلیمی

سوگند توان خورد که در دل طلبی نیست — الّا طلب علم که فضلیست جسیمی[11]

واکنون زپی نسخه و تعلیم بهاریم[12] (کذا) — در خاطر این سوخته عزمیست سلیمی[13]

هر چند که آن شهر فرودست و لیکن — خالی نبود هم ز فقیهی و حکیمی

تا حضرت ملک العرش خداوند تعالیٰ — ثابت نتوان کرد درین[14] دهر قدیمی

در دهر بزی ثابت و باقی و سلامت — کامروز در آفاق چو تو نیست کریمی

قصیده ۶۵ — ۴۹۱ ب ۴۹ ج ۱۳ — مدح ملک الشرق عین الملک کریم الدین و بیان جوانی و پیری خود

ناله بردار ای مصاحبِ جانی — تا بگرییم در وداع[15] جوانی

که بیک[16] بار می شوند مسافر — قوت و راحت و نشاط و امانی[17]

۱-ا: برگوی زنخدانست؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-ا: برید بیضا کلیمی؛ تصحیح: کذا ۳-ا: یارب چه درستنت سرو نهاد و چشمت؛ متن تصحیح قیاسی
۴-ا: نعیمی ۵-ا: بداریم ... خرابی؛ ج: کذا ۶-ا: جز درد تو یاری ... اندوه ندیمی؛ ج: جز درد تو یاریم ... الخ ۷-ا: دران دار نسیمی؛ ج: کذا ۸-ا: جهانا ۹-ا: وانکس که چو من نیست معیمی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۰-ا: بمقامی و حرمی؛ تصحیح: کذا
۱۱-ا: فضلی است جسمی؛ ج: فضلیست جسیمی ۱۲-ا: واکنون زپی نسخهٔ تعلیم بهاریم ۱۳-ا: این سوخته عزمی است سلمی؛ تصحیح: کذا
۱۴-ا: نتوان کرد دران دهر قدیمی؛ ج: نتوان کرد ۱۵-ا: کذا؛ ج: تا بگریم در وداع ۱۶-ا: کذا؛ ب: یک بار ۱۷-ا، ج: کذا؛ ب: جوانی

آنچنان می رود که باز نیاید[1] ذوق خوبان واتصالِ عوانی
چشم محجوب می شود بغشاوه گوش معیوب میشود بگرانی ۳۳۴۰
تازگی[2] می رود زروی طراوت از تن راستی[3] وز قدم روانی
اگه دیدیم پارسال بر رونق چون گل[4] تازه آن ریاضِ جنانی
اگر امسال بنگری نشناسی[5] که ازان رنگ وروی نماند نشانی
رفت آن زور[6] وریخت آن قوت ازنفس[7] ونبات حیوانی
نه نشان ماند زآن حرارت[8] طبعی نه نشاطی ز قوتِ شهوانی
نطق قاصر[9] شد از بیانِ حقائق فکر عاجز زاختراعِ معانی
چشم[10] روشن که پای موربدیدی بشبی تیره در چهی[11] ظلمانی
این زمان اشتری[12] ببارنه بیند بر بلندی اگر بدوانی[13]
گوش کآواز[14] از دور شنیدی اگر بگفتی کس حدیث پنهانی
آنچنان شد کنون که از سرِ زانو نشنود بانگ طبل وصوت عوانی[15] ۳۳۵۰
وآنک خوردی برغبت صادق هر زمان نعمت دگر[16] داتی
این زمان گر خورد زبعد دوروزی[17] چه چه آسش معده راست گرانی
وانک[18] با دوستان بعشرت وشادی شب گذشتی درروزهای قرانی[19]
هیچ زآن عیشها نماند وخوشیها جز[20] همین حسرت وحدیث زبانی

۱-۱: کذا؛ ب: وانچنان.... نیاید؛ ج: .... بناند ۲-۱: تازکی؛ ب: تازکی ۳-۱: ازتن وراستی وقدر روانی؛ ب: ازتن وراستی زقدروانی؛ ج: ازتن راستی دوزقدم روانی ٤-۱: کلی تازه؛ تصحیح قیاسی: کذا ٥-۱: نشاسی؛ متن تصحیح قیاسی ٦-۱: وقت آن روزریخت آن قوت؛ ب: رور؛ متن تصحیح قیاسی ۷-۱: ازنفوس نبات؛ ب: نفوس ونبات؛ تصحیح: کذا ۸-۱: کذا؛ ج: ازحرارت طبع.
۹-۱: قاصر.... ازبیان؛ ج: قاصد ۱۰-۱، ب: روش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۱-۱: کذا؛ ب: مهی ۱۲-۱: اشتری ببارنه سند؛ ب: اشتری سارسه عند ۱۳-۱: کذا؛ ب: بردانے ١٤-۱: کوش کا وارها؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵-۱: عوانے؛ تصحیح قیاسی: کذا
۱۶-۱: نعمتی دگر داتی؛ ب: نعمت وکردانے ۱۷-۱: خورد زبعد؛ ب: خوردلبعد ۱۸-۱: وانک بادوستان؛ ب: وانکه
۱۹-۱: کذا؛ ب: قرانی ۲۰-۱: جزهمین.... زبانے؛ ج: غیرهمین.... زبانی.

ایکه نالی ز درد[1] و محنت پیری | کاشکی هم برین قرار بمانی
بعد ازین حال حالتیست[2] هیبی | که درو نیست جزلوی[3] و لعانی
هیچ ازین چیزهات یاد نیاید | که بیندیشی[4] آن بلیهٔ جانی
نه تو تنها بدین غمی[5] که محبت (کذا) | با کسی سر نبرد دنیای[6] فانی
عمر گر[7] رفت باری از عقبیٰ | کوششی کن بدانک[8] بتوانی
باشد از آتش عذاب جهنم | جان و تن را[9] بحیله ای برهانی ۲۲۶۰
ای صبا گر رسی بصفدر گیهان | خدمت و بندگی من برسانی
بس همین شعر در حکایت عالم | بر سپهدار روزگار بخوانی
ملک الشرق شیر دل که خطابش | شده عین الملک ز نور افشانی
کان رأفت کریم دولت و دین | رستمی دیگرست و حاتم ثانی
آنک یابد ز خاکبوس جنابش | چشم مردم سعادت دو جهانی
آنک از آفتاب رای رفیعش | سنگ خارا شود عقیق یمانی[10]
آنک گردد بهمین بخت بلندش | خاک تیره[11] سلسلهٔ زرکانی
آنک در طلعت مبارک میمونش[12] | هست پیدا فروغ سبع[13] مثانی
آنک حکمت بر سوق[14] سنانش | کار لشکر کشی و قلعه ستانی
آنک وقفست بر رویه[15] و رایش | معدلت گستری[16] و مرتبه دانی ۲۲۷۰
آنک آسوده اند ز احسانش | همگی خاص و عام[17]، قاضی و دانی

۱-ا: دردو محنت پری؛ ج: در دو محنت پیری ۲-ا: حالیت؛ ب: حالنت؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-ا: لونی ولعالے؛ ب: توسی دلعانی ٤-ا: کر نیندیشی آن بلیه جانی؛ ب: نیندیشی ان بلیه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵-ا: غمر؛ ب: غم ٦-ا، ب: دنیا فانی ۷-ا: کذا؛ ب: کرفت ۸-ا: کذا؛ ب: بدانکه بودانی ۹-ا: کذا؛ ب: و را لحیله ۱۰-ا: کذا؛ ج: یمانی ۱۱-ا: کذا؛ ب: خاک تری سلسلهٔ ارکانی ۱۲-ا: مبارک میمونش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳-ا: کذا؛ ب: فروغ ۱٤-ا، ب: بر دسوق سالش؛ حکمت "بر سیوف و سنانش" باشد ۱۵-ا: بردیه؛ ب: بردیه ۱٦-ا: کذا؛ ب: کسترد ۱۷-ا: خاص و عام و قاضی و دانی؛ ب: عام قاضی و دانی؛ تصحیح قیاسی: کذا

آنک فرسوده انداز نکباش[1] — همه گردن[2] کشان انسی و جانی

ای که در چشم همت تو ناید — مسند سروری و منصب خانی

آسمان جلال و اختر جاهی — آفتاب زمین و قطب زمانی

عمدهٔ ملکت[3] و زبدهٔ ملکو — اوحد عصر و نادرهٔ[4] دورانی

نیست در ملک حشمتی که نداری — نیست در عقل حکمتی که ندانی

دفتر جو[5] در ابنان تو مشتی است — کعبهٔ جاه را سنان[6] تو بانی

هرچه در مدحت و ثنای تو گویم — تو از آن برتری و بهتر از آنی

بخدائی که آسمان و زمین را — صنع محکم او آفرید مبانی

که اگر نیستم ضعیف بجدی — که نبد ممکن انتقال مکانی ۳۳۸۰

از رسیدن بخاکبوس شریفت — نه توقف بدی مرا نه توانی[7]

وانک شعری بخدمت بنبشتم[8] — مشتمل بر فنون مدح نهانی

زان جهت بد که خاطریست[9] مرا — دور از جمع همچنانک تو دانی

یارب اندر حیات[10] و دولت و شادی — صد هزاران هزار سال بمانی

از درازی چنان[11] همه قوسی — و ز بلندی است روزها سرطانی[12]

قصیده ۶۶ — ۱۲۱ ج ۱۵ — در مدح سلطان فیروزشاه و بیان روانگی لشکر سوی ملک الشرق

بفال[13] فتح و فیروزی بفیض و فضل یزدانی — بسوی ملک مشرق شد روان رایات[14] سلطانی

بر ترتیبی که در باید[15] در آداب جهانداری — بتائید یکه در زیبد بر ادارات جهانبانی[16]

۱-۱: ازنکباش؛ ب: آنکه ..... نکباتش ۲-۱: کذا؛ ب: گران ۳-۱: کذا؛ ج: مملکت ۴-۱: نادر؛ ج: کذا
۵-۱: در جود در ابنان توسی است؛ ب: کذا ۶-۱: ستان؛ ب: سنان ۷-۱: بدی مرا؛ ب: توانی ۸-۱: بنبشتم؛ ب: نویسم ۹-۱: برادر؛ ب: خاطریک ب؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰- کذا؛ ب: حیات دولت ۱۱-۱: درازی چنان از همه قوسی؛ ب: درازی چنان همه؛ ممکنست «شبان» باشد بمعنی «شب‌ها» ۱۲-۱: کذا؛ ب: داز ۱۳-۱: بفال و فتح فیروزی؛ ج: کذا ۱۴-۱: کذا؛ ج: رایاب ۱۵-۱: کذا؛ ج: یابد ۱۶-۱: کذا؛ ج: جهانداری

گرفته در صفِ لشکر خدیو مشرق و مغرب — نهفته در تهٔ آهن[1] قضا هم دستِ ویرانی
زفیلان اوج برا وجش هزاران سدِ اسکندر — زشیران فوج در فوجش هزاران کوهِ سیلانی
[2]...... سپه‌واران چو گردون در جهانگیری — ترنگهای زره پوشان چو دریای فراوانی ۳۳۹۰
زمین زآوازِ جوشش چو[3]............ — جهان از کوس وازرایت چو رعد و برقِ یمانی
هوا از گرد رهواران همه پر مشکِ تاتاری — سما زاعلامِ صفداران پر از یاقوتِ رمّانی
تعالی الله از آن ساعت که شد بر طالعِ میمون — بعزمِ رزم چون جمشید[4]............
سپهرش[5]............خورشیدیش از خنجر — نجوم از نور پیکانها...[6]............
کشیده[7]............ اژدها مکنت — که دارد قوتِ پیلِ دمان وشیرِ مستانی
همه خانان وخاصانش بگرد[8]............ — چو سیاراتِ تابنده بگردِ ماه نورانی
وزآوازِ نی زرّین و بانگِ کوسِ سیمینش[9] — بهم جوشیدن لشکرها چو بحر از باد آبانی[10]
چه هولی بُد که پنداری زمین شد آهنی دریا — دُرُدا فواجِ جبّاران همه امواجِ طوفانی
خدنگ افگن همه رازی و خنجر زن همه تازی — سنانداران همه رومی کمانداران خراسانی
عماریها برق انداز بر پیلانِ آسامی[11] — چو بر دیوانها هیکل تختِ سلیمانی ۳۴۰۰
خیالِ خنجرِ رخشان درون.....[12]...... — ....نی
سپه از میغ درسودا.......[13]...... — ....نی
درآن ساعت چهر......[14]...... — ....نی
............[15]............ — ....نی
............[16]............ — ....نی
چنان............[17]............ — ....نی
............[18]............ — ....نی
............[19]............ — ....نی

۱-۱: قضا؛ متن تصحیح قیاسی ۲تا ۸-۱: (ناخوانا) ۹-۱: کذا؛ ج: زرّینش ۱۰-۱: بحر از باداسالے؛ ج: آباتی
۱۱- ج: آسما؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲تا ۱۹ ۱: این همه اشعار بسبب چسپیده شدن اوراق خراب گشتند

................[1]............ نی

................[2]............ نی ٣٤١٠

هما..........[3]............ نی

وگر با عدل او بر.......[4]....... نی

................[5]............ نی

یمین او تو پنداری.......[6]....... درافشانی

گر ابر لطف او بارد سرشکی بر دل دوزخ — دمد ز انگشت[7] سوزانش شقائق های نعمانی

وگر خاشاک خشم او فتد در چشمهٔ کوثر — چو نفط از نار برجوشد زلال او ز سوزانی[8]

وگر گرد سم اسپش فتد بر[9] باغ یا راغی — شود آن گل دُر بحری شود آن گل زر کانی

وگر گرد سم اسپش بصحن هفت خوان افتد — ز خاک تیره برجوشد شراب صاف ریحانی

اگر خورشید تابان را فروغ رای او بودی — بیاض روز نگرفتی سواد لیل ظلمانی

وگر در لفظ[10] او بودی شدی شوراب دریاها — جلاب شکر مصری بیاوردی شاهانی ٣٤٢٠

کجا الطاف او باشد در آنجا[11] انس و آسایش — کرا اخلاق[12] او باشد ورا امنست و آسانی

از آن مدت که از تاثیر عدل عالم آرایش[13] — عقاب ظلم عنقا شد ز معدومی و پنهانی

چنانست انس و جان و وحش و طیر از عدل او ایمن[14] — که در اطراف صحراها[15] و در اکناف ویرانی

حریف شیر شد روبه رفیق یوز[16] شد آهو — ندیم باشه شد بلبل جلیس[17] سقر سودانی

کلنگان در عروسیها چو بزمی می کند اکنون[18] — همی خوانند بازان[19] را بصد منت بمهمانی

ستاده گرگ میشان را بکلی[20] پاس میدارد — که خوابش تلخ میگردد همه شب در نگهبانی

---

١ تا ٦ : ا : این همه اشعار بسبب چسپیده شدن اوراق خراب گشتند ٧-ا : انگشت ؛ تصحیح قیاسی : کذا ٨-ا : رسودانی ؛ متن تصحیح قیاسی ٩-ا : فتد بر باغ ؛ تصحیح : کذا ١٠-ا : لفظ ؛ تصحیح قیاسی : کذا ١١-ا : در اینجا انس و آسایش ؛ تصحیح : کذا ١٢-ا : اکر ؛ متن تصحیح قیاسی ١٣-ا : اراش ؛ تصحیح : کذا ١٤-ا : انس و جان و وحش و طیر از جود او ایمن ؛ ج : جان و طیر و وحش از عدل او ایمن . ١٥-ا : اطراف و صحراها ؛ تصحیح : کذا ١٦-ا : یور ؛ تصحیح قیاسی : کذا ١٧-ا : بلبل جلیس مقر ؛ متن تصحیح قیاسی ١٨-ا : کنلا اکنون ؛ ج : بزمی میکند ١٩-ا : همی خوانند باز ارا ؛ ج : .....شاهین را ٢٠-ا : رکلی ؛ تصحیح : کذا .

دگر دزدی براه افتاده کالائی همی یابد | بفریاد دست عمری تا دهد تخفیفش پیشانی[1]

ازآن دم کز سوی مشرق برآورد دست هیزی | که چرخ[2] مه گریبانش بجان کرد دست دامانی

زسهم جیش جرارش که دریای است بی پایان | زبیم تیغ خونبارش که طوفانیست نیرانی[3]

نه قیصر راست از عیش زمانی پشت بر مسند | نه خاقان را زغم[4] پهلوشبی بر تخت آسانی ٣٧٣٠

جهان چون چشمهٔ سوزن[5] برین تنگست از دهشت | فلک چون حلقهٔ دامی بر و بندی زحیرانی

زمین میخواهد از هیبت که از آفاق بگریزد[6] | ولی گشتست اطرافش زکوه قاف زندانی

الایا سایهٔ یزدان و شمع دین پیغامبر | که سلطان همه آفاق و شاهنشاه گیهانی[7]

مدار ملت و ملکی مدار ملت و دینی | اساس حکمت و شرعی پناه انسی و جانی

بدولت همچو جمشیدی بطلعت همچو خورشیدی | برأفت[8] همچو ناهیدی برفعت همچو کیوانی

عمیمُ الفیضِ وَالفَضلی کثیرُ البِرِّ وَالبَذلی | عدیمُ الشِّبهِ وَالمِثلی عظیمُ القدرِ وَالشّانی[9]

حریم ملک را حارس حدود شرع را حافظ[10] | بنای فتنه را هادم اساس عدل را بانی

زلطفت خاک جان یابد[11] مگر عیسی عماری | زهیبت کوه بگدازد[12] مگر موسی عمرانی

اگر خصم بداندیشت تو فرعونی کند دعوی | شود تیغت ید بیضا کند رمح تو ثعبانی

تو آن شاهی که از گرد سپاه و تابش[13] خنجر | همیجا روز شب[14] سازی و شب را روز گردانی ٣٧٤٠

بنوک نیزه[15] در رزمی هزاران قلعه بگشائی | بزخم تیغ در روزی هزاران مصر بستانی

فراز آید فتوح از در[16] علم جائی که افرازی | بجنبد عالمی از جان عنان جائی که جنبانی[17]

مطهر بندهٔ کمتر که میراث پدر دارد | درین درگه دعاگوئی درین حضرت[18] ثناخوانی

١-١: حسیش پیشانی ؛ متن تصحیح قیاسی ٢-١: کرچرغ مه ٣-١: طوفانیست نزانی ؛ تصحیح : کذا ٤-١: زغم پهلو...... برتخت ؛ متن تصحیح قیاسی ٥-١: چون چشمهٔ سوزان زین سکشب ؛ تصحیح : کذا- ٦-١: ازآفاق بگریزد ؛ تصحیح : کذا ٧- گیهانی ؛ تصحیح قیاسی : کذا
٨-١ : کذا ؛ ج : برآفت ٩-١: والثانی ؛ متن تصحیح قیاسی ١٠-١ : حافظا ؛ تصحیح : کذا ١١-١ : جان ماند ؛ تصحیح : کذا
١٢-١ : بگذارد ١٣-١ : باش حز ؛ ج : بالش خنجر ؛ تصحیح قیاسی : کذا ١٤-١ : همیجا روز شب ؛ ج : روز و شب ١٥-١ : نیزه در رزمی ...... بگشاسی ؛ تصحیح : کذا ١٦-١ : ازدر...... افرازی ؛ ج : فتوح اندر علم حالی که افرازی ؛ تصحیح : کذا
١٧-١ : بجنبد عالمی ازجا ؛ ج : کذا ١٨-١ : کذا ؛ ج : دولت

چو کرد انشا به پیش تخت فرقدسای شه شعری ... که رشک روح فردوسی است و رعب[1] جان خاقانی

محل[2] آرزو دارد که اشعار دگر خواند ... که از اقبال شه یابد[3] قبولی در سخندانی

الا تا ماه در دوران کند نو عید اسلامی ... الا تا مهر در میزان[4] کند نو سال دیوانی

شب و روز تو فرخ باد همچون ماه فروردین ... مه و سال تو میمون باد چو نوروز سلطانی

قصیده ۶۷ | ا ۷۱ ب ا ۷۱ | بیان معراج روحانی که در عالم عقلی حاصل شد

چو شب[5] بنهفت در گیسو رخ خورشید نورانی ... جهان بر چهرهٔ روشن نقابی بست ظلمانی

دلم در گوشهٔ عزلت چو[6] عنقا داشت آرامی ... حجابی کرده در خلوت[7] بساطی در پشیمانی

دبیر خاص شاه نطق یعنی قوّت فکری ... که مسند جایش آرام[8] الدماغ است سلطانی ۳۷۵۰

امیر عقل در ترکیب کلیات محموده ... مشیر وهم در تالیف جزئیات[9] جسمانی

خیال[10] و حفظ یعنی خازنان صورت و معنی ... بدست حکم[11] او داده کلید گنج سلطانی

چو در بگشاد صورت را دل بمود بر معنی ... مرا در عالم عقلی ببشد[12] معراج روحانی

براق برق فکرت را ز حدت[13] نعل بر بستم ... خرامی کرد از جرم و لگامی هم ز[14] سمانی

نهادم بر رکاب حدث[15] پای جبت و چو آنگه ... بگام عبرت از حدی بحدی می شدم[16] دانی

نخست[17] از عالم افکندم نظر در مرکز خاکی ... کند زان گاه او راحت[18] و گاه مثل انسانی

زمین دیدم چو کوهی کیک[19] اندر لجهٔ دریا ... سراسر غرق از فرقش[20] بسبزی تا به پیشانی

۱-۱: رعسم حال حاقانی؛ تصحیح: کذا ۲-۱: محلی ارزو؛ تصحیح: کذا ۳-۱: باد؛ تصحیح: کذا ۴-۱: میران؛ تصحیح: کذا ۵-۱: کذا؛ ب: جو بنهفت ۶-۱: صفا داشت؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-۱: حجابی کرده در حلت نشاطی در بسمانی؛ ب: خلوت .... بسمانی؛ تصحیح: کذا ۸-۱: کذا؛ ب: ارام الرباع سرطانی ۹-۱: جزئیات وجسمانی؛ ب: جزدیات حسمانی ۱۰-۱: حفظ؛ تصحیح: کذا ۱۱-ب: حکم داده؛ ا: کذا ۱۲-۱: ببد؛ ب: نشد ۱۳-۱: ز حدت نعل بر بستم؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۴-۱: حرامی کردار حرم و لگامی سم رسسانی؛ ب: حرامی .... رصانی ۱۵-۱: بر رکاب حدت پای حست دخو انکه؛ ب: بدپای جست وجوی آنکه ۱۶-۱: مندم دا لے؛ ب: کذا ۱۷-۱: بجست .... افکندم نظر در مرکز حاکی؛ ب: نخب ۱۸-۱: زان گاه او راحت و گاه مثل انسانی؛ ب: زان گاه او راحت دکاه ۱۹-۱: حو کوسی کنک؛ کوسی کیک ۲۰-۱: فرقش لبزی ماند شالے؛ ب: لسری ماند مسانی؛ تصحیح قیاسی: کذا۔

توپنداری که برکشتی است[1] نسل آدم و حوا — چو قوم نوح پیغامبر بر او[2] موج طوفانی

وزان قدری که بد مکشوف از دو در کرهٔ آبی[3] — دو[4] ربعی غربی اندر بحر مغرب گشت پنهانی

سوم ربعی جنوبی هم ز فرط شدت سرما — از انوار عمارت مانده در ظلمات ویرانی[5] ۳۴۶۰

چهارم ربعی معمورش که خوانی ربع مسکونش — بهفت اقلیم مقسوم از خطوط وهم طولانی[6]

هر اقلیمی در اقطاعی یکی سیاره کانجایش — بر اقلیم مه است آغاز[7] از اقلیم کیوانی

هر اقلیم ها چندین هزاران شهر آبادان — بچندین نوع قوم مختلف از قاضی[8] و دانی

مسلمان و مجوس[9] و فلسفی و ملحد و مشرک — مغ و گبر و جهود و جینین[10] و چندال و چیندانی

ز دریاها دُر[11] و گوهر ز ساحل ها خز و عبهر — ز صحراها گل و عنبر بهر سو در فراوانی

بهر جو بیش چندین[12] که بهر کوهیست چندین کان — بهر کانیش[13] چندین گوهری بحری و رمّانی

وزانجا چون سوی آثار علوی رخت بربستم[14] — هوا در زیر پا کردم چو صدیقان ربانی

بر پوششش دیدم[15] ایوانی ز طلق صاف صافی تر — که هر یک پوششی[16] از وی بطبع خاص ارزانی

نخستین[17] سقف گاهی معتدل چون فصل نوروزی — نسیمش مشک بیزی کرده بادش[18] عنبرافشانی

وزان برتر[19] سرای سرد و سرمای قوی کانجا — همیشه برق و باران ست چون فصل زمستانی ۳۴۷۰

خروشان رعدش از زنجیر و جوشان ابر از آتش[20] — که منزل گاه دیوانست و چون تخت[21] سلیمانی

ز کاخ و کنگرش پیدا اشکلهای[22] هوا آور — همه اشکال عفریتی همه تمثال شیطانی

۱-۱: برکشتی است نسل؛ ب: از نسل ۲-۱: براوج موج طوفانے؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-۱: کره الی؛ تصحیح: کذا ۴-۱: دور بعی؛ ب: ددر بیع ۵-۱: درانوار..... ظلمات برانی؛ ب: لورانی؛ تصحیح: کذا ۶-۱: ارخطوط دہم طورانی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-۱: اغارارا؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸-۱، ب: قاصی؛ تصحیح: کذا ۹-۱: مجوس فلسفی؛ ب: کذا ۱۰-۱: جیبن جند و جندانے؛ ب: جنین جند جدانی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۱-۱: کذا؛ ب: دریادر ۱۲-۱: جو بیش جندین کون؛ ب: کہ ۱۳-۱: کابیش جندین کوہر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۴-۱: برستم؛ تصحیح: کذا ۱۵-۱: دیده ایوانی زطلق صاف وصافی بر؛ ب: بی پوسش دیدم؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۶-۱: پوشسی ازوی بطبع خاص؛ پوسس بطبع ۱۷-۱: نخستیں ..... نوروزے؛ تصحیح: کذا ۱۸-۱: مسک بزی کرده بادس عنبرافشا؛ تصحیح: کذا ۱۹-۱: برتو سرای سرد و سرمای قوی کانجا؛ ب: سرد و بای قوی کانجا ۲۰-۱ ابرالاتش؛ ب: ابراز آتش ۲۱-۱: منزل ..... جون تخت سلمانی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲۲-۱: پیدا اسپهه کلها هوا آور؛ ب: پیدا اسپهه کلها هوا آور؛ متن تصحیح قیاسی

یکی چون کژدمی[1] از مس یکی چون ماری از آتش … تو پنداری که در دریاش دیو[2] انـدر زندانی

فرازِ آن هوائی محرقی بود آتشِ صرفی … که در تعلیم یونانی حقیقت[3] مطلقش خوانی

وزآن پس چون بعزم[4] سیر سوی عالم علوی … بگام وهم بگذشتم ز حد طبع ارکانی

رسیدم در جهان دیگر که از انوار[5] اجرامش … ندارم[6] یاد در صورت نه آن رنگ[7] ونه آن تانی

بزیر[8] نه قبه دیدم همه از الماس میناگون … که گاهی لاجوردی می نمودی گاه ریحانی

بصبح و شام از دو جوشان یکی دریای سیمابی[9] … که می افکند بر ساحل همه[10] یاقوت رمانی

وزآن نه قبه هفت آن بد که بر[11] هر یک یکی شاهی … ز سیارات گردون می زدی کوس جهانبانی

نخستین قبه سلطان شب کو نافذاه رست … بمد[13] و جزر دریا را و دخل و خرج[14] بستانی ۳۷۸۰

دوم[15] ایوانِ دانای امیری ذو فنون میری … که در مهر نگین اوست دفترهای کیوانی

سیوم خرگاهِ خاتونی که مجلس خانهٔ عزت … بروی او شود خندان[16] چو باغ از ابر نیسانی

چهارم قصر جمشیدی که تاج و تخت زرّینش[17] … بصبح و شام آرایند فراشان یزدانی

به پنجم بارگاه صفدری خون ریز[18] خاراکن … که خاک قصر او دائم هم از خون[19] ارغوانی

ششم جا مسند قاضی القضاة مشرق و مغرب … که ظاهر رنگ ترسا داشت باطن دین ایمانی

بهفتم تکیه[20] الی پیری برهمن روی بهمن رای … که شیخ دین دهر[21] است و امام دین دهقانی

چو زین هر هفت بگذشتم یک ایوان[22] دگر دیدم … که کردی دامنش[23] هر هفت گنبد را گریبانی

۱-۱: حول کردمی از مس یکی حون ماری ار الش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-۱: سوانندر زنداسے؛ ب: در دیاش دیوانند زندانی؛ تصحیح: کذا ۳-۱: یونانی حقیق مطلقش حوالے؛ ب: حصقت مطلقس حوانی ۴-۱: وزان لس حون لعزم سر ۵-۱: دیکر که از انوار ۶-۱: کذا؛ ب: بدارم بود ۷-۱: نه آن آنکه نه ان ماے؛ ب: نه آن رنک ونه ان مانی؛ ۸-۱: به نه تو قبه؛ ب: کذا ۹-۱: بصبح ..... کی دریای سماے؛ ب: بصبح ..... سیمانی ۱۰-۱، ب: همی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۱-۱: بر؛ ب: کذا ۱۲-۱: نخستین ..... مست کو نافداه رست؛ ب: کذا ۱۳-۱: بمد و رجر دریا؛ ب: بمدو زجر؛ متن تصحیح قیاسی ۱۴-۱: دخل خرج سالے؛ ب: کذا ۱۵-۱: دوم؛ ب: دویم ۱۶-۱: خندان حو باغ ابر سالے؛ تصحیح کذا ۱۷-۱: ارسش؛ ب: کذا ۱۸-۱: بنجم ..... حون ریز حاراکن ۱۹-۱: دائم ہم از حون ز ماے؛ ب: دائم ہم از خون رمانی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲۰-۱: بلہری برہمن بہمن رای؛ ب: بکیه مری برهمن روی بهمن رائے ۲۱-۱: دین دهری است و امام؛ ب: این درست امام؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲۲-۱: هر هفت بگذشتم یک ایوانی دیدم؛ ب: یک ایوانی دگر دیدم ۲۳-۱: کذا؛ کرد دامنش (ب).

هزار و بیست و دو قندیل از یاقوت زرد آنجا[1] — معلق کرده از درِ خوشاب و لعل پیکانی[2]

که هر یک قبهٔ قندیل از اجرام تابنده — نود[3] شش بود سطح آن ز روی علم جسمانی

مصوّر کرده بر سطحی[4] چهل هشت اسم صورتها — که هر یک در عجائب هاطلسی بود ایقانی[5] ۳۴۹۰

جنوبی پانزده صورت شمالی بیست و یک پیکر — ده و دو بر سر و یکسر همه در شمع نورانی

زمین را نقش می بستند بی آلات نقاشی — چمن را رنگ می دادند بی اسباب الوانی

هوا از عکس شان گشته چو آب اندر صفا داری — زمین از نور شان گشته[6] چو آتش در دُر افشانی

وز آن منزل چو بگذشتم بهشتی خانهٔ دیگر — پدید آمد که گم می شد درو مردم ز حیرانی[7]

سپهری ساده از کوکب زمینی خالص از کرتب[8] — بهاری خرّم از زینت بهشتی خوش[9] در آمانی

زمان را دور او علت مکان را[10] سطح او غایت — جهت را جرم او حالت جهان را[11] جسم او عانی

نه بر پهنای او پیدا نشان تیرهٔ انجم[12] — نه بر صحرای[13] او ساکن کسی از انسی و جانی

هزاران راه پیمودی[14] بهر یک لحظه او ضاعش — هزاران سال ره رفتی بهر یک لمحهٔ آنی

بروی پای می رفتی کواکب جمله در پیشش[15] — بکشتی[16] چه باد آمد همه افلاک تحتانی

دگر[17] راهی همی بستم ازین نه سقف بی روزن — کنم راهی دگر پیدا ز نم تفتیش[18] پنهانی ۳۵۰۰

بر آیم گرد این گنبد کنم یکسر تماشایی — جهان قدس مدهوشی[19] سرای خلد رحمانی

مجرّد گشتم از جان و جهان بر ساحل صورت — که نتوان رفت در دریای[20] معنی جز بعرفانی

بیمن حرز[21] بسم الله مجریها و مرسیها — قدم بر کشتی افکندم در آن دریای عمانی

۱-ا: اسما؛ ب: انجا ۲-ا، ب: لعل بیکانی؛ تصحیح: کذا ۳-این مصرع از وزن ساقطست ۴-ا: بسطح؛ تصحیح قیاسی: کذا
۵-ا: الیقاے؛ ب: ایقانی ۶-ا: نورسان کشته حوالس در در افشانے؛ ب: نورشان چو آتش ۷-ا: کذا؛ ب: بحیرانی
۸-ا: سپهری ساده ...... ارکریت؛ ب: سپهر ساده ...... کرب؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-ا: خورم از رینت بهشتی حوس دریاے؛
ب: خرم از زیب بهشتی خوش درامانی ۱۰-ا: دکانرا سطح او غاتت؛ ب: کذا ۱۱-ا: جرم ...... جهانرا جسم او عامے؛ ب:
حرم ...... جهه رجسم اوانی؛ تصحیح: کذا ۱۲-ا: زبر پهنان او پیدانشان تره الخم؛ ب: نه بر پهای او پیدا نشان ره
۱۳-ا: نه بر صحرا از او؛ ب: کذا ۱۴-ا: راه بنمودی بهر یک لحظه اوصاعش؛ ب: اراد صاعش؛ تصحیح: کذا ۱۵-ا: پای
مرسی ...... دربیش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۶-ا: بکشتی جه باد آمد ... تحتانے ۱۷-ا: دگر راه همین بستم؛ ب: دگر ۱۸-ا: رای دگر پیدا ارم لفشش
مهانے؛ ب: زنم نقشیش ۱۹-ا: قدس مدعوشی سرای جلد؛ ب: قدس مرسرای ۲۰-ا: دریای معنی حرلوانے؛ ب: در دریای معنی حرلعرفانی؛
متن تصحیح قیاسی ۲۱-ا: بیمن حرر؛ تصحیح: کذا

فرود[۱] آمد بگلزاری که بر هر شاخ چون بلبل — همی کردی هزاران نو[۲] بدید آواز سبحانی
معارف دیدم ارواحی[۳] زنا لهای او نالی — مجرّد دیدم اشخاصی ز اغرا[۴]....... نی
ز روح قدس شان ماده ز عقل صرف[۵] شان صورت — ز نور محض شان کسوت ز بذل[۶] خاص ارزانی
رقم بی خامه بر دفتر همی کردند تخییلی[۷] — سخن بی صورت و حرفی همی کردند[۸] نقشانی
صفوف انبیا دیدم چو در مسجد جماعاتی — بساط[۹] اولیا دیدم چو در مکتب دبستانی
چو نور ذاتی[۱۰] ختم الرسل از مشرق و مغرب — بر آمد اندر آن عالم چو خورشیدی برخشانی[۱۱]
دو دیدند آن همه[۱۲] ارواح باستقبال در خدمت — ملائک طرّ[۱۳] قومی زد چو چاوشان بفرمانی ۲۵۱۰
زگیسو کرده جبرائیل چو خاصان علم داری — ز شهپر کرده میکائلش[۱۴] چو فراشان نگرانی
کلیم اندر یمین او مسیحا در یسار او — خلیل راه در پیش و خضر در ساقه[۱۵] دامانی
صحابه در صف قلب و علیّ مرتضیٰ[۱۶] همبر — دو نور چشم وی بادی[۱۷] چو دو لعل بدخشانی
همه[۱۸] در سایهٔ ابری سپید از عنبر اشهب — که بر قش گرده کافور ست انکش[۱۹] آب حیوانی
بشارت کرد بر روشن[۲۰] روان نیک پیغامبر — چو بو پیراهن یوسف دل یعقوب کنعانی
تعجب داشتم الحق چو من ابری چنان دیدم — بپرسیدم سروشی را که گوید شرح تبیانی[۲۱]
که چیست این سلهٔ بان[۲۲] نور کافور در بهجت — همی بارد بهر سو چو گل برگی[۲۳] را کلیمانی
بگفت آثار[۲۴] خیراتی و انوار تحیاتی — که هر دم تحفه می آرند بر ارواح فرقانی

۱-ا: کذا؛ ب: فرود. ۲-ا: نوبدید اوار سجالے؛ ب: نوبدید اوار سحانی؛ تصحیح قیاسی: کذا. ۳-ا: ارواحی زبالهها ادنامے؛ ب: ارواحی زنالهها ادمانی؛ تصحیح قیاسی: کذا. ٤-ا: اشحاصی راغرا؛ ب: کذا. ٥-ا: قدس سان ماده زعقل سرفشان صورت؛ ب: قدسشان ماده زعقل صرفسان. ٦-ا: سان کسوت زبدل خاص ارزانے؛ تصحیح: کذا. ۷-ا: رقم..... همی کردند تحملی؛ ب: رقم......؛ تصحیح قیاسی: کذا. ۸-ا: کردند نقشانے. ۹-ا: کذا؛ ب: بساطی. ۱۰-ا: داتت. ۱۱-ا: برخشالی؛ ب: بدحسانی. ۱۲-ا: از همه؛ ب: کذا. ۱۳-ا: کذا؛ ب: طرقو بیزد. ۱٤-ا: میکالش چو فراشان نگرانے؛ ب: میکالس. ۱٥-ا: خلیل آدر پش از حضر در ساق داماے؛ ب: خلیل راه در پیش و خضر. ۱٦-ا: مرتضی همر؛ ب: همبر. ۱۷-ا: نور چشم وی باری خود دو لعل بدحسالے؛ ب: چشم باری. ۱۸-ا: همی. ۱۹-ا: برقس کرده کافور ست مکش اب حیوانی؛ ب: اسکس. ۲۰-ا: ردش روان. ۲۱-ا: بپرسیدم..... شرح معانی. ۲۲-ا: چیست این سلهٔ بان نور؛ ب: سلهان. ۲۳-ا: بهر سبق چو گل برگی راکلیمالے؛ ب: بهر سو چو گل برگی را کلامانی. ۲٤-ا: بگفتا مار حرانی دانوار تحیایی؛ ب: بگفتا مار حرانی و الوار تحیاتی.

قصیدهٔ ۶۸ — ۶۶ ج ۲۲ — مدح ملک حسام الدین بوقت خوشحالی وجوانی وتعریف خود شاعر

جمالست ومالست وجاه و جوانی — هلا وقت عیش است اگر می توانی
که داری ز دوران گیتی میسّر — فراغِ دل ودولت وکامرانی ۳۵۲۰
عزیزست ایام عمر گرامی — نفیس است اوقاتِ امن وامانی
غنیمت شمر روزگارِ سعادت — که نبود جهان برکسی جاودانی
الا یا سواری سرافراز صفدر — که در نهب وناورد شیرِ ژیانی
کمربند شمشیر بگشا وبس کن — ز لشکر کشی ها و کشورستانی
که بسیار کردی ز خونریز[1] خنجر — چو خورشید تابنده آتش فشانی
جهان را برآشفتی[2] از نهب وغارت — باسپانِ تازی و تیغ یمانی
برافگندی از بیخ بنیادِ هندو — بتاراج ترکان چو بادِ خزانی
همه سال در جنگ جوشاک بودی — همه وقت درگرد آفت نشانی
نه روزت تواری ز سیر سواری — نه شب خوابت از فکر های نهانی
بسی کردی اسرافِ ملکی و مالی — بسی دیدی آزار ملکی و جانی ۳۵۳۰
کنون وقت عیش است وهنگام عشرت[3] — دم می[4] دهی نوبتِ میهمانی
بناکن برین[5] بارگاهی ز دیبا — بزیر[6] اندرون خرگهی خسروانی
بیارای بزمی چو باغ بهشتی — بمشکین ریاحین و رنگین اوانی
بفرمای تا صحن مجلس سراسر — بپوشند در شعرِ اسکندرانی
بریزند در زیر هر نخل فرشی — ز برگ گل ولالهٔ بوستانی
بدارند صف صف در اطراف مجلس — بزرّین سبوها میِ ارغوانی
برآرند رامشگران در ترنّم — نوای نی و نغمهٔ شادمانی

۱-۱: کذا؛ ج: خون زیر خنجر ۲-۱: برآسفتی ار؛ ج: برآشفت؛ تصحیح: کذا ۳-۱: عسرت؛ ج: عبرت؛ متن: تصحیح قیاسی
۴-۱: دم نی ری ونوبت میهمانی؛ ج: دی می دهی نوبت می ستانی ۵-۱: براس؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶-۱: بریر؛ تصحیح قیاسی: کذا

بس آنگاه بنشین بفال همایون — بعشرت[1] فزائی و راحت رسانی

طلب کن بجام جهان بین خسرو — ز شیرین لبان چشمهٔ زندگانی

بنوش از کف ساقیانِ سمنبر — بمشکین قدح بادهٔ زعفرانی ۳۵۴۰

شرابی که جز آب[2] حیوان نبود — دوای غم و داروی نا توانی

شرابی که یابد ز تاثیرِ بویش — تنِ پیر[3] وامانده روزِ جوانی

شرابی که از زیر خمهاش خالی — بود دیده را سرمهٔ اصفهانی

وگر جان کند نرخ[4] جامیش میگر — بوَد جان بر و هدیهٔ رایگانی

بجام چنین باده ای کن همیشه — نشاطِ دل و نزهت این جهانی

عَفَا اللّٰه ازین قول و اَستَغفِرُ اللّٰه — غلط گفتم آری تو برتر از آنی

که[5] برگردد امانِ قدرت نشیند — غبار مبادی[6] وگرد مبانی

تو کز جوهر پاک بدر منیری — تو کز عالم قدس نور عیانی

سپهر سعاداتِ عقلی و شرعی — جهان کمالاتِ انسی و جانی

چه شایان آنست اُمُّ الخبائث — که بر دست پاکت دهد دوستگانی ۳۵۵۰

شراب تو از شوق دیدار یزدانست — سماع تو تنزیل[7] و سبع المثانی

بهار تو علمست و بزم تو حکمت — ریاض تو قرآن ریاحین معانی

می و میوه و مرغ و معشوق و مطرب — گل و لاله و رود و عود و[8] اغانی

رسوم سفیهان و آیینِ[9] رندانست — هوس های طفلان و حرصِ[10] عوانی

تو صفدار دیندار و دولت فروزی — تو میر جهانگیر صاحب قرانی

سرافراز میران ملک خراسان — سپهدار اقلیم هندوستانی

میانجیٔ ارزاق اهلِ زمینی — محامیِ احداثِ دورِ زمانی

۱-۱: کذا؛ ج: بعشرت قرانی ۱-۲: حسر آب حیوان بنود؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۳: پرجامانده روز حوالے؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-٤: نرخ جامیش: تصحیح قیاسی: کذا ۱-۵: برگرد؛ متن تصحیح قیاسی. ۱-۶: میدی دگرد مانی؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۷: تنزل؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۸: عود اغانی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۹: آیین؛ تصحیح: کذا ۱-۱۰: حصیر؛ متن تصحیح قیاسی

چراغِ دوادین و دستور گیهان   مدارِ[1] اقالیم شاهِ جهانی
ستانندهٔ داد ذمّی و مسلم   برآرندهٔ کارِ قاضی و دانی
بچندین سرافرازی و سربلندی   بچندین خردمندی و کاردانی   ۳۵۶۰
چه پروای هزلست و امکان عطلت   که در لهو پوئی و در لعب مانی
ترا هم ..... ی تو باشد مناسب   که گردون شکوهی و دریا[2] بنانی
بجود اندرون ابر لولو[3] نوالی   بجنگ اندرون برقِ آتش[4] سنانی
بصورت فریدونِ فرخنده فالی   بدانش فلاطون روشن[5] روانی
بفر و منش سلم و افراسیابی   بداد و دهش معن و نوشیروانی
جهان داورا کرما دین پناها   توئی کز شرف مهر کیوان مکانی
نزادست دوران گیتیت[6] همتا   ندیدست گردون گردانت ثانی
وجودِ شریفِ تو اهلِ زمین را   ز فضل خدا رحمتست آسمانی
حسام دول سرفرازی رادی   که مه منظر و آسمان آستانی
سعادت از آن کرد جمشید نامت   که در نام و نسبت به جمشید مانی   ۳۵۷۰
ترا با ملوکانِ دیگر چه نسبت   اگر شان بود با فلک همعنانی
که در تست فر بزرگی و دانش   وز ایشان همین نام میری و خانی
تو خود کی کنی حاشا لله تفاخر   بمشتی[7] حطامات دنیای فانی
که در چشم رای تو از ردی همت   بیک جو نیرزد[8] جهان در گرانی
ترابست نزد تو درهای بحری   سفالست نزد تو زرهای[9] کانی
منم آن که دارم در انشای[10] مدحت   سخنهای پروردهٔ باستانی

۱-ا: بدارای اقلیم؛ تصحیح: کذا ۲-ا: دریان سالی؛ متن تصحیح قیاسی ۳-ا: بجود..... نوالی؛ تصحیح: کذا ۴-ا: برن الشن سنانی؛ تصحیح: کذا ۵-ا: روش ۶-ا: کیتیت؛ تصحیح: کذا ۷-ا: بمشی حطامات؛ متن تصحیح قیاسی ۸-ا: بیک جو نیرزد؛ تصحیح: کذا ۹-ا: نزد تو رزهای؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ج: زانشای مدحت.

برین نظم سامی[1] و ترکیب صافی | که چون آب حیوانست اندر روانی
هم الفاظ خاقانیم در بلندی | هم آواز سعدی به شیرین زبانی
نجویم ز غیر تو اکرام دانش | که هرگز نیاید ز گرگان شبانی
ترا مدح گویم که پرمایه مردم | بدریا[2] کند کار بازارگانی ۳۵۸۰
الا تا بفصل[3] بهار از بدائع | شود باغ چون چهره کاردانی
نسیم صبا در سواد ریاحین | نماید ز بس ناتوانی توانی
ترا باد در دولت و عزّ و راحت | بفرخنده فالی و فرخ نشانی
حیاتی که باشد شمار سنینش | چو ذرات ریگ از ره بیکرانی

قصیده ۷۹ | ۲۹۱ ج ۱۰ | مدح کریم الدین، عین الملک، و ذکر تنازعه در زمین خود شاعر

ای هر طرف ز عدل تو باغی و گلشنی | وی هر جهت ز بذل[4] تو بحری و معدنی
گیتی ز بذل[5] تو چو بهاری ملوّن است | عالم ز عدل[6] تو چو بهشتی مزیّنی
هم ملک را ز روی تو فالیست فرّخی | هم شمع راز رای تو شمعی است روشنی
در شوق خدمت تو بهر جاکه جاکریست[7] | در طوق منت تو بهر جاکه گردنی
میدان ندیده چون تو سواری سپه کشی | مسند ندیده چون تو امیری[8] ممکّنی
لشکر کشی حصار گشای عدو کشی | عنقا توان دبیل تنی شیر اوژنی ۳۵۹۰
هر جاکریست[9] درگه ایثار حاتمی | هر بنده ایست در صف هیجا تهمتنی
آسوده شد ز مهر تو هر جاکه دوستی | فرسوده شد ز قهر تو هر جا که دشمنی
خصمت اگر نهد که آهن بجای خود | یا چرخ پرستاره بپوشد چو جوشنی

۱-۱: برین نظم سامی دز ترکیب صافی؛ ج: برین نظم دشو تو ترکیب صافی ۱-۲: کذا؛ ج: بزرزکند ۱-۳: بفصل بهار اندبدایع تصحیح قیاسی: کذا ۱-۴: ج: بدل؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۵: زبدل تو چو بهاری ملول است؛ ج: زبدل تو چو جهان زملونی؛ تصحیح: کذا ۱-۶: کذا؛ ج: بدل ۱-۷: بهر جاکه جاکرلیست؛ ج: جاکرست ۱-۸: چون تو امیری ممکنی؛ ج: کذا ۱-۹: کذا؛ ج: کمتریست.

تیغت کند بهر رگ جانیش[1] رخنه ای ‌‌‌‌ ‌‌ تیرت کند بهر سر[2] موییش روزنی

در نوک ناوکی بزنی[3] بر حصار سنگ ‌‌ ‌‌ یا نیزه بر بزرگ ستونی[4] ز آهنی

زین بردرد حدید چو کلکی زکاردی ‌‌ ‌‌ وان بگذرد ز سنگ چو از جامه سوزنی

والاکریم دولت و دنیا که آستانت ‌‌ ‌‌ مانند کعبه دولت و دین راست مامنی

هر کس که در ثنای تو چون غنچه لب گشاد ‌‌ ‌‌ پر زر کند چو گل ز عطای تو دامنی

در عهد چون تو میر که سیمرغ کوه قاف ‌‌ ‌‌ نتواند از دهی[5] که برد دانه ارزنی

چون باشد آنکه از ده من زاغ پیرکوه ‌‌ ‌‌ ده کشت پاک می برد و چند خرمنی ‌‌ ‌‌ ۳۶۰۰

از قاف تا بقاف زمین من گرفته ام ‌‌ ‌‌ در علم و فضل و دانش و حکمت بهر فنی

این ناحفاظ[6] کیست که یار زمین من ‌‌ ‌‌ مرد فرد[7]

مپسند این[8] بلا که در ایام چون توی ‌‌ ‌‌ حیفی رود مکابره درکار چو[9] منی

آری اگر منازعتی هست در حدود ‌‌ ‌‌ یا شبهه ای فتاده در اطراف مسکنی

پیران کهنه سال بجایی نرفته[10] اند ‌‌ ‌‌ کز هر حدی دهند نشانی معیّنی

ور نیز آن نشد[11] سنی هست مستقیم ‌‌ ‌‌ کز مسلم و جهود خورد حلف[12] یکتنی

یا مصحف جلیل کند ز اعتقاد پاک ‌‌ ‌‌ بر دست خود بسنت[13] سوگند مومنی

یا خرقه ای بصورت پیران[14] چرم پوش ‌‌ ‌‌ از چرم ماده گاو[15] بپوشد برهمنی

امّا بغیر این دو که بعضی کند کسی ‌‌ ‌‌ نبود روا بهیچ مقامی موطنی

دین پرورا تفحص شافی در این حدیث ‌‌ ‌‌ فرما و قطع کن سر شوکی و[16] شیونی ‌‌ ‌‌ ۳۶۱۰

تا هست در مواطن نوروز و[17] نوبهار ‌‌ ‌‌ در باغ و راغ سبزه و سوری و سوسنی

۱-ا: جانیش رخته ۲-ا: تن؛ ج: کذا ۳-ا: برنی برحصار؛ تصحیح: کذا ۴-ا: نیزه بزرکی ستونی با آهنی؛ متن تصحیح قیاسی

۵-ا: دی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶-ا: ناحفاظ.... باری زمین؛ ج: باحفاکیست؛ تصحیح: کذا ۷-ا: فرد دلی زد لیلی مرهنی؛ ج: کذا

۸-ا: ملا.... بوسے؛ تصحیح: کذا ۹-ا: مکابره درکار حون منی؛ ج: چون منی ۱۰-ا: سرفته اند؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۱-ا: وزیر

آن نشد سینی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا: کر مسلم وجهود حورد حلق؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-ا: بسنته سوکند؛ تصحیح: کذا ۱۴-ا: پیران

چرم پوش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵-ا: مادکاو ۱۶-ا: شهونی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۷-ا: نوروز نوبهار؛ تصحیح: کذا

در باغ و راغ جاه و جلال تو تازه باد — هر روز نوبهاری و هر لحظه گلشنی
وز فرّ دولت تو در اطراف شرق[1] و غرب — هر سنگ گشته لعلی و هر چوب[2] چندنی

قصیده ۷۰ — ا ۲۶۱ ج ۹

آن سروری که از گهر پاک روشنی — در هر فنی سرآمده[3] چون مرد یک فنی
در خلق و خلق رشک بهشتی[4] و نوبهار — در فضل و بذل[5] غیرت دریا و معدنی
خنگ سپهر[6] و ابلق دوران روزگار — رام تو اند با همه تندی و توسنی[7]
از شرق تا بغرب جهان از تو روشنست[8] — وز شرق تا بغرب چو خورشید روشنی[9]
از آسمان بمرتبه[10] و جاه برتری — واندر یقین نهاده قدم در فروتنی
چون سعد اکبری که بتاثیر تو شود — آباد کشوری که نظر در وی افگنی
مانی به ابر تند که هر جا که بگذری — ریحان و لاله کاری و لولو پراگنی ۳۶۲۰
نی نی هنوز پا[11] نه نهی راست در رکاب — کز هیبت تو آب شود کوه آهنی
رای تو در بدیهه همان بیند از قیاس — کاندر هزار فکر ابوسهل زوزنی
در دانش عجم تو چنانی که در عرب — در فضل بوعبیده و در نحو مازنی
مداح نعت دشمن و دوست از برای آنک — با خلق دوستداری و برمال دشمنی
نام تو نام احمد مختار شد که هست — خلق محمدیت بدرویش و باغنی
عیسی گر از سما کند اندر زمین نزول — نام تو از زمین شده بر چرخ منحنی
از دودمان فضلی و از خاندان لطف — زان در همه خصال حمیده مزینی
آفاق پیش[12] درو خارهاست گل — خارند خلق و تو گل این سبز گلشنی
صدرا جفای[13] مردم و احوال عجز من — بر رای روشن تو یقین[14] از بر منی

۱-ا: سرق وغرب؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-ا: خوب حندنی؛ تصحیح: کذا ۳-ا: فنی سرآمد؛ ج: فنی سرآمده ۴-ا: حلق زخلق ... بهشتی در بهار؛ ج: کذا ۵-ا، ج: بزل؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶-ا: وزابلق؛ تصحیح: کذا ۷-ا: لوسنی؛ تصحیح: کذا ۸-ا: ردست؛ تصحیح: کذا ۹-ا: جو خورسد ردسی؛ تصحیح: کذا ۱۰-ا: بمرتبه وجاه ۱۱-ا: ما ۱۲-ا: کذا ۱۳-ا: جفامردم ۱۴-ا: لیقین ار؛ تصحیح: کذا

چون التجا ببندهٔ[1] سامیت کرده ام	شاید که دست گیری وازدست[2] نفگنی	۳۶۳۰
هرچند بر کریم تقاضا زیادتی است	اما بود زروی خرد یاد[3] دادنی	
فرموده بوده ای که براتی دهم ترا	تا باشد از کشاکش دیوانت ایمنی	
وز مرحمت نبشتی[4] درین باب نامه ای	تا زحمتی مرا ندهد مردم دنی	
چون عادت شریف تو آنست که کمی[5]	گوئی و بیشتر کنی از راه محسنی	
دارم امید آنکه دو چندان که گفته ای	برده کنی برات و نشانی[6] ببیگنی	
چون در زمان خبر نکنی[7] آدمی بلطف	بانی خیر باش و بنا کن رسمنی	
تا مرد[8] راه را نبود هیچ خصلتی	بهتر ز پارسائی و پاکیزه[9] دامنی	
بر دامن بقات مبادا غبار[10] رنج	کز رنج حادثات جهان را تو امنی	
تا عیش[11] و جیش قافیهٔ یکدگر بود	جیش تو باد جیش[12] ظفر عیش تو هنی	

قصیده ۷۱ — ا ۲۰۱ ب ۲۰ — در مدح حاجی سیف الدین

صفدر آفاق سیف الدین حاجی	غرة الوجه[13] درة التاجي	۳۶۴۰
ملک تو ملکت[14] ابدیست	بدگر ملکتی[15] چه محتاجی	
زابر[16] دست بلند گوهربار	آبروی[17] بحرهای مواجی	
وز دل روشن جهان آرای	غیرت آفتاب وهاجی	
هرکجا پرتوی[18] زند رایت	روز روشن شود شب داجی	

۱-ا: بنده شاهست؛ متن تصحیح قیاسی ۲-ا: اردست لعکی؛ تصحیح: کذا ۳-ا: یاردادنی؛ ج: باددادنی ۴-ا: درمرحمت مشه؛ متن تصحیح قیاسی ۵-ا: شریف توانا لسف کاس کی؛ متن تصحیح قیاسی ۶-ا: شامی سیکنی؛ متن تصحیح قیاسی ۷-ا: (درست خوانده نشد) ۸-ا: جر؛ ج: کذا ۹-ا: پاک؛ ج: کذا ۱۰-ا: غبار رونج؛ تصحیح: کذا ۱۱-ا: یاعیش وجیش؛ ج: کذا ۱۲-ا: عیش طرعیش لومنی؛ ج: عیش لوسینے؛ تصحیح: کذا ۱۳-ا، ب: غرة......الناسجے؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۴-ا، ب: ملک ابدیست: اضافه قیاسی: کذا ۱۵-ا: مدکرملکی جه مما ججے؛ ب: کذا ۱۶-ا: رابر؛ ب: کذا ۱۷-ا: آب روی؛ ب: کذا ۱۸-ا: برتوی زند؛ ب: کذا

هر کجا نفحه[1] ای دهد کرمت — سبزه روید ز شورهٔ زاجی[2]

بر زمین حاکمی و از رتبت — بر سموات[3] ذات ابراجی

قبلهٔ حاجتی و قدوهٔ حاج — زانک هم کعبه ای[4] و هم حاجی

پیشِ بازِ سپیدِ همتِ تو — کرده نسرینِ چرخ دُرّاجی

در وغا یکسواره چون رستم — صد هزاران هزار افواجی

در عطا بر مثال بحر محیط[5] — متّصل سیل دائم[6] امواجی — ۳۶۵۰

کوفه را همچنان[7] بحجّت و تیغ — هیبتِ صد هزار حجّاجی

هر که در فضل چون زمخشریست[8] — به تقدّم برو چو زجّاجی[9]

هر کجا فاضلیست[10] در عالم — هست بر آستانِ تو لاجی

هر کجا عاجزیست در آفاق — هست از خوان نعمتت[11] راجی

[12]........ دار ورت — که نباشد ندو از دو ناجی

[13]........ خیالی — توس گردون کمان حلّاجی

آنچنانی بدرع یو لادی — که مگر در حریر و دیباجی[14]

تا شود فرشِ بام[15] مینا رنگ — از سمو بر سمائهٔ[16] معراجی

قصیده ۸۲ — عرفات العاشقین ۱۱ مجمع الفصحا ۱۰ — در مدح ملک الشرق عین الملک

صبحدم کائینهٔ چرخ زدودند ز زنگ — زهره بنمود رخ از ثور چو ماه از خرچنگ

۱-۱: نفحهٔ دهد؛ ب: دهد ۲-۱: سبزه..... راجی؛ ب: راجی؛ متن تصحیح قیاسی ۳-۱: رسموات ذات؛ متن تصحیح قیاسی۔
۴-۱: زانک هم کعبه و هم حاجی؛ متن تصحیح قیاسی ۵-۱: حرح؛ ب: کذا ۶-۱: محیط؛ ب: کذا ۷-۱: ودایم افواجی؛
ب: افواجی؛ تصحیح: کذا ۸-۱: کوفه را محجت تیغ؛ تصحیح: کذا ۹-۱: حون زمخشریست؛ ب: زمخشریست؛ تصحیح قیاسی:
کذا ۱۰-۱: وکذا؛ ب: رحاجی۔ ۱۱-۱: فاضلی است؛ ب: کذا ۱۲-۱: ازخوان نعمت؛ ب: نعمتت؛ تصحیح: کذا
۱۳-۱۱-۱: کذا ۱۴-۱: دباجی؛ ب: دیباجی ۱۵-۱: فرش بام مینا رنگ؛ ب: نام.....؛ تصحیح قیاسی: کذا
۱۶-۱: سما معراجی؛ تصحیح: کذا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے کے حاشیے پر)

اندر آمد ز در حجرهٔ من مست و خراب — دلبری غنچه دهانی شکری تنگ به تنگ ۳۶۶۰

صنمی موی میانی که سرین و کمرش — کرده دو کوه گران را بیکی موی آونگ

چون مرا دید که از ضعف شُها ئی شده ام — ریخت در ها ز لبش[1] بر صفت هفتورنگ

گفت گر وصل منت دست دهد چون باشی — گفتمش وصل تو چون شکر و فرقت چو شرنگ

فصل نوروز بود روز نو و موسم عید — ابر ها تیره هوا صافی و بستان پُر رنگ

زین طرف نخلها[2] آمده از میوه و گل — ز آنطرف مایده ها از بط و دراج و کلنگ

گوئی کز وصل تو چون دوست ملک باشم شاد — در جدائی تو چون دشمن رویش دلتنگ

ملک الشرق فلک قدر ملک عین الملک — که بود عرض سپاهش بهزاران فرسنگ

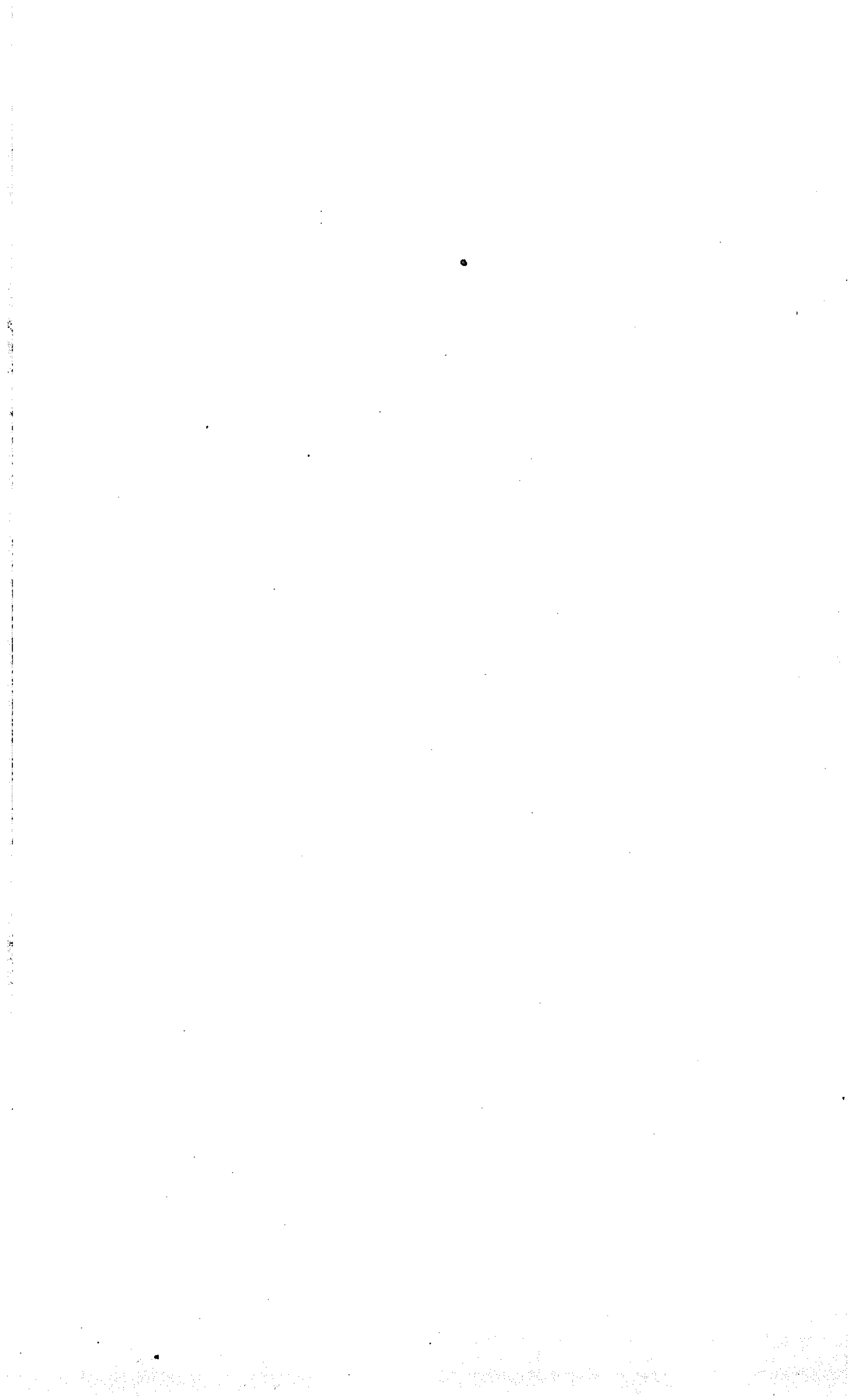
آنکه گر نیزه گشاید بسوی ذرّهٔ[3] کوه — در بن غار فتد از سر کهسار پلنگ

آنکه شیران ژیان از غضبش ترسانند — هم بر آنسانکه ز شیران ژیان روبه لنگ

← نوٹ :-

بعداً ۲۲ بیت از قصیده مطوّلیکه جائی یافته نشد از تاریخ محمدی بدست آمدند؛ آنها را زیر عنوان قصیده ۳۵ الف بر صفحه ۱۱۹ الف ثبت کردم، بنابرین شمارهٔ مجموعی قصائد دیوان مطهر هفتاد و دو شد و تعداد اشعار این هفتاد و دو قصیده به سه هزار و ششصد و نود و یک رسید زیرا که اضافهٔ اشعار ۳۷، ۲۲، ۳، ۹ بر صفحات ۱، ۱۱۹ الف، ۱۵۴ ب، ۱۸۲ الف کرده شده است.

۱- عرفات، مجمع: لب؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲- عرفات: نخلها؛ مجمع: کذا ۳- عرفات، مجمع: دره و کوه؛ متن تصحیح قیاسی



ترکیبات

بند - ۱ | ۱۱ ب ۱۱ ج ۱۲ عرفات ۲ مجمع ۲ مدح ملک الشرق ملک حسام الدین

اهلاً و مرحبا بنوای باد نو بهار | لِلّٰه درّک[۱] ای نفس نافهٔ تتار ۳۶۷۰
بشّر نفوسنا بسلامی زسوی دوست | رَوِّح قلوبنا بنسیمی ززلفِ یار
ساقی بیار باده که نزدیک عارفان | میخواره به زاهل تعجب هزار بار
جامی بده که آتش دوزخ زجانِ ما | بیرون برد بآب بهشتیِ خوشگوار
گرد رشکست لشکر اندوه قلبِ ما | وزین[۲] بکند گلبنِ آسائش و قرار
ماهم بجمع خویش یکی کیش[۳] لشکریم | اینک سبو پیاده و اینک قدح سوار
پرچم ززلف چنگ[۴] و نشانه زچوب نی | طبل از دف و دمامه زآواز های تار
از تیغ تیز[۵] باده و از رمح سخت سیخ | بر قلب دل زنیم و بر آریم از و دمار

۱ - ا، ب : کذا ؛ ج : للّه درک ۲ - ا : کذا ؛ ب : واز ۳ - ا : یکی کیش لشکریم ؛ ب : یکی کس لشکریم
۴ - ا : پرچم ززلف چنگ و نشانه زچوب نی ؛ ب : پرچم ززلف چنگ نشانه زچوب ۵ - ا، ب : تیغ تیر باده ؛ تصحیح قیاسی : کذا

چندان خوریم باده که از خاک جرعه ریز — بر آبگون سپهر بریم آتش[1] بخار
راه[2] سما که موسم عیدست خلق را — ایمن بمقدم ملک الشرق کامگار
لشکرکش ممالک و سردفتر ملوک — کافسر شدست سایهٔ او بر سر ملوک ۳۶۸۰

بند ۲ — ا ۱۱ ب ۱۱ ج ۳

آغاز صبح[3] و وقت صبوحست ای غلام — اینک ستارهٔ سحری بر کنار بام
برخیز[4] چون بهشت بیارای مجلسی — از سندس و حریر و گل و میوه و مدام[5]
بیدار کن ز خواب حریفان خفته را — کاندر بهشت خواب بر ایشان بود حرام
نور روان سنگ فگن در دماغ موم — بر دل قرابه[6] بنه در دهان جام
یعنی فروز شمع که روشن کنیم چشم — یعنی بیار می که معطر شود مشام
اکنون که بوستان ز گل و سبزه آسمانست — وز آسمان کله[7] زده بر بوستان غمام
در باغ سبز برگ[8] پیروزه خوش بود — چون آفتاب زرد دمد سرخی بشام
جامی شبه نمون و مدامی عقیق گون — بامی سفید رنگ و غمامی سیاه وام
می نوش و نی نیوش و سمن بوی[9] و ساده خوی — کاسایش حیات همین است والسلام
لشکرکشی و قلعه گشائی و صفدری — کار من و تو نیست ملک راست بر دوام ۳۶۹۰
والا حسام دولت و دین سر[10] در جهان — کار امش زمین شده و آرایش[11] زمان

بند ۳ — ا ۱۰ ب ۱۰

ساقی بیار جام میی سرخ زان سبوی — مشکین چو ناب صبح و مصفا چو آب جوی

۱-ا: خار؛ ب: بخار ۲-ا: راه سما ... خلق را؛ ب: سراه سیا ۳-ا: صبح وقت؛ ب: کذا ۴-ا: برخیز چون بهشت؛ ب، ج: برخیز دچون ۵-ا، ب: مدام؛ ج: کذا ۶-ا، ب: کذا؛ ج: بر دل قرابه فگن در دهان جام ۷-ا: کذا؛ ب: ور اسمان کلک
۸-ا: برگ نه پیروزه خوش بود؛ ب: برگ پروزه؛ متن تصحیح قیاسی ۹-ا: سمن بوی و ساده جوی؛ ب: سمن بوی ساده جوی
۱۰-ا: شرفت جهان؛ ب: کذا ۱۱-ا: کذا؛ ب: وارایش.

گوئی که باده شاهد گل روی مشکبوست | کز رخ گرفته گونه واز مو گرفته بوی
آری گلیست می که نزیبد قرینش جز | ساقیٔ سروقدِ سمن ساقِ لاله روی
ماند بماهتاب که چون گردد آشکار | فریادها کنند سگان درمیانِ کوی
ماند بآفتاب که از روی خاصیت | جز در دهانِ شیر نباشد مکانِ اوی
صافی سبک تنی که از و دور تو کنی | آید چو باد لرزه فتد در رخانش خوی
تیز آنچنان که گر بچشی قطره ای ازو | موری شود گزنده تر از هر بنی زموی
آن باده ایکه بر صفت باد و دیو سار | خالی نباشد از شغب و شور و های هوی
تیزست و تلخ و مرد شکار و گهر نمای | مانند خنجر ملک الشرق ناجوی ۲۷۰۰
پشت هدی پناهِ ظفر ملجاء کبار | مهدی عهد و عیسیٔ دورانِ روزگار

بند ۷ | ا ۱۰ ب ۱۰ ج ۹

مامست و رند و عاشق و بدنام و بی سریم | قلاش و لاابالی و آواره ابتریم
لولی و کوچه گرد و دغا باز و ناحفاظ | بدمست و بت پرست و تهی دست بی زریم
نی ساکنانِ درس و نی اصحاب خانقاه | نی خادمانِ حلقهٔ پیر قلندریم
دردی کشانِ مجلس رندان باده نوش | نان ریزه چین سفرهٔ اوباش کشوریم
بی سیم و زر بخدمت دلدار بنده ایم | بی نان و جامه بر درِ خمار چاکریم

۱-ا، ب : اشک؛ متن تصحیح قیاسی ۲-ا : کل روی مشک بوست ؛ ب : بگل روی دمشکبوست ۳-ا، ب : ساقی سرو قدسمن ساق لاله روی ۴-ا : مانند ماهتاب؛ ب : مانند بآفتاب ۵-ا، ب : کز ازو دور تو کنی ۶-ا : رخانس ؛ ب : کذا ۷-ا : گزنده تر اهر بنی زموی ؛ ب : گزنده تر از هر بنی زموی ۸-ا، ب : آن باده کو بی برصفت باد دیو سار ۹-ا : کذا ؛ ب : های و هوی ۱۰-ا، ب : تیرست ؛ تصحیح : کذا ۱۱-ا : بدنام و بی سریم ؛ ب : بدنام نی سریم ؛ ج : بدنام دلبریم
۱۲-ا : ناحفاظ ؛ ب : کذا ؛ ج : باحفاظ ۱۳-ا، ب : کذا ؛ ج : بت پرست تهی دست بی زریم ۱۴-ا : درس و نه ؛ ب : درس نه ؛ ج : درس نی ۱۵-ا : کذا ؛ ب : نی خادمان حلقه رسیر ؛ ج : فی خادمان حلقه سر قلندریم ۱۶-ا : کذا ؛ ب : مجلس رندان ۱۷-ا : نان ریزه چیس سفره اوباس کشوریم ؛ ب : سفره اوباش کشوریم ؛ ج : نا ریزه چین سفره اوباش کشوریم

وین طرفه تر که با همه رندی و مفلسی   در همت از مدارج افلاک برتریم
سود[1] است گرچه تارک ما از سبوکشی   از کبر سر بتاج کیان در نیاوریم
دنیا و آخرت بیکی داو[2] باختیم   و اینک[3] بلعب در صدد داو دیگریم
بالنفس خود بجنگ و جهادیم روز و شب   گوئی مگر که یار[4] سپهدار لشکریم   ۳۷۱۰
خورشید مملکت ملک الشرق شیر[5] دل   کز نور اوست مهر و مه و آسمان خجل

بند ۵ | ۱۱ ب |

ای دلبری که زلف تو دلوست در رخ پری   در زیب و زینت از مه و خورشید بهتری[6]
خورشید را کجاست لب لعل جانفزای   مه را کجاست سلسلهٔ زلف عنبری
جوزا رخی و از تن نازک چو حلّه ای   طوبی قدی و از لب شیرین چو کوثری
سروست و ماه در بر[7] و بازوی آنکه تو   روز و شبش ملازم بستان[8] و بستری
فردوس تا بحشر از آن کوی نگذرد[9]   بر خاک بقعه ایکه تو یک روز بگذری
تا[10] بر رخ تو دیده گشادیم بسته را   آرام و خواب ما ز دل و دیده می بری
ما در هوای یک نظرت[11] جان همی دهیم   مقبل کسی که روز و شبش[12] در برابری
گر بایدت که زنده کنی کشتگان خویش[13]   بر خاک ریز جرعهٔ جامی که می خوری
زین بعد ما و خدمت صفدار روزگار   زیرا تو سرو مجلس صفدار کشوری   ۳۷۲۰

شمع ملوک و عون امم عمدهٔ انام
لشکرکش ممالک هندوستان تمام

۱-ا: سوده است؛ ب: کذا   ۲-ا، ب: داو؛ ج: داد   ۳-ا، ب: واینک؛ ج: وینک   ۴-ا، ب: کذا؛ ج: باز   ۵-ا: کذا؛ ب: ببر دل   ۶-ا: کذا؛ ب: برتری   ۷-ا: سروست وماه دربرد بازوی انک تو؛ ب: سروست وماه دربرد یاروی آنک تو؛ ج: زرست وماه دربر و یاروی آنکه تو   ۸-ا، ب: کذا؛ ج: بستان بستری   ۹-ا: بگذرد؛ ب: کذا   ۱۰-ا: تا؛ ب: ما   ۱۱-ا: یکنظری جان همین دهم؛ ب: یکنظری جان همی دهیم؛ ج: یکنظر جان همی دهم   ۱۲-ا، ب: کذا؛ ج: روز شبش   ۱۳-ا، ب: خویش؛ ج: خوبش

بند ۶ | ۱۱ ب ۱۱

آن خاصهٔ خدای که مخصوصِ پادشاست | بازوی ملک و ناصرهٔ[۱] شرع مصطفاست
صفدار مملکت ملک الشرق نامور | جمشید آنک قرهٔ عینِ[۲] ملک تواست
آن سروری که خاکِ سم مرکبانِ او | در دیدگانِ ثابت و سیاره توتیاست[۳]
در داد کسریست و بدانش بزرجمهر[٤] | در کین سکندر است و در اخلاق ارسطاست
صد عالمِ عقول بیک رای روشن است | صد لشکر گران بیکی گرزِ جانرباست
امروز در مناظره همدستِ او که دید | و امروز در مقابله همتای او کجاست
این منقبت نه بس بود او را که ذات او[۵] | عادل عفیف[۶] و جلد و جوانمرد و پارساست
آنرا که از نهیب سنانهای لاجورد | یاقوت رنگ چهرهٔ مردان چو کهرباست
تیغ و سنان و گرز و کمان و کمند او | ابرست و برق و صاعقه و رعد و اژدهاست ۳۷۳۰
بردست بندگانش اگر خاک زر شود | نبود عجب که بخت همایونش کیمیاست[۷]
دین پروری که دولتِ دین در پناهِ اوست | خورشید و مه سپندِ قبا و کلاهِ اوست

بند ۷ | ۱۰ ب ۱۰

لشکرکشی که پیلتن و شیر اوژن است | کشورگشا و قلعه شکن چون تهمتن است
در صید و گوی همسرِ سام و سفندیار | در نیزه و رمح همبرِ بهرام و بهمن است
هنگام جود حاتم و یحییٰ و معن و زید[۸] | روز مصاف رستم و سهراب و بیژن[۹] است
صیتش چو صبح در همه آفاق شائع است | فضلش چو روز بر همه آفاق روشن است
بدر لیست در مصاف چو در باغ انجم است | برقیست در قتال چو در ابر جوشن است

۱-ا: ناصره؛ ب: کذا ۲-ا، ب: کذا ۳-ا: توسا؛ ب: کذا ٤-ا: بدانش نزرجمهر؛ ب: مذرجمهر؛ تصحیح: کذا
۵-ا: ذات؛ ب: دست ۶-ا: عفیف؛ ب: کذا ۷-ا: بخت همایونش کمماست؛ ب: کذا
۸-ا: کذا؛ ب: رند ۹-ا: نزن است؛ ب: کذا

موسیٰ اگر بزخم عصا چشمها روان — بگشاد زان حجر که بقرآن مبین است

تیغش کند برزم روان چشمهای خون — از هر صفی که بر صفتِ کوه آهن است

گر بگذرد بر آتش سوزان دم رضاش — آن آتش[1] آب گردد و آنجای گلشن است ۲۷۷۰

واندر دلی که یکسر سوزن خلافِ اوست — بروی بهشت تنگ تر از چشم[2] سوزن است

خاقانِ جان نواز و جوادِ جهان پناه — فرقد[3] جلال و عرش جناب و فرشته جاه

بند ۸ — ۱۰ ب ۹

ای صفدری که تیر ظفر در کمان تست — صد جیش گردِ دامنِ برگستوانِ تست

سیری که در زمان وسکونی که در زمینست — بربستهٔ رکاب و رهینِ عنانِ تست

هر طاق دهر رواق که بربام آسمانست — خشتی[4] کمینه از ردهٔ آستانِ تست

جنت گلی زگلشن بستان سرای تست — دوزخ[5] شرری زاتش تیغ بیانِ تست

نیل وفرات ودجله وجیحون وشاه[6] رود — وقت سخا اسامیٔ نام[7] بنان تست

حشمت کلاه تارک تدبیرِ پیر[8] تو — نصرت طرازِ بازوی بخت[9] جوان تست

دولت ستاره ایست که دائم طلوع او — دربارگاه عالیٔ چون آسمانِ تست

تو پاسبان خلق خدائی و دائماً — حفظِ خدای عزّ وجل پاسبان تست ۲۷۵۰

ای آفتاب دولت وای سایهٔ همای[10] — سرتا قدم شجاعت وجودی وعقل ورای

بند ۹ — ۱۱ ب ۱۱

ای سروری که زبدهٔ ارکان عالمی — قطب ملوک و قدوهٔ اولاد آدمی

۱-۱: از آتش؛ ب: کذا ۱-۲: سکث برار چشم سورن؛ ب: کذا ۱-۳: مرقد.... فرشه جاه؛ ب: مرقد
۱-۴: حشتی؛ ب: کذا ۱-۵: دوزح شرار زالش بیغ بیان لست؛ ب: دوزخ شرر زآتش.......؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۶: حیحون شناه ررود؛ ب: شناه ررود؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۷: مام نبان؛ ب: کذا
۱-۸: تدبیر میسرلو؛ ب: کذا ۱-۹: بحیت حوان لست؛ ب: کذا ۱-۱۰: همای؛ ب: خدای

عالم قصیده ایست تو بیت القصیده ای — افلاک خاتمیست تو چون فص خاتمی

دولت ترا سزد که تو خورشید دولتی — عالم ترا رسد که تو جمشید عالمی

موسی نه ای و همکف موسی است تیغ تو — عیسی نه ای و همدم عیسی مریمی

ایام اژدهاست تو تریاک اکبری — اقبال کیمیاست تو اکسیر اعظمی

آفاق در مثل چو یکی خیل ادهم است — کز روشنی تو غره این خیل ادهمی

در در حمایتت برود جان عنکبوت — حصنی شود چو سد سکندر بمحکمی

ور بر خلاف رای تو گردون زند دمی[1] — گردد بعمر خود نپذیرد فراهمی

بر دست تو برد زدغا در جواب[2] خصم — اعرابی فصیح شود تیغ اعجمی ۳۷۶۰

ما را بمین تست چو نوروز و روز عید — هر روز تازه جشنی و هر لحظه خرمی

ای حرز جان جمع[3] خلائق وفای تو — ورد زبان جمله ملائک دعای تو

بند ۱۰ — ا ۱۱ ب ۱۱ ج ۶

را[4]دا کف تو غیرت بحر و سحاب باد — چرخ بر[5]نیت سده سامی جناب باد

فر جبین[6] و نور جهان تاب طلعتت — شمع ممالک شه مالک رقاب باد

تیر[7] ترا که مرغ ظفر خواند روزگار — پر از نسر طائر و پیکان[8] شهاب باد

تیغ ترا که بیکر نصرت خطاب اوست — فرق حسود و سینه دشمن قراب باد

هر دل که دوستی تو در وی مقیم نیست — بنیاد آن بسیل حوادث خراب باد

هر دیده ایکه خاک درت نیست توتیاش — مژگان او بخون دل او خضاب[9] باد

در هر طرف که لشکر تو همعنی[10] کند — اقبال همعنان و ظفر همرکاب باد

هر جا که دولت تو بیاراست مجلسی — ساقیت خضر[11] و چشمه حیوان شراب باد ۳۷۷۰

۱- ا: زند نفس؛ ب: دمی ۲- ا: جواب؛ ب: بجواب ۳- ا: کذا؛ ب: جمله ۴- ا، ب: کذا؛ ج: رادکف
۵- ا، ب: کذا؛ ج: چرخ بر نیت سده سامی ۶- ا: فر جبین و نور جهان؛ ب: فر جبین زنور؛ ج: بر حسن دار نور ۷- ا: تیغ؛ ب: کذا ۸- ا: کذا؛ ب: پیکان سهاب ۹- ا: حضاب؛ ب: کذا ۱۰- ا: همعنی کند؛ ب: کذا ۱۱- ا: حضر؛ ب: کذا

خنیاگر[1] وندیم و پرستار و چاکرت　　ناهید و مشتری[2] و مه و آفتاب باد

جیش[3] تو بی نهایت و عیش تو بی عدد　　گنج تو بی شمار و بقای[4] بی حساب باد

جاویدزی بدولت و اقبال و عز و ناز[5]　　کین تو خصم سوز و دل افروز و سرفراز

ترکیب بند ۲　　بند اول　　| ا ا ب ا ا ج ۶　　در مدح ملک عین الملک

زمستانست و باد[6] سرد از کهسار می آید　　بگردان آتشین جامی که آتش کار می آید

فروکن پرده خرگاه[7] و چنگ آهسته تر میزن　　که هر چه آهسته تر گیری[8] نوا با زار می آید

بده در جام کافوری شرابی زعفران گونه　　که از بویش نسیم نافه تاتار می آید

غلام آن می لعلم که چون بر دست[9] میگیرم　　ببوی او سر و دم از در[10] و دیوار می آید

مریز آن جرعه می[11] بر گل که چون در خاکش افکندی　　تو از آسان[12] همی دانی مرا دشوار می آید

سبو بر سر گرفتن[13] کار رندانست و قلاشان　　مرا فرمای این خدمت[14] ترا گر عار می آید

نشاط می غنیمت دان که جمع شادمانیها　　اگر چه اندک[15] بود و لیعد از غم بسیار می آید　　۲۷۸۰

ندانم محتسب از من چه میخواهد که هر باری　　بقصد من دوان[16] تا خانه خمار می آید

همی خواهم که یکروزی کنم وحشت ولی شرمم[17]　　از آن ریش سپید[18] و گوشه دستار می آید

ملک را قصه خواهم داد روزی از جفای او　　که شوری می فتد آن دم که در بازار می آید

جهان جود عین الملک والا رستم ثانی
که رشک حاتم طائیست و زعم معن شیبانی[19]

۱-۱، ب: کذا؛ ج: خنیاگر ۲-۱: مشتری؛ ب: کذا ۳-۱، ب: کذا؛ ج: جشن تو بی نهایت عیش تو بیعدد ۴-۱: گنج تو بی شمار و بقای بی حساب؛ ب: کذا؛ ج: بقای حساب ۵-۱: عز و ناز؛ ب: کذا ۶-۱، ب: کذا؛ ج: زمستانست باد سرد ۷-۱، ب: کذا؛ ج: خرگاه چنگ آهسته بر میزن ۸-۱؛ ب: آهسته میگیری؛ ج: کذا ۹-۱: کذا؛ ب: در دست ۱۰-۱: کذا؛ ب: سوی او سر و دم از دری دیوار ۱۱-۱: جرعه می؛ ب: جرعه بر گل ۱۲-۱: کذا؛ ب: در آسان ۱۳-۱: گرفتن؛ کشیدن؛ ب، ج: گرفتن ۱۴-۱، ب: خلعت ۱۵-۱: کذا؛ ب: اگر اندک ۱۶-۱: کذا؛ ب: در خانه ۱۷-۱: کذا؛ ب: شرمی؛ ج: شرمم ۱۸-۱، ب: کذا؛ ج: سفید و ریشه و دستار ۱۹-۱: کذا؛ ب: و معن سبانی -

بند۲ ا ۱۰ ب ۱۰

بیا ساقی بیار آن می که گلنار ارغوان دارد — نسیم[1] باد نوروزی نشان زعفران دارد

از آن یاقوت رمانی که چون خورشید نورانی — ز جام سبز ریحانی زمرد آسمان دارد

بمشرق گر کنی جایش نسیم جانفزای او — جوان سازد همی پیری که در مغرب مکان دارد

دگر[2] از رنگ رخسارش بیاد آرد شبی زنگی[3] — شود شنگرف گون مغزی[4] که او در استخوان دارد

جوان تر گردد آن صبا که در خم پیر تر گردد — از آن پیری که می نوشد تنش[5] دائم جوان دارد

میست آن آتش موسی که آب خضر[6] شد جامش — پی آن حلق داودی که عیسی دم زبان دارد ۳۷۹۰

کر ایک[7] کوزه آبست و دو نانست و سه[8] تا جامه — که اندر چار دیواری بن[9] و بیخ امان دارد

علم بر شش[10] جهت گوزن که هفت اقلیم عالم را — ز دیوان ازل منشور ملک جاودان دارد

کسی را بخت ردزافزون علم بر آستین دوزد — که در پیش ملک چو ماه سر بر آستان دارد

سپهر جاه عین الملک مهدی جهان[11] داور — که چون خضر و مسیحا شد جهان افروز و جان[12] پرور

بند۳ ا ۱۰ ب ۱۰

تو ای ماه پری پیکر که شکل دلربا داری — چنان جا کرده ای در دل که اندر دیده جا داری

اگر چشم از غمت خون شد هنوزت هم بر آن راهم[13] — که خاک از دیده بردارم بهر جایی که پا داری

سرت گردم میا بیرون خرامان چون سهی سروی — که می ترسم از آن بالا جهان را در بلا داری

چنین بستان جانپرور که رخ ای قست ای دلبر — دریغا گر درو بودی نسیمی[14] از وفا داری

دل و جان خستی[15] از محنت تن و جان سوختی از غم — هنوز ای جان نمی دانم که اندر سر[16] چها داری

۱- ا، ب: نسیمی؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۲- ا: کذا؛ ب: اگر ۳- ا: رنگی؛ ب: کذا ۴- ا: کذا؛ ب: مزی ۵- ا: تنش؛ ب: تنم ۶- ا: کذا؛ ب: آب سدجامش ۷- ا: کذا؛ ب: کر آید کوزه آبیست ۸- ا: کذا؛ ب: است وسان جامه ۹- ا: بردن نزاان؛ ب: بر روزی بیخ ۱۰- ا: کذا؛ ب: بر سی جهت گوزن ۱۱- ا: کذا؛ ب: جهان پرور ۱۲- ا: جهان اندر جهان پرور؛ ب: کذا ۱۳- ا، ج: کذا؛ ب: رسم ۱۴- ا، ب: کذا؛ ج: نسیم درد وفاداری ۱۵- ا، ب: کذا؛ ج: جستی ۱۶- ا، ب: کذا؛ ج: اندر سر

منم چون می جگر پر خون تو ای چون شیشه نازک دل[1] — بیا تا ما یکی گردیم اگر در دل صفا داری ۳۸۰۰

من ای زاهد خود از دیوانگی رسوای بازارم — ترا گر روز[2] بازار است چندم در عنا داری

مرا بگذار در آتش که یابد الفتی دارم — ترا خوش باد در جنت که جان پارسا داری

مطهر آنکه در پای سگانش خاک ره گردد — بلند اختر سری باید تو آن دولت کجا داری

ملک را گو که خوبانم چنین کردند بی جانم[3] — نه پندارم که بر مسکین چنین حیفی روا داری

مدار دهر عین الملک خورشید سرافرازی[4] — که نادیدست هفت اختر سپهداری چنو غازی

بند ٤   ۱۰۱ ب ۱۰ ج ۳ عرفات ۲

سرم فرسود[5] در فکرت بسودایی که من دارم — دلم خون گشت و بر نامد[6] تمنایی که من دارم

کنون بر جای آب از چشم خواهم ریخت خاکستر — که خونها سوخت از اندوه در اعضای که من دارم

ز دریا گرچه در خیزد دلی از دو لب چشمم[7] — همه یاقوت می بارد ز دریای که من دارم

ز دود دل برون ندهم دمی زیرا که می ترسم — که آتش در جهان گیرد[8] ز دمهای که من دارم

دل و جان میدهم از دست در دردی بیجرم بر سر — همین سودا یدم آری ز سودای که من دارم ۳۸۱۰

حدیث زهد و سجاده ازین پس نشنوند از من[9] — که شد رهن مال میخواران مصلای که من دارم

تو ای منعم ندانم در چه اندوهی که من باری — بطشت خون درم با این تهی رای[10] که من دارم

بلا شد عقل بر جانم از آن دانسته ام کاکنون — عدوی نیست چون دانش ز اعدای که من دارم

اگر مدح ملک نبود کز آن[11] تعویذ می سازم — جهانی در جنون افتد ز انشای که من دارم

مبارک روی عین الملک عون ملک هندستان[12] — که شد با پایهٔ قدرش کلاه آل چنگز خان[13]

۱-۱، ب: نازک دل؛ ج: کذا   ۲-۱: زور؛ ب، ج: روز   ۳-۱، ب: بی جانم؛ ج: بی سامان

۴-۱، ب: خورشیدی سرافرازی؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۵-۱، ب: کذا؛ ج: فر؛ عرفات: فکرت، فکرش

۶-۱، ب: کذا؛ ج: بتمنای؛ عرفات: بر ناید تمنای   ۷-۱: خیزد ...... دو لب چشم؛ ب: خیزد .... الخ

۸-۱، ب: کذا؛ عرفات: افتد   ۹-۱: بس نشنوند ارس؛ ب: کذا؛ ج: بشنوند از من   ۱۰-۱: سنی رای؛ ب: ستی رای

۱۱-۱: کذا؛ ب: کران   ۱۲-۱: کذا؛ ب: هندوستان   ۱۳-۱، ب: حسکر خان.

بند ۵   (۱۱ ب ۱۱

چه چشمست آنکه از مردم بافسون خواب می بندد   چه زلفست آنکه در هر مو دل[1] بیتاب می بندد

غلام آن سر زلفم که در میدان دلبندی   بموی گردن صد رستم و سهراب می بندد

بیاد چشم[2] نوشینش که دریاییست در چشمم   که چشم هر مژه بر دی دو صد دولاب می بندد

از آن مدت که دیدم روی او مانند[3] نوروزی   که گل بر سرو و سنبل بر گل سیراب می بندد

دل من چون سموری[4] شد کزو آتش همی بارد   دم[5] من چون زمستانست کزدی آب می بندد   ۳۸۲۰

بدان تا ننگرد عاشق خیالش[6] را بخوابی هم   بخوناب دل اندر دیده راه خواب می بندد

اگر چشمش[7] نه مست آمد چرا بر روی چون روزش[8]   نه برابردی[9] آن قندیل در محراب می بندد

بپرتاب[10] سر مژگان جهانی کشت از غمزه   چه پیکان آن[11] نمی دانم که بر پرتاب می بندد

ز شوق لعل میگونش جگرخواران بیدل را   گرهها[12] در گلو از گریهٔ خوناب می بندد

ز جورش[13] با ملک رمزی که گوید کان لب[14] و دندان   بگوهرها[15] دهان جملهٔ حُجّاب می بندد

همایون[16] رای عین الملک کشورگیر[17] و لشکرکش   که جم جاهست و حاتم خو[18] سکندر رزم و سنجردش

بند ۶   (۹ ب ۹

جهانگیری که از دستش عدو سر در جهان گیرد   جهانی از سر تیغش بیک نوک سنان[19] گیرد

هزاران سام و سهرابست چون خنجر برون آرد   هزاران گیو و گودرز است چو کف بر کمان گیرد

۱-ا: زلفست انک در هر مو دل رتاب؛ ب: زلفش آنک در هر مو دل رباب؛ تصحیح: کذا ۲-ا: پیاد چشم ..... چشم؛ ب: جسم؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-ا: کذا؛ ب: ماسد ۴-ا: کذا؛ ب: تموزی ۵-ا: کذا؛ ب: دل ۶-ا: ننگرد عاشق خنالس را نخوالی هم؛ ب: کذا ۷-ا: حشمش؛ ب: کذا ۸-ا: جون روزش؛ ب: بر روی اردسن ۹-ا: کذا؛ ب: ابروآن قندیل درخوناب میگردد ۱۰-ا: کذا؛ ب: تترماب سر مرگان ۱۱-ب: چه پیکانست آن نمی دانم.....؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا: کذا؛ ب: کرهها کلو در از گریه ۱۳-ا: کذا؛ ب: جورش ۱۴-ا: کذا؛ ب: بالب ۱۵-ا: کذا؛ ب: بگوهر از دهان جمله حجاب ۱۶-ا: همایون رای؛ ب: همان رای ۱۷-ا: کذا؛ ب: کشورگیر لشکرکش ۱۸-ا: کذا؛ ب: حاتم جود ۱۹-ا: از سر تیغش بیک نوک سنان؛ ب: ..... ستان -

مبارک طلعتی کاندر دعا[1] چون خود بر دارد — فروغ روی[2] میمونش زمین تا آسمان گیرد

بعهد او که یکجا شیر و آهو آبخور دارد — همیشه طغرل و تیهو بشاخی[3] آشیان گیرد ۳۸۳۰

بیمن بخت بیدارش چو خلق ایمن همی خسپد — چه حاجت آنکه بر گردون زحل را پاسبان گیرد

بصد گنج از سر اعلی[4] رکابش پا نگردانند — مگر کاندر شفاعت دست درویشی[5] عنان گیرد

چه برقست آبگون تیغش[6] زبان آهخته چون آتش — که گر نامش بر خورشید آتش[7] در زبان گیرد

گهر از دست چون دریا دلی بر خون خصمانش — چو ابر از تشنگی خواهد که دریا در دامن گیرد

جهان افروز عین الملک شمع حضرت علیا — کریم الدین والدوله[8] مدار ملکت دنیا

بند ۷ ا ۱۱ ب ۱۱

جهانبخشی که دستش لؤلوی منثور می بارد — جبین عالم آرایش سراسر نور می بارد

چو باد صبح از بزمش نسیمی می برد بالا — بجای برف[9] از گردون همه کافور می بارد

در اول درجه می گفتم که دست اوست چون ابری — که هم بر کشور[10] نزدیک و هم بر دور می بارد

چه نسبت ابر را با دست او زیرا که او آبی — همی ریزد دلی دستش دُر منثور می بارد

که دید اندر جهان ابری که دست اوست پیوسته — همه دینار و دُر و لعل نا محصور می بارد ۳۸۴۰

همایونی که چون بر کف بنامش حنظلی گیرند — بجای آب تلخ از وی می انگور می بارد

سمندش برق را ماند غبار او سیه ابری — که باران بلا بر دشمن مقهور می بارد

چه بارانی کز و[11] همچون درخش و ژاله و قطره — همه گوپال و گرز و خنجر و[12] ساطور می بارد

چون منشور جلالش[13] مشتری بر ماه میخواند — گهرها بر زبانش از جلی[14] حور می بارد

۱-۱: کذا؛ ب: دعاجون خود برداری ۲-ا، ب: رای؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-ا: بیک شاخ؛ ب: بک شاخ؛ تصحیح قیاسی: کذا
۴-ا: کذا؛ ب: اعدا ۵-ا: عیاں؛ ب: عیان؛ متن تصحیح قیاسی ۶-ا: جه برقت اکون تنعت زبان آهخته؛ ب: جه برفست
اکبون مغب؛ متن تصحیح قیاسی ۷-ا: آلش؛ ب: آلس ۸-ا: کریم الدن والدلة؛ ب: کریم الدین والدولت ۹-ا: نرف؛ ب:
برق ۱۰-ا: کشوری نزدیک وهم بردور؛ ب: کشور نزدیک هم بردور ۱۱-ا، ب: کرو؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا: کذا؛ ب:
خنجر ساطور ۱۳-ا، ب: حلالش؛ تصحیح: کذا ۱۴-ا: کذا؛ ب: از جای حور

ملک شیرینی از طوطی بدان منبر همی ریزد — فلک دینارها زانجم بران منشور می بارد
تهمتن رزم عین الملک شیر آهنگ پیل افکن — که خنجر زن چو گودرز است و تیر انداز چون بیژن

بند ۸ — ا ۹ ب ۱۰

ایا تایید دینداری چو جبریل امین کرده — جهان را فر اقبالت چو فردوس برین کرده
جلالت ملک و ملت را نشان بر آستان داده[1] — جهادت[2] فتح و نصرت را علم بر آستین کرده
فلک را در سر اندازی[3] بهمت هم نشان داده — ملک را از نکوکاری چو دولت همنشین کرده
سپهداران هفت اقلیم و صفداران نه گردون — چو ماه از خاک ایوانش[4] داغی در جبین کرده ۲۸۵۰
بران[5] .... انگشت اقبالت — ز نو ماه ساخته حلقه ز ناهیدش نگین[6] کرده
[7]نسیم خلق آن سرور که باغ خلد را ماند — دماغ چرخ و انجم را نفسها عنبرین کرده
زنیکی های گوناگون و بخشش های روز افزون — که دست آسمان آسایش[8] با اهل زمین کرده
شهنشاهان[9] رضا جسته سپهداران[10] ثنا گفته — پیمبر[11] مدحت خوانده خدایش آفرین کرده
دواتهای[12] ادرا ..... صفحه کافوری .... — زر از رخسار و شنگرف از دل اعدای[13] دین کرده
سپهدارا[14] تو آن شیری که چو در روز رزم آئی — بکین[15] صد بحر بربندی بکف صد قلعه بگشائی

بند ۹ — ا ۱۰ ب ۱۰ ج ۳

سرافرازا جلال و جاه تو بسیار میخواهم — فرو[16] حشمت فزون و فتح و نصرت یار میخواهم

۱-ا: کذا؛ ب: دارد ۲-ا: جهادة؛ ب: جهادت ۳-ا: کذا؛ ب: فلک در سر اندازی ۴-ا: کذا؛ ب: ایوانش داعی رحس ۵-ا: بران ..... اکشت اقبالت؛ ب: بران ..... انگشت اقبالت ۶-ا: کمیں؛ ب: نکمن ۷- این بیت از "ب" بدست آمد ۸-ا: کذا؛ ب: اسان ۹-ا: شهنشاهت؛ ب: کذا ۱۰-ا: سپهدارت؛ ب: کذا ۱۱-ا: پیمر؛ ب: پیامبر ۱۲-ا: دواتیها ادرا صفحه کافوری؛ ب: دواتیها ر ۱۳-ا: کذا؛ ب: عساد دین ۱۴-ا: کذا؛ ب: سپهداران ۱۵-ا: بکیں؛ ب: نکین
۱۶-ا: کذا؛ ب: فرون حسمت فزون فتح و نصرت یار میخواهم

حدیثی بشنو از داعی که در اثنای[1] آن قصه — ز اخلاصی که من دارم همه[2] اظهار می خواهم

چو خسرو پیش شیخ آورد مدحی شیخ فرمودش — چه خواهی گفت مر[3] شیرینی گفتار می خواهم

شکر بر فرق[4] او افشاند و گفت اینست حاصل[5] من — ولی نزل[6] اندکی جستی که بر زین کار می خواهم ۳۸۶۰

تو گر پرسی مرا را[7] دا کزین مدحت چه می خواهی — مرا مسکین خود دانی همین مقدار می خواهم

رضای تست مقصودم هوای تست مطلوبم — نه من زر نه و دُر[8] خواهم نه من دینار می خواهم

مرا گر دست کوتاهست و مال اندک چه غم دارم — ترا عمر دراز و دولت[9] بسیار می خواهم

مرا بر مال حرصی نیست من اعمال می جویم[10] — مرا با خلد کاری نیست من دیدار می خواهم

عطارد ذهن[11] منشی ام که در هر هفته‌ای تازه — بمدحت ساخته[12] دیوانی از اشعار می خواهم

کنون هنگام آن آمد که از اخلاص[13] و دلجوئی — پس از رسم ثنا خوانی کنم شرط دعاگوئی

۹۱ ب ۹

بند ۱

فلک قدرا چو انجم سال قدرت بی عدد بادا — سعادت کز ازل داری زیادت تا ابد بادا

خلائق[14] بر سر ایوان سرایت راست بر عالی — ملائک بر سر میدان سپاهت[15] را مدد بادا

عطارد گر نه بر نامت کند پروانه را بنیان[16] — نشان و نام او گم باد و این پروانه رد[17] بادا

اگر سالار گردونت کند بد خدمتی[18] روزی — بپانصد سال استه راک و مالش مستر[19] د بادا ۳۸۷۰

بهر جایی که اقبالت بر آرد منظر عالی — فلک را همچو مزدوران زمه بر سر سبد بادا

نعیم ملک عقبی را رضای تو نمودارست — نظام ملک دنیا را عطای تو سند بادا

۱-ا: بشو ..... اینباران قصه ؛ب: بشنو ..... در اشاران قصه ۲-ا: شمه ؛ ب: سمه اظهار ۳-ا: من ؛ب: مر ۴-ا: کذا ؛ب: برق او ۵-ا: اں سب نر حاصل سد ؛ب: این سبب حاصل من ۶-ا: نزل ؛ب: ترک ۷-ا: کذا ؛ب: مرادا کزین ؛ج: مرا زاهر کزین ۸-ا، ب: دریا در خواهم ؛متن تصحیح قیاسی ۹-ا، ب: عمری دراز و دولت بسیار ؛ ج: عمر دراز و دولت بسیار ۱۰-ا: من اعمال میخویم ؛ب: حصنی نیست و من اعمال میخواهم ۱۱-ا: دهر ؛ب: دهره ؛متن تصحیح قیاسی ۱۲-ا: ساختی ؛ب: کذا ۱۳-ا: کذا ؛ ب: اخلاص دلجوئی ۱۴-ا: خلایق ر..... راسب سرعالی ؛ب: خدایق ..... راست عالی ۱۵-ا: کذا ؛ب: سپاهش ۱۶-ا: پروانه را بیان ؛ب: پرداره رر سان ۱۷-ا: کم باد و این پروانه رد بادا ؛ب: وان برداره در بادا ۱۸-ا: رخدمتی رودری ؛ب: کذا ۱۹-ا: بپانصد ..... و مالش مپستر د ؛ب: و بالس مرد ؛تصحیح: کذا

الا تا صحت و امن و خوشی باقیست ذاتت[1] را   امان در دل[2] خوشی در جان و صحت در جسد بادا
حشم بیرون احصا و خدم بیرون اندازه   ثنا بیرون ادراک و بقا بیرون حد بادا
بفر[3] و دولت و حشمت بفتح و نصرت و تمکین   فراوان سال باشی عافیت محمود[3] باد آمین

ترکیب بند ۳ بند اول   ا ۱۱ ب : ۱۱ ج ۹   مدح عین الملک

صبح چون هنود ر رخ شادی ز سر باید گرفت   مجلسی نو دیگر و بزمی[4] دگر باید گرفت
ساغری از حوض کوثر صاف تر باید کشید   دلبری از حور عین پاکیزه[5] تر باید گرفت
از لب شیرین شاهد نقل تر[6] باید چشید   وز کف سیمین ساقی جام زر باید گرفت
عرصهٔ بزم صبوح از[7] صبحدم تا چاشتگاه   گر زیادت نیست باری انقدر باید گرفت
بلبلی کز صبح مستان را بشارت میدهد   هم برین شادی دهانش در شکر باید گرفت   ۳۸۸۰
ساعد ساقی اگر تیغی کشد چون آفتاب   همچو جام از جام می اورا سپر[8] باید گرفت
قطره ای کز[9] جام می بر خاک مجلس میچکد   نی بدست و آستین[10] کز دیده بر باید گرفت
جرم مستان را بهشیاری هدر[11] باید شمرد   عیب یاران[12] راز دلداری هنر باید گرفت
اندرین دنیا چو پایانی ندارد از قیاس   کارها کوتاه و غمها مختصر باید گرفت
گر گلی بی خار میخواهی[13] و خمری بی خمار   باده بر یاد امیر نامور[14] باید گرفت
صفدر آفاق عین الملک کز اقبال شاه   هست سنجر رزم و اسکندر ظفر جمشید جاه

بند ۲   ا ۱۰ ب ۱۰ ج ٤

آنکه با همصحبتان[15] دعوای یاری می کند   چشم کافر کیش او مردم شکاری می کند

۱-ا: کذا، ب: امن خوس باقیست   ۲-ا: امان در دلخوشی در جان و صحت در جسد بادا ؛ ب: دلخوی درجان و صحت و جسد؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۳-ا: بمحمود و باد امین ؛ تصحیح قیاسی: کذا   ٤-ا، ب: کذا ؛ ج: بزم دگر   ۵-ا، ب: باکره تر باید ؛ ج: دلبراری حور عین   ٦-ا: کذا ؛ ب: نقل بر باید   ۷-ا ؛ ب: کذا ؛ ج: صبوحست چاشتگاه
۸-ا: سپر ؛ ب: سپر   ۹-ا، ب: کذا ؛ ج: بر جام   ۱۰-ا: بدست آستین کز دیده بر باید ؛ ب: دیده تر ؛ ج: بدست و آستین کز دیده بر باید   ۱۱-ا، ب: هدر، ج: بدر   ۱۲-ا: کذا ؛ ب: نادارا   ۱۳-ا، ب: کذا ؛ ج: بی خوار خواهی و شراب
۱٤-ا، ب: کذا ؛ ج: نام   ۱۵-ا: کذا ؛ ب: اهل باهم صحبتان -

حسن[1] ها در دور رویش طبل شادی میزند — فتنها در گرد مویش فوجداری می کند

ما برسم صلح می آییم وادار[2] ابروی چشم — قصد تیر اندازی و خنجر گذاری می کند

گر بدان[3] ساعد همی خواهد که ریزد خون ما — دشمنی نبود که الحق دوستداری می کند ۳۸۹۰

در سم یکران[4] او هر سر نگردد پایمال — این سعادت او بروکش بخت یاری می کند

تا نپنداری که میرد بلکه جان می پرورد — هر که با دیدار خوبان جانسپاری می کند

دل که در زنجیر زلفش بست میدانی که چیست[5] — جورها راندست زان تا استواری می کند

در غم هجران او از کس ندیدم یاریی — جز خیال او که شبها غمگساری می کند

چشم من گویی که بر دست ملک دادست بوس — کز[6] برای دوستان گوهر نثاری می کند

عمده ایام عین الملک صفدار جهان — سرور روی زمین و داور دور زمان

بند ۳ — ا || ب || ج ۵

دل که سرگم رفت سر بیرون بجای[7] هم نکرد — جان که در خون[8] غوطه زد باز آشنایی هم نکرد

عمر ما گویی گلی بودست یا[9] صبحی زعید — کو بسر زود[10] آمد و چندان بقایی هم نکرد

عاشقان بر آتش غم جان سپندش[11] ساختند — کان صنم بر روی[12] یاران مرحبایی هم نکرد

دیده ها از انتظارش[13] خاک شد[14] برره نگر — کز غبار نعل مرکب توتیایی هم نکرد ۳۹۰۰

گرچه با همصحبتان در سینه اخلاصی نداشت — تا حفاظی[15] بین که در ظاهر ریایی هم نکرد

۱-ا : حبها ؛ ب : حسها ؛ ج : کذا ۲-ا ، ب : کذا ؛ ج : ازابروی چشم ۳-ا : کذا ؛ ب : بران ٤-ا : کذا ؛ ب : بیت ۵-ا : جورها راندست ازان تا ؛ ب : جورها راندست زان تا استوادی ؛ متن تصحیح قیاسی ۶ : ا : کذا ؛ ب : کر ۷-ا ، ب : کذا ؛ ج : زجای ۸-ا : کذا ؛ ب : ...... ار ؛ ج : زرد آشنای سم نکرد ۹-ا : تا ؛ ب : کذا ۱۰-ا : کر بسر دیر ؛ ب : بسی دیر ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۱-ا : رالش غم جان سپندس ساختند ؛ ب : سلاسل ؛ تصحیح : کذا ۱۲-ا : برروی باران ؛ ب : کذا ۱۳-ا : دیده برخاک ره شد انتظارش یکدگر ؛ ب : دیده برخاک ره شد زانتظارش یکدگر ؛ متن تصحیح قیاسی ۱٤-ا ، ب : اخلاصی مداست ؛ ج : کذا ۱۵-ا : احفاظی بین که در ظاهر ریاسی هم نکرد ؛ ب : کذا ؛ ج : تا حفاظی بین -

چشم دلبندش بخونریزی ندانم یار کیست | کانچه او کرد از دغا[1] کشورگشائی هم نکرد
آنچه من دیدم ز محنت گبر ترسائی ندید | وانچه او کرد[2] از ستمها بادشائی هم نکرد
کشتنِ بیچاره عاشق راچه موجب دیده اند | خدمتی گر نامد[3] از مسکین خطائی هم نکرد
اشک را در دیده جا دادیم تا خونابه راند | مردمی نگر که در رفتن صفائی هم نکرد
مدح میگوییم ملک را تا نگویند[4] این فقیر | بردچندین چیزها از دعائی هم نکرد
زبده اجرام عین الملک آن فرخنده فال | کافتابیست از جمال و آسمانست[5] از جلال

بند ٤ — ۹۱ ب ۹ عرفات ۳ مجمع ۳

ای بتی کز مشک تر بر شب نشان آورده ای | وز بنفشه نوخطی[6] بر ارغوان آورده ای
زآن لب شیرین که شوری در جهان افکنده[7] است | جام می را آب حسرت در دهان آورده
وعده ای دادی ببوسم از دهانت[8] پرشکر | شربتی ده زان لبم[9] چون بر زبان آورده
دوست آزاری و دشمن پروری رسمیست[10] نو | کای نگار بیوفا[11] اندر جهان آورده
تا نقاب از روی گلگون بر کران انداختی | گلفروشان را کسادی[12] در دکان آورده
آن خط سبز از کنارِ موی مشکین گوییی | بال طاوسیست کز هندوستان آورده
چشم من خون کردی از هجران[13] دبا انیم هنوز | ماجرایی زاشک خونین درمیان آورده
زنده گشت از بوی تو تنهای بیجان ای صبا | این دم روح از کدامین بوستان آورده
بر زمین پا از نشاط و ناز می نهی،[14] مگر | بر در صفدار سر بر آستان آورده

۳۹۱۰

۱-۱، ب: کذا؛ ج: دعا ۲-۱: کذا؛ ب: وانچه کرد او از ستمها؛ ج: وانچه او کرد از ستمها ۳-۱: کر نامدار؛ ب: کذا؛ ج: کر ناید ٤-۱، ب: بگویند؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵-۱: کذا؛ ب: جمال آسمانست ۶-۱: ورسفشه نوخطی برارغوان؛ ب: نوخطی وارغوان ۷-۱؛ عرفات، مجمع: افگنده؛ ب: کذا ۸-۱؛ ب: درردهانت پرشکر؛ مجمع الفصحا: از دهانت پرشکر- عرفات، مجمع: کذا ۹-۱، ب: کذا؛ مجمع: ده ازلبم ۱۰-۱: رسمست تو؛ ب: رسمست لو؛ عرفات: کذا ۱۱-۱، ب: کای نگار بیوفا اندک جهان؛ عرفات: ای نگار بیوفا کاندر جهان ۱۲-۱، ب: کشادی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳-۱: کذا؛ ب: بیجان مارسم هنوز ۱٤-۱: می نهی نگر؛ ب: می نهی گمر

بند ۵ — ا۱۰ ب۱۰ ج ٤

بازوقت آمد که ترکِ عقل و دانائی کنیم   واز هوای شاهدان مستی وشیدائی کنیم
بردر میخانها درجرعه خواری اوفتیم[2]   برسر بازارها رندی و رسوائی کنیم
خدمتِ میخوارگان رافخر خود دانیم وبس   در دکان میفروشان کارفرمائی کنیم
گه چو قلاشان سبوی بادها[3] برسرکشیم   گه چو رندان پیش مستان مجلس آرائی کنیم   ۳۹۲۰
آب[4] دست ساقیان راشربتِ کوثر نهیم   خاک پای شاهدان را کحل بینائی کنیم
عقل روشن دل چو درراه تبان کردیم خاک   سربرگر[5] بعد ازین دعوای دانائی کنیم
درچنین عمری که یکدم هم برو امید نیست   حیف باشد گر غلو درکار دنیائی کنیم
خیزتا[6] یکدم بصحرا همچو مرغان رخ نهیم[7]   پیش ازین کین عین روح[8] آرسته صحرائی کنیم (کذا)
ساقیا می ده کنون تا همچو طوطی درثنا   برجناب صفدر گیهان شکرخائی[9] کنیم
سرّ آفاقست عین الملک کز رای منیر   دولت[10] برناش دارد حشمت گردونِ پیر

بند ۶ — ا۱۰ ب۱۰

آنکه تاج مهر و مه نعل سم یکرانِ اوست   سرمه روحانیان گرد سپر[11] میدان اوست
آفتابست از بزرگی کافتابش سایه ایست[12]   آسمانست[13] از بلندی کاسمان حیران اوست
خورده باشی تاب خور آن لمعهٔ شمشیر اوست[14]   دیده باشی ماه نو آن صورت چوگان اوست

۱- در ا، ب، ج «هرجا کنم» است   ۲- ا، ب: اوفتم   ۳- ا: بادها برسرکشم؛ ب: باده برسرکشم؛ تصحیح قیاسی: کذا
٤- ا: آب دست ...... شربت کوثر نهم؛ ب: ابدست ...... شربت کوثر نهم؛ ج: مجلس کوثر نهیم   ۵- ا: کذا؛ «سربرگر» در «ب» نیست؛ ج: سربسر گر   ۶- ا: خیزا؛ ب: خیزتا؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۷- ا: بنهیم؛ ب: نهم
۸- ا، ب: کین عین روح آرسته   ۹- ا: کذا؛ ب: سبک خائی   ۱۰- ا: کذا؛ ب: دلتی برناش   ۱۱- ب: کذا؛ ا: گردسپر   ۱۲- ا: سایه است؛ ب: سایه اوست؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۱۳- ا: آسمانیست؛ ب: داسانیست. تصحیح قیاسی: کذا   ۱۴- ا: لمعه شمشر؛ ب: کذا.

هفت اطباق سفر یک شعله ای از کین[1] او — هشت گلزار جنان نان ریزه‌ای[2] از خوان اوست ۳۹۳۰

دین و دولت بر سما[3] آورده تایید او — ملک و ملت[4] در سخا پرورده احسان اوست

هر کجا در عیش و عشرت پای[5] بر مسند نهد — صد خضر[6] در گوشه صد چشمه حیوان اوست

هر کجا در روی میدان دست بر چوگان برد — چرخ چوگان پشت همچون گوی سرگردان اوست

گر بندیدی[7] در دهان مار دوزخ را مکان — در سنانش بین[8] کاندر رمح چون ثعبان اوست

او بفرمان خدا بستست طاعت را میان — لاجرم خلق خدا بسته فرمان اوست

آسمان جاه عین الملک آن میمون لقا — کانس و جان دارد همی بر آستانش التجا

بند ۷ — ا ۸ ب ۸ ج ۵

چون ملک رخ کرد دشمن بی خطا[9] خواهد گریخت — لشکرش نا داده جنگ از جنگ جا خواهد گریخت

مرد را تا دست خواهد بود خواهد راند اسپ[10] — اسپ را نا کار خواهد کرد یا[11] خواهد گریخت

چون ملک اطراف عالم ضبط کردست آنچنانک — مرغ را امید نبود کز[12] هوا خواهد گریخت

خصم گر[13] خواهد که بنشیند کجا خواهد نشست — ور همی خواهد که بگریزد کجا خواهد گریخت ۳۹۴۰

یاری آن نبود که بگریزد ز پیشش[14] آشکار — آن ندانم گر بسحر و کیمیا خواهد گریخت

گر بفردای قیامت زآتش[15] گرمای حشر — مومن اندر سایه عرش خدا خواهد گریخت

قلب مومن عرش چون در سایه احسان اوست (کذا) — از تف غم سوی لطفش دائما خواهد گریخت

ای خداوندی که گردون بنده فرمان تست — هر که هست از انس و جان شرمنده احسان تست

۱- ا: ارکین او؛ ب: کذا ۲- ا: نان ریزه از خوان؛ ب: از آن ریزه؛ تصحیح: کذا ۳- ا: کذا؛ ب: شما
۴- ا: ملک و ملت؛ ب: همت ۵- ا: در؛ ب: کذا ۶- ا: حضر هر گوشه؛ ب: کذا ۷- ا: کذا؛ ب: گر بدبری ۸- ا: من؛ ب: کذا ۹- ا: ب: بی خطا ۱۰- ا: است؛ ب: اسب؛ ج: دست ۱۱- ا: کذا؛ ب: سا ۱۲- ا: کذا؛ ب: نبود خواهد گریخت؛ ج: کز هوا ۱۳- ا: کذا؛ ب: اگر؛ ج: گر خواهند ۱۴- ا: یاری بگریزد ز پیش اسکار؛ ب: باری؛ ج: پیش آشکار.
۱۵- ا: ز آتش گرما؛ ب: کذا.

بند ۸ | ۱۰ ب ۱۰

ای جهان داور[1] یلی کآفاق را صفدر توئی در سخا صد معن تو[2] در رزم صد عنتر توئی

عرصهٔ آفاق را صد چشمهٔ خورشید تو حوزهٔ اسلام را صد سدّ اسکندر توئی

در زمین قحطی نیفتد تا زمینداری تراست در جهان آفت نباشد تا جهانداور توئی

قدسیان را در صفت بر نسبت اقطاب تو سینیان را در سیر[3] بر جای پیغمبر توئی

غم ندارد از کواکب هر کرا نسبت به تست ریش[4] نفشاند ز گردون هر کرا یاور توئی

عاشق جود و جهاد و طالب علم و عمل دشمن مال و زر و خصم[5] در و گوهر توئی ۳۹۵۰

اختری کز دی سعادتها گمان دارند خلق گر یقینیست و یقین پندار کان[6] اختر توئی

فرخ آن شهری که هست آن شهر را رونق بتو خرم آن اقلیم کان اقلیم را سرور توئی

گر حکایت در زر افتد حاتم زربخش تو ور سخن در جان بود[7] فردوس جانپرور توئی

ای سپهداری که فال فتح و فرّ جم تراست دولت و دانش تو داری دین و دنیا هم تراست

بند ۹ | ۱۱ ب ۱۱

ای جهان را جود تو در گنج دریا داشته دی جهان جود تو دریا در رو جا داشته

آسمان دولت افزازی دعمری[8] آسمان دولت پابوس تو سر[9] در تمنا داشته

آفتاب عدل تو در سایهٔ امن و امان آنچنان آفاق را از ابتری وا داشته

کآسمان[10] چون سایه گر سر زیر یا بالا کند[11] یکسر سوزن نبیند زیر و بالا داشته

گر نه خورشید جهان افروزی ای صفدر چرا هفت کشور است یک تیغ تو تنها[12] داشته

۱-۱: یل؛ ب: بد؛ تصحیح: کذا ۲-۱: صد معن تو در رزم؛ ب: صد معن ولو در رزم وصدعه ۳-۱: سینا برادر سیل برجای؛ ب: سینا نزادر سر برجای ۴-۱: ریش نفشاند ز گردون؛ ب: ریس نعشاند گردون ۵-۱: کذا؛ ب: خصم و در ۶-۱: آن اختر؛ ب: کان اختر ۷-۱: بود؛ ب: فتد ۸-۱: سرافرازی و عمر آسمان؛ ب: کذا ۹-۱: کذا؛ ب: توس داشته ۱۰-۱، ب: کذا ۱۱-۱: کند؛ ب: کشند ۱۲-۱: کذا؛ ب: تیغ تنها.

هم بمین بخت تو بینم که لعل دلبران — بی خاری خمر و بی خار[1] نیست خرما داشته ٣٩٦٠

ابر[2] ریزد قطره و دریا نمی و هر دو چیز[3] — عالمی را از شغب در شور و غوغا داشته

جود تو کانها و دریاها[4] ندارد از دلیل — نی[5] شغب در ابر و نی شوری چو دریا داشته

هر کجا اقبال تو یکران همت تاخته — فتح و نصرت پیش آن بزمی[6] مهیا داشته

سایهٔ احسان تو ابریست از نعمت بلند — بر سر اسلامیان ایزد تعالیٰ داشته

سرفراز از دولت و اقبال تو بسیار باد — عصمت و عون خدا هر جا که باشی یار باد

بند ١٠ — ا ١١ ب ١١

تا جهان باشد بقایت[7] در جهان پاینده باد — در زمان دور تو دور زمان پاینده باد

تا زمین و آسمان باشد حیات[8] و دولتت — چون زمین ثابت قدم چون آسمان پاینده باد

روی میمونت که هست از فرخی جمشید[9] فر — فر این جمشید فرخ[10] جاودان پاینده باد

رای تابانت که هست از روشنی خورشید نور — نور آن خورشید روشن در جهان پاینده باد

بزم تو دل را چمن جشن تو جان را بوستانست — آن چمن پیوسته و آن بوستان پاینده باد ٣٩٧٠

آستانت کعبهٔ حاجت شده محتاج[11] را — تا بود در کعبه حج این آستان پاینده باد

داستان مدح تو کایام را تاریخ شد — بر زبان دوستان این[12] داستان پاینده باد

ملک را مهر تو در دل یاد تو اندر زبان[13] — شکر تو در جان ثنایت در زبان پاینده باد

هر کجا عزمی کنی یا مجلسی بر می نهی — فتح آن پیوسته و اقبال آن پاینده باد

ذات پاکت در نشاط و نزهت و جاه و جلال[14] — با فراغ و صحت و امن و امان پاینده باد

بخت تو پاینده و اقبال تو اختر نشین — عمر تو جاوید باد، آمین ربّ العلمین

١-ا: کذا؛ ب: ولی خار خرما ٢-ا: کذا؛ ب: ابرارد ٣-ا: صر؛ ب: کذا ٤-ا: کانها و دریارا ندارد؛ ب: کانها و دریاها ندارار دو لعل ٥-ا: (هر دو جا) نی؛ ب: بی (هر دو جا) ٦-ا: بزمی؛ ب: برلی ٧-ا: بغایت؛ ب: کذا ٨-ا: کذا؛ ب: حیات دولتت ٩-ا: ارفرحی جمشید فر؛ ب: کذا ١٠-ا: فراین جمشید فرح؛ ب: کذا ١١-ا: حجاج؛ ب: محتاج ١٢-ا: ان؛ ب: کذا ١٣-ا: باد تو اندر روان؛ ب: یاد تو اندر زبان ١٤-ا: نزهت و جاه و جلال؛ ب: کذا

ترکیب بند ۴ بند اول | ا ۱۱ ب ۱۱ ج ۶ | مدح فیروزشاه

وقت صحبت[1] صبوحی می و مزمار[2] کنید | بزم سازید[3] و حریفان همه بیدار کنید
حلقهای که بر دوش[4] عروسان جنانست | زینت سقف[5] و ستون و در و دیوار کنید
میوهٔ دل که به گلهای بهاری ماند | در بلورین دهن شکربار کنید (کذا)
نخلها هر جهت و مجمر هر سوی نهید | نقل[6] هر جانب و گل هر طرف انبار کنید ۳۹۸۰
وانگه اندر قدح[7] شیشهٔ شامیٔ سپید | بادهٔ لعل[8] نو از گونهٔ گلنار کنید
تا بدان جام سپید و میٔ سرخ و گل زرد | اندهِ روی سیه از دل آوار کنید
جان که از باغ بهشت آمد[9] غنیست آزاد | می نخواهم که بانده گرفتار کنید
زرد بید اندک و بسیار بت[10] ساقی را | گرمی اندک بدهد[11] منت بسیار کنید
چون بسر نوش سبوطاقیه[12] دادند زسر (کذا) | دستمال قدحش گوشه[13] دستار کنید
عیش اینست وگر جاه[14] و جلالت خواهید | خدمت شاه جوانبخت جهاندار کنید
شهریار همه آفاق و شهنشاه جهان | مهدی روی زمین عیسیٔ دوران[15] جهان

بند ۲ | ا ۱۰ ب ۱۰

روز شد پرده زخرگاه شاه[16] بردارید | باده در ساغر[17] ریزید و نوا بردارید

۱-ا ب : کذا ؛ ج : وصبوح ۲- در "ا" هر جا کنند است و در "ج" و "ب" "کنید" است ۳-ا : سازید و حریفان
ب : کذا ؛ ج : سازید حریفان ۴-ا : حلها ی که زیر دوش عروسان جنانست ؛ ب : حلهای که بر دوش عروسان جهانست
۵-ا ، ب ، سقف وستون در و دیوار کنند ۶-ا ، ب : نعل هر جانب وگل هر طرف انبار کنند ؛ ج : نقل هر جانب وگل طرف انبار کنید
۷- ب : کذا ؛ ا : قدح وشیشه ۸-ا : یادو لعل لو که از دو کونه کلنار کنند ؛ ب : ...... ارکوز ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۹-ا :
آمده ؛ ب ، ج : کذا ۱۰-ا : ت ساقی را ؛ ب : ب ساقی ؛ ج : کذا ۱۱-ا : کذا ؛ ب : بدمد منت لسیار کنید
۱۲-ا : کذا ؛ ب : بسر نوش سبوطاسه ۱۳-ا : کذا ؛ ب : وساکسد ۱۴-ا : کذا ؛ ب : دگر ؛ ج : اینست گرجاه
۱۵-ا : کذا ؛ ب : دور زمان ۱۶-ا : کذا ؛ ب : سبا ۱۷-ا : کذا ؛ ب : باده در بر ریزند

تازه جشنی[1] زجهان تا بجهان راست کنید — پس سماعی ز زمین تا بسما بردارید

به نی و بربط[2] و طنبور نوا بردارید — وز[3] دف و نای و دل صور صدا بردارید ۳۹۹۰

هم بیک زلزله و زمزمه چون نفخهٔ صور[4] — کوه اندوه و غم از سینهٔ ما بردارید

مطربان گرد نشانید و پی[5] رقاصی — شاهدی[6] شنگ و بتی حور لقا بردارید

وز پی آنکه نیفتد[7] سر رقاص ز پای — گوشه جعدش و دامان قبا بردارید

هرکه دارد سر اندوه ازین مجلس شور[8] — دست گیرید و ورا[9] بهر خدا بردارید

جامی از صدق و صفا بر کف اصحاب نهید — وز[10] دل شان همه تزویر و ریا بردارید

شکر گوئید دوام شه دین پرور را — دست در حضرت یزدان بدعا بردارید

شاه فیروز شه آن خسرو جمشید کلاه — که ندیدست چنو دور زمان شاهنشاه

بند ۳ — ا ۱۱ ب ۱۱ ج ۳

هرکه باغی[11] نزند و آب و نانی دارد — صحنی در تن و در سینه امانی دارد

دلبری در نظر و باغیچه ای در پیش[12] — گو بری شاد که خوش ملک جهانی دارد

سبزه و آب روان دمی[13] مزمار خوشست — خاصه آن را که بتی سرو نشانی دارد ۴۰۰۰

غم و اندوه جهان[14] در دل خود جای مده — که نه چیزیست[15] که حدی و کرانی دارد

باده از دست بتی نوش که سیمین سرویست — روی گلگونش لب شهد فشانی دارد

آنکه در جبره کشی غمزهٔ خونخوارهٔ او — ز ابروان و مژه تیری و کمانی دارد

۱- ا: جشنی ...... راست کنند؛ ب: جشنی ...... راست کنند ۲- ا: کذا؛ ب: نی بربط ۳- ا: وز؛ ب: داز
۴- ا: نفخه صور، ب: نفخه صور؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵- ا: دپی رقاصی؛ ب: شانید و پی رقاصی؛ تصحیح قیاسی: کذا
۶- ا: کذا؛ ب: شاهد شنگ ۷- ا: وزمی الک نیفتد؛ ب: دازپی آنک نیفتد ۸- ا: مجلس سود؛ ب: سود؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹- ا: گیرید و ورا؛ ب: گیرید و رااسر ۱۰- ا: کذا؛ ب: داز ۱۱- ا: هرکسی بودآب ولب نانی دارد؛
ب: هرکه مالی رسد وآب و نانی دارد ۱۲- ا: باغچه اندریش؛ ب: بیش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳- ا: کذا؛ ب: می مزار
۱۴- ا، ب: جهان در دل ۱۵- ا، ب: چیزی است؛ ج: کذا

هرکه دل دارد و دوری غم جانانی[1] نیست | درحقیقت نتوان گفت که جانی دارد
وانکه گوید که به از عشق دگر سودایی است[2] | هرزه میگوید و بیهوده گمانی دارد
شادی از سربت میخواه که ساقیٔ مدام[3] | مشتریست که با ماه قرانی دارد
لذت از گفتهٔ من گیر که در مدحت شاه | گوییٔ هر سر مویم زبانی دارد
خسرو داده و پادشه خنجر زن | که سکندر بصفاتست و سلیمان بسنن

بند ٤   (ا ا ب ا ا

ایکه در درج عقیقینت دُرر داشتهٔ | دی[4] که در مشک نهان روی قمر داشتهٔ
این چه رسمست وچه آیینٔ که برانگیختهٔ | دین[5] چه شکلست وچه هنجار که بر[6] داشتهٔ   ٤٠١٠
زلف ابتر شده بردار که از حسرتِ آن | عالمی را ز بلا زیر و زبر داشتهٔ
چشم[7] خونخواره فروکن که بهر زاویه ای | دیده ها غرق بخوناب جگر داشتهٔ
شوری اندر همه آفاق فکندست رخت | از در و لعل که برطرف کمر داشتهٔ
اشکِ چشم من و خونابِ دلِ خستهٔ ماست | آن[8] لبِ لعل که در شهد و شکر داشتهٔ
نظری جانبِ ما دار که مشتاقا ترا | روز و شب صورت خود پیش نظر داشتهٔ
ما دل و جان سپر تیغ بلا ساخته ایم | تا تو آن بینی و در رخ تیغ و تبر داشتهٔ
چه شود روزی[9] اگر یاد کنی یاری را | که فراموش ز دل در لبِ در داشتهٔ
مست و[10] خندان سوی درگاه دوانی بشتاب | گوییٔ از بزم شهنشاه خبر داشتهٔ

شاه یوسف رخ و موسیٰ کف عیسیٰ انفاس
عمدهٔ دین نبی ناصرِ دین عباس

ا-۱ : کذا ؛ ب : ..... جانان ست ؛ ج : دارد درون ..... ا-۲ : ست ؛ ب : کذا ا-۳ : سربت میخواه کر ساقی مدام ؛ ب : سربت میخواه کر ساقی ومدام ا-٤ : وی ؛ ب : ولی ا-٥ : دین ؛ ب : واین ا-٦ : کذا ؛ ب : درداشته ا-۷ : چشم خونخواره ..... بهر زاویه ؛ ب : چشم خونخواره ..... سر زاویه ا-۸ : ان ؛ ب : زان ا-۹ : روزی ..... مارای را ؛ ب : روزی ..... روزی را ا-۱۰ : مست خندان ؛ ب : کذا.

بند ۵ — ا اا ب اا

ما مکان میکده و قبله صنم ساخته ایم — ورد و تسبیح خود از زیر و زبم ساخته ایم ۴۰۲۰

کرده از لولی و اوباش فراوان جیشی[1] — واز دف[2] و نای و دل طبل و علم ساخته ایم

کاسهٔ سرخ سفال و کله پشم سیاه — جام جمشید خود و افسر جم ساخته ایم

آبی از تاک عنب خورده[3] چو میران عرب — دانشین قبله چو شاهان عجم ساخته ایم

یعنی از جام می و چهره[4] دشمن و دوست — آتش دوزخ و بستان ارم ساخته ایم

زاهدا را بجنان[5] وعده بشهدست و بشیر — ما به تلخی می و شورش غم ساخته ایم

یار ما است آن غم دیرینه و ما یار غمیم — که همه عمر وطن هر دو بهم ساخته ایم

پای در کوی صلاح از چه نیاریم نهاد — در ره عشق بتان دیده ورم ساخته ایم

محرم[6] آسا سر و پا برهنه و تن گرد آلود — در طواف آمده میخانه حرم ساخته ایم

دولت از جبهه ما ردی نتابد که بروی — خاک درگاه شهنشاه رقم ساخته ایم

خسرو بحر و بر و بادشه جن و بشر — که رخ خنجر او صورت فتحت و ظفر ۴۰۳۰

بند ۶ — ا اا ب اا

پادشاهی که سما دور سراپرده[7] اوست — ملکت خوان کرم یکسره پرورده اوست

بحر و کان ریزه خور[8] خوان وی و خازن او — مهر و مه گرد سم خنگ وی وزرده اوست

آن جهانگیر و جوانبخت که در حضرت او — پیر گردون کهین بنده و نوبرده اوست

آنکه صد ملکت کفار برافکنده او — وانکه صد شهر در اسلام بنا کرده اوست

۱-۱، ب: فراوان حشتی؛ متن تصحیح قیاسی ۲-۱: وزدف و نای و دل؛ ب: واز دف و نای و دل ۳-۱: کذا؛ ب: خورد
۴-۱: چهره دشمن و دوست؛ ب: می و چهرهٔ دشمن و دوست ۵-۱: آنجان وعده بشهدست و بشر؛ ب: شاهدان را بجنان وعدهٔ شهدست و بشیر ۶-۱: محرم آسا سر و پا برهنه تن گرد آلود؛ ب: مجرم آسا سر و پا برهنه تن گرد آلود ۷-۱: برده؛ ب: کذا
۸-۱: کذا؛ ب: ریزه حن.

آنکه در رای جهان بین وی از عالمِ غیب   همچو روز است هر آن راز که در پردهٔ اوست

آنکه بر دوش سموات چو انوار سحر   علمِ[1] دولت و اقبال برآوردهٔ اوست

آنکه ترصیع درازی ونصادیر نجوم[2]   نقشِ دامانِ فلک سای سراپردهٔ اوست

شیر را زور چهل مرد بود[3] و آن شه را   زیر هر مو بوغا زور چهل مردهٔ اوست

مرکز[4] چرخ ستمکاره کبود است از انکه   بارها از کفِ پادست قفا خوردهٔ اوست

بختِ والاش امیریست که بر درگهِ او   دولتِ فتح وظفر خدمتی آوردهٔ اوست   ٤٠٤٠

شاهِ فرخنده سیر خسروِ میمون القاب   که روندش همه شاهانِ جهان پیش رکاب

بند ۷   [۱۱ ب]

آنکه دین را بوغا دولتِ او یاری[5] داد   وانکه عدلش بجهان دادِ ستمگاری داد

فتنه را هیبتِ او خواب گران در سر کرد   حزم را دانش او سرمهٔ بیداری داد

دستِ دادش دهن آز دامانی[6] بربست   تیغ[7] و تیرش مددِ لشکرِ قهاری داد

خاک درگاه همایونش بپوشیدان[8] را   مرهم خستگی و داروی بیماری داد

آسمان رنگِ رخِ دولتِ او یاد آورد   آفتابش زشفق گونهٔ گلناری داد

دهر چون دید که او ماحیِ[9] جور وستمست   توبه کرد از ستم و ترک ستمگاری داد

پیش ازین طبع کواکب زن وشو بود کنون   این خطِ خدم[10] ستد ترک ستمگاری داد

منت وشکر خدارا که اگر ملکِ جهان   داد بر دست شهنشه بسزا داری داد

بذل او را بنما عدلِ ورا در انصاف   طبع بسیار دهی خوی کم آزاری داد   ٤٠٥٠

دوستانش همه درناز ونعیمند ولیک   خصم او بین که خدایش چه گرفتاری داد

ای جوانبخت وجهان گیر وجهان پرور شاه   که ندیدست چو تو ملک جهان دیگر شاه

۱-ا: کذا؛ ب: عالم   ۲-ا: درآری دقصادیر نجوم؛ ب: برصع درازی دحصا درنجوم؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۳-ا: زور جمل مرد بودان سررا؛ ب: کذا   ٤-ا: مرکز حرح؛ ب: گردن چرخ   ۵-ا: باری؛ ب: کذا   ۶-ا: آزدامانی ربست؛ ب: ازدامالی بربست   ۷-ا: تیغ وبرش؛ ب: تیغ برشش   ۸-ا: همایونش موسدانرا؛ ب: همایونس موسندانرا   ۹-ا: کذا؛ ب: ماحی   ۱۰-ا: این خط حدم ستد ترک ستمکاری؛ ب: حدم سستد ربرک.

بند ۸ ا اا ب اا

ای که در جود و جهادت بجهان ثانی نیست | صفدری جز تو سزاوار جهانبانی نیست
جمع بادت دل احباب که در دولت تو[1] | ملک را هیچ غم و سهم پریشانی نیست
که بود آنکه ز فرمان تو تابد سر خویش | مگر آنکس که درو بوی مسلمانی نیست
عالم از عدل تو آباد چنان گشت که باز | شرق تا غرب جهان صورت ویرانی نیست
انس و جان گر بودت بنده و چاکر چه عجب | زانکه ملک تو کم از ملک سلیمانی نیست
بنشاطی که بهر سو که کسی دارد گوش | جز نوای[2] طرب و نغمهٔ مهمانی نیست
مملکت شاکر احسان تو و ذاکر تست | چه زبان دارد اگر منطق انسانی نیست
بفراغی[3] که بهر جا که کسی چشم نهد | جز فروغ و فرح و عیش[4] و تن آسانی نیست ۴۰۶۰
حصر اوصاف شریفت که ز صد وصف یکی | حد صد عنصری و عمعق و خاقانی نیست
که کند طبع رهی خاصه درین حضرت پاک[5] | گر عطارد بود این لاف سخندانی[6] نیست
خسروا بر همه شاهان جهان شاه توئی | الحمدلله این همه شاهان جهان ماه توئی

بند۹ ا اا ب اا

شهریارا مه و خور بندهٔ فرمان تواند | انس و جان هر دو دعاگو و ثناخوان تواند
بخت و تائید و سعادت شرف[7] و جاه و جلال | نقش درگاه تو و صورت ایوان تواند
نصرت و فتح و ظفر مملکت[8] و تاج و نگین | نیستند آن کسی آن تو[9] اند آن تو اند
تاجداران جهانگیر و ملوکان کبار | در پناه کرم و سایهٔ احسان تو اند

۱-ا: او؛ ب: کذا ۲-ا: کذا؛ ب: نواو طرب ۳-ا: کذا؛ ب: بفراغی ۴-ا: عیش تن آسانی؛ ب: کذا
۵-ا: ناک؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶-ا: کذا؛ ب: سحردانی ۷-ا: شرف وجاه وجلال؛ ب: شرف جاه وجلال
۸-ا: کذا؛ ب: مملکت تاج ونگین ۹-ا: نیستند آن کسی آن توند -

صفدران خوی[1] نمط بر رخ خصمت دوان　　اختران گوی[2] صفت در خم چوگان تو اند
آب و آتش بوغا دست کش خنجر تو　　کان و دریا بسخاریزه خور خوان تو اند
مال و جان چون صدف و گل دهن و دامن پر　　در و زر کرده ز انعام فراوان تو اند　　۴۰۷۰
حاتم و کعب که در جود و سخاوت مثل اند　　ز عطاهای[3] فراوان تو حیران تو اند
رفتگان حسرت ایام تو دارند بدل　　خرم آن قوم که دریافته دوران تو اند
تا ترا داد و دهش هر دو نگهبان جهانست　　عصمت و عون خدا هر دو نگهبان تو اند
ای خداوند جهان ملکت جاوید تراست　　فر کیخسرو و فیروزی جمشید تراست

بند ۱۰　　ا ۱۱ ب ۱۱ تاریخ محمدی ۵

خسروا باغ جنان بزم دل افزای تو باد　　افسر فرق فلک خاک کف پای تو باد
زر زیبای[4] خور و گوهر والای نجوم　　طیب[5] صورت ایوان فلک سای تو باد
شمع جان ملک و روشنی چشم ملوک　　طلعت ماه وش مملکت آرای تو باد
موج دریای[6] سخا سیل زر افشان نوال　　فیض[7] باران کف دست چو دریای تو باد
هر چه در عالم علوی و جهان سفلی است　　زیر فرمان تو و در خط[8] طغرای تو باد
لوح فهرست مکارم تن اولای[9] تو شد　　دفتر علم عواقب دل دانای تو باد　　۴۰۸۰
قاف تا قاف زمین ملک جهانبانی تست　　شرق تا غرب جهان لشکر هیجای تو باد
هشت گلزار جنان نزهت احباب تو اند　　هفت صحرای سقر[10] منزل اعدای تو باد
حصر اعداد فلک علت انفاس[11] نفوس　　مدت[12] عمر دراز ابد آسای تو باد

۱-ا : خوی نمط ؛ ب : سو نمط ؛ تصحیح قیاسی : کذا　۲-ا : اختران کوی صفت درخم چوکان لواند ؛ ب : کذا　۳-ا : کذا ؛ ب : بر　۴-ا : کذا ؛ ب : زر وزیبا رخور　۵-ا ، ب : کذا　۶-ا : کذا ؛ ب : ب : دریا وسخا　۷-ا ، ب : فیض باران ؛ تصحیح قیاسی : کذا　۸-ا ، ب : کذا ؛ تاریخ محمدی : تو و در خط طغرای　۹-ا ، ب : اولای ؛ تاریخ محمدی : والای　۱۰-ا ، ب : کذا ؛ تاریخ محمدی : صحرا مقر منزل کر اعلای تو باد　۱۱-ا : انفاس نفوس ؛ ب : کذا　۱۲-ا : کذا ؛ ب : ملت عمر دراز ابراسائی .

مرغِ گویای دل و جان مطهّر شب[1] و روز　　بلبل مدحت و طوطیٔ شکر خای تو باد

سرورا دولتِ جاوید قرین باد ترا　　هفت اقلیم جهان زیرنگین باد ترا

ترکیب بند ۵　بند اول　ا ۱۱ ب ۱۱ ج ٤　مدح فیروز شاه

صبح در ز آسمان کشود اینک　　دولت و بخت رو نمود اینک

شبِ زر[2] روزی که بود آبستن　　آمد آن روز در وجود اینک

آسمان از صفای سینه برون　　داد از دل[3] هر آنچه بود اینک

ز آتش صبح و مجمر خورشید　　دهر شد پُر ز دودِ عود اینک

ابر در بوستان چو خوان مسیح　　آمد از آسمان فرود اینک　٤۰۹۰

بلبلان نوبت صبوح زدند　　خاسته هر سوی سرود اینک

باز خمّار با هزار خوشی　　در میخانه برگشود اینک

ساقیان باز در رکوع شدند　　شاهدان باز در سجود اینک

باز در هر دلی ز دولت می　　صد هزاران خوشی فزود اینک

نوبتِ صبح شاه عالم را　　می دهد مژدهٔ خلود اینک

بند ۲　ا ۱۱ ب ۱۱ ج ۵　عرفات ۳

ساقیا جام ارغوانی ده　　وز میم عمر جاودانی ده

تشنگان[6] را چو خضر پیغمبر　　شربت آب زندگانی ده

۱- تاریخ محمدی : شب و روز　　۱-۲ ، ب : زر روزی ؛ ج : بروزی

۳- ا : در دل ؛ ب : از دل

٤-۵ - در "ج" این مصرع ها جای یکدیگر نوشته شده اند

۱-٦ : تشنگان را ...... پیغامبر ؛ ب : کشتگان را ...... پیغمبر.

ازمی آن ساغر بلورین را — رنگ یاقوت بهرمانی ده
وآتش[1] تیز آفتابش را — قطرهٔ آب آسمانی ده
پس[2] بجام دوزان سرساله مدام — پیر صدساله را جوانی ده — ۱۰۰
تارود ناتوانی[3] از تن ما — باده چندانکه[4] می توانی ده
جام می را بجان ما کن نرخ — من نگویم که رایگانی ده
چشم مارا زخاک خمخانه[5] — سرمهٔ خاص اصفهانی ده
دشمنی را بدشمنان بگذار — دوستگانی بدوست جانی ده
باده بریاد خسرو عادل — گر دهی لعل خسروانی ده
خسروی کز غبار درگه او — می کند غالیه جباه[6] ملوک

بند ۳ — ا ۱۲ ب ۱۲ ج ۶

گل چه حد بیوفاست می بینی — مرغ چون مبتلاست می بینی
در دل صبح وسینهٔ ساغر — این چه صدق وصفاست می بینی
خاک زر میشود زجرعهٔ می — می مگر کیمیاست می بینی
زلف یار ودرازئ شب من — از کجا تا کجاست می بینی — ۱۱۰
بر سر او چهاست می نگری — در دل من چهاست می بینی
دل گرفتار دوست[7] بی فرمان — این چه اندوه ماست می بینی
جور چرخ وجفای او گوئی — هم[8] برین جان ماست می بینی

۱-ا : وآتش تر آفتابش؛ب : نرآتش برتو ۲-ا : پس بجای دوزان سه ساله؛ ب : پس بجا دزان سه سال؛ ج : پس بجام دوزان ساله ۳-ا، ب : عرفات : ناتوانی ؛ ج : تا توانی ۴-ا، ب : چندانک ؛ عرفات : بادو چندانکه ۵-ا، ب : خمخانه؛ ج : میخانه ۶-ا : حماه ؛ ب : جباه ۷-ا : کذا ؛ ب : گرفتار دوست
۸-ا، ب : هم بدین جان ما ؛ ج : همه بر جان ما -

عشقِ مشکین کمند خونین ترک — چه خطا در خطاست می بینی

وآن چه بالاست کز لطافتِ او — عالمی در بلاست می بینی

سرو هم نیست راست چون بالاش — باز گو آنچه راست می بینی

نفس صبح جانفزا گوئی — مدحتِ پادشاست می بینی

آن جهانپروری که رأفت اوست — ناصح ملک و نیکخواهِ ملوک

بند ٤ — ا اا ب اا ج ۲

کارم از دست رفت[۱] سامان چیست — دردم از حد گذشت درمان چیست

طشت بدنامیم ز بام افتاد — راز در دل هنوز پنهان چیست — ٤١٢٠

محنتم[۲] کشت و کس نمی پرسد — که بگو جرم این مسلمان چیست

از من آن شوخ را بگوای دوست — کاین[۳] همه کینه با محبان چیست

گر تو یوسف شدی بزیبائی — دل من در چه زنخدان چیست

از تو عیدی[٤] رخت مبارک باد — بی[۵] زری در غم تو قربان چیست

ور نشستی[۶] بر آن که خون ریزی — اینک ایستاده ایم فرمان چیست

گر زنی نیش و گر دهی نوشم — اگر این لطف میکنی آن چیست

وز[۷] تو چون شمع جمع روشن شد — با من این گفتنِ پریشان چیست

من دعاگوی خسروم آری — کار من جز دعای سلطان چیست

شاهِ فیروز شه که خدمتِ اوست

افتخار شهان و جاه ملوک

۱-۱: کذا ؛ ب : رفت وسامان ۲-۱: کذا ؛ ب : محنتم کشت وکس نمی رسد ؛ ج : محنتم کشت کس نمی پرسد

۳-۱: کذا ؛ ب : کان ٤-۱: وز ؛ ب : از ۵-۱: کذا ؛ ب : بی زری در غم تو فرمان چیست ۔

۶-۱: ورنشستی ؛ ب : ورنشیبی ران ، تصحیح قیاسی : کذا ۷-۱: کذا ؛ ب : درتوچون ۔

بند ۵ ۱۱ ب ۱۱ ج ۷ عرفات ۵

عمر دادم بباد چتوان کرد گر کس آبی نداد چتوان کرد ۴۱۳۰
عالمی در خوشیست از گردون قسم من غم نهاد چتوان کرد
باهمه راست می رود اختر با منش کژ فتاد چتوان کرد
دوستان را بدوستانِ قدیم گر نماند اعتقاد چتوان کرد
ما بیادیم اگر زما وقتی می نیارند یاد چتوان کرد
مردمی ای برادر اندر دهر چون زمان در نزاد چتوان کرد
خونِ دل ریختن نه کارِ منست دیده این ره گشاد چتوان کرد
دل خود از دست رفت وجانم نیز می کند خیرباد چتوان کرد
مرد بسیار چیز می خواهد گر نیابد مراد چتوان کرد
گر ز حرمان همی رسم بر شاه عمرِ شه دیر باد چتوان کرد
سرفراز جهان که دادهٔ اوست دست ارباب ودستگاهِ ملوک ۴۱۴۰

بند ۶ ۱۱ ب ۱۱

پادشاهی که فیض مه دارد بیشتر ز اختران سپه دارد
صد چو کیوان و زهره ومریخ پاسبانان خوابگه دارد
صد چو کاوس وکسری وضحاک عهده داران پایگه دارد
پرتوی از جمال حبتِ اوست روشنی اگه مهر ومه دارد
قطره ای از بحارِ بخششِ اوست بحر وکان هر که مشتبه دارد

۱-۱ ب ؛ ج : کذا ، عرفات : کسم آبی ۲-۱ ب : اگر ، ج : از ؛ ۳-۱ ب : کذا ؛ ج : کنج ؛ عرفات : کج ۴-۱ ب : کذا ؛ عرفات : اعتماد ۵-۱ ب ، ج : کذا ؛ عرفات : زمانه نزاد ۶-۱ ب : کذا ؛ عرفات : خیر ۷-۱ ج : کذا : کذا ؛ ب : نیابد ؛ عرفات ، نیابد ۸-۱ : حرمان همی رسم مر شاه ؛ ب : کذا ۹-۱ : قطره ازبحار بخشش اوست ؛ ب : کذا

کمر بندگیش می بندد — هر شهی کز شرف کله دارد
ایمن است از جفای نه گردون — هر که بر در گهش پنه دارد
مملکت از فلک نیندیشد — که چنو کامیاب شه دارد
نور چشم جهانست طلعت او — لاجرم رایت[1] سیه دارد
ایزد[2] آن نور چشم عالم را — ز آفت چشمها نگه دارد ۴۱۵۰
آفتابی که در زمین بوسش — بگذرد ز آسمان کلاه ملوک

بند ۷ ۱۰ ا ب ۱۰

آنکه تا رای[3] عدل واحسان کرد — عالم از عدل چون گلستان کرد
هفت اقلیم را چو هشت بهشت — رشک نه چرخ و چار ارکان کرد
کشور آسوده دهر ایمن ساخت — ملت آباد[4] کفر ویران کرد
آنچه او کرد در جهانداری — نه سکندر چنان نه سامان کرد
وانچه کردند خسروان همه عمر — او بعهدش هزار چندان کرد
فتنه ناچیز و ایمنی شائع — قحط نایاب و قوت ارزان کرد
دست رادش چو در و گوهر داد — دل پاکش چو عدل واحسان کرد
چرخ کافر دل[5] و ستمگر را — دین و دادش ز سر مسلمان کرد
عمر نوحش دهد خدای چنانک — وارثش مملکت سلیمان کرد ۴۱۶۰
ای ملک سیرتی که کرد ترا — ملک العرش پادشاه ملوک

بند ۸ ۱۱ ا ب ۱۱

خسروا ملک برکشیدهٔ تست — بخت و دولت درم خریدهٔ تست

۱- ا: رایت و سیه؛ ب: رایت سیه؛ تصحیح: کذا ۲- ا، ب: کذا؛ ج: ای ازد ۳- ا: ما رای؛ ب: کذا
۴- ا: کذا؛ ب: آباد کفر ۵- ا: کافر دل ستم گورا؛ ب: کذا.

همّت و حشمت و سخا و کرم — همه اخلاقِ برگزیدهٔ تست
دانش[1] و داوری و دینداری — صفت و سیرتِ حمیدهٔ تست
امن و جاه امان و جاویدی[2] — حاصل ملکِ آرمیدهٔ تست
آفتاب بلند عالمتاب — بخت بر آسمان رسیدهٔ تست
اوج اجرام و موج دریا[3] — فوجی از لشکر فریدهٔ[4] تست
حصن روبین و[5] سدّ اسکندر — سخرهٔ تیغ برکشیدهٔ تست
قلعه ای نیست آهنین دیوار — که نه از نیزه بردریدهٔ تست
جای که تیغ آرمید[6] اینک — گردن خصم سر بریدهٔ تست — ۴۱۷۰
هرچه در ضمن[7] لوحِ محفوظ است — همه در حکم بازدیدهٔ[8] تست
آن توئی کز ستایش[9] کحلی تو — باز شد چشم انتباه ملوک

بند ۹ — آ ۱۱ ب ۱۱

ای شهی کز سر جهانداری — پای بر فرق آسمان داری
بر دلِ ماه و دیدهٔ خورشید — گر کنی جای جای آن داری[10]
کیقبادت سزد بچاوشی — اردوانت سزد بخانداری
کس نکردست از جهانداران[11] — همچو تو بر درِ جهانداری
آنچنانی بمرتبت گوئی[12] — که برِ لامکان[13] مکان داری
خسروی در جهان ترا زیبد — کز همه خسروان نشان داری

۱-آ: دانس؛ ب: کذا . ۲-آ: آمان و حادیدی؛ ب: امان جادیدی ۳-آ: موج دریابار؛ ب: کذا ۴-آ، ب: غریده؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵-آ: حصن روبین و سدّ اسکندر؛ ب: روبین سد اسکندر ۶-آ: جای مع کر آرمید اینک؛ ب: مع حرار میدانیک؛ تصحیح: کذا. ۷-آ: کذا؛ ب: درجمس لوح ۸-آ: کذا؛ ب: بار دیده ۹-آ: ساش کحلی تو؛ ب: کز ساس کحلی تو ۱۰-آ: بجان داری؛ ب: بخانداری: تصحیح قیاسی: کذا ۱۱-آ: کذا؛ ب: جهاندارم ۱۲-آ: کذا؛ ب: بمرتبت گوئی ۱۳-آ: کر برلامکان؛ ب: که زبر لامکان

سورهٔ فتح و آیتِ نصرت | بر سرِ خنجر و سنان داری
تیرِ انجم کمان کند بالاش | تیر چون برزهِ کمان داری ۴۱۸۰
کامران زی بدولت و اقبال | که دل و دست کامران داری
حلقه گردد چو ماهِ نو گردون | تیر[1] چون بر سرِ بسان داری
گلبنِ بختِ تست کز هیبت | خواب پرده زخوابگاهِ ملوک

بند ۱۰ ۹۱ ب ۹

خسروا خاطرت منوّر باد | دهر میراث و چرخ[2] چاکر باد
هر مرادی که داری اندر دل | آن مرادت چو دوست در بر باد
هر چه مطلوبِ تست بر صفتی | که طلب کرده ای میسّر باد
هر کجا در جهاد روی آرد[3] | جیشِ منصور تو مظفّر باد
حکم رای تو در نفاذِ[4] امور | با قضا و قدر برابر باد
کمترین[5] بنده ای ز ایوانت | لشکر آرای ماه و اختر باد
کمترین[6] چاکری ز دیوانت | کار فرمای هفت کشور باد ۴۱۹۰
نعل شبدیز و خاکِ درگاهت | تاج مغفور[7] و تخت قیصر باد
هر که آتش[8] بخاک پای تونیست | آب در چشم و خاک بر سر باد

ترکیب بند ۶ بند اول عرفات ۴ | ۱۱ ب ۱۱ مدح سلطان فیروز شاه

نو روز روزگار جهان را شراب[9] داد | و انفاسِ صبح را نفسِ مشکناب داد

۱-۱ : تیره حون بر ؛ ب : تیر حون بر ۲-۱ : کذا ؛ ب : میراث حرخ حاکر باد ۳-۱ : کذا ؛ ب : آری
۴-۱ : نفاد امور ؛ ب : کذا ۵ - ۶ - در "ب" این هر دو اشعار جای یکدیگر نوشته شده اند
۷-۱ : نعفور ؛ ب : کذا ۸-۱ : هر کرانش بخاک ؛ ب : هر که آتش زخاک ۹-۱ : کذا ؛ ب : شباب ؛
عرفات : سراب .

ابروی شاخ در روی عروسانِ لاله را — از وسمه رنگ کرده[2] بسرخی خضاب داد
پر کن قدح زبادهٔ گلگون که باغ را — گردون شیشه رنگ[3] نشبنم گلاب داد
بلبل زشوق گل همه شب می کند فغان — چندانکه گل زگریهٔ او ترکِ خواب داد
سوسن خود از زبان ترش تر[4] زباد بود (کذا) — خاصه کنون که در شکنش ابر آب داد
هر نکته ایکه دیدهٔ نرگس سوال کرد — شاخ بنفشه از خم ابرو جواب داد
عقبیل کسی بود که درین دور عاشقان — سیمین[6] تنی بساغر زرین شراب داد
روشن مهی[7] که در شب تیره شعاع او — بردست چرخ مشعلهٔ[8] آفتاب داد ٤٢٠٠
آن[9] جام جان نواز که در جرعه ریز او — جوی بهشت بوسه بخاک جناب داد
وآن لاله ایکه نکهت عنبر فشانِ او — یاد از نسیم مجلس مالک رقاب داد
شاهی که هست در رخش انوار آفتاب — وز تیغ او غبار شد انوار آفتاب

[۱۱ ب ۱۱ ادات الفضلا] بیفد۲

تا نوبهار قصد گل و لاله زار کرد — آفاق پر نقوش و جهان پر نگار کرد
اطراف[11] کوه و کردر[12] و اکناف دشت و جوی — در زیر شعر ششتری[13] و زر نگار کرد
روی زمین بگونهٔ بام سپهر ساخت — سطح چمن چو عرصهٔ دار القرار کرد
گلهای رنگ رنگ و ریاحین گونگون — در صحن باغ و ساخت بتان نثار کرد
دیبای خسروانی و زربفت[14] گسترید — هر چارسو دو چشم تو چندان که کار کرد

۱-ا: کذا؛ ب: شاخ روی؛ عرفات: ابروی ساح ردی ۲-ا: کرد وبسرخی؛ ب: کرده بسرخی؛ عرفات: کرد رنگ و زسرخی ۳-ا، ب: کذا؛ عرفات: زشبنم ٤-ا: اززبان ترس ترزیاد؛ ب: ازربان ترش ترزباد ٥-ا، ب: کذا ٦-ا: سیمین مهی؛ ب: کذا ۷-ا: کذا؛ ب: روشن مهی که در شب تیره شجاع داد ۸-ا: مشعله ز آفتاب؛ ب: مشعله آفتاب ۹-ا: ار..... زبراد؛ ب: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: جرعه ۱۱- این بیت در "اداة الفضلا" مولفهٔ قاضی بدر محمد دهلوی در سنه ۸۲۲ هـ برای معنی "کردر" شاهد آورده شده است ۱۲-ا، ب: کوه کردز اکناف؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-ا: ششتری؛ ب: ششتری ۱٤-ا، ب: خسروانی زربفت؛ تصحیح: کذا.

وز هر کرانه شاخ برنگین شگوفهای[1] | آویزهای لخلخهٔ مشکبار کرد
ابری بر اوج چرخ بر آورد آن هوا | دامان خاک پر گهر آبدار کرد ۴۲۱۰
بادی ز سوی شرق برانگیخت کز نسیم | آفاق پر ز عنبر و عود[2] قمار کرد
مانی به نقشبندی و آزر به بتگری | این چیزها نکرد که فصل بهار کرد
این نقش و این نگار بهار از کجا گرفت | دانم که خاکبوس در شهریار کرد
آن خسروی که ابر کف او[3] همی کند | در زر دهی و تیغ کشی کار آفتاب

بند ۳ | ۱۱ ب ۱۱

اکنون[4] که از نسیم ریاحین و راغها | مشکین شدست دشت و معطر دماغها
آراستند[5] در زر و زیور محلها | مشاطگان راغ و عروسان باغها
گلبن دمیده سبز چو پیروزه طاقها | گلها شکفته زرد چو زرین چراغها
واز بانگ بلبلان و نواهای قمریان | در هر دلی ز یاد محبی است داغها
در موسمی چنین که برای رکاب می | رنگین است بوستان چو نگارین حناغها[6]
مائیم و صحن گلشن و صهبای لاله گون | مائیم[7] و طرف جوی و تماشای راغها ۴۲۲۰
گاهی میان باغ ز شادی صفیرها | گاهی کران راغ ز مستی مراغها
شغلی نه جز نشاط[8] و نواها و نوشها | کاری نه جز فراغ و ....[9] لاغها
مارا رسد که روز و شب و سال و مه کنیم | عیشی علی الدوام نه محفل بناغها
کز شمع ماه ساغر ما را فروغهاست | واز فر شاه خاطر ما را فراغها

آن صفدری که خنجر یاقوت رنگ او
زردی دهد ز سهم برخسار آفتاب

۱- ا: کذا؛ ب: واز ۲- ا، ب: عود و قمار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳- ا: کذا؛ ب: کف همی کند ۴- این بند از میان اوراق چسپیده بدست آمد و خراب گشت ۵- ا: واراستند؛ ب: کذا ۶- ا: خناغها؛ ب: حناغها؛ تصحیح کذا ۷- ا: کذا؛ ب: مائیم طرف ۸- ا: کذا؛ ب: نشاط نواها ۹- ا، ب: کذا.

بند ٤ — ا ۱۱ ب ۱۱ ج ٤

ای سرو قد دمی سوی بستان گذار کن — گلگشت باغ و تهنیتِ نوبهار کن

در سبزهای نازک و در سایهای نغز — مالی برای خوردن می اختیار کن

وز جام لاله نرگس مخمور خویش را — در یک دو دور داروی دفع خمار کن

ور رای صید و رغبت نخچیر می کنی — شیرافکنان بدیدهٔ آهو شکار کن

یکشب از آن دو گیسوی مشکین صد گره — دو صبح زآن دو عارض گلگون چهار کن ۴۲۳۰

وآن زلف و خط که سنبل و سیرست بر سمن — دربانِ[1] باغ خلد ز طاؤس و مار کن

ای صد هزار دیده فدا یک[2] لقات را — بنشین دمی و یکدلِ ما صد هزار کن

وز[3] جامِ لب که آب حیاتست تشنه را — جانی ببخش و نامِ نکو یادگار کن

در مجلسی که بر رخِ یاران همی کنی — یک روز در طفیل مرا نیز یار کن

در زر طلب کنی بدل صد هزار کن — از من بمدح شاه جهان اختصار کن

شاهنشهِ جهان که ز خاکِ جناب او — سازد سپهر تاج سزاوار آفتاب

بنده ۵ — ا ۱۰ ب ۱۰ ج ٤ عرفات ۲

ما دل ز راه و رسم جهان بر[4] گرفته ایم — ما رسم ترک[5] و راه قلندر گرفته ایم

آیین[6] نام و ننگ بیکسو نهاده ایم — اوصاف[7] مدح و قدح برابر گرفته ایم

در چار سوی سوقِ خرابات با بتان[8] — در میکده نشسته و ساغر گرفته ایم

هر جرعه ایکه ریخته[9] خوبان بروی خاک — ما[10] از زمین بچشم و دهان بر گرفته ایم ۴۲۴۰

۱- ا: کذا؛ ب: در باغ خلد ۲- ا: (ناخوانا)؛ ب: دیده فذر یک لقات را؛ ج: فدا یک نقاب را ۳- ا، ج: کذا؛ ب: واز ٤- ا، ب، ج: کذا؛ عرفات: ماگرفته ایم ۵- ا، ج، عرفات: کذا؛ ب: ترک راه ۶- ا، ب: کذا؛ ج: آیین و نام و ننگ ۷- ا: کذا؛ ب: واوصاف مدح وقدح؛ ج: اوصاف و مدح وقدح ۸- ا: (ناخوانا)؛ ب: باسان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹- ا، ب: کذا؛ عرفات: ریخت زخوبان ۱۰- ا، ب: کذا؛ عرفات: تا

حشمت زنامجوی که رفتست موی سر | ازبس سبوی باده که برسر گرفته ایم
مارا بدست مملکت هفت کشورست | زآن مدتی که دامن دلبر گرفته ایم
کز روی موی دوست سلیمان صفت بچنگ | دیو و پری زبون و مسخّر گرفته ایم
وزنای مطربان و دهل های غازیان | بر فوج غم هزار هزار لشکر گرفته ایم
با این همه اگر بتوان بهر دفع غم | ساغر بنام شاه مظفر گرفته ایم
فیروزشه که پایهٔ تخت بلند اوست[1] | بر تارک سپهر چو انوار آفتاب

بند ۶   ا ۱۱ ب ۱۱

شاهی که تا قدم بسر کیان نهاد | آیین عدل و رسم سخا در جهان نهاد
در چشم ملک سرمهٔ فتح و ظفر کشید | در گوش دهر مژدهٔ امن و امان نهاد
آن خسروی که بر سر میدان صفدری | تا پای در رکاب و کفش در عنان نهاد
از تیغ هفت کشور روی زمین گرفت | وز قدر[2] پای بر سر هفت آسمان نهاد   ۴۲۵۰
یک ذره جود[3] دست فلک هر ذخیره ای | کاندر هزار قرن بدریا و کان نهاد
یکروزه رزم اوست جهان هر عجایبی[4] | کاین چنگ در دفائن دور زمان نهاد
اختر[5] سعادتی که ز شاهان نهفته داشت | با طالع مبارک او در میان نهاد
تقدیر تابشی که نداد[6] آفتاب را | در تیغ[7] این سکندر صاحبقران نهاد
خلقش هزار گونه بدایع زباغ خلد | در جیب داستین گل و گلستان نهاد
گردون طراز[8] جاه و جهان سکهٔ جلال | بر نام نیک این شه کشورستان نهاد

شاهی که اشک دیدهٔ اعداش می برد
هر صبح رنگ خنجر خونبار آفتاب

۱- ا ب: کذا؛ ج: بلنداد   ۲- ا: کذا؛ ب: دراز   ۳- ا: روزه؛ ب: کذا   ۴- ا: کذا؛ ب: عجایبی   ۵- ا، ب: آخر؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۶- ا: بداد؛ ب: کذا   ۷- ا: کذا؛ ب: آن   ۸- ا: کذا؛ ب: هزار جاه

بند ۷ ا ۱۱ ب ۱۱

آن خسروی که نورِ ازل در جبینِ اوست   فرِّ خدا و فالِ سعادت قرینِ اوست
دانش انیس او و عدالت جلیسِ اوست   دولت قرینِ او و شرف همنشینِ اوست
خورشید و ماه پرتوِ رای منیر[1] او   بر جبیں و زهره تابشِ تاج و نگینِ[2] اوست ٤٢٦٠
چشمِ فلک بپاس و دهانِ ملک ببوس[3]   بر خاکِ آستان و سرِ آستینِ اوست
هر فتح و نصرتی که در اطرافِ عالمست   از پرِ توِ سعادت و فرِّ جبینِ اوست
هر بخت و دولتی که در اجرامِ انجمست   از نورِ روی روشن و رای متینِ[4] اوست
حرزِ روانِ ملکِ زمین[5] انقیادِ او   وردِ زبانِ خلقِ[6] جهان آفرینِ اوست
هر ملکتی که در همه آفاق خوشتر[7]ست   از مژدهٔ[8] یمینهٔ فتحِ مبینِ[9] اوست
لطفش معینِ خلقِ خدا بیست در جهان   لطفِ خدا و[10] خلقِ جهان هم معینِ اوست
هر سیرتی که از همه اوصاف بهترست   آن سیرتِ ستوده و خلقِ گزینِ[11] اوست
آن خسروی که گردِ سمِ مرکبانِ[12] اوست   کحلِ شرف پذیرِ بدیدارِ[13] آفتاب

بند ۸ ا ۱۱ ب ۱۱

ای خسروی که خلد جنابِ جلالِ[14] تست   عالم غلامِ درگهِ دریا نوالِ تست
تاریخِ دهر و نادرهٔ دورِ روزگار   وصفِ بدیعِ[15] ذاتِ عدیم المثالِ تست ٤٢٧٠

۱- ا، ب: منیر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲- ا: کذا؛ ب: تاج نگین ۳- ا: چشم ملک بپاس و دهان ملک ببوس؛ ب: بپاس و دهان ملک ببوس؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴- ا: رای متین؛ ب: کذا ۵- ا: ملک و زمین؛ ب: کذا ۶- ا: ورد زبان و خلق جهان آفرین اوست؛ ب: ورد زبان خلق جهان هم معین اوست؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷- ا: خوشتر؛ ب: کذا ۸- ا: کذا؛ ب: آن ۹- ا، ب: فتح جبین؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰- ا: لطف خدای و خلق؛ ب: لطف خدای خلق ۱۱- ا: گزین؛ ب: کذا ۱۲- ا: مرکبان؛ ب: کذا ۱۳- ا: پذیرد دیدار آفتاب؛ ب: بدیدن دیدار آفتاب ۱۴- ا: کذا؛ ب: حلال ۱۵- ا: کذا؛ ب: وصف بدیع و ذات.

جمشید عصر جبهه میمون لقای تو — خورشید ملک طلعت فرخنده فال تست
اجرام چرخ لشکر جد و جهاد تو — واعلام صبح رایت جاه و جلال تست
گردون ستاده[1] بر سر یک پای روز و شب — در انقیاد حکم تو و امتثال تست
طوبی صفت بر اوج سموات سر کشید — هر شاخ کان بگلشن دولت نهال تست
محو فساد سیرت نیکو نهاد تو — عفو گناه عادت میمون خصال تست
آن نوشداروی که دهد عمر جاودان[2] — آب حیات نطق مسیحا مثال تست
وآن زهر جانستان که کند سنگ ریزریز — تف سموم قهر جهنم سگال[3] تست
نقصان همی کنی سر موئی ز فیض فضل[4] — این هم چو بنگرند[5] یکی از کمال تست
ای سروری که آتش شمشیر و تیر تو — بی آب کرد تیغ گهر بار آفتاب

بند ۹ — ۷۱ ب ۱۱ ادات ۱

ای دولت تو داور دادار روزگار — وی راست کرده دولت تو کار روزگار — ۴۲۸۰
ننشسته[6] بر سریر سلاطین بسان تو — شاهی سزای تخت و سزادار روزگار
نادیده روزگار جهان داوری چو تو — ای داور جهان و جهاندار روزگار
تا چرخ آب رنگ برین خاک دائرست — سروی نرست چون تو بگلزار روزگار
لشکر کشی و قلعه گشائی تراست ختم — ای سرور زمانه و صفدار روزگار
هستی برزم رستم دستان مملکت — هستی بعزم حیدر کرار روزگار
روزی[7] که برکشی[8] بتوند نبرد تنگ — بر توسنی چو ابلق دوار روزگار
درخاک افکنی همه اجرام آسمان — برباد بر دهی همه آثار روزگار

۱-۱: ستاده ..... روز و شب؛ ب: ستاره بر سر یکبای روز و شب ۲-۱: عطر جاودان؛ ب: کذا ۳-۱، ب: سکال ۴-۱: فیض فضل ۵-۱: بنگر بدیلی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶-۱: نبشسه... سان تو؛ ب: بنشسته... نشان تو؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷- این بیت در "اداة الفضلا" برای معنی توند شاهد آورده شده است ۸-۱: برکشاسی نوید ار تنگ؛ ب: برکسی مومدان ونک.

گردست کند پای تو دیدار اختران — گردست تیز تیغ تو بازار روزگار

ای دور دولتت شرف روزگارها — تاریخ شد مخالت درا دوار روزگار

فرخ شهنشهی که فروغ ضمیر تست — ![1]................ آفتاب ٤٢٩٠

بند ۱۰ — ب ۱۱

شاها در تو دولت و دین را پناه باد — حصن حصینت عصمت و عون اله باد

شاهان عصر را بزمین بوس آستانت — در آب و خاک زیور زرین کلاه باد

هر بندهٔ کمینهٔ درگاه دولتت — جمشید در سپاه و فریدون بجاه باد

گرد سم سپاه جهانگیر جانفزات — تاج شرف تبارک خورشید و ماه باد

سرهای دشمنانت چو اجرام اختران — آویزهای[2] کنگرهٔ بارگاه باد

هر دل که در هوای تو باغ بهشت نیست — رویش بدود آتش دوزخ سیاه باد

از شرق تا بغرب ز ماهیت تا بماه — سرحد ملک و عرصهٔ دور سپاه باد

باج خطا و چین خورش های پیلهات[3] — محصول روم و ری علف پایگاه باد

بدخواه رو سیاه بجنت جوان تو — دربان پیر[4] مدرسه و خانقاه باد

عالم درین دعاست شب و روز کای اله — تا عالمست نوبت فیروزشاه باد ٤٣٠٠

جاوید زی بدولت و شادی و خرمی — تا هست سیر انجم و ادوار آفتاب

ترکیب بند ۷ — بند اول — ب ۱۰ — در مدح سلطان فیروزشاه

روی[5] از پرده می نماید صبح — پرده از روی می گشاید صبح

بانگ زهره و می زهرا — مست و خندان همی براید صبح

۱-۱: این مصرع در "ا" نیست و در "ب" بغلط "کرکرم راست کردگار جهان" نوشته شده است؛ اینجا در آخر "آفتاب" باید نوشت ۲-ب: آوازهای؛ متن تصحیح قیاسی ۳-ب: پیلجات؛ تصحیح قیاسی: کذا ٤-ب: دربان سر مدرسه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵-ب: روزی از؛ متن تصحیح قیاسی

صبح با جامِ می همی آید	زانکه با جام می بیاید صبح
نفسی جام جانفزا برگیر	کز نفس جان همی فزاید صبح
غم ز سینه رود که از دل شب	زنگِ ظلمت همی زُداید صبح
صحبت صبح را غنیمت دان	که دمی بیش می نپاید صبح
دانم اندر نشاط موسمِ عید	سوی میدان همی گراید صبح
کز سر نوکِ نیزهٔ خورشید	حلقهٔ ماه می رباید صبح
دم مشکین همی زند گوئی	مدحتِ شاه می سراید صبح ۳۱۰
شاه آفاق و شهریار جهان	که کرم راست کردگار جهان

بند ۲ — ب ۱۱ ج ٤

صبح شد پر دلها بر اندازید	بزم را نقش دیگر اندازید
صحن آرامگاه بستان را	از گل و لاله بستر اندازید
وآب یاقوت رنگ رخشان را	در بلورینه ساغر اندازید
دامن ساقیان[1] فروچینید	بر قدح شاهدان بر اندازید
نقل را زان لب[2] و دهان در کام	پسته[3] ریزید و شکر اندازید
از گلِ نو سبوی زرّین را	در گلو طوق گوهر اندازید
وز دم مطربان شیرین صوت[4]	شور در هفت کشور اندازید
نخلها را چو دلبران بهشت	پای در حوضِ کوثر اندازید
مرغِ بنوره را چو اهلِ هوا	در دلِ آتش اندر اندازید ۳۲۰
دیده و دل برسم ریختنی	بر در شاه صفدر اندازید
پادشاهی که از میامن اوست	عزّ اسلام و افتخار جهان

۱- ب: کذا؛ ج: ساقیا فروچینید ۲- ب: کذا ۳- ب: بسته ٤- اضافهٔ قیاسی. صورت در ب، ج نیست

بند۲ ب ۱۱ ج ۳

بوی گل مشکناب را ماند | میٔ گلگون گلاب را ماند
دیده بیدار دار در عشرت[1] | که جهان جمله خواب را ماند
دل بهی ده که بی می و معشوق | زندگانی عذاب را ماند
دف زن ماه روی ناهیدست | که رخش آفتاب را ماند
پای زن بلبلست بر دهنش | پای نول غراب را ماند
چنگ پیر بیت گنگ کز تارش | جوی میگون خضاب را ماند
ناله ها آتشی[2] تیز ست | که برد[3] دل کباب را ماند
اضطراب بنان بربط زن | عقدهای حساب را ماند
پشت کوز کمانچه تر ورس (کذا)[4] | شکل قوس سحاب را ماند
صوت قوال در جهانگیری | صیت مالک رقاب را ماند
خسرو بحر و بر که سیف و سنانش | ضامن انداز قضا و کار جهان

۴۳۳۰

بند۴ عرفات۳ ب ۱۱ ج ۷ مجمع ۴

دل ز مهر[5] زمانه بر دارید | رخت ازین کارخانه بردارید
هرگز از دهر کس نیاساید | این امید از بطانه[6] بردارید
ملک بی نام و بی نشانی را | همچو عنقا نشانه بردارید
مرغ جان در هوای پروازست[7] | دل ازین آشیانه بردارید
کشت دنیا درون دام بلاست | من نخواهم که دانه بردارید

۱- ب: کذا؛ ج: عسرت ۲- ب: نالهای آتشی تیرست؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳- ب: کربرق؛ تصحیح قیاسی: کذا
۴- ب: کذا ۵- ب، ج، مجمع: کذا؛ عرفات ۶- ب، ج: کذا؛ عرفات، مجمع: زمانه
۷- ب: کذا؛ ج: پردار.

جرعهٔ دُردِ درد در نوشید — نام و ننگ از میانه بردارید

بکی[1] جام جانفزا از دل — اندهِ جاودانه بردارید ۴۳۴۰

سرمهٔ عقل را ز میخانه — خاک از آستانه بردارید

دلِ مردان خزانهٔ گهرست — گنجها زین خزانه بردارید

وز مقالاتِ من بمجلسِ شاه — این غزل با ترانه بردارید

شاه فیروز شه که از رونق — حضرت اوست نوبهارِ جهان

بنده ۶۱ ب ۱۱ ج ۶

ای مرا از مهر دوستانی[2] ده — وز[3] لبم جامِ ارغوانی ده

مُردم از تشنگی، بآبِ حیات — مرده را باز زندگانی ده

ساغرم[4] آشکار برکف نه — نقلم از بوسهٔ نهانی ده

جانِ من تازه کن بآغوشی — پیرِ فرسوده را جوانی ده

روی زرد مرا بمیگون لعل — رنگ دیبای خسروانی ده

وز[5] زمین بوس خود گدائی را — بخت و[6] تائیدِ آسمانی ده ۴۳۵۰

کشتهٔ[7] خویش را ز وعدهٔ وصل — مژدهٔ ملکِ جاودانی ده

بی دلی را بپرسشِ نفسی — دولت و جاه و کامرانی ده

کامِ دل ار نبخشی از دهنم — زآن لبم وعدهٔ زبانی ده

چشم خونریز را چو خنجر شاه — فرِ شغل جهانستانی ده

آن جهانداوری که همتایش

نافریدست کردگارِ جهان

۱- ب: همگی؛ ج: بکی ۲- ب: دوستانی؛ ج: دوستکانی ۳- ب: واز؛ ج: وز

۴- ب: ساغر؛ ج: ساغرم ۵- ا: وزرمین لوس؛ ب: کذا؛ ج: درزمین بوس ۶- ا، ب: کذا؛ ج: بخت تائید ۷- ا، ب: کذا؛ ج: کشتهٔ دتیغ را.

بند ۶ — ا ۱۱ ب ۱۱

بادشاهی که عاطفت فنِ اوست ... دانش و دین و داد دیدنِ اوست

حافظِ ملک و حارسِ ملت ... بخت بیدار و رای روشن اوست

دوزخِ گبر و جنتِ مؤمن ... برق شمشیر و ابر جوشن اوست

تاج زرّین آسمان بلند ... نعل سمّ سمندِ توسنِ اوست

گنج زرهای هفت کشور را ... نوکِ نیزه کلیدِ آهنِ اوست ۴۳۶۰

موسوی معجز است صدر و سریر[۱] ... طور سینا و[۲] وادی ایمنِ اوست

عیسوی نعمتست و خوانِ بهشت ... بزمِ بستان سرای گلشن اوست

همت اوست آن سرافرازی ... کز ورای سپهر مسکن اوست

قدرِ والاش دارد آن خلعت ... کرگریبانِ صبح دامنِ اوست

دوستانش قرینِ اقبال اند ... وای برمدبری که دشمن اوست

تاجداری که بخت روزافزونش ... تازه کردست روزگار جهان

بند ۷ — ا ۱۱ ب ۱۱

خسروی کز ظفر لوا دارد ... وز شرف قدرتِ[۳] قضا دارد

وآنکه[۴] از حد ماه تا ماهی ... مملکت دادهٔ خدا دارد

روی از روشنیٔ[۵] دست کلیم ... خوی از بوی مصطفا دارد

وانچه باید ز فرّ[۶] و دانش و جاه ... همه بی حد و منتها دارد ۴۳۷۰

دل همه روز در کم آزاری ... دست پیوسته در سخا دارد

لاجرم در دوامِ دولتِ او ... انس و جان دست در دعا دارد

۱-ا: وصدر سریر؛ ب: کذا ۲-ا: کذا؛ ب: طور سینا وردی ایمن ۳-ا: وز..... قدرت قضا؛ ب: واز..... قدرت قضا ۴-ا، ب: دانک؛ تصحیح قیاسی: وانکه ۵-ا، ب: کذا ۶-ا: کذا؛ ب: فر دانش

آنچه او دارد از جلالت و جاه | مهر کی داشت و مه کجا دارد
آن جهان داوری که می خواهد | کز حوادث جهان جدا[1] دارد
یاد او نوشدار وی جانهاست | نظرش طبع کیمیا دارد
فضل او بر جهان چندانست | کی غمی بر دلی روا دارد
آن فلک رتبتی که خاک درش | کرده کحل بصر کبار جهان

بند ۸ ||| ب ||

صفدرا سر حق ارادت تست | بحر و کان فضله افادت تست
همه اوصاف نیک سیرت تو | همه اخلاق خوب عادت تست
رونق ملک و راحت ملت | همه از پرتو سعادت تست ۴۳۸۰
عالم آسوده از عدالت تو | دین فروزنده از زهادت[2] تست
عدل ساعت به از عبادت عمر | عدل تو عمرها عبادت تست
چرخ و انجم همان کند شب و روز | که در اندیشهٔ ارادت تست
نو مهی را که نیست بیم محاق | بخت هر روز بر زیادت تست
در نظام[3] مصالح جمهور | چرخ محتاج استفادت تست
زنده ای کز قتیل[4] امواتست | خصم رنجور بی عیادت تست
مرده ای را که حشر[5] ممکن نیست | کشتهٔ تیغ بی شهادت تست
خسروا کرده در جهانداریت | در تواریخ یادگار جهان

بند ۹ ||| ب ||

ای جهان بنده آستان ترا | ریزه چین نه سپهر خوان ترا

۱-۱: کذا؛ ب: جلا ۲-۱: زهادت؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-۱: نظام؛ ب: کذا ۴-۱، ب: کز قتیل؛ متن تصحیح قیاسی. ۵-۱، ب: مرده را؛ تصحیح قیاسی: کذا

افسر فرق فرقدان کرده	زحل آن مسند کیان ترا	۴۳۹۰
سرمهٔ چشم اختران خوانده	مشتری خاک آستان ترا	
شمع دین گفته شعلهٔ مریخ	نیزهٔ آتشین زبان ترا	
آب الماس برنهاده لقب	مهر تیغ جهانستان ترا	
ابر دریا نوال کرده خطاب	زهره دست گهرفشان ترا	
ناوک[1] چشم دشمنان دیده	تیر کلک محاسبان ترا	
ابروی[2] چهرهٔ ظفر گفته	ماه نو صورت کمان ترا	
عالم پیر آرزو کرده	خدمت دولت جوان ترا	
ورد خود ساخته جمیع انام	شکر جود و دعای جان ترا	
مهدیٔ عالمی که از در تست	رونق ملک و اعتبار جهان	

بند ۱۰ ا ۱۱ ب ۱۱

شهریارا جهان بکام تو باد	انس و جان بنده و غلام تو باد	۴۴۰۰
خطبه و سکه و طراز و نگین	در همه ملک ها بنام تو باد	
سبز خنگ سپهر و ابلق دهر	با همه توسنیش رام تو باد	
هشت باغ بهشت مجلس تو[3]	چار جوی جنان بکام تو باد	
حلقهٔ گوش آسمان بلند	نعل شبدیز خوش خرام تو باد	
سرمهٔ چشم آفتاب منیر	گرد میدان مشک فام تو باد	
غرّهٔ عید و طرّهٔ شب قدر	روی گیسوی صبح و شام تو باد	
معدن عیش و منبع دولت	مجلس خاص و بار عام تو باد	
هر که سرمست مهر جام[4] تو نیست	خون او شربت حسام تو باد	

---

۲۰۰ - این اشعار در «ب» برعکس ترتیب «ا» هستند ۲-ا: کذا؛ ب: تست ۴-ا: کذا؛ ب: سرمست جام مهر تو

ملت[1] وملک را بقا و دوام　　از بقای تو و دوام تو باد
بادیارت خدای عزّ و جلّ　　کردل و دست تست یار جهان　　٤٤١٠

ترکیب بند ۸　　بند اول　　ا ۱۱ ب ۱۱　　در مدح فیروز شاه

صبحدم کز[2] کوه مشرق سر برآورد آفتاب　　کوهی از کافور بر عنبر برآورد آفتاب
آسمان گوئی بهشتی شد که بر بالای او　　خانۀ خرم ز خشت زر برآورد آفتاب
یا مگر در سبزه زار جنت از آب حیات　　چشمۀ تابنده چون کوثر برآورد آفتاب
جام فرعونی طلب کن کز ید بیضای صبح　　معجز[3] موسیٰ پیغامبر برآورد آفتاب
زلف عشرت شانه ده کائینۀ گیتی[4] نما　　برلب دریا چو اسکندر برآورد آفتاب
شرط صحبت آنکه نه صهبا برای ساغری[5]　　زانکه از زر[6] و طلا ساغر برآورد آفتاب
بر جمال دوستان بر دست کن جام می چو ماه　　کز برای دشمنان خنجر برآورد آفتاب
نوبتی[7] سنجی و دہل بر سنجری نوبت گرفت　　کز سپهر اعلام چون سنجر برآورد آفتاب
نی غلط گفتم که بهر خطبۀ شاهی برسم　　زیر محراب فلک منبر برآورد آفتاب
آسمان مکنت شہنشاہی که ظل رایتش　　از مه منجوق[8] بر کشور برآورد آفتاب　　٤٤٢٠
بادشاه بحر و بر سلطان دین فیروز شاه　　خضر عهد و خسرو روی زمین فیروز شاه

بند ۲　　ا ۱۱ ب ۱۱ ج ٤

وقت صبحست[9] ای عزیزان عزم بیداری کنید　　جان غمگین را بجام باده غمخواری کنید
عشرت آزادیست از غمها در آزادی شوید[10]　　غم گرفتاریست ترک این گرفتاری کنید
هوشیاری گر همه اندوه و مستی بی غمیست　　مستی اولیٰ تر از آن باشد که هشیاری کنید

۱-ا: ملل وملک؛ ب: ملک وملک؛ متن تصحیح قیاسی　۲-ا: کرکوه؛ ب: کذا　۳-ا: مجز؛ ب: کذا　٤-ا: کائینۀ کستی کای؛ ب: کذا　۵-ا: برای ساعری؛ ب: کذا　۶-ا: ازرر طلا؛ تصحیح قیاسی: کذا　۷-ا: کذا؛ ب: نوبی
۸-ا: منحوق؛ ب: مسجوق؛ تصحیح قیاسی: کذا　۹-ا: کذا؛ ب: صحبت　۱۰-ا، ب: کذا؛ ج: شوند

عقل اگر دیوانه شد، زآن می نمی نوشد ورا   هم بجام تلخ می داروی بیماری کنید

زرد میدا زکیسه وکاسی زصهبا درکشید   جان دهید از دست[1] وجانان را خریداری کنید

با جفاکاران جفا بهتر ولیک ای دوستان   تا قیامت با وفا داران وفاداری کنید

جلوهٔ می را که مشاطست ساقی بجنت جام (کذا)   از نثار نغمهٔ شیرین شکرباری کنید

بربط اندر زخمه درماندست قولی در دهید   در حق درمانده ای از یک سخن یاری کنید

حشمت اندر مجلس مستان نمی[2] آید نکو   هان سبک روحی و چالاکی و عیاری کنید   ۴۴۳۰

جان اگر در جلوهٔ طاوس خواهید از خوشی   همچو طوطی از نثار شه شکر خواری کنید

شهریار ملک وملت پادشاه انس وجان   کاستان اوست چون کعبه پناه انس وجان

بند ۳   ا ۱۱   ب ۱۱   ج ۵

ساقیا می ده که می ذوق دگر دارد همی   بیخبر باشد زمی آن کو خبر دارد همی

زآن میِ مشکین که گوئی جام جان افزای او   لون ولذت از گل وشهد وشکر دارد همی

در چنین موسم که باد صبح وبستان بهار   آستین پر مشک ودامن پر گهر دارد همی

خرم[3] آن مستی که می در دست وماهی[4] در کنار   مطربی در پیش و باغی در نظر دارد همی

مرغ اندر باب زن کردست ونانی در تنور   میوه اندر نقلدان از خشک وتر دارد همی

چشم بر دیدار یار وسبزه وآب روان   گوش بر نائ وصوت[5] سیمبر دارد همی

بامدادان چو برآرد بانگ زیور از گلو   طایری کو تاج یاقوتین[6] بسر دارد همی

می طلب کن از کله[7] داری که بر زرین قبا   جعد او مشکین کمندی[8] تا کمر دارد همی   ۴۴۴۰

سرو بالا ماه رخساری که زلف عنبرینش   در دلستانی بهر موئ هنر دارد همی

۱- ا، ب: کذا؛ ج: رست   ۲- ا: می اندملوماب؛ ج: کذا   ۳- ا: کذا؛ ب: خورم   ۴- ا، ب: ماهی؛ ج: یاری   ۵- ا: گوش برنامی دنی وصوت اسمر؛ ب: گوس برنای نی وصوت سمر؛ تصحیح قیاسی: کذا

۶- ا، ب: کذا؛ ج: یا قوتی   ۷- ا، ب: ازکله داری که بر زرین قبا؛ ج: ازکله داری که از زرین قبا.

۸- ا، ج: کذا؛ ب: کمند تا کمر

آنکه چشم شوخ او گوئی بدست غمزه‌ها   خنجر خون ریز شاه بجرو بر دارد همی

پشتوان دین و دولت بادشاه شرق و غرب   آفتاب مملکت فرمانروای شرق و غرب

بند ٤   ا ۱۰   ب ۱۰ ج ٢

هر سحر کین بوی خلد از باد[1] می آید مرا   دل ز یاد دوست در فریاد می آید مرا

گر بدانی چیست، هر جا بنگرم با هم دو دوست[2]   در شبی بودم بر شش آن یاد می آید مرا

هفت و نه کرد است این حور بهشتی و ز غمش[3]   هفت دوزخ بر دلم هفتاد می آید مرا

زلف و خالش تا[4] چو دام و دانه باشد، مرغ روح   کی ز بند عشق او آزاد می آید مرا

شادی و غم نزد من یکسانست تا دانسته ام   کین همه غم زان[5] بت نوشاد می آید مرا

صید اوگشتم ز نادانی ولیکن این زمان   یاد از آن پندی که داد استاد می آید مرا

هر غمی کز وی بجان می آیدم[6] چون بهر اوست   دل ز شادی در مبارکباد می آید مرا   ٤٧٥٠

من همه عمر از پی خوبان خرابی دیده ام   این نه رنج اکنونست کز بنیاد می آید مرا

بارها می خواهم از وی پیش شه نالش کنم   باز شرم از روی آن بیداد می آید مرا

کیقباد هفت کشور اردوان بحر و بر   کامد[7] از داد و دهش نوشیروان بحرو بر

بند ٥   ا ۱۱   ب ۱۱

این چه شادیست و طرب کامد در جهان آورده اند   وآن چه دار الست[8] کز دور زمان آورده اند

ابرها بر آسمان همچون زمینی برده اند   سبزها اندر زمین چون آسمان آورده اند

بوستانرا کز زر و زیور بهشتی خانه ایست   نسخه ای گوئی که از دار الجنان آورده اند

۱-ا: کذا؛ ج: یاد می آید   ۲-ا: کذا؛ ب: برجا بنگرم ماهم دو دوست؛ ج: هر که بنگرم با هم دو دوست
۳-ا: این حور بهشتی درغمش؛ تصحیح قیاسی: کذا   ٤-ا: ماجو؛ ب: کذا   ٥-ا: کذا؛ ب: غم کان سر توشاد
٦-ا: کز وی کان می آدم حون بهر اوست؛ ب: بجان اند؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۷-ا: کاملان داد و دهش
۸-ا: کذا؛ ب: دار الست.

سلسبیل و کوثر از کارش[1] صراحی کرده اند — حلهٔ حور[2] از برای این بتان آورده اند

ساقیان مست نرگس چو بنفشه خدمتی — پیش مستان از سر مستی[3] روان آورده اند

زانکه اندر ساغری[4] همچون زمرد سبز رنگ — گوهر گلگون می چون ارغوان آورده اند

نقل مجلس را چو آدم میوهٔ باغ بهشت — نزل را همچون مسیح از خلد خوان آورده اند ۴۴۶۰

شاهدان را از فراش سنبل و سوری[5] و گل — عنبر و کافور و مشک و زعفران آورده اند

میگساران آنچنان خوشدل که انگاری بدست — از می و جام زرش دریا و کان آورده اند

ماهرویان آنچنان خرم که پنداری جبین — بر جناب حضرت شاه جهان آورده اند

خسرو میدان و[6] مجلس نوذر تاج و نگین — کز رخ و دستانش نازد گوهر[7] تاج نگین

بند ۶ — ا ا ب ا ا

آن شهنشاهی که شمع ماه میمون رای اوست — و آفتاب دین و دولت روی ملک آرای اوست

سجده گاه چرخ و انجم قبله گاه انس و جان — مسند کیوان جلال و تخت فرقد سای اوست

غرّةُ[8] الوجهِ ممالك درّة التّاجِ ملوك — طلعتِ عالم فروز درایتِ[9] والای اوست

از ثری[10] تا در ثریا و زسها تا در سهیل — عرصهٔ ملک و مقام جیش[11] جانفرسای اوست

......قصر گردون قدر هفت اقلیم دهر — بی[12] مکاس مشتری یک ذرّه خاکِ پای اوست

موسی عهدست و در[13] اعجاز هیبت گستری — نیزه[14] و شمشیر ثعبان و ید بیضای اوست ۴۴۷۰

عیسی ملکست و در برهان مردم پروری — نغمهٔ[15] جانبخش بخششهای جان افزای اوست

۱-ا: کوثر ارکارش؛ ب: کوسر ارکارش ۲-ا: کذا حله حورا از برای این بتان؛ ب: حله حور از برای دمن سان
۳-ا: کذا؛ ب: از سر و روان ۴-ا: زانکه اندر ساغر همچون؛ ب: ز انک اندر ساغری ۵-ا: سوری کل؛ ب: کذا
۶-ا، ب: میدان مجلس نورد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-ا: کذا؛ ب: گوهر و تاج نگین ۸-ا: غرة الوجه......
درة التاج؛ ب: کذا ۹-ا: عالم فروز درایت؛ ب: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: از برای تا در ثریا داز
۱۱-ا: جیش جان فرسای؛ ب: کذا ۱۲-ا: بی مکانش؛ ب: بی مکاس ۱۳-ا: کذا؛ ب: عهدست در
اعجاز هیبت گستری ۱۴-ا: نیزه؛ ب: کذا ۱۵-ا: نغمهٔ جان بخش بخششهاء جهان افزای. ب: کذا

جانزا برقی که برّد کوهِ آهن[1] را دو نیم — خنجرِ خونریزِ دد[2] انگیزِ آتش زای اوست
آهنین ابری که بارد زو همه بارانِ خون — لشکر جرّار جان او[3] بار زهر اندای اوست
افسرِ اقبال و بخت[4] آراسته از فرّ جیش — کسوت جاه و جلالش چیست[5] بر بالای اوست
مصطفیٰ مانند سلطانی علی سیرت شهی — کآسمان نادیده مانندش ولی سیرت شهی

بند ۷ — اا ب اا

آن جهانداری که چون باری بمنظر می دهد — تاجِ زرّینش فروغ ماه و اختر می دهد
آنکه تیغش در نبرد[6] و آنکه دستش در نوال — هفت گردون می گشاید هفت کشور می دهد
آنکه گرد راه نعل مرکبش در فرّ و فال — طعنه بر تخت جم و تاج سکندر می دهد
آنکه بادِ رخشِ او گرد از عدو بر می کند — آنکه آب تیغ او آتش بکافر می دهد
آنکه رمحش هوش چون ثعبان موسیٰ می برد — وانکه نطقش[7] جان چون عیسی پیمبر می دهد ۴۴۸۰
سر مرا از گرد سپاهش سعد اصغر می کشد — بوسه بر خاک جنابش سعد اکبر[8] می دهد
حضرتش را آن[9] لقب روح مجسّم می کند — طلعتش را این[10] نشان عقل مصوّر می دهد
در جهانگیری و زرگیری چو صبح صادق[11] اوست — لاجرم بر کف سپهرش جام و خنجر می دهد
هفت دوزخ قهر او در نوک رمحش[12] میزند — هفت دریا جود او در بزم[13] ساغر می دهد
خلق یک گنجِ زر از زوی گرد ناورده هنوز — کز در و لعل و گهر صد گنج دیگر می دهد
خسرو گیتی ستان و داور دوران پناه — آنکه دارد بر در او انجم[14] و گیهان پناه

۱-ا: کذا؛ ب: کهن ۲-ا: خنجر خون ریز دد دا اکیر؛ ب: کذا ۳-ا: لشکر دارجان اوبار دهر اندای؛ ب: لشکر جران جان اوبار دیرا ابدای؛ تصحیح: کذا ۴-ا: افسر واقبال وتخت آراسته ارد وحشی؛ ب: افسر اقبال وتخت آراسته ارد وحشش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵-ا: چیت سربالای؛ ب: کسوت وجاه وجلالس چیت سربالای؛ تصحیح کذا ۶-ا: کذا؛ ب: نورد ۷-ا: نطقش؛ ب: نطقش ۸-ا: کذا؛ ب: سعد اصغر ۹-ا: حضرتش دائم لقب؛ ب: حضرتش راان لقت؛ تصحیح: کذا ۱۰-ا: کذا؛ ب: آن ۱۱-ا: کذا؛ ب: چو صادقست ۱۲-ا: کذا؛ ب: نول رمحس ۱۳-ا: کذا؛ ب: در سم میدهد ۱۴-ا، ب: احم وکیهان؛ تصحیح قیاسی: کذا

بند ۸ ا ۱۱ ب ۱۱

ای خداوند جهانداور که یزدان یارِ تست — ملک را فالِ همایون بهجتِ بیدارِ تست

زردهی و درفشانی عادت و رسم سخات — مملکت‌آرائی و کشورگشائی کارِ تست

پاسبان ملک و ملت دیدبان[1] عقل و شرع — دیدهٔ بخت بلند و دولتِ[2] بیدارِ تست

نوشداروی دل مجروح و جان ممتحن — خاک درگاه عبیرآمیز[3] عنبربارِ تست ۴۴۹۰

خسروان را گوهر رخشنده برزرّین[4] کلاه — گرد میدانِ جهان[5] پیمای صحن بارِ تست

کیمیای عقل و گنج دانش و کانِ هنر — خاطر خورشید نور و گوهر[6] گفتارِ تست

برق در تاپاک و سوز از هیبتِ شمشیر[7] تو — بحر در جوش و فغان از بخشش[8] بسیارِ تست

مُحیی آثار میرانِ عرب اوصافِ تو — ناسخ تاریخ شاهانِ عجم کردارِ تست

صیت و سیمای تو می ماند بصبح و آفتاب — کین گلستان و بهشت از مطلعِ انوارِ تست

کشوری زین پرفروغ اخترمیمون لقاتِ[9] — عالمی زآن پُر[10] نسیم نافهٔ تاتارِ تست

ای شهنشاهی که سلطانِ همه عالم توئی — مصطفیٰ دیدار و موسیٰ دست و عیسیٰ دم توئی

بند ۹ ا ۱۱ ب ۱۱ ج ۲

ای جهان را دولتت از داد و دین آراسته — لطف تو چون آسمان روی زمین آراسته

نور رای و رایتت صدر و سریر افراخته — فرّ ذوی و دستِ تو تاج و نگین آراسته

زیور انصاف و عدلت نوعروس ملک را — گردن و گوش و سر و روی و جبین آراسته ۴۵۰۰

۱-ا: کذا؛ ب: دیده این عقل و شرع ۲-ا: دیدار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-ا: عبیر امیر عنبربار؛ ب: عبیرآمیز و عنبربار ۴-ا: رخشنده برزین دکلاه یا ب: کذا ۵-ا: کذا؛ ب: میدان پیمای ۶-ا، ب: خاطر خورشید و نور گوهر گفتار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-ا: تاپاک...... شمشیر کشت؛ ب: تاپاک ... شمشیر تست؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸-ا: از بخشش؛ ب: کذا ۹-ا: اختر میمون لعاب؛ ب: کشور زین پر فروغ اختر میمون لعاب ۱۰-ا: کذا؛ ب: عالم زان پر نسیم نافه.

دولت از چتر سپید و[1] رایت مشکینِ تو — روی ماه انوار د زلفِ عنبرین آراسته
سبز خنگ آسمان بر آتش سرخیِ شام — هر چه از داغت هلالی بر سرین آراسته
ابلقِ ایام را تنگ و رکاب[2] از صبح و شام — کرده دولت تا کشد بیشت[3] زرین آراسته
ابر از دست تو گیتی را چو بستانِ[4] بهار — ساعد و ساق از[5] زر و درّ ثمین آراسته
دارِ دنیا را که زندانِ مسلمان گفته اند — کردی از اسلام[6] چون خلد برین آراسته
ای بزیب و فرِ همه آرائش عالم ترا — جز تو عالم را که بود دست اینچنین آراسته
کار عالم را بعدل آرسته[7] کردی لاجرم — می کند کارِ تو ربّ العالمین آراسته
[8]سرفرازا دورِ چرخ و ملکت گیهان تراست — تخت و بخت و عیش و جیش[9] و فرّه فرمان تراست

بند ۱۰ ۱۱۱ ب ۱۱ ج ۳

خسروا اقبال تو در داوری پیوسته باد — فر تو در دین و دولت پروری پیوسته باد
ماه و انجم بر درت در بندگی جاوید باد — انس و جان بر درگهت در چاکری پیوسته باد ٤٥١٠
تاج کیوان رفعت و تخت سپهر آیات را — فرّه[10] خورشید و فال مشتری پیوسته باد
طالع بخت بلند و طلعتِ میمون تو — در مبارک فالی[11] و نیک اختری پیوسته باد
رایت مه آیت[12] و چتر معلّا قدرِ تو — روشن و تابان چو شمع خاوری پیوسته باد
چون سکندر بر سرت تاج شهنشاهی مدام — چون سلیمان در کفت انگشتری پیوسته باد
زیر مهر خاتم و زیر خط فرمانِ تو — ابر و باد و مردم و دیو[13] و پری پیوسته باد
عیش[14] و عشرت همنشین بزمگاهت جاودان — فتح و نصرت همعنان در لشکری پیوسته باد

۱-ا: کذا؛ ب: سپید رایت ۲-ا: تنک؛ ب: بیک ۳-ا: تاکشد پشت زرین؛ ب: زرین ۴-ا: ابرار دست توکیتی چو بستان و بهار؛ ب: ابرا چو کسی را چو بستان بهار ۵-ا: کذا؛ ب: ساق و زر ۶-ا: کذا؛ ب: اسلام و چون ۷-ا: کذا؛ ب: آراسته ۸-ا: سرفرازا؛ ب: سرزار ۹-ا: جیش فرّه فرمان؛ ب: جیش و فرّ و فرمان ۱۰-ا: فرّه؛ ب: فره ۱۱-ا: کذا؛ ب: مبارک فالی نیک اختری ۱۲-ا، ب: مه رایت؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-ا، ب: کذا؛ ج: دیو پری ۱۴-ا: عیش عشرت؛ ب: کذا-

دستِ حکمت بر عنان مملکت دایم قوی | پای دولت بر سریر سروری پیوسته باد
بندهٔ کمتر مطهّر را بمدح آستانت | فیض خاقانی و ذهن انوری پیوسته باد
تا بود دور زمان ای خسرو روی زمین | دولتت پاینده باد آمین ربّ العالمین

ترکیب بند ۹ بند اول ۱ ا ۱ ب ۱ در مدح ملک حسام الدین

صبح رایت برکشید آهنگ رایت برکشید | بادهٔ خورشید وش در صبحگون ساغر کشید ۴۵۲۰
نوبتی در کاسِ کوس افکند اول چاشنی[1] | کاین کوثر چاشنی یعنی بنوبت[2] درکشید
مطربان نای و دهل بر رسم غازی[3] میزنند | تا بدان نای[4] و دهل بر قلبِ غم لشکر کشید
مسندِ خورشید بر گردون بزر آراستند | مجلسِ ما هم ز دیبا در زر و زیور کشید
فرشِ گلها را که در اطرافِ مجمر کرده اند | دود عود اندر تهِ کافور گون چادر کشید
اختران از چشم بدگر ناوک اندازی کنند | ز آفتابِ باده پر خون زیرشان[5] خنجر کشید
تا نیابد فتنهٔ یاجوج غم در سینه راه | گر همین خواهید سدِّ محکمی از زر کشید
بر لبِ دریای یاقوتین که آن جوشان میست | از حصار[6] جام زرّین سدِّ اسکندر کشید
ور همی خواهید دل خرّم چو بستانِ خلیل[7] | نار نمرود از می از دست بت آزر کشید
مقدم ...[8] چون وقت جان پرور دنست | هم بیا د مقدم او جام جان پرور کشید
آن یل[9] لشکر کش و دشمن کش و کشورگشای | کوست فرخ روی و میمون رایت[10] و فرخنده رای ۴۵۳۰

بند ۲ ۱ ا ۱ ب ۱ ج ۵

ساقیا شبگیر شد شمعِ شبستانی[11] بیار | بزمِ روحانی بنا کن جام ریحانی بیار

۱-۱، ب: جاسنے؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-۱: یعنی نبوبت؛ ب: بیعنی سوس ۳-غاری ب: نمازی ۴-۱: کذا: ب: نا دو دہل ۵-۱: برخون زیرشان حجر؛ ب: برخور سرشان ۶-۱: ارحصار؛ ب: ازجدار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-۱: ول خواسم حوبستان حلیل؛ ب: کذا ۸-۱، ب: کذا ۹-۱: کذا؛ ب: آن مالی لسکرکش ۱۰-۱: کوست فرح روی زمیموں؛ ب: کوس فرخ روی میموں ۱۱-۱، ب: کذا؛ ج: شمع شبانی۔

چرخ فیروزه ز صبح آورد یاقوتی تو نیز — در زمرد گونِ انا لعلِ بدخشانی بیار

شب هنوز از کفر صادق نیست[1] در ایمان صبح — کفر او بشکن ز می[2] نور مسلمانی بیار

شیر مردانِ سپاهی را صداعیست از خمار — رومی صافی چو نادر دی سپاهانی بیار

از نبید[3] نیم جوش و پخته و خام آنچه هست — حکم حاجت نیست بر تو هر چه[4] میدانی بیار

ای که در جمع بتان خاطر پریشان مانده ای — گر دلت آباد خواهی رخ بویرانی بیار

فردی ار او لی تر و گر خواهی زنی در عقد خویش — اندر آری دختر[5] آن پیر دهقانی بیار

ور نخواهی[6] کز بتِ هندوستانی برخوری — پر درم کن کیسه و فرد[7] خراسانی بیار

مجلسِ شاهد پرستانست و مستان این مقام — زاهدان را معذرت کن کفش[8] بارانی بیار

ای مطهّر گر هوس داری که گوئی مدحتی — مدح خاقان زمان بر طرز خاقانی بیار ۴۵۷۰

آن سرافرازی که بخت او چو ماه و آفتاب — کامران و کارساز و کامگار و کامیاب

بند ۳ ا ۱۱ ب ۱۱ ج ۲

صبح مست آمد نگر[9] کانوار انداز درون — هر که می نوشد یقین[10] کاسرار انداز برون

چرخ پنداری منور[11] شد که از ذراتِ نور — دود گون کامش شرار[12] از نار انداز برون

صبح را ماند صراحی کز دم[13] مشکین خویش — آب و آتش از دهان یکبار[14] انداز برون

یا چو مرغ ساعت آمد کز سر[15] سیمینه طاس — گوئی زرین می اش از منقار انداز برون

جامِ گلگونِ درم ریز[16] از کفش نوشد کسی — کز کف[17] سیمین چو گل دینار انداز برون

۱-۱: منب؛ ب: مست؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-۱: رومی و صافی چو باور دی؛ ب: رومی و صافی چو نادر دی

۳-۱، ج: نبید؛ ب: کذا ۴-۱، ب: هر چه؛ ج: آنچه ۵-۱: دختران؛ ب: کذا ۶-۱، ب: بخواهی

۷-۱، ب: کیسه مرد خراسانی؛ ج: کذا ۸-۱، ب: نفش بارانی؛ ج: کفش را بارانی ۹-۱: کذا؛ ب: هگر

۱۰-۱: کذا؛ ب: می نوشد یقین انوار؛ ج: می کوشد یقین اسرار ۱۱-۱: کذا؛ ب: مشعید ۱۲-۱: دود گون کامش

شرار نار ۱۳-۱، ب: کز دم؛ ج: کردم ۱۴-۱: کذا؛ ب: هکبیاره ۱۵-۱: کز بر سیمینه؛ ب: از سر سیمنه

۱۶-۱: درم ریز از کفش؛ ب: درم اسرار کفش ۱۷-۱: کز کف؛ ب: اکر کف.

خم چنان[1] بگریزد از ساغر گر بندی درش   خویشتن خواهد که از دیوار انداز د برون

محتسب از دست مستان گر بنوشد ساغری   پای شان بوسد ز سر دستار انداز د برون

صوفیان را هوش مستی چون[2] بر آید در دماغ   از درون حجره در بازار انداز د برون

آسمان خواهد که بر چیند بچشم اختران   دردی که از[3] زیر خم خمار انداز د برون   ۴۵۵۰

کلک من در مدح میر شیر دل دانی که چیست   آهوی کو نافهٔ تاتار انداز د برون

آن جوانبختی که هست از فر تائید[4] ظفر   زرده دکشورستان و دین فروز دادگر

بند ٤   ا ۱۱ ب ۱۱

هر که می گلگون و مجلس گلستان دارد همی   مطربی خوشگو و معشوقی جوان دارد همی

گر زند بر هفت کشور نوبت شاهیش پنج[5]   گو بزن کر[6] عرصهٔ ملک جهان دارد همی

و آنکه بازد[7] بارخی در خلوتی یکدم خوش نشست   دولتی باقی و ملک جاودان دارد همی

از کف سیمین تنان[8] خوشتر بود زرینه جام   کین تن گل و آن طریق ارغوان دارد همی

ز آن معنبر باده ای کاندر کف کافور رنگ   نکهت مشک و نسیم زعفران دارد همی

گر بنوشد جرعه ای زین می که گفتم آفتاب   بر در خمار سر بر آستان دارد همی

میکشان را جشن نوروز ست[9] و بزم نوبهار   نخل ریحانی[10] که میگر[11] بر دکان دارد همی

نقل خوردی لعل ساقی چون خوری[12] تا بامداد   کاب خوردن ناشتا[13] دل را زبان دارد همی   ۴۵۶۰

باده خورحی[14] دان که گرداری ته هفتم زمین   روشنی بر اوج هفتم آسمان دارد همی

۱-۱ : خم جنان بکز ر دار ساغر که گر بندی درت ؛ ب : هم حنان بگریزد ..... درت ؛ تصحیح قیاسی ؛ کذا -
۱-۲ : حون سر اید ؛ ب : حون براید   ۱-۳ : کرزیر ؛ ب : کز زیر   ۱-۴ : کذا ؛ ب : تایید وظفر -
۵ - پنج نوبت زدن = اظهار جاه و سلطنت کردن   ۱-۶ : کر ؛ ب : کر   ۱-۷ ، ب : بازد بارخی ؛ تصحیح قیاسی ؛ کذا
۱-۸ : ثنان ؛ ب : بتان   ۱-۹ : کذا ؛ ب : نوروز نیست بزم نوبهار   ۱-۱۰ : نحل ریحانی که میکر بر دکان ؛ ب : نحل ریحانی که می سر کر دکان -   ۱۱ - میگر = میفروش   ۱-۱۲ : خون حوری تا بامداد ؛ ب : حون حوری بامداد   ۱-۱۳ : کذا ؛ ب : ناسنا دل زبان   ۱-۱۴ : باده خورحیدان ؛ ب : باده خوری دان ؛ "خور" اینجا معنی "خورشید" دارد -

جام زرکانست ومی دریادست[1] ساقیان　　در سخاوت چون ملک دریا وکان داردهی

این مدار هفت کشور آن سوار[2] هفت خوان　　قهرمان هفت اختر قاهر هفت آسمان

بند ۵　　۱۱ ب ۱۱

ای که دل بی روی تو یکدم نمی باید مرا　　گر کنم جانت سپند روی می شاید مرا

تا رخ وزلفت شب و روزست[3] وگردون چون شفق　　خون دل از صبح وشام از دیده[4] پالاید مرا

جور[5] و مهرت نزد من یکسانست در معنی ازانک　　جور تو بر جان من جز مهر نفزاید[6] مرا

هم بخاک پای تو کاندر کف پای سگانت　　خاک راهم ، گرچه بر سر آسمان ساید مرا

گرچه خاطر در غم تو روی آسایش ندید　　تا نبینم روی تو خاطر نیاساید مرا

در بود بی روی تو عالم پر از آب حیات　　تشنه لب[7] میرم کز آبی لب نیالاید مرا

دل ز من بردی بدین شادم ولی جانرا کزار　　در تنم کردی رها افسوس می آید مرا

گفتی از پیشم بر و تا خون فریزم[8] ، گر کشی　　من چه خواهم غیر ازین دیگر چه می باید مرا　　۴۵۷۰

دل بسیمین ساعدت بستم از آن نگشاد[9] کار　　زر بکف باید که[10] بی زر هیچ نگشاید مرا

در امید زر چو دُر مدح[11] ملک را سفته ام　　تا نصیبم چیست لطف او چه فرماید مرا

صفدر عالم حسام دین و دولت آن یلی[12]　　کاسمان چون او ندیده اختری روشن دلی

بند ۶　　۱۱۱ ب ۱۰

آن سرافرازی که گردون گرد مسند جای[13] اوست　　تاج فرق فرقدان خاک در والای اوست

سعد اکبر در جلالت ماه انور در جمال　　طلعت عالم فروز و طبع ملک آرای اوست

۱-۱: دریادست ساقیان ؛ ب : دریادست ساقیا　۲-۱ : کذا ؛ ب : سواد　۳-۱ ؛ کذا ؛ ب : روزست گردون　۴-۱ : دیده مالاید ؛ ب : ازدق بالاید ؛ تصحیح قیاسی : کذا　۵-۱ : کذا ؛ ب : جورمهرت　۶-۱ : مور تو...... برجان من جز مهر نفزاید ؛ ب : جز تو بیفزاید ؛ تصحیح قیاسی : کذا　۷-۱ : تشنه دل ؛ ب : تشنه لب میرم کز آب لب سالاید ؛ تصحیح قیاسی کذا.　۸-۱ : بروتا خون ریزم کر کشی ؛ ب : برلب خون ؛ متن تصحیح قیاسی　۹-۱ : ازان بکشاد ؛ ب : بکشاد　۱۰-۱ : کری رر هیچ ؛ ب : باید آن بی ؛ تصحیح : کذا　۱۱-۱ : کذا ؛ ب : مدحی ملک راگفته ام　۱۲-۱ : ملی ؛ متن تصحیح قیاسی　۱۳-۱ : کرد مسند جای ؛ ب : گردون کر اوست.

هفت[1] گردون در سعادت هشت جنت در[2] نعیم — قطره‌ای از فیض جود[3] دست چون دریای اوست
آسمان ملک و ملت اوج صدر قدر او — آفتاب دین و دولت نور روی و رای اوست
شیر او زن صفدری کز خسروان در هر قدم — پیل بالا زر نثار[4] و پیل تن بالای اوست
آنکه چون خورشید روشن رنگ[5] و چون صبح منیر — فرّ و فال سروری در صورت و سیمای اوست ۴۵۸۰
آنکه چون ابر بهاری آنکه چون باد شمال — در همه روی زمین صیت جهان پیمای اوست
در[6] شکارستان میدان صید جان خصم را — چنگ و دندان اجل پیکان جانفرسای اوست
دوزخی کاندر دهان مار نیشان[7] میدهد — آتش تیز[8] سنان بر رمح اژدرهای اوست
در کمال عقل و دانش در دقور داد دین — نیست در دنیا کسی امروز کو همتای اوست
پشتوان ملک و ملت داور دنیا و دین — صفدر دور زمان و سرور روی زمین

بند ۷ — (۱۰ ب ۱۰

فتح و نصرت در سپاهش فوجداری میکند — ال ....[9].... میکند
عزت[10] او در عساکر کوس جانی میزند — دولت او بر ممالک کامگاری میکند
آنکه[11] صد چون سام و نوذر در مقام بندگی — بر در[12] ایوان قدرش پرده داری میکند
و آنکه[13] صد چون گیو و بیژن در مثال چاکران — پیش او در روز هیجا خاکساری میکند
کار عالم را چنان داد دست عدلش انتظام — کاب و آتش در طبیعت سازواری میکند ۴۵۹۰
گرگ[14] از دندان بز بر پشت جارک می کند — شیر[15] بار و بالش خواب شکاری میکند

۱- ا: کذا؛ ب: گفت ۲- ا: هشت جنت در نعیم؛ ب: کذا ۳- ا: کذا؛ ب: جود دست ۴- ا، ب: زر نثار پیل تن؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵- ا: کذا؛ ب: خورشید رنگ چون صبح منیر ۶- این شعر در «ب» نیست ۷- ا: دوزخی ...... نیران میدهد؛ ب: نیسان میدهد ۸- ا؛ ب: آتش تیر سنان بر رمح اژدرهای ۹- ا، ب: کذا ۱۰- ۱۱- در «ب» این مصرع‌ها یافته نمی شوند ۱۲- ا: کذا؛ ب: در ایوان (بی‌نیست) ۱۳- ا: کذا؛ ب: صد چون (وانکه نیست) ۱۴- ا: گرک ار دندان برار بسب حارک میکند؛ ب: گرگ از دندان بر راسب حارک می کند؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵- ا: سر بار رخ تا بالش خواب سکاری؛ ب: شر بار دبالش خواب شکاری میکند؛ تصحیح قیاسی: کذا

خضر را ماند که در هامونِ غم بی گاه وگاه مردمِ محتاج را احسانش[1] یاری می کند

یا سلیمانیست پنداری که در پاداش نیک[2] نعمتِ فضلِ[3] خدا را حق گزاری می کند

انجم ار با[4] آدمی زین بیش کردی دشمنی در زمانِ دولتِ او دوستداری می کند

سرفرازا[5] چرخ و انجم بندهٔ فرمانِ تست هر که هست اندر جهان شرمندهٔ احسانِ تست

بند ۸ ۱۱۱ ب ۹

ای که دنیا را بدین و داد گلشن کردهٔ روشنست آفاق را کافاق روشن کردهٔ

دلبر ایام را با صد هزاران فر و زیب زیور[6] عدل و عطا در گوش و گردن کردهٔ

مهر و کین را در صفت فردوس و دوزخ ساختی دست و دل را در سخا دریا و معدن کردهٔ

مادحان را چون صدف نعمت سراپای چو گل درّها اندر دهان زرها[7] بگردن کردهٔ

هر که در دل داشت با تو یکسر سوزن خلاف عالم از تنگی[8] بر او چون چشم سوزن کردهٔ ۴۶۰۰

آفتاب تیره[9] یا روشن کنی رازش چو روز (کذا) سینهٔ بدخواه را چون صبح روزن کردهٔ

یاد می آید[10] مرا آن سال کاندر بادیه با سپاهِ بیکران آهنگِ دشمن کردهٔ

گر هزاران رستم و سهراب آید در وجود تنها تو در آن روز ......[11] کردهٔ

چرخ را[12] از نیزها طوفان آتش ساختی دشت را[13] از تیغها دریای آهن کردهٔ

صد هزاران اینچنین فتحست در هر کشوری کین تو اسپیست[14] کاندر زین مسمّن کردهٔ

ای چراغِ تیغ[15] محرابیت را نو ماه طاق ذرّه[16] ای از سهم تو ملک خراسان و عراق

۱-۱: مردم محتاج را احساس می؛ ب: کذا ۲-۱: یاسلیماسب مداری کر در باداس مک؛ ب: ......سکت؛ تصحیح قیاسی؛ کذا

۳-۱: نعمت فصل خدا را حق کراری؛ ب: کذا ۴-۱: انجم ار با ادی زس سس کردی دسمی؛ ب: کذا ۵-۱: سرافراز حرح و انجم سده فرمان تست؛ ب: سرفراز چرخ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶-۱: کذا؛ ب: زیور و عدل ۷-۱: کذا؛ ب: دهان کرده

۸-۱: کذا؛ ب: تنگی کرده ۹-۱: افتاب تره ماروس کبی رازس حور؛ ب: افتاب بر یاردش کی رازش چو روز ۱۰-۱: آمد؛ ب: کذا

۱۱-۱، ب: کذا ۱۲-۱: چرخ رو برها طوفان اس سحه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳-۱: دست را از تیغا دریای اهن؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۴-۱: کبس رست کاندر دس مسمن کرده؛ متن تصحیح قیاسی ۱۵-۱: جراع شمع محراست؛ ب: کذا ۱۶-۱: در از سهم تو؛ ب: ذره از سهم

بند ۹   ا ۱۱ ب ۱۰

صفدرا بازوی ملک و سرور عالم توئی   تاج اهل دولت و فخر بنی آدم توئی

جویبارند آن امیران بحر اخضر آستانت   اخترانند آن ملوکان نیّر اعظم توئی

جرم اژدرها[1]ست رمحت موسی عمران کفت   معجز احیاست کلکت عیسی[2] مریم توئی

خضر اگر زنده است در دنیا همین آثار تست   مهدی ای کو در جهان نیشان[3] دهند آن هم توئی ۴۶۱۰

دهر اگر ماند لعقدی وَاسِطَةُ الْعِقد تو   چرخ اگر گردد چو خاتم فصّ آن خاتم توئی

وصف اگر در جود و در احسان بود حاتم[4] دلی   کار چون با گرز و با میدان[5] فتد رستم توئی

در اوان صدق اسمعیل بن هاجر[6] مثال   در مقام تو به ابراهیم بن ادهم توئی

در صفوف جیش آی پیش[7] رو همچون امام   کاندر آداب و سنن از همگنان اعلم توئی

دیدهٔ تاریک را خاک در تو توتیاست   سینهٔ مجروح را از آب سخا مرهم توئی

حاجت حج و دعا و دست بوس شاه را   کعبه و رکن و مقام[8] جوهر زمزم توئی

وقت آن آمد کنون کایین دلجوئی کنم   وز پس[9] مدح و ثنا شغل دعاگوئی کنم

بند ۱۰   ا ۱۱ ب ۱۱

ای یل صاحبقران دولت قرین بادا ترا   فرّ اقبال و سعادت همنشین بادا ترا

آیت نَصْرٌ مِّنَ اللهِ سورهٔ انفال و فتح   حرز بازوی علم نقش[10] نگین بادا ترا

زردهٔ خورشید و خنگ ماه رام و[11] راهوار   روز و شب چون نوبتی در زیر زین بادا ترا ۴۶۲۰

از سر فرمانبری در صولجان حکم تو   چرخ چوگان[12] پشت چون گوی زمین بادا ترا

۱-۱: کذا؛ ب: ازدرها درمحت   ۱-۲: کذا؛ ب: موسی عمران   ۱-۳: کذا؛ ب: بنشان دهد   ۱-۴: حاتم دلی؛ ب: کذا   ۱-۵: فتد؛ ب: کسد   ۱-۶: اسمعیل بن هاجر مثال؛ ب: بن مثال   ۱-۷: حبش ارای سش او همچون امام   ۱-۸: رکن و مقام جوهر زمزم؛ ب: رکن مقام جوهر شعرم توی   ۱-۹: وز پس؛ ب: واز پس   ۱-۱۰: حرز بازوی علم نقش نکس؛ ب: کذا   ۱-۱۱: زرده ..... رام و راهوار؛ ب: رام راهوار   ۱-۱۲: چرخ چوکان پشت حوی کوی زمین بادا؛ ب: چوگا لست حوره کوی.

آفتابِ فرّ یزدان سایهٔ فرّ همای — سایبانِ فرق و اکلیل جبین[۱] بادا ترا
چون علی در مردمی[۲] چون مصطفیٰ در هر قدم — از دیادِ دولتِ دنیا و دین بادا ترا
نقش بر دولت که از مژ[۳]گان نگارند اختران — بر رخ گردون طرازِ آستین بادا ترا
پیشوای بندگانت[۴] قیصر رومی سزد — نوجدار چاکران فغفور چین بادا ترا
هر کجا مسند فرازی هر کجا لشکر کشی — فرحتِ فرخنده[۵] و فتحِ مبین بادا ترا
جشن فرزندانت میمون باد در هر ساعتی — صد دگر شادی و مهمانی چنین بادا ترا
تا جهان باشد ملک اندر جهان جاوید باد — دولت و اقبال او تابنده چون خورشید باد

ترکیب بند ۱۰ بند اول | ۱۱ ب ۱۱ ج ۶۷ عرفات ٤ مجمع ۳ — در مدح ملک حسام الدین

وقت صبحست ترک خواب دهید — جمع اصحاب را شراب دهید
در بلورینه[۶] ساغری چو سحر — باده[۷] ای همچو آفتاب دهید — ٤۶۲۰
خستگان را ز نوشدارو ی می — مرهم خاطر خراب دهید
تشنگان[۸] را ز جوی آب حیات — شربتِ جانفزای ناب دهید
می گلاب و خمار دردِ سرست — دفعِ درد را گلاب دهید
نرم نرم آن چغانه بنوازید — گرم گرم آن قدح شراب دهید
از نم جرعه خاک مجلس را — چون رخ من بخون خضاب دهید
بر در خانقه نهید خمی — شربت می بجای آب دهید
ور ملامت کند کسی گو کن[۹] — من نخواهم شما جواب دهید
ور زیادت[۱۰] کنند محتسبان — قصه بر مالک[۱۱] رقاب دهید
شمع ملکت ملک حسام الدین — کافتاب زمانست[۱۲] و قطب زمین

۱-۱: چنین بادا ؛ ب: کذا ۲-۱: کذا ؛ ب: مردمی ۳-۱: نقش بر دولت که از مژگان نگار اند اقران ؛ ب: نقش .... که از امکان ندارند ٤-۱: مند کامت ؛ ب: کذا ٥-۱: کذا ؛ ب: فرخنده فتحی ۶-۱، ب؛ عرفات، مجمع: کذا ؛ ج: بلورین ۷-۱، ب: باده همچو ؛ عرفات، مجمع، ج: بادهٔ همچو ۸-۱: تشنگان را ؛ ب: کذا ۹-۱، ب، ج: کو کن ۱۰-۱: زیادت، رماست، ب، ج: کذا ۱۱-۱: مالک الرقاب ؛ ب، ج: کذا ۱۲-۱: زمانست قطب زمین ؛ ب: کذا

بند ۲ | ا ۱۱ ب ۱۱ ج ۸

روز عیدست جشن بار کنید | نخل بندید[1] و گل نثار کنید | ۴۶۴۰
مطربان را برید سوی یمین | شاهدان را[2] طرف یسار کنید
مجمرد ساغر و صراحی را | همه در پیش در[3] قطار کنید
یکدم از خم هزار می نوشید[4] | یکدل از خرمی هزار کنید
در بخواهید[5] خوشدلی همه عمر | انده عشق اختیار کنید
ای که عاشق نه اید جرانم | که شما در جهان چکار[6] کنید
در بر آئید[7] کز هوای بهشت | مرغ اقبال را شکار کنید
بر سر دستها چو باز سپید[8] | ساغر باده را سوار کنید
وانگی تهنیت بشادی بر | ملک اشرف کامگار کنید
بوسه بر خاک آستانش دهید | تا سر جنت درکنار کنید
داور داد گر ملک جمشید | کانس و جان انجمند[9] او خورشید | ۴۶۵۰

بند ۳ | ا ۱۱ ب ۱۱ ج ۵

ساقیا گل بریز و باده بیار | وز[10] سبو پرکن آن پیاله بیار
از عقیقین می بلورین جام | آتشی درمیان ژاله بیار
ورنه در ساغری چو سبزهٔ تر | ارغوانی می چو لاله بیار
ای که[11] ماه شب چهاردهٔ | آفتاب می[12] دو ساله بیار

۱-۱، ب: کذا؛ ج: بندید گل ۲-۱، ب: کذا؛ ج: طرف شاهدان یسار ۳-۱، ب: کذا؛ ج: در ۴-۱: می نوشید؛ ب: کذا؛ ج: می پوشند ۵-۱، ب: کذا؛ ج: بخواهند ۶-۱: حه کار؛ ب، ج: چکار ۷-۱، ب: کذا؛ ج: در برایند کر ۸-۱، ب: کذا؛ ج: بار سپید ۹-۱: کذا؛ ب: داو ۱۰-۱: کذا؛ ب: داز ۱۱-۱: کذا؛ ب: ای تو ماه ۱۲-۱: می پیاله؛ ب: کذا.

مطربا گر غزل همی خوانی — غزل نغز بر[1] غزاله بیار
در غم عالمی که زآنِ تو نیست — هر دمی را هزار ناله[2] بیار
آنکه گوید جهان از آنِ منست — گو برون کش[3] خط و قباله بیار
نقد را باش عمرِ فردا را — گر ضمان[4] میشوی کفاله بیار
تا کنی باغ عیش را تازه — گلرخی عنبرین گلاله بیار
وز ندیمان آستان ملک — شاعری شکرین مقاله[5] بیار ۴۶۶۰
شکرآرای ملک هندوستان — که از و[6] ملکِ هند شد بستان

بند ٤ — ۱ و ۱۹ ب ۹ ج ٤

دلرباست آن صنم که من دارم — لا دواست آن سقم که من دارم
هر کسی را غمی و دردی هست — نه چنین درد و غم که من دارم
نیست بالا تر از بلا المی — چه بلاست آن الم که من دارم
شادی[7] اندر جهان ندارد کس — میخورم[8] این قسم که من دارم
سر قدم کرده ام براهِ بتان — ثابت است این قدم که من دارم
نز[9] صلاتست کز سجود بتان — بر جبین این رقم[10] که من دارم
عافیت در نهادِ آدم نیست — از کسی نشنوم که من دارم
بهمه[11] ملک کون نفروشم — الفتی با عدم که من دارم

سرفراز سپاه هفت اقلیم
پشتِ[12] ملک و پناهِ هفت اقلیم ۴۶۷۰

۱-۱: غزل نغز بر غزاله؛ ب: نغمه ۲-۱: کذا؛ ب: هزار ناله بار؛ ج: هزار بیار ۳-۱، ب: کذا؛ ج: برون کن
٤-۱، ب: که ضمان میشور کفاله؛ ج: کذا ۵-۱، ب: کذا؛ ج: معاله ۶-۱: ورا؛ ب: وزو؛ تصحیح قیاسی: کذا
۷-۱: کذا؛ ب: شدی ۸-۱: کذا؛ ب: محزوم ۹-۱: نز صلاتست کز سجود بتان؛ ب: بر صلاتست کر ۱۰-۱: کذا
ب: سرم ۱۱-۱: کذا؛ ب: بهم ۱۲-۱: هست؛ ب: نشت.

منت خدای را که سعادت بکار شد[1] — انجم مطیع گشت و فلک دوستدار شد
دل هرچه خواست از کرم کردگار یافت — جان هرچه آرزو کند اندر کنار شد
در بوستان عیش گل[2] بار بشگفید — وز آسمان بخت مهی آشکار شد
جانها ازین نشاط یکی در صد افزود[3] — دلها ازین سرور یکی در هزار شد
ایام یک بیک همه نوروز و عید گشت — وآفاق سربسر چو بهشت و بهار شد
اکنون طرب گزین که طرب را اوان[4] رسید — واکنون[5] نشاط کن که نشاط اختیار شد
مطرب بزن که دست کنون جای نغمه یافت — ساقی بده که باده کنون خوشگوار شد
بگشای قفل باغ که گل در چمن شکفت — برگیر مهر صهبا[6] که می مست کار شد
هنگام هجر و نوبت اندوه[7] و غم گذشت — وایام وصل[8] و وقت می و مرغزار شد
یعنی جهان عقل ملکزاده شمس دین — مهمان مجلس ملک نامدار شد ۴۶۸۰
والا ملک علاء دول میر نیکنام — صفدار شرق و غرب هندوستان تمام

بند ۲ ا ۹۱ ب ۹ ج ۲

خاکش عبیر و عنبر و آبش می و گلاب — سازید و سنگ و خشت زیاقوت و زر کنید
نخلش همه زمرد و گلدستها[9] دُرر — مجمر ز لعل و[10] لخلخه از مشک تر کنید
صحن زمین ز حله‌ها[11] سازید آسمان — گلها ستاره و مه روشن قمر کنید
تا چون شود سواری شه سوی مه قریب — صف را نداوهید[12] و حشم را خبر کنید

۱- این بند در "ا" دو جا نقل است ۲- ا: (حاشیه ورق ۱۰۵ ا) بار، حاشیه (ورق ۱۵۰ ب) تازه ۳- ا: صدو فرود، صد دافزود؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴- ا: روان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۵- ا: وکنون، اکنون ۶- ا: شحنه، شحمه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷- ا: اندوه غم، اندوغم؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸- ا: وایام وصل دقت؛ ایام وصله وقت ۹- ا: کذا؛ ب: زمرد گل دستها و دور ۱۰- ا: زلعل لخلخه؛ ب: کذا ۱۱- ا، ب: حله چو سازید؛ تصحیح قیاسی: حله‌ها سازید ۱۲- ا: دهید حشم؛ ب: کذا

آوازنای[1] و نغمهٔ شادی بر آورید   طبل بشارت و علم فتح برکنید[2]
جان و روان فدای قبای[3] قدش نهید   خورشید و مه سپند کلاه[4] و کمر کنید
پس ماه مهد را بملکزاده شمس الدین[5]   بندید عقد ثابت[6] و مرجفت خور کنید
وانگه ز جلوه گاه چو در خدمت ملک   آیند[7] باز تهنیتی تازه تر کنید
عالی ملک علاء معظم ستوده ذات   شیر فلک شهامت و میر ملک صفات   ٤٦٩٠

بند ۳   ۱۱ ب ۱۱

ای سعد چرخ ساخته کن سیر[8] ماه را   از زر سرخ مرقد مهد سیاه را
بر سر نه از کواکب اکلیل افسری   جوزاء آن محفهٔ عصمت پناه را
رضوان بگو بحور که از گیسوان خویش   جاروب ها کنند و برو بند راه را
وانگه ز فرش سندس و استبرق و حریر   در حله گیر صحن همه بارگاه را
کاندر حجاب پردهٔ[9] عصمت همای نور   آید در آشیانه شه کیذ[10] خواه را
انجم فشانده در ره میمونش دیدگان   افلاک سوده در پی مهدش جباه را
بشکفته زین نشاط دل دوستان چنانکه   تازه شود دل از نم باران گیاه را
آری درین چنین سر وقتی توان شناخت[11]   جان حسود را و دل نیک خواه را
اقبال و دولت آمده[12] همچو جهازبان   وآورده در سرای ملک عز و جاه را
آن سرور ملوک که درباب[13] خاندانش   خاصه است لطف و مرحمتی بادشاه را   ٤٧٠٠
عالی علاء دولت و دین مفخر کبار   گیتی زمانه رستم دستان روزگار

۱-۱، ب: کذا؛ ج: آوازدپای و نغمهٔ شادی   ۲-۱، ب: کذا؛ ج: کشید   ۳-۱، ب: فدای قبا و قدش؛ ج: فدای قبای قدس   ٤-۱، ب: کذا؛ ج: کلاه کمر   ٥-۱، ب: کذا   ٦-۱: عقد بابت و مرحجفت خور؛ ب: عقد ثابت و مرحجت و خور   ۷-۱، بار؛ ب: باز   ۸-۱: کذا؛ ب: کز سیر   ۹-۱: پرده عصمت: ب: کذا   ۱۰-۱: آمد در آشیانه شه کید خواه؛ ب: آید شه کید خواه   ۱۱-۱: سناحت؛ ب: کذا   ۱۲-۱، ب: آمده؛ ب: تصحیح: کذا   ۱۳-۱: دربان خاندانش؛ ب: درباب خاندانس.

بند ٤ — ا ۱۰ ب ۱۰ ج ۲

آن صفدری که تیر[1] ظفر در کمان اوست — گردون پیر بندهٔ بخت جوان اوست

جانهای قدسیان و روانهای عرشیان — مدحت سرای جود و دعاگوی جان اوست

قفل سرای ظلم و کلید در بهشت — شکل کمند و هیئت نوک سنان اوست

آن آفتاب[1] تیز که آمد برون ز ابر — تیغ[2] منیر در کف گوهرفشان اوست

این ابر لاله رنگ که زین بر نهد بباد — بر رخش تند علیه[3] برگستوان اوست

از خوان[4] آن نوال که چون ابر و آفتاب — ماهی و مرغ و جن و بشر میهمان اوست

پرورده شد بنعمت او استخوان خلق[5] ق — وین[6] سر دلیل آنکه بزرگ استخوان اوست

هرچه آن[7] اوست از رهِ جود آن عالمست — وز[8] زردی بندگی همه عالم از آن اوست

فضل خدای عالم و فخر خدایگان — هرجا که هست راهبر و پاسبان اوست — ج۷/۱۰

والا ملک علاء کرم علی شیر[9] — صفدار دین فروز سپهدار دادگر

بند ٥ — ا ۱۱ ب ۱۱

ای سروری که توسن ایام رام تست — اقبال[10] و دولت از بن دندان غلام تست

خنگ سپهر و ابلق دوران روزگار — در زیر زین طاعت و بند لگام تست

هم در حسب بزرگی و هم در نسب شریف[11] — زین روی فرض بر همه کس احترام تست

هرجا که ذکر جود و حدیث سخا رود — اول کسی که در خبر[12] آرند نام تست

آن کیست در جهان که نه شرمندهٔ سخاست — وآن چیست در زمین[13] که نه انعام عام تست

۱- ا ، ب : تیر ؛ تصحیح قیاسی ؛ کذا ۲- ا ، ب : تیغ مشیر بهن ؛ تصحیح قیاسی ؛ کذا ۳- ا : غیبه ؛ ب : عیبه ؛ تصحیح قیاسی ؛ کذا ٤- ا : ازخون ان نوال که چون ابر آفتاب ؛ ب : آن خوان آن نوال ٥- ا : کذا ؛ ب : حلق ٦- ا : کذا ؛ ب : واین شد ۷- ا : هرچه ان اوست ازره جود ان عالمست ، وزردی سد که همه عالم اران اوست ؛ ب : کذا ۸- ا : کذا ؛ ب : واز ۹- ا : کذا ؛ ب : علی شیر ۱۰- ا ، ب : اقبال ودولت ؛ تصحیح قیاسی ؛ کذا ۱۱- ا : شریف ؛ ب : کذا ۱۲- ا : جز ؛ ب : کذا ۱۳- ا : وان جیست درزمین ؛ ب : دررزمی.

چشم فلک ندید نظیر تو در جهان — جز نور دیدهٔ تو که قائم مقام تست
فرخنده شمس دولت و دین آنکه اندرو — فر تو و سخای تو از[1] احتشام تست
پیوند او بگوهر فرزند آدم است — نیشان سروری ز دلیل[2] امام تست
این شادی مبارک و آن عقد[3] نامدار — فرخنده بر وجود مبارک قیام تست
صد شاه اینچنین دگر انشا[4]...... — روزی کند چنانکه مراد و مرام تست ۴۷۲۰
ای در جهان مثال بزرگی و پر دلی — هم در سخا محمد و هم در غزا[5] علی

بند ۶ — ا ۷ ب ۷

را د انشاط و دولت تو بر مزید باد — ایام تو همیشه چو نوروز و[6] عید باد
در مجلس سعادت و ایوان خرمیت[7] — هر روز جشن تازه و بزمی جدید باد
اقبال یار و[8] بخت قرین فتح همنشین — دل شاد و طبع خرم[9] و طالع سعید باد
هر دشمنی که با تو در آید چو کوه قاف — عنقا صفت ز روی زمین ناپدید باد
هر حاسدی که با تو دو روئی کند چو تیغ — سر تا قدم چو تیر شکسته[10] حدید باد
احباب تو ملازم بستان دولت اند — و اعدای تو اسیر عذاب شدید باد
بازم همین دعاست که ای سرور ملوک[11] — اقبال و بخت و دولت تو بر مزید باد

ترکیب بند[12] — بند اول — ا ۹ ب ۹ ج ۲ — در مدح ملک عین الملک

سحرگاهست و ز[12] مشرق همه انوار میبارد — ز شبنم بر[13] سر گلها دُرِ شهوار میبارد ۴۷۳۰
بیاض برف برگ سو[14]سنش کافور میریزد — نسیم باد گرد نافهٔ تاتار میبارد

۱-ا: اراحشام؛ ب: اوست ۲-ا: نیشان سروری ز دلیل اقام؛ ب: نیشان سروری ز دلیل امام؛ ۳-ا: این شادی.... عقل نامدار؛ ب: ای شادی.... عقل؛ متن تصحیح قیاسی ٤-ا، ب: کذا؛ ۵-ا: هم در سخا محمد و هم در عزا علی؛ ب: هم در غزا محمد و هم در غزا ۶-ا: کذا؛ ب: نوروز عید ۷-ا: کذا؛ ب: خرمی ۸-ا: کذا؛ ب: یار بخت ۹-ا: کذا؛ ب: خورم ۱۰-ا: کذا؛ ب: چو بره سکره حدید ۱۱-ا: فلک؛ ب: کذا ۱۲-ا، ب: و در مشرق؛ ج: کذا ۱۳-ا، ب: کذا؛ ج: در سر گلها ۱٤-ا: کذا؛ ب: برگ سوزنس.

بیار آن جام جانپرور که در پیر[1] وزه گون طاقش — چراغی هست یاقوتی که نور از نار میبارد
قدح پر کن ز صهبای که مرغ سیمگون بالش — در آن میدان زنگاری ز را[2] زنقار میبارد
خروس می بپر[3] وازست و مطرب می دهد جلوه — ز کف[4] بر روی او گوئی در و دینار میبارد
شراب از ساقی ای خوشتر که بهر نقل[5] چون طوطی — شکر برگ از لب شیرین[6] شکر بار میبارد
چه جای احتساب اکنون که از درویش دانشمند[7] — کُده[7] ورق و کالش از خرقه و دستار میبارد (کذا)
چو بریاد ملک کاتب قلم در[8] دست میگیرد — شکر از کلک میریزد در از گفتار میبارد
یل[9] آفاق عین الملک عین الملک[10] لاثانی — که هست از طلعت میمونش عین الملک نورانی

بند۲ ۱۱ ب ۱۱ ج ۳۲

چه در دست آن[11] بی داغم که آن دلدار می بینم — چه تلخیهاست آن کز لعل شکر بار می بینم
ز جان سیر آمدم اما چنانم تشنهٔ[11*] رویش — که صد ره شوق افزون‌تر است اگر[12] صد بار می بینم
ندیدم[13] اندک و بسیار از دهری[14] ولی رویش — دهد گر اندکی دیدن همی بسیار می بینم ۴۷۴۰
مرا از خانمان[15] آواره خواهی دید یکروزی — که آن زلف پریشان سخت بی‌هنجار[16] می بینم
چنان رسوای او گشتم که در هر سو بنام خود — نبشته[17] داستانها بر در و دیوار می بینم
مرا جان بر لب از هجران او آسان همی گردد[18] — بدین سان حال بی سامان خود دشوار می بینم
تو ای ترک کمان ابرو که از مژگان زدی تیری — بر آن تیغی از آن غمزه[19] که من آزار می بینم
نهال قامت خوبت چنان[20] در سینه جا کردم — که از رخ[21] لاله‌ها در دیدهٔ خونبار می بینم

۱-ا: کذا؛ ب: دربرورکون ۲-ا: کذا؛ ب: زرامقار ۳-پروازست مطرب؛ ب: چو پرداز ست و مطرب، تصحیح قیاسی کذا
۴-ا: کذا؛ ب: ز زلف و روی او ۵-ا: کذا؛ ب: لعل ۶-ا: کذا؛ ب: درویش دانش مند ۷-ا: کده‌ا ورق و کالش
ارحرقه و دستار؛ ب: ....درکانش ۸-ا، ب: بردست؛ ج: کذا ۹-ا: کذا؛ ب: بدافاق ۱۰-ا: کذا؛ ب: مرا الی
۱۱-ا، ب: این؛ ج: کذا ۱۱*-ا: کذا؛ ب: رویت ۱۲-ا: کذا؛ ب: گر ۱۳-ا، ج: ندیدم؛ ب: بدیدم ۱۴-ا: از دهری ولی
روس؛ ب: از دهری دلی رویش؛ ج: از دهر دلی رویش ۱۵-ا، ب: کذا؛ ج: خان ومان ... یکروز بس ۱۶-ا، ب: کذا؛
ج: ناهموار ۱۷-ا: نبشه؛ ب: کذا ۱۸-ا: کذا؛ ب: گیرد ۱۹-ا: کذا؛ ب: عزت ۲۰-ا: کذا؛ ب: حسان ۲۱-ا: کر؛ ب: کر

نور رخ ز آیینه می بینی و من ز آیینه رویت | چو بینم روی تو خالی[1] بر آن رخسار می بینم
نمی بینم خلاصی از غم هجران و گر باشد | باقبال امین داور[2] دیدار می بینم
جهان جاه عین الملک صفدار جهاندار | که لشکرکش چو جمشیدست و کشورگیر چون سنجر

بند ۳ — ا۱۱ ب ۱۱

اگر سروی بود سیمین که مه بالای او باشد | بر آن بالای چون سروش رخ زیبای او باشد ۴۷۵۰
و گر خیزد ز مشک ابری که بر مه سایه اندازد | بر آن رخسار گلگون زلف عنبرسای[3] او باشد
مه و خورشید کز عزت[4] جهان را نور چشم آید | هوس ما دارد اندر سر که خاک پای او باشد
گرفتم حور را رضوان بصد زیور بیاراید | هم اندر حسن و چالاکی کجا همتای او باشد
که گیرد حور را نام و که بیند ماه را باری؟ | در آن جای که آن روی جهان آرای او باشد
دلستانی که از خوبی مرا بر جای جان آمد | بجانش جای آن دارد که در جان جای او باشد
حلاوت آن دلی یابد که نامش ور دجان سازد | سعادت آن سری دارد که در سودای او باشد
اگر نام لبش گیرد کسی در گوش مسمومی | جلابی ریزد از هر موی که در اعضای او باشد
چمن را دوست از آن دارم که در وی دیدمش[5] روزی | وگرنی بارخ خوبش کرا پروای او باشد
ز تیغ غمزهٔ آن مه ندانم تیزتر تیغی | مگر تیغ ملک[6] یا آفتاب رای او باشد
سحاب جود عین الملک مهدی مسیح آیین | که دریا فیض و کان جود[7] دست و کسری جاه[8] جم تمکین ۴۷۶۰

بند ۴ — ا۱۰ ب۱۰ ج۵

نه مستست آن که او سر[8] از در میخانه بردارد | که مست آنکس بود کانجا که می نوشد سر دارد[9]
ندارد آن خراباتی خبر از عالم مستی | که در مستی چنان باشد که از عالم خبر دارد

۱-ا: کذا؛ ب: حالی ۲-ا: کذا؛ ب: داورکه کز دبیدار ۳-ا: کذا؛ ب: عبر ساه ۴-ا: کز عزت.... نور چشم آید؛ ب: کذا کز عزت ۵-ا: دیدمس روزی؛ ب: دیدلس روزی ۶-ا: تیغ فلک یا آفتاب؛ ب: تیغ ملک یا آفتاب ۷-ا: جود در کسری جاه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸-ا، ب: آنک ۹-ا: می نوشد سیر دارد؛ ب: می نوشد سر دارد؛ ج: کذا-

نشاط مجلس[1] مستان مسلم بر کسی باشد — که دل اول زننگ و نام و[2] جاه و مال بردارد

گل از زیر زمین زر در دهن کرده و میگوید — که خاکش در دهان باد[3] اکه زیر خاک زر دارد

بجان دوست زر خاکست در چشم جوانمردم — ولیکن خاک در چشمی کش از جان دوست‌تر دارد

اگر صوفی زدینداری نیارد ترک دنیا را — که ترک سر[4] چه سود او را که همیان در کمر دارد

گر از زرمی پر د مردی کرا او را مرغ زر گوید — زر از مردان پرد آنسان که گوئی بال و پر دارد

حیات ملک جاویدان شهان پاکبازان است — حریص[5] دمدبه دمسک کجا اندر گذر دارد

ملک را ختم شد[6] بخشش که خوان جود دادایم — هزاران ریزه خور چون معن و حاتم پیش در دارد

چراغ ملک عین الملک خورشید جهانتابی[7] — که خصمان سجده کردندش به پیش تیغ محرابی — ۴۷۷۰

بند ۵ — ا ۸۱ ب ۸ ج ۳۴

بیا ای جانفزا ساقی چو کوثر جام می درده — صلای عیش مستان از جبین[8] تا روم وری درده

بیار امجلسی چون جم برسم خسروان وانگه — شراب خسروانی را بیاد ملک کی درده

زمستان از زمستان کن بهاری تازه و[9] زشادی — زبستان داد گل بستان بمستان جام می درده

دگر ز آتش چکانند آن میی کو را عرق گویند — تو آن می را که از آتش چکانند آب خوی[10] درده

نوای مطرب که نی را امید[11] ببی از تار حلق آبی — نوای تیز چون آتش ببانگ نای و نی[12] درده

طراز عیش و عشرت را بمجلس نقشها نو کن — بساط در دواند هراز صحن[13] سینه طی درده

حریفان را زدلداری دمی مگذار[14] بی نزهت — نوای دم بدم بر کش سماعی پی به[15] پی درده

اساس شرع عین الملک عون[16] دین یزدانی — که محکم کرد سیر تهاش بنیاد مسلمانی

۱-ا، ب: کذا؛ ج: مجلسی ۲-ا، ب: کذا؛ ج: نام و مال وجاه ۳-ا، ب: کذا؛ ج: دهان مار اکه ۴-ا: کذا؛ ب: بکمر بر سر چه
۵-ا: کذا؛ ب: اگزر ۶-ا: کذا؛ ب: جسم ادشد ۷-ا: جهان بامی؛ ب: جهانتابی ۸-ا: زجبیں؛ ب: زمین؛ ج: صدای عیش...
...زمی تا... ۹-ا: کذا؛ ب: وشادی ۱۰-ا: آب خوی؛ ب: اب حوی ۱۱-ا: کذا؛ ب: بی رامیدی از مار حلق آبی ۱۲-ا: نای
نی؛ ب: کذا ۱۳-ا: کذا؛ ب: رصحن سینه ۱۴-ا: دمی بکذار بی رہبت؛ ج: دمی مگذار بی نزست؛ ب: دمی بکذار بی نزهت
۱۵-ا: پی سی؛ ب: پی ره پی؛ ج: کذا ۱۶-ا: کذا؛ ب: عین الملک دعون.

بند ٦ — ا ۱۰ ب ۱۰

یلی کاندر جهانگیری جم و داراب را ماند — جهانبخشی که در کف بحر بی‌پایاب[1] را ماند

چو در مجلس بود با معن و حاتم همسری دارد — چو در میدان درآید رستم و سهراب را ماند ۴۷۸۰

عنانش در سبکروحی بشیر[2] ماه مانندست — رکابش در گران سنگی چو کوه اقطاب را ماند

چو برکرد از نیام زر بهیجا آبگون خنجر — زمین از لرزه بر آتش[3] دل سیماب را ماند

وگر در عرصهٔ میدان براند خنگ ختلی را — دل دشمن کتان باشد رخش مهتاب را ماند

فوندی[4] زیر زین آتش بر آخر چون زمین پیکر[5] — که در تنگ با دپا گردد بر هموار آب را ماند

گر از بستان اقبالش نسیمی سوی دشت آید — دهان مار را قم کوزهٔ جلاب[6] را ماند

وگر از آتش قهرش شراری در بهشت[7] افتد — شراب حوض کوثر چشمهٔ زهراب را ماند

از آن گاهی که سرسبزست شاخ بخت برنالش[8] — سرشک دشمن از سرخی رخ عناب را ماند

پناه خلق عین الملک ....[9] در بیضا — که همچون سد اسکندر شد از یاجوج[10] غم ملجا

بند ۷ — ا ۱۱ ب ۱۱

سپهداری که چون داود در دین داوری دارد — سلیمان وار اقبالش بدست انگشتری دارد

چو موسی دست در رمح او ید بیضا و ثعبانست — چو عیسی کلک و گفتارش دم جانپروری دارد ۴۷۹۰

نشان معجزات انبیا در ذات او جمعست — بغیر آنکه ذاتش دعوی پیغمبری دارد

مبارک روی صفداری که روی درایت[11] در ایش — فروغ مهر و فر ماه و فال مشتری دارد

همایونی که بر دیدار روی عالم آرایش — مسلمان گرد آن گبری که دین کافری دارد

چنانش رازها چون روز روشن شد که پنداری — دلش جام جم و آیینهٔ اسکندری دارد

۱-۱: کذا؛ ب: بحر ناپایاب ۲-۱: بشیر ماه ماسدست؛ ب: کذا ۳-۱: بر آبش؛ ب: کذا ٤-۱: کذا؛ ب: نویدی ۵-۱: کذا؛ ب: سکر ٦-۱: کذا؛ ب: حلاب ۷-۱: بنهب؛ ب: کذا ۸-۱: شاخ بخت ربالیش؛ ب: شاخ بخت برنالش ۱۰-۱: یاموج غم ملجا؛ ب: کذا ۹-۱، ب: کذا ۱۱-۱: کذا؛ ب: درایت رالش

کواکب مدتی باشد که خط بر بندگی دادش | فلک را سالها باشد که پیشش چاکری دارد
غزاهای که تیغش کرد با کفار بد ملت | هنوز این خاک هندستان از آن خونها بری دارد
برین سیرت که او در خدمت خالق همی باشد | عجب نبود که در خدمت همه دیو و پری دارد
یکی نیشان دینداری در وانیست عرفان را | که با این دولت و حشمت دل از دنیا بری دارد
جمال بخت عین الملک کز تاثیر دیدارش | منور کرد عالم را چو ماه از جمله افطارش

بند ۸ | ا ۱۱ ب ۱۱ ج ۷

ایا صاحبقران میری که فتح و فر[1] قرین داری | جلال و جاه[2] یار و بخت و دولت همنشین داری ٤٨٠٠
لطافت هست ناهیدی کز آن لعل نگین[3] کردی | سعادت هست خورشیدی که در نور[4] جبین داری
جهان را جان بشادی شد چو تو جان جهان گشتی[5] | زمین رو در خوشی[6] دارد که نوردی زمین داری
ز زر بخشی و د[7]رریزی بکان و بحر می مانی | که زر در آستان وقف و گهر در آستین داری
ز عالم آفرین ای جان عالم آفرین بادت | کرای جود جهانپرور سزای آفرین داری
ترا زیبد که گنج زر زکام اژدها گیری | که تیغ آتشین بر دست و بازو آهنین داری
به نیزه[8] چشم سوزن در شب تاریک بربائی | بجولان آب را در حلقهٔ انگشترین داری
ز دریا بگذری چون باد[9] و از کهسار چون برقی | بر آن شبدیز دریائی که اندر زیر زین داری
وگر بر شاخ آهوی زنی[10] تیر آنچنان دوزی | که پرها بر سردن[11] او و پیکان بر سرین داری
ترا خون دسرح[12] در دین و دنیا کرده حق آمر (کذا) | که هم در اب[13] دنیا دی و هم جنات دینداری (کذا)
سپهدارا تو آن رادی که چون تو در جهان جائی | نه اختر دید صفداری نه گردون دید والائی ٤٨١٠

۱-۱: کذا؛ ب: فردین ۱-۲: کذا؛ ب: باد ۱-۳: کذا؛ ب: لعل و نگین ۱-۴: کذا؛ ب: که تو در جبین
۱-۵: ب: کذا؛ ج: کسی ۱-۶: رو در خوشی آرد؛ ب: زود رخوشی رارد؛ ج: کذا ۱-۷: کذا؛ ب: ز زر ریزی
۱-۸: ج: کذا؛ ب: بتیزه ۱-۹: ب: از؛ ج: در ۱-۱۰: کذا؛ ب: آهوا زنی تر آنچنان دوری.
۱-۱۱: بردن؛ ب؛ ا: سروی ۱-۱۲: جون دسرح؛ ب: جون سرح در دین و دنیا کرد جوامر ۱-۱۳: در آب دنیادی
وهم جنات؛ ب: داراب دنیا دی دهم حساب.

بند ۹ — ۱۰۱ ب ۱۰

ایا پای سرافرازی سمندت بر سما کرده — سر اعدای دولت را سپاهت زیر پا کرده

چنان بر لشکر بیگانه ای تیغ دورو[1] راندی — که در خون بداندیشان سمندت آشنا کرده

نشان خاک پایت را جهان در جان مکان داده — غبار نعل اسپت را فلک در دیده جا کرده

جناب کعبه آثارت که آمد قبلهٔ حاجت — جهانرا چو در کعبه است حاجتها روا کرده

سقیمانرا عنا برده یتیمانرا رضا جسته — فقیرانرا عطا کرده اسیران را رها کرده

چو تیر اندر کمان داری چنان دانند بدخواهان — که در کام نهنگی هست شیری[2] اژدها کرده

بس است اکسیر اعظم ذره ای از خاک ایوانت — کجاست آنکس که عمری او بهوس[3] در کیمیا کرده

زحسن سیرت و صورت هر آنچ اندر بشر باید — خدا آن حلیهٔ اوصاف در ذاتت عطا کرده

مطهر در ثنا خوانی چو در افشاندنت[4] در پایت — کنونت از سر اخلاص دست اندر دعا کرده

نه من تنها همی گویم دعایت از رضاجوئی — که انس و جان و وحش و طیر دارندت دعاگوئی ٤٨٢٠

بند ۱۰ — ۱۰۱ ب ۱۰

الا تا مهر و مه باشد مه و مهرت خدم بادا — سلیمان وار انس و جان حواشی و حشم بادا

سخایت در همه گیهان[5] بزرریزی نشان آید — سپاهت در همه عالم بفیروزی علم بادا

نگارستان اقبالت چو فردوس برین خرم — بهارستان اخلاقت چو بستان ارم بادا

زخوان عیسوی در بزم تو صد نزل آراسته[6] — زآب خضر بر دستت لبالب جام جم بادا

دلی را کز هوای تو نشاطی نیست چون بلبل — چو عنقا آشیان وی بصحرای عدم بادا

سری را کز قبول تو سروری نیست چون زهره — چو هاروت از سیاست سرنگون در چاه غم بادا

وجودت[7] در زمین تا آسمان انوار میگیرد — چو قطب آسمان اندر زمین ثابت قدم بادا

۱۰-۱: کذا؛ ب: دورد ۱۰-۲: ب: تیری اژدها ۱۰-۳: کذا؛ ب: عمری درکیمیا ۱۰-٤: کذا؛ ب: درافشاندرمات
۱۰-۵: کذا؛ ب: درگیهان ۱۰-۶: کذا؛ ب: آراسته ۱۰-۷: زجودت درزمین ..... انوارسکرد؛ ب: زجودت
..... مانوارمگرد؛ تصحیح قیاسی: کذا.

کلاهت راکه از دولت مرصّع کرد اقبالت — سعادت بر طرف زنگ و بقا بر سر رقم[1] بادا
چو گردون در سرافرازی دلت عالی علم دائم — چو نو در دُر[2] دُرافشانی کفت وافر کرم بادا
بهر بزمی که بنشینی نشاطی[3] روز روز افزون — بهر رزمی که رو آری فتوحی دم بدم بادا ۴۸۳۰

ترکیب بند ۱۳ — بند اول — عرفات ۲ ا ۱۰ ب ۱۰ ج ۷ — در مدح ملک عین الملک

صبح شد[4] سر ز خواب برگیرید — دور جام شراب برگیرید
مجلس از خلد خوبتر سازید — ساقی از حور خوبتر گیرید
و ز کف[5] ساقیان سیمین ساق — لعل نوشین بجام زر گیرید
مطربان در سماع بنشانید[6] — شاهدان را برقص برگیرید
و ز دف[7] و چنگ و نای زمزمه ای — همچو ناهید در سحر گیرید
ای عزیزان غنیمتست[8] لقا — ذوق دیدار یکدگر گیرید
دوستان در عزیمت سفرند — یکزمان لذت نظر گیرید
غم[9] دنیا درازی ای دارد — هرچه گیرید مختصر گیرید
باده بر یادِ صفدر عالم — ملک الشرق نامور گیرید
صفدرِ روزگار عین الملک — سرور نامدار عین الملک ۴۸۴۰

بند ۲ — ا ۱۰ ب ۱۰ ج ۵

ساقیا جُل برکران انداز — جام خضرم بکام جان انداز
از دم شیشه در دهانِ بلور — همه یاقوت بهرمان انداز

۱-ا: کذا؛ ب: بردم بادا ۲-ا: نو در درافشانی؛ ب: تو در درافشانی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-ا: نشاط؛ ب: کذا
۴-ا، ب: کذا؛ ج: صبح بر ز خواب - ۵-ا: کذا؛ ب: واز کف؛ ج: در کف ۶-ا: بنشانید؛ ب: کذا
۷-ا: کذا؛ ب: واز دف و چنگ نای ۸-ا: غنیمت است بقا؛ ب؛ عرفات: غنیمت است بقا ۹-ا، ب: کذا؛ عرفات: غم عالم

بس بجام شراب عنبر بو	مثل ماورد وزعفران[1] انداز
باده بر یادِ دوستان درده	خاک در چشم دشمنان انداز
نقل و ریحان و ورد حاضر کن	نرد و شطرنج درمیان انداز
وز دم مطربانِ شیرین گو[2]	شور در هفت آسمان انداز
گر بخواهی[3] که مرده زنده شود	قطره ای باده در دهان انداز
ور بدانی که سنگ سازی لعل[4]	جرعه ای سوی آستان انداز
دولت و بخت را بنامِ ملک	قرعهٔ بر عمرِ جاودان انداز
کان دانش کریم دولت و دین	داور کامگار عین الملک

۴۸۵۰

بند ۳ ۱۰ ا ب ۱۰ ج ۶

سبزهٔ دلگشای می خواهم	گلشنِ جانفزای می خواهم
ساقیِ[5] دلنواز می طلبم	ساغری غم زدای می خواهم
مجلسِ خاص و مطربی خوشگو[6]	با بتی دل ربای می خواهم
گه زغم نوحه ای بر آوردن	با دف و چنگ و نای می خواهم
گاهی از هجر دوستان کردن	گریهٔ های های می خواهم
در جهان هر کجا بتی بینم	سر نهادن بپای می خواهم
ای که مرگم بجان همی خواهی	عمر تو از خدای می خواهم
دل بمن ده که بهر جان دادن	زیر پای تو جای می خواهم
ناله کردن بزلفِ دلبندت	پیش کشور گشای می خواهم
صاحبِ[7] فر و صاحبِ تمکین	صاحب اقتدار عین الملک

۴۸۶۰

۱-۱ : مثل ماورد درعفران ؛ ب : مثل ماورد و زعفران ۲-۱ : کذا ؛ ب : ج : بگوی ۳-۱، ب : کذا ؛ ج : کر بخواهی
۴-۱ : سنگ سازی لعل ؛ ب : سنگ زرسازی ۵-۱، ب : کذا ؛ ج : ساقیا دلنواز ۶-۱، ب : خوش گوی ؛
ج : کذا ۷-۱ : کذا ؛ ب : صاحب دفتر.

بند ٤ — ا ۱۰ ب ۱۰ ج ٦

عشق جز خستگی و خواری نیست — کار او جز فغان و زاری نیست
عاشق از غم گریز نتواند — که در ربت اختیاری نیست
دل ستانان چو تیغ برگیرند — چاره جز صبر و جانسپاری نیست
ای که یادی نیاری از یاران — یاد کن کین طریق یاری نیست
در حق دوستان فراموشی — شرط یاری و دوستداری نیست
صحبت همدمان غنیمت دان — که بر[1] ایام این قراری نیست
صاحبا دولت و جوانی و جاه — هست رنگی ولی گذاری[2] نیست
مست و مدهوش زی که ازانده[3] — جز بدین[4] نوع رستگاری نیست
خاک ره شو که همچو درویشی — جز بجودش امیدواری نیست
قرة العین روشنائی شهر — نور چشم بهار عین الملک — ٤٨٧٠

بند ٥ — ا ۹ ب ۹ ج ۷

طلب وصل یار باید کرد — وز[5] دو عالم کنار باید کرد
ایکه آسائشی همی طلبی — زحمتی اختیار باید کرد
گنج خواهی ز رنج ناچارست — صید خواهی شکار باید کرد
عافیت در جهان اگر گوئی — ترک حرص و نقار باید کرد
هر چه باید ز اندک و بسیار — هم بدان اختصار باید کرد
کارها چون بوقت موقوفست — وقت را انتظار باید کرد
هیچ ازین گفت و گوی[6] نگشاید — اصل کارست کار باید کرد

۱-۱: کذا؛ ب: کرام ۲-۱: کذاری؛ ب: کراری ۳-۱: اندزوه؛ ب: اندازه؛ ج: ازانده ٤-۱، ب: برین؛ ج: بدین ۵-۱: کذا؛ ب: واز ٦-۱، ب: کفت وکوی بکشاید؛ ج: کذا

چون ازین جاست رفتنی[1] باری　　نیکی یادگار باید کرد
آسمان حشمت وستاره حشم　　سرورِ کان[2] یسار عین الملک

بند ۶　　۱۰۱ ب ۱۰ ج ۵

آنکه[3] جودش سحاب را ماند　　وآنکه رایش شهاب را ماند　　۴۸۸۰
آنکه دیدار عالم افروزش　　طلعتِ آفتاب را ماند
آنکه کردارِ راحت افزایش　　بوی مشک وگلاب را ماند
آنکه در ارتفاع دولت او　　دعوتی[4] مستجاب را ماند
عقدهای کمندِ دلبندش　　شبهۀ لاجواب را ماند
تنِ نالانِ خصمِ بد[5] روزش　　تارچنگ و رباب را ماند
پیش تدبیر[6] رای هشیارش　　عقل مست و خراب را ماند
عزم او هرکجا کند دیّار[7]　　هول یوم الحساب را ماند
لطف او هرکجا زند پرتو　　حسنِ عهد شباب را ماند
حامیِ دین و حافظ ملت　　صاحبِ ذوالفقار عین الملک

بند ۷　　۱۱۱ ب ۱۰

آنکه فتح وظفر قرین دارد　　دولت وبخت همنشین دارد　　۴۸۹۰
آنکه چو آفتاب و ماهِ منیر　　فرِّ[8] وتائید برجبین دارد
آنکه چون مشتری وچون ناهید　　فرّخی نقش برنگین دارد

۱-۱، ب: رفتنی باری؛ ج: رفتن　۲-۱: کذا؛ ب: سرکا　عین الملک　۳- در '۱' 'ب' هرجا "آنک" هست امادر 'ج' آنکه هست　۴-۱: کذا؛ ج: دعوت مستجاب　۵-۱: تن زان خصم بدرودش؛ ب: تن بلال خصم بدردزش؛ ج: تن بالان خصم بدرردش　۶-۱: پیش تو پرداری هشیارش؛ ب: پیش توپر رای هوشیارش؛ متن تصحیح قیاسی　۷-۱: دیار؛ ب: دیک؛ تصحیح قیاسی؛ کذا　۸-۱: فرّو تایید رحیس؛ ب: فرّ تایید برجبین.

قدر او چون بصدر بنشیند — آسمان روی بر زمین دارد
یادِ او بادِ[1] صبح را ماند — خوی او بوی یاسمین دارد
تیغِ کافرکش[2] جهانگیرش — همه کوشش برای[3] دین دارد
عزم[4] او هر کجا که یار دوست — فتح و نصرت از و قرین دارد
دست او همچو ابر بارانست — چکند خاصیت همین دارد
همت و نهمتش سخا و عطاست — هرچه دارد برای این دارد
آفرین بر جنان که اوصافش — همه درخورد آفرین دارد
حاتمِ جود و آصفِ دانشِ — رستمِ کارزار عین الملک — ۴۹۰۰

بند ۸ — ا ۱۱ ب ۱۱

صفدرا[5] ملک را مدار توئی — بازوی ملک شهر یار توئی
مطلعِ عزّ و منبعِ اقبال — معدنِ دانش و وقار توئی
در وفا[6] و سخا و جود و کرم — نادرِ دورِ روزگار توئی
در نبرد و نهوب و جنگ و جهاد — شیرِ مردان کارزار توئی
بر سرِ ملک و هامهٔ ملت — تاج تائید[7] و افتخار توئی
هر کجا فتنه ای کشد[8] لشکر — گردِ اسلامیان حصار توئی
هر کجا صف کشد[9] دو رویه سپاه — درمیانِ دو صف سوار توئی
ایمنی همه جهان از تست — روشنی همه دیار توئی
درهمه عزمها[10] مشیر توئی — درهمه رزمها مشار توئی

۱- ا: کذا ؛ ب: یاد صبح ۲- ا: کذا ؛ ب: و جهانگیرش ۳- ا، ب: همه کوشش .... دارد ؛ تصحیح قیاسی: کذا
۴- این بیت در «ب» نیست ۵- ا: کذا ؛ ب: صفدر ملک ۶- ا: کذا ؛ ب: در وفا و سخا و جود و کرم
۷- ا: تاج و تائید افتخار ؛ ب: کذا ۸- ا: فتنه کشا لشکر ۹- ا: کذا ؛ ب: کشد دو رویه شاه ۱۰- ا: کذا ؛
ب: در عزمها

گنج می‌ده که افتزار[1] تراست — تیغ میزن که کامگار توئی — ۴۹۱۰

نورِ چشمِ جهان توئی زان کرد — لقبت کردگار[2] عین الملک

بند ۹ — ۱۱ ا ب ۱۱

کرما هرچه در زمانهٔ تست — همه راتب خورِ خزانهٔ تست

منبع بخت و معدن روزی — دست چون بحرِ بیکرانهٔ تست

همدمِ خضر و همبرِ ادریس — دولت و بخت جاودانهٔ تست

عمدهٔ چرخ و زبدهٔ ارکان — ذات فرخندهٔ یگانهٔ تست

سرمهٔ چشم آفتاب منیر — گردی از خاکِ آستانهٔ تست

زیورِ گوشِ اختران بلند — صیت اخلاق فکرانهٔ تست

جوی تسنیم و چشمهٔ کوثر — شربتی[3] از شرابخانهٔ تست

ابلقِ دهر و سبز خنگِ[4] فلک — زیرِ تهدید تازیانهٔ تست

اژدهای که دوزخش بدل[5] است — نیزهٔ[6] آتشین زبانهٔ تست — ۴۹۲۰

هر کجا در سخافت سخنی — همه آفاق در فسانهٔ تست

شمع ملکی از آنت میخوانند — شاهِ گیتی مدار عین الملک

بند ۱۰ — ۱۰ ا ب ۱۰

سرورا آفرین بجان تو باد — آسمان خاکِ آستانِ تو باد

مهر و مه جرعه خوارِ مجلسِ تو — بحر و کان ریزه چینِ خوانِ تو باد

هفت دریای[7] دهر یکقطره — زابرِ دست گهرفشان تو باد

هر کجا رایت تو رو آرد — نصرت و فتح همعنانِ تو باد

۱-۱: افتزار؛ ب: اعزار؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۲-۱: کذا؛ ب: کو دکان ۳-۱: کذا؛ ب: شربت ۴-۱: سبز خنگ ملک؛ ب: کذا

۵-۱: دوزخش بدل است؛ ب: دوزخش؛ متن تصحیح قیاسی ۶-۱: نیزه آتشین زبانه؛ ب: کذا ۷-۱: کذا؛ ب: دریاد دهر

هر کجا دولتت کند بزمی | خرمی[1] سرو بوستان تو باد
سینهٔ حاسدان و بدخواهان | طعمهٔ تیغ جانستان تو باد
اختر سالخورد و عالم پیر | بندهٔ دولت جوان تو باد
کاحلی[2] دشمنان دولت تو | افسری بر سر سنان تو باد
حفظ و عون خدای عزّوجل | از حوادث نگاهبان تو باد
زود باد از[3] حسین عین الملک | ای معین کبار عین الملک

۴۹۳۰

ترکیب بند ۱۴ | بند اوّل | ۱۱۱ ب ۹ | در مدح ملک عین الملک

صبح[4] رایت چو ز آسمان بگشاد | تیغ بگرفت[5] و خود جهان بگشاد
چون برآمد ز قوس[6] کوهی چرخ | صبح درهای آتشین[7] بگشاد
موذن آغاز کرد بانگ نماز | صبح درهای آسمان بگشاد
زین کلید نجات رضوان نیز | قفل درهای بوستان بگشاد
شب چو ظلمات بود[8] آب حیات | چشمه‌ای درمیان آن بگشاد
یا مگر خضر[9] چون زمین بپیمود | تکیه بر چرخ زد میان بگشاد
شب چو کاری بدست بربسته | از دم صبح ناگهان بگشاد
غنچه‌ها بسته بود درها باد | دست بُرد[10] یگان یگان بگشاد
صبح دندان سپید کرد و صبا | گل صد برگ را دهان بگشاد
در چنین[11] فضای جانفزا سوسن | در دعای ملک زبان بگشاد
صفدر کامیاب عین الملک | سرور مه جناب عین الملک

۴۹۴۰

۱-۱: کذا؛ ب: خوری ۲-۱: کذا؛ ب: کاحل ۳-۱: کذا؛ ب، رود یار از حسن ۴-۱: کذا؛ ب: صبح بر راس حو آسمان بگشاد ۵-۱: بگرفت خود؛ ب: کذا ۶-۱: زکوس کوسی جرخ؛ این بیت در «ب» نیست ۷-۱: صبح در های آتشین بگشاد ۸-۱: بود آب حیات ۹-۱: کذا؛ ب: حصر ۱۰-۱: کذا؛ ب: سرکان سکان ۱۱-۱: در چنین و اسوس؛ تصحیح قیاسی: کذا؛ این بیت هم در «ب» نیست.

بند۲ — ا ۱۱ ب ۱۱ ج ۸

ساقیا جام جانفزا[۱] بردار — شادی افزا[۲] و غم زدا بردار
هرکه[۳] از دست تو پیالهٔ می — برندارد، بگو که پا بردار
صبح جام جهان نما برداشت — تو هم آن جام جانفزا بردار
غم بلای شدست بر دل ما — باده ده یکدم این بلا بردار
ای مغنی تو نیز از سر شوق — دست بردست زن نوا بردار
شاهدانی که لائق رقصند — هر یکی را جدا جدا بردار
باده را دامنی[۴] حمائل کن — شمع[۵] را دامن قبا بردار ۹۵۰ھ
وزتنه[۶] پایمال رقاصان — شمع[۷] برگیر و بوریا بردار
ای ندیم این حریف بدمستست — سرکشی میکند بیا بردار
از برای مزید عمر ملک — چون کلک دست در دعا بردار
شمع گیهان کریم دولت و دین — افسر آفتاب عین الملک

بند۳ — ا ۱۰ ب ۱۰ ج ۶

صبر بی روی یار نتوان کرد — وزغم[۸] او قرار نتوان کرد
جانم از آرزو بلب آمد — بیش ازین انتظار نتوان کرد
دوری از روی دوستان مرگیست — مرگ را اختیار نتوان کرد
خوبرویان چو روی بنمایند[۹] — جز دل و جان نثار نتوان کرد
جان و دل نیز هدیه سهلست[۱۰] — هم بدین اختصار نتوان کرد

۱-ا: جام جانفزا؛ ب: کذا ۲-ا، ب: کذا؛ ج: شادی افزای غم‌زدا ۳- در «ج» این بیت بعد از «ای ندیم این حریف» نقل شده است ۴-ا، ب: کذا؛ ج، دامن حایل ۵-ا: کذا؛ ب: ساده ۶-ا، ب: وازته

۷-ا، ب: کذا ۸-ا: کذا؛ ب: واز ۹-اب: کذا؛ ج: بنماید ۱۰-ا، ب: کذا؛ ج: سهلیست.

راز[1] با دوست گو که با دشمن	سِرِّ خود آشکار نتوان کرد	۴۹۶۰
آسمان گر عنایتی نه کند	ترکِ شهر و دیار نتوان کرد	
جز[2] بشهبازِ بخت در دنیا	مرغ دولت شکار نتوان کرد	
ملک[3] است آن که بی عنایتِ او	در جهان هیچ کار نتوان کرد	
ملکی کز کمالِ عزت او	گردش ایزد خطاب عین الملک	

بند ٤ ا ۸۱ ب ۸ ج ٤

تا ز رخ پرده وا نخواهی کرد	دردِ مارا دوا نخواهی کرد	
سخنی گفته بودهٔ دوشم	میکنی راست یا نخواهی کرد	
قبلهٔ عالمی چو گشتی چون	حاجتی هم[4] روا نخواهی کرد	
غمزه میزن که بر دل عشاق	هیچ تیری خطا نخواهی کرد	
ای مطهر نخواهی آسودن	ترک کونین تا نخواهی کرد	
بوی جانانِ خود نخواهی یافت	تا جهان را بها نخواهی کرد	۴۹۷۰
یار گر میدهد ترا دشنام	چه کنی گر دعا نخواهی کرد	
ندهی[5] تا ز حالِ خود خبری	ملک الشرق را نخواهی کرد	

بنده ا ٤١ ب ۹ ج ٥

عاشقانیم و زر نمی خواهیم	بی دلی نیم و سر نمی خواهیم
ما سپاه و علم[6] نمی طلبیم	ما[7] کلاه و کمر نمی خواهیم
جز نظر بر جمالِ طلعتِ دوست	آرزوی دگر نمی خواهیم
دولت ما بس است خدمتِ دوست	هیچ ازین بیشتر نمی خواهیم

۱-ا: کذا؛ ب: یا دوست ("راز" موجود نیست) ۲-ا: حرلشهباز؛ ب: کذا؛ ج: جز بشهبار ۳-ا: فلک؛ ب: کذا ٤-ا، ب: کذا؛ ج: حاجتی را روا ۵-ا: ندی ما زحال؛ ب: ما زحال ۶-ا، ب: کذا؛ ج: بهی ۷-ا، ب: کذا؛ ج: با

گر دو عالم بیاوری گوئیم[1] کای بردار[2] ببر نمی خواهیم
ما همه جام تلخ می نوشیم همچو طفلان شکر نمی خواهیم
خانه ای جز بکوی بدنامی اندرین رهگذر نمی خواهیم
ماکسی را خطا[3] نمی جوئیم ماکسی را ضرر نمی خواهیم ۴۹۸۰
آسمانِ سخا و ابر کرم اخترِ فتحیاب عین الملک

بند ۶ ب ۱۰

آنکه تارای عدل و احسان کرد عالم ازعدل چون گلستان کرد
خلق را شاد ملک را آباد کرد ز آنسان که وصف نتوان کرد
هر چه داد ازکرم فراوان داد هر چه کرد ازکرم فراوان کرد
هر چه کردند جملگیٔ ملوک ازکرمِ او هزار چندان کرد
رسمِ شاهانِ ترک جاری داشت ملکِ رایانِ هند ویران کرد
کافران را بقعرِ دوزخ برد زن و فرزندِ شان مسلمان کرد
اسپ راکرد درسرای گران برده رادر فرنگ ارزان کرد
روز هیجا به کاسهٔ سرها جملهٔ وحش و طیر مهمان کرد
وقت بخشش بگنجهای خطیر[5] عالمی را غریق احسان کرد ۴۹۹۰
قبلهٔ جاه و کعبهٔ حاجت مکرمِ کان نصاب عین الملک

بند ۷ ب ۱۰

آنکه آفاق بندهٔ درِاوست دهر مولیٰ و چرخ چاکرِاوست
بخت و دولت ندیم مجلسِ او فتح و نصرت قرینِ خنجرِ اوست

۱- ب: کذا؛ ج: بگویم ۲- ب: کذا؛ ج: که بردای پسر نمی خواهیم ۳- ب: خطر؛ تصحیح قیاسی: کذا
۴- ب: کذا؛ ۵- ب: خطر؛ متن تصحیح قیاسی -

هشت جنت کمینه بستانیش　　هفت دریا کمینه ساغر اوست
صفدر آسمان که مریخ است　　یک سواری ز فوج لشکر اوست
قاضی ٔ ٔ نه فلک که مشتری است　　یاری از صاحبان مدور اوست (کذا)
هر کجا عزم او کشد لشکر　　فر اقبال شاه رهبر اوست
آدمی که به ز فرشته بُوَد　　طلعت جانفزای انور اوست
هر کجا قدر او نهد مسند　　عصمت و عونِ حق برابر اوست
چشم بد دور از که از عشرت　　هر دو عالم سپند بر سر اوست　　۵۰۰۰
مشتری طلعت و عطارد ذهن　　مهر توسه رکاب عین الملک

بند ۸　　۱۵ ب ۱۰

صفدرا صاحب سپاه توئی　　زینتِ خلعت و کلاه توئی
آسمانِ سخاست همتِ تو　　آفتابِ جلال و جاه توئی
مدِ ملت نبی از تست　　رونق ملک پادشاه توئی
دولتِ بخت و شمعِ ایوانی　　کاندر آن صدر بارگاه توئی
هر کجا فتنه ای برآرد سر　　دین اسلام را پناه توئی
هر کجا لشکری فرستد شاه　　پشت و بازوی آن سپاه توئی
صفدران چاکرند و تو ملکی　　ملکان اخترند و ماه توئی
ز آفتاب حوادث انسان را　　سایه رحمتِ الله توئی
وز غبار غرور گیهان را　　سرمهٔ چشم انتباه توئی　　۵۰۱۰
شمع ملکی از آنت میخوانند　　عقل حاضر جواب عین الملک

بند ۹　　۱۰۱ ب ۱۰

سرورا دانش و نوال تراست　　جاه و حشمت ترا جلال تراست

هر خصالیکه در جهان خوبست — خوب آنست کان خصال تراست
هر جمالیکه خلق یوسف راست — از ره خلق آن جمال تراست
در علوم و یقین تو داری سبق — در فنون و هنر کمال تراست
هر کجا صفدران هفت اقلیم — گوی دولت برند آل[1] تراست
چون نهی پای در رکاب سمند — سر بدخواه پایمال تراست
در مثالی که دولت اقطاعش — هم بدولت که آن مثال تراست
وز حد شرق تا حد مغرب — وز یمین تا حد شمال تراست
شادمان زی که از عنایت حق — دولت و بخت بیزوال تراست (۵۰۲۰)
نور چشم جهانی و ز آنست — لقبت[2] از صواب عین الملک

بند ۱۰ — ۱۰۱ ب ۱۰

صفدرا تا ابد بقای تو باد — وز جهان نیکوئی جزای تو باد
سرمهٔ چشم اختران سپهر — گرد میدان و خاک پای تو باد
افسر فرق سروران جهان — نعل شبرنگ مه لقای تو باد
بوستان بهشت جان پرور — مجلس بزم جانفزای تو باد
آسمان سعادت ابدی — آستان درسرای تو باد
بازوی نصرت[3] و کلید ظفر — سر تیغ جهانگشائی تو باد
خامهٔ تیر و نغمهٔ ناهید — مدح گو[4] و ثنا سرای تو باد
تارک دشمنان دولت تو — افسر رمح جانربای[5] تو باد
خازن گنج و دولت اقبال — رایت همچو اژدهای[6] تو باد (۵۰۳۰)
هم برین میکنم دعا را ختم — که همه نیکوی برای تو باد

۱-۱: کوی دولت برندبال براست؛ ب: دولت توی دحال تراست، تصحیح قیاسی؛ کذا ۲-۱، ب: لقب رصواب؛ تصحیح قیاسی: کذا
۳-۱: نصرت وکلید؛ ب: نصرت کلید ۴-۱: کذا؛ ب: مدح گوی ثناسرای ۵-۱: کذا؛ ب: جان زادی ۶-۱: کذا؛ ب: ازدهای

ترکیب بند ۱۵   بند اول   ا۸   ب ۸   در مدح ملک الشرق نظام الملک

وقت صبحست صبا را ز سحر یاد دهید   بلبلان را ز نوا نغمهٔ تر یاد دهید
ساقیان را ز تف مهر[1] و تباشیر سپهر   میِ یاقوت وش و ساغرِ زر یاد دهید
زهره را دیر شد امروز نکرد دست طلوع   از دم نای و نیش صور سحر یاد دهید
شب تاریکِ حریفان خماری شده را[2]   از شراب عنبی شمع قمر یاد دهید
باده نوشان کهن را چو دهان گردد تلخ   از لب شاهد نو[3] لعلِ شکر یاد دهید
مطربان را که در آهنگ هزار آوازند[4]   هر زمان قولِ نو و صوتِ دگر یاد دهید
گنج دینار گر از جود ملک صرف شود   از نثار منش این گنج گهر یاد دهید
ملک الشرق نظام آن نور جهان   کامدار ز دانش و دین داور[5] و دستور جهان

بند ۲   ا۷   ب۶   ج ۲

صبحگاهست سر از خواب گران بردارید   باده خواهید و[6] ز دل درد نهان بردارید   بح ۵۰
کاس می را نسزد نقل بجز پستهٔ تر   خشک مغزی نتوان کاسه و خوان بردارید
ای عزیزان ادب[7] مجلس ما بی ادبیست   خوش نشینید و تکلف ز میان بردارید
جلوهٔ نیست عنب[8] را که عذابیست الوف   از دف و بربط و نی شور و فغان بردارید
پیر میخانه چو در زمزمه شد یعنی چنگ   رقص را شاهد شنگول[9] میان بردارید
دستِ مطرب[10] چو سبک گردد و پای رقاص   سبک از[11] یاد ملک رطل گران بردارید
اوحد[12] زمن و داورِ دوران سپهر   که سزد خاک درش مسند دیوان[13] سپهر

۱- ا: مهر تباشیر سپهر؛ ب: مهر و تباسیر سهر   ۲- ا: راست؛ ب: را   ۳- ا: شاهد تو؛ ب: کذا   ٤- ا: آدرند؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۵- ا: کذا؛ ب: داور دستور   ۶- ا: کذا؛ ب: خواهید ز دل   ۷- ا: کذا؛ ب: ارس مجلس او نیست؛ ادب مجلس ما   ۸- ا: کذا؛ ب: عنبر   ۹- ا: شنگال مان؛ ب: شنگال؛ متن تصحیح قیاسی   ۱۰- ا: مطرب چو سبک گردد و پای رقاص (قبل از مطرب چیزی نیست): این بیت در "ب" نیست   ۱۱- ا: سبک از یاد ملک   ۱۲- ا: اد حدی زمن؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۱۳- ا: کذا؛ ب: مسند دایوان سهر.

بند۳ — ۸۱ ب ۷

تا د[1] چشم از پی آن دوست چهارست مرا — یک غم اندر دلِ صد پاره هزارست مرا

این چه روزست کز بی زلف در خی چون شب و روز — نه بشب خواب نه در روز قرارست مرا

تا قدش تازه چو سرو یست بباران بهار — اشک باران مژه ابر بهارست مرا

وز پی[2] آنکه نمود از لب و دندان در و[3] لعل — همه شب لعل و در از دیده بکارست[4] مرا — ۵۰۵۰

من که صیدم بسر زلفِ بتی آهو چشم[5] — خاک پای سگ او مشک تتارست مرا

دل من داند و عیشش مده ای زاهد پند — تو برو در ره خود بتو چکارست مرا

[6]............. شود باکی نیست — تکیه بر همت دستور دیارست مرا

خضر وقت آصف ایام مسیحای زمان — که فلاطون زمین است و ارسطای[7] زمان

بند ٤ — ۸۱ ب ۸

آنکه[8] عدل عمر و رأفت عثمان دارد — وانکه علم علی و حکمتِ لقمان دارد

وانکه از دانش و فرهنگ و بزرگی نژاد[9] — هر فضیلت که کسی وصف کند آن دارد

آنکه در مسند دیوان و میدان نبرد — دستِ یحیی و دل رستم دستان دارد

آنکه با نور مه و مهر و نهیب مریخ — حشمت مشتری و رفعت کیوان دارد

آنکه در جبهه[10] غراء جهان آرایش — نور تابنده چو خورشید درخشان[11] دارد

آنکه از رای درخش مملکت هندوستان — فضل بر شام و عراقین و خراسان دارد — ۵۰۶۰

شه سلیمان زمان آمد و[12] او آصف عهد — اینک آصف کز بکف[13] ملک سلیمان دارد

ملک مشرق و مغرب بنه[14] هفت اقلیم — کرد چون کلک ......[15] چنان هفت اقلیم

۱-۱: نی زلف درحی حون ست؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-۱: وزنی؛ ب: وازپی ۳-۱: کذا؛ ب: دردو ٤-۱: کذا؛ ب: بکار ۵-۱: چشم؛ ب: کذا ۶-این بیت در "۱" هم بطورست و در "ب" یافته نمی شود ۷-۱: کذا؛ ب: مسیحای زمان ۸- در "ب" هرجا آنکه و در "۱" همینجا ۹-۱: کذا؛ ب: بزرگی ومداد ۱۰-۱: کذا؛ ب: آنکه جبهه ۱۱-۱: درافشان؛ ب: کذا ۱۲-۱: کذا؛ ب: واو آصف ۱۳-۱: کذا؛ ب: آصف بکف ۱٤-۱: بنه؛ ب: شه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵-۱، ب: کذا

بند ۵ — ا ۸ ب ۸

ای ز کلک تو شرف تیغ جهانداری را — حزم تو گشته سپر[1] لشکر قهاری را

طیب انفاس دل افزای تو بر آتش رشک — سوخته خون جگر نافهٔ تاتاری را

باد قهر[2] تو عجب نیست که بر خاک زند — از سر چرخ برین افسر جباری را

درم افشانی و درویش نوازیت نهاد — رسم بسیار دهی اصل کم آزاری را

آفتابیت رخ رای ممالک آرات — که بسوزد همه را در بیخ[3] ستمکاری را

فتنه از دولت بیدار تو خفتست چنانک[4] — پیش در خواب نبیند رخ بیداری را

آنچنان در عهد تو عنقاست که از بیخ جهات[5] — کس نشان می ندهد[6] صورت دشواری را

صفدرا فتح ترا فرخی فال تراست — دولت و بخت[7] ترا حشمت و اقبال تراست ۵۰۷۰

بند ۶ — ا ۷ ب ۶

ای که در دهر کسی همسر و همتای[8] تو نیست — کیست آنکس که سرش بر در والای تو نیست

[9]........ لیکن چون روز — روشنست اینکه در روشنی رای تو نیست

باغ فردوس برین گر چه بخوبی مثل است — در لطافت چو رخ دولت زیبای تو نیست

چیست از خلعت اقبال و ز تشریف قبول — که فلک دوخته بر قامت[10] بالای تو نیست

سرمه[11] دولت و اقبال که در دیده کشند — اهل تحقیق بجز خاک کف پای تو نیست

رای[12] آنست که بر چشم فلک[13] پای نهی — از سر جاه و جلالت که زمین جای تو نیست

سرورا کوس تو عالی و غمت کاسته باد — صدر[14] دیوان وزارت بتو آراسته باد

بند ۷ — ا ۷ ب ۷

صاحبا عیش تو در عشرت و آسانی باد — مسندت در کنف عصمت یزدانی باد

۱-ا: بهر، ب: کذا ۲-ا: کذا؛ ب: مهر ۳-ا: بکراد بیخ؛ ب: بسوز دیکراد سح؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴-ا، ب: کذا ۵-ا، ب: آنچ در عهد تو عنقاست که از بیخ جهان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۶-ا: مدهد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-ا: کذا؛ ب: دولت بخت ۸-ا: کذا؛ ب: همره همتای ۹-این بیت در "ا" همینطورست و در "ب" یافته نمی شود ۱۰-ا: قامت و بالای؛ ب: کذا ۱۱-ا: کذا؛ ب: بعیه ۱۲-ا، ب: کذا ۱۳-ا: بر چشم فلک مای سهی؛ ب: کذا ۱۴-ا: کذا؛ ب: صله دیوان فرادان بتو

مسند جان وسرا پردهٔ قدر تو مدام[1] | پشت اسلام و پنه[2] جای مسلمانی باد
دست زربخش تو و کلک درافشان همه وقت | ساعد ملکت و[3] بازوی جهانبانی باد ۵۰۸۰
آنکه رخسارهٔ اقبال جهان افروزست[4] | رشک شنگرف تر و لعل بدخشانی باد
هر دلی کز حسد جعد[5] تو دارد گرهی | چون سر زلف بتان وقف پریشانی باد
هر که چون من نبود بلبل بستان ثنات | بفغان آمده چون بوم بیابانی باد
دولت و داد و[6] دهش، داوری در استیت | در فراغ و فرح[7] و فرّ و فراوانی باد

۱۰۱ ج ۸

شادم[8] که بزم[9] بس طرب انگیز کرده اند | جشنی چو[10] باغ کسری و پرویز کرده اند
ایوان ز آبگینهٔ شام و بساط[11] روم | رشک دمشق[12] و غیرت تبریز کرده اند
حوران ز شاخ طوبی و انجم ز باغ چرخ | گلها فشانده اند شکرریز کرده اند
طوبی و سدره از سمن و نخل کشته[13] اند | تسنیم[14] و کوثر از می خونریز کرده اند
خنیاگران[15] چو زهرهٔ زهرا بزیر و بم | آهنگ گاه پست و گهی تیز کرده اند
والحان خسروانی و شاپور[16] و شاه رود | بر راه[17] و رسم صاحب شبدیز کرده اند ۵۰۹۰
خوبان برای بستن دلهای عاشقان | زنجیرهای جعد دلاویز کرده اند
وانگه گشاده جیب[18] و کمر بسته در سماع | سرها گران و پای سبک خیز کرده اند
کو زاهدان خشک[19] که تر دامنی کنند | زین قوم اگرچه[20] دعوی پرهیز کرده اند
هان ای ندیم تهنیتی[21] خوان که اهل فضل | در مدحت ملک غزل[22] آمیز کرده اند

۱-ا: ددام؛ ب: کذا ۲-ا: کذا؛ ب: بنه جای ۳-ا: ملکت بازوی؛ ب: کذا ۴-ا: کذا؛ ب: افروزست ۵-ا: کز حسد جعد؛ ب: کز حسد جاه.
۶-ا: داد دهش دادوری راستیت؛ ب: کذا ۷-ا: در فراغ و فرخ فرادانی؛ ب: در فراغ و فرح و فر فرادانی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸-ا: که برم؛ شادم
بزم؛ ج: شادم بزم ۹- این بند در "ا" در دو جای مختلف نقل شده است و در "ج" یافته نمی شد ۱۰-ا: کذا؛ ج: طاق کسری ۱۱-ا: شاطرزم؛
ج: شام لباطرزم؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا: رسک دمشق غیرت ترسر؛ (جای دیگر) رشک دمشق و غیرت بزسر؛ ج: کذا ۱۳-ا: از سمن و نخل؛ ج: کذا
۱۴-ا: تسلیم کوثر؛ ج: تشنیم و کوثر ۱۵-ا: خنیاگران حو؛ ج: خنیاگران ۱۶-ا: والجان خسروانی شاه و زشاه رود؛ الحان خسروانی سا و رشاه رود؛ تصحیح
قیاسی: کذا ۱۷-ا: راه رسم؛ تصحیح کذا ۱۸-ا: وانکه کشاد جیب و کمر بسته؛ انکه کشاده جیبت و کمر بسته در سماع؛ ج: کشاده جیب کمر بسته ۱۹-ا: زاهدان
حسک ۲۰-ا: اکرجه؛ کرجه؛ ج: گرچه ۲۱-ا: تهنیی حوان که اهل فصل؛ ندم تهنی خوان اهل فضل ۲۲-ا: غزل امر؛ غزل امیز؛ تصحیح قیاسی: کذا

ترجیعات

در مدح فیروزشاه و ذکر جشن فتح لکهنوتی

۱ — ا ۴ ب ۴

از[1] فیض و فضل و فرّ همایون کردگار — فرخنده باد مقدم میمون شهریار
از[2] طالع خجسته و در روز بختیار — در مرکز سعادت و در دور[3] اختیار
با قرّبی نهایت و با فتح بی شمار — با دولتت خجسته و با فتح کامگار[4]
تابنده باد بختش و پاینده اقتدار — چندانکه بر سپهر بود ماه و آفتاب

۲ — ا ۳ ب ۳

شاها نشاط بزم گزیدن مبارکست — در دولتت بشهر رسیدن مبارکست
ما را جمال وجاه تو دیدن مبارکست — آواز کوس فتح شنیدن مبارکست — ۵۱۰۰
اجرام را نثار تو چیدن[5] مبارکست — از گوهر بدخشی و از لولوی خوشاب

۳ — ا ۴ ب ۴

تا از فتوح لشکر و آوازهٔ قدوم — برداشت بخت نیک بشارت علی العموم
آراستند قلعه و ایوان و شهر و بوم — تا سر بسر بدیبه[6] و زربفت چین و روم
صف صف نهالهای گل و نخلهای موم — بر[7]ده نهاده اند چو بر آسمان نجوم
و[8]ز نرگس و بنفشه و نسرین، گیا[9] و کوم — فرشی فکنده اند بهر جای در جناب[10]

۴ — ا ۴ ب ۴ ج ۴

بزمی است هر سوی و نشاطی[11] بهر سری — باغی بهر رهی و بهشتی بهر دری

۱- در "ا"، "ب" قبل از "فر" چیزی نیست؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۲- ب: در روز طالع خجسته ۳- ا: روز؛ ب: دور
۴- ا: کارگار؛ ب: کذا ۵- ا: کذا؛ ب: چیدن ۶- ا: کذا؛ ب: بدیبه زربفت ۷- ا، ب: برده ۸- ا: وز؛
ب: واز ۹- ا: فسرین کنا؛ ب: کذا ۱۰- ا: خباب؛ ب: کذا ۱۱- ا: نشاطش؛ ب، ج: کذا

هر جا نهاده نخلی و هر جای مجمری ‏ ‏ هر جانبی صراحی و هر سوی ساغری
وآورده اند جمع ز هر[1] کیش و کشوری ‏ ‏ از دف زن و ربابی[2] و رقاص لشکری
هر یک چنانکه در شب تاریک اختری ‏ ‏ مه روی و مشکموی و شکر[3] خند و شمع تاب

۵ ‏ ‏ ا ٤ ب ٤ ج ٤

هر لعبتی لطیف چو نورسته نارون ‏ ‏ گلروی و سرو قد و سمن ساق و سیمتن ‏ ‏ ۵۱۱۰
شکر لبی که شهد شود در لبش لبن ‏ ‏ وآرد نبات راز هوس آب در دهن
چشمان و ابروان و بر و بازوان و تن ‏ ‏ چون نرگس و بنفشه و نسرین و نسترن
رفتارشان قیامت و گفتارشان فتن ‏ ‏ دیدارشان بهشت و جدائی شان عذاب

۶ ‏ ‏ ا ٤ ب ٤

تا نهفت رکاب همایون[4] شنیده اند ‏ ‏ خانان و خاصگان که[5] درین جای بوده اند
صد گونه عیش و عشرت و شادی فزوده اند ‏ ‏ صد گون هوس به بستن آذین[6] نموده اند
سرهای قبه بر سر افلاک سوده اند ‏ ‏ وا علام او بعالم علوی شنوده اند
گویی که گوی حسن ز جنت ربوده اند ‏ ‏ این قبها[7] بزینت وآن کلها بتاب

۷ ‏ ‏ ا ٤ ب ٤

هر قبه ای چو گنبد گردون چنبری ‏ ‏ نقش و نگار او همه مریخ و مشتری
پوشیده اند زنگ همه شعر و ششتری ‏ ‏ از سبز و سرخ و زرد و بنفش و[8] معصفری
یا بر مثال قصر سلیمان ز برتری ‏ ‏ سقف و ستون او همه از زر جعفری ‏ ‏ ۵۱۲۰
دیوانش چهره[9] باز کدا غازیان بری ‏ ‏ مرغان رنگ رنگ برو گونه گونه ثیاب

۱-۱، ج : بهر کیش وکشوری ؛ بهر کیش کشوری ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۲-۱، ب : کذا ؛ ج : ایالی ۳-۱، ب : شکر خنده شمع تاب ؛ ج : کذا ٤-۱ : بمیون ؛ ب : کذا ۵-۱ : درینا جای ؛ ب : که درین جای ۱-۶ : صدکون هوس به بستن آرین ؛ ب : صدکونه هوس به بستن ازی ۷-۱ : شها ..... بتاب ؛ ب : فتنها ۸-۱ : بنفشه معصمری ؛ ب : بنفش مفسوری ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۹-۱ : جهره بارکدا غازیاں نرے ؛ ب : جهره باز کدا غازیاں بری

۸ — ا ٤ ب ٤

نی نی سپهر نیست بهشتی است دلپذیر | آراسته بسندس و استبرق و حریر
حوران در دو کواعب[1] اتراب بی نظیر | سلسال و سلسبیل در و چشمه[2] و غدیر
وز شربت شراب خمیرش[3] در آبگیر | جاری هزار جوی می و انگبین و شیر
آبش همه گلاب و گلابش همه عبیر | خشتش ز زر سرخ و زمینش ز سیماب

۹ — ا ٤ ب ٤ ج ٤

اکنون که از شکوه شهنشاه روز جنگ | باز ظفر شکار[4] عدو کرد چون کلنگ
مائیم و صحن گلشن و صهبای لاله رنگ | و آواز نای[5] و نغمهٔ رود و نوای چنگ
با ساقیان دلبر و با شاهدان شنگ | در سایهای تیره و در جایهای تنگ
ایمن ز درد و انده[6] و فارغ ز نام و ننگ | گه در نشاط و نوش و گهی در خمار و خواب

۱۰ — ا ٤ ب ٤ ج ٤

شادم که وقت شادی و هنگام خرمیست[7] | و ایام عیش و وقت نشاطست و بی غمیست ۵۱۲۰
امروز هر کجا که در آفاق آدمیست | گر گبر و[8] مغ و گر همه سنی و فاطمیست[9]
با عشرتش قرینی[11] و با عیش همدمیست[12] | شادیش در فزونی و انده در کمیست[13]
کوری دیو را که دل[14] او جهنمیست | ما چشم[15] روشنیم باقبال کامیاب

۱۱ — ا ٤ ب ٤

بزم شهی است شهر چو دار الجنان کنید | آزین[16] بهشت و صحن سرا بوستان کنید

۱-۱: کذا؛ ب: کواعب و اتراب ۲-۱: کذا؛ ب: چشمه غدیر ۳-۱: وز ..... خیرش در آبگیر؛ ب: واز..... قبرش؛ متن تصحیح قیاسی ٤-۱، ج: کذا؛ ب: رکار عدو ۵-۱، ب: کذا؛ ج: نغمهٔ و رود و نوای چنگ ۶-۱، ج: کذا؛ ب: انده ۷-۱: جورمست؛ ب: خورمیست ۸-۱، ب: وایام؛ ج: ایام ۹-۱: فاطمی است؛ ب، ج: کذا ۱۰-۱؛ ب: کذا؛ ج: منع ۱۱-۱، ب: کذا ج: عشرت قرینی ۱۲-۱: همدمی است؛ ب، ج: کذا ۱۳-۱: کمی است؛ ب، ج: کذا ۱٤-۱، ب: کذا؛ ج: دلی او ۱۵-۱: ما چشم؛ ب: کذا؛ ج: با چشم ۱۶-۱: آزین..... کنند؛ ب: آزین ..... سرو بستان کنند۔

ایوان طلی بآبِ زرد زعفران کنید[1] — فرش از نسیج[2] و از نخ و از پرنیان کنید

دلها سپندِ رایتِ کشورستان کنید[3] — جانها نثار طلعت شاه جهان کنید[4]

بر موکبش چو شاخ خزان زرفشان کنید[5] — بر سمّ بارگیش گهر ریز چون سحاب

۱۲ — ۳ا ب ۳

فیروزشه که افسر شاهان عالم است — مهدی تاج بخش و سلیمان خاتم است

دست و دلش محیی ابنار آدم است — تریاک و نوشدارو[6] و اکسیر اعظم است

فیض سحاب و لجّه و دریای قلزم است — دستش[8] بگاه جود و سنانش گه حراب — ۵۱۷۰

۱۳ — ٤ا ب ٤

شاهی که چرخ مسند و خورشید افسرست — سلطان شش جهات و شه هفت کشورست

در فرّ و[9] خال همچو فریدون و نودرست — در رزم و بزم همسر[10] سام و سکندرست

کشورگشا و خصم کش و ملک پرورست — دانش پژوه و دین طلب و دادگسترست

کین توز و تاج بخش چو محمود و سنجرست — صفدار و سرفراز چو سام و فراسیاب

۱٤ — ٤ا ب ٤

صاحبقران که سهم سعادت قرینِ اوست — تائید و بخت نقش[11] و نگار نگین اوست

مریخ و مشتری اثر مهر و کین اوست — خورشید و ماه پرتو نور جبین اوست

کیوان که؟ در علوم عطارد کمین اوست — چوبک نویس مسند رای متین اوست

جام جهان نمای دل دوربین اوست — کاندر حجاب غیب ببیند رخ صواب

۱۵ — ۳ا ب ۳

آن صفدری که روز وغا در صف نبرد — سازد بگرز گردن گردان چو سرمه گرد

۱-ا: کنند؛ ب: کنند ۲-ا: ارنسیج دازنخ دازپرنیان کنند؛ ب: ازنسج دارنخ و پرسان کنند؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳-ا: کنید؛ ب: کنند ٤-ا: کنند؛ ب: کنند ٥-ا: کنند؛ ب: کنید ٦-ا: کذا؛ ب: نوشداروی اکسیر اعظم ٧-ا: سحاب لجه دریاد قلزم؛ ب: سحاب لجه دریای قلزم ٨-ا: دستنیش بگاه جود و سنانش که حراب؛ ب: دستش بگاه جود سنانس که حراب؛ تصحیح قیاسی: کذا ٩-ا: کذا؛ ب: فروبال ١٠-ا: کذا؛ ب: همبر ١١-ا: نگار بن نکس؛ ب: نگاری نگین؛ تصحیح قیاسی: کذا

گاهِ مبارزت چو شود از سپاه فرد | بر مرکبی چو گنبد گردون تیز[1] گرد ٥١٥٠
روی زمین ز خنجر خونریز لاجورد | بحری شود که چرخ نماید بر[2]و حباب

۱۶ ا ٤ ب ٤

دیدی کرشمه چه معجزه نمود در جهاد | کانصافِ رزم بستد و دادِ نبرد داد
وریک لگام زیر[3] کرشمه در وغا نهاد | اقلیم سند و مملکت[4] مولتان گشاد
فتحی نمود[5] رد که ندارد کسی بیاد | ز امروز تا زمانِ کیومرث و کیقباد
بشنو کنون حکایت این فتح باعتقاد | تا گویمت تمام بایجاز و انتخاب

۱۷ ا ٤ ب ٤

نهنته که آن جزیره نمایست[6] پر کهف | دریاش یکطرف شده پنج آب یکطرف
صحراش بی نبات دریابانش بی علف | زرها درو تنه[7] شده اقلیم ها تلف
کشتی[8] کوه قاف بگردش کشیده صف | جنگ آوران بر[9]و همه شمشیرها بکف
در موجِ او نه مدخل ماهی[10] دنی کشف | بر اوج او نه معبر[11] شاهین و نی عقاب

۱۸ ا ٤ ب ٤

صفدار سند با نهبینه[12] را که در مقام | با سر فراز رای تماجی ورای جام ٥١٦٠
برگرد شان ز خیل وتبار و خواص و عام | جیشی کثیر همچو هجوم نجوم شام
غیر از یلانِ جلد و جوانانِ تیزگام | هر یک بسان رستم و اسفند یار و سام
القصه این سرانِ ولایت همه تمام | یکجان و یکزبان شده[13] درخستن وخراب

۱-ا، ب: تیزکرد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-ا: کذا؛ ب: ورد ۳-ا: لکام ربر؛ ب: لکام ریز ٤-ا: سنده وملکت سوستان؛ ب: سند مملکت مولتان؛ تصحیح: کذا ٥-ا: نموده؛ ب: نمود ٦-ا، ب: جزیره بلاییست؛ متن تصحیح قیاسی ۷-ا: دروددروشده؛ ب: زرها دروشده اقلیمها تلف؛ متن تصحیح قیاسی ۸-ا: کشی؛ ب: کشتی ۹-ا: برد؛ ب: بدو ۱۰-ا: ماسی ولی کشف؛ ب: کذا ۱۱-ا: معبر؛ ب: منبر ۱۲-ا: شدشمسیا نزا که؛ ب: سندسهسان که؛ تصحیح از ردی (انشای ماهرو) که پیش ازین ذکر آن رفته. ۱۳-ا: درخستن وحراب؛ ب: درحنن حراب.

۱۹ ‏ ‏ ۴ا ب۴

برحکم آن غرور که داریم جای تخت ‏ ‏ اسپان بادپای وفراوان سلاح ورخت
بالشکری[1] گران که کند کوه لخت لخت ‏ ‏ برخاکبوس مانده درین بندگی سخت[2] (کذا)
برتافتند روی بتلفیق تیره بخت ‏ ‏ هرتیغ ونیزه شان چو یکی شاخ ازدرخت
شاه جهان زخنجر خونریز کینه اخت ‏ ‏ واندیشه کرد کردن آن جایگه خراب[3]

۲۰ ‏ ‏ ۴ا ب۴

چندان سپاه بُرد که دریا و دشت وکوه ‏ ‏ ازسم اسپ وآهن وپولاد شد ستوه
صفها کشیده خیل ایران گران گروه[4] ‏ ‏ هریک صفی[5] چو سد سکندر بصد گروه
باهول وهیبتی که کند شوکت وشکوه ‏ ‏ درلرزه بد زمین ودل مرد دین پژوه ‏ ‏ ۵۱۷۰
میخواستند صبحدمان بر دم خروه ‏ ‏ کز بیخ بر کنند بیکبار آن خراب

۲۱ ‏ ‏ ۳ا ب۳

کان قوم هم بسهم سپه روی تافتند[6] ‏ ‏ ناکرده رزم سینه زهیبت شگافتند
چند انکه چاه مورکز اندیشه کافتند ‏ ‏ جز عجز ومسکنت ره دیگر نیافتند
لابد رسن زموی سرو ریش بافتند[7] ‏ ‏ بردند روی عجز بدرگاه آن جناب

۲۲ ‏ ‏ ۴ا ب۴

آری چنین کنند سلاطین شکارها ‏ ‏ وزبخت شان برآید ازین گونه کارها
اینست آن فتوح که در روزگارها ‏ ‏ ماند بخسروان جهان یادگارها
زین گونه کارهاست که رفتست بارها ‏ ‏ صیت شهان ونام مهان در دیارها
تنها نه آن حصار که چندین حصارها ‏ ‏ کردست شاه فتح بیک جنبش رکاب

۲۳ ‏ ‏ ۴ا ب۴

شاه جهان بموجب آن جمله رانواخت ‏ ‏ وزجاه ومنزلت[8] سرشان بر فلک فراخت

۱-ا: باکربزی.... تحت بخت؛ ب: کذا ۲-ا، ب: کذا ۳-ا: جانکه حراب؛ ب: جانکه حراب ۴-ا: کذا؛ ب: کوه ۵-ا: صفت، ب: کذا ۶-ا: روی هتسند؛ ب: کذا ۷-ا: فتسند؛ ب: ریش زموی وسر ۸-ا: وز..... مزلت؛ ب: واز..... منزلت

اسپان تنگ پشت بزرین[1] ستام وساخت — واجناس جامها که درو لعل و در بباخت[2] — ۵۱۸۰

چندان بداد شان که نه کس حد آن شناخت[3] — نی غور[4] آن بدید اگر جان و تن گداخت

ابری ز جود بر سر آن تشنگان بتاخت[5] — کز فیض گشت غرقهٔ احسان بجمله باب

۲۴ — ا ۳ ب ۳

ای خسروی که بر سر تاج کیان توئی — بخت آسمانست و[6] اختر آن آسمان توئی

چشمی است نه فلک که درو نور جان توئی — دارا توئی قباد توئی اردوان توئی

عیسیٔ عهد و مهدیٔ آخر زمان توئی — کز تیغ تست فتنهٔ دجال را جواب[7]

۲۵ — ا ٤ ب ٤

گر من قلم ز جمله شاخ گیا کنم — دریا دوات سازم و دفتر سما کنم

پس خواهم اینکه حق مدیحت قضا کنم — هر لحظ دفتری دو سه اندر ثنا کنم

با اینکه این بمدتِ نا منتها کنم — حرفی ز دفتری نتوانم ادا کنم

چون عاجزم ز مدح سزد گر دعا کنم — زیرا دعای عاجز مسکین است مستجاب

۲۶ — ا ٤ ب ٤

شاها حیات و دولت و[8] ملکت دوام باد — چرخِ بر ینت از بنِ دندان غلام باد — ۵۱۹۰

ماهت نگین خاتم و خورشید جام باد — ساقیت خضر و چشمه حیوان مدام باد

رایاتِ نور[9] نصرت تو بر دوام باد — زاکنون تا قیام قیامت قوام باد

بخت تو تازه روی[10] دولت شادکام باد — فر تو کامگار و شکوه[11] تو کامیاب

---

۱ — ا ٢ ب ٤

ساقی بیار باده که مهمان رسید صبح — واندر دماغ ما دم مشکین دمید صبح

---

۱ - ا: بزرین ستام وساحت؛ ب: بسر رس سام ساحت؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲ - ا: ساخت؛ ب: سات ۳ - ا: شناحت؛ ب: کذا ٤ - ا: کذا؛ ب: بی آن مدمداکر ۵ - ا: بر سران تشنکان بباحت؛ ب: سر سرآن تشنگان ساحت ۶ - ا: بخت آسمانست واختر؛ ب: تخت آسمان واختر ۷ - ا: حواب؛ ب: کذا ۸ - ا: کذا؛ ب: ودولت ملکت ۹ - ا: کذا؛ ب: نور نصرت تو ۱۰ - ا: کذا؛ ب: ردی دلت ۱۱ - ا: کذا؛ ب: شکوه

ز جمال مجلس مستان چو دید صبح   از نو به طبل کوفت علم برکشید صبح
و آواز چنگ و نالهٔ نی چون شنید صبح   از شور سینه جامهٔ تن بر درید صبح
گوئی شدست پیر طرب را مرید صبح   کاندر سماع خرقه کند نیلگون ثیاب

۲   ب ٤

باز از چمن بهشت دگر کرد نوبهار   وز خاک خشک عنبر تر کرد نوبهار
گوئی بکیمیا چه هنر کرد نوبهار   کز خاک و خارا لعل و گهر کرد نوبهار
دریا و دشت را چو نظر کرد نوبهار   شوراب و شوره شیر و شکر کرد نوبهار   ۵۲۰۰
یعنی از آب بحر مطر کرد نوبهار   وز خاک دشت میوهٔ شیرین بحساب

۳   ب ٤ ج ٤

نوروز جز نمونهٔ دارالقرار نیست   بستان جز از بهشت برین یادگار نیست
کاس معین چو[1] خون قدح مشکبار نیست   می نوش کن که بهتر ازین روزگار نیست
اکنون که بی شراب دلی را قرار نیست   شادی بجان آنکه دمی هوشیار نیست
می را کسی که از دل و جان دوستدار نیست   ما را نه دوستیست بدان[2] کس نه اقتراب

۴   ب ٤ ج ٤

اکنون که باغ زرگر و بستانست[3] درفروش   سوری و سرو گشته[4] حلی پاش و حله پوش
خرم دل کسی که نشیند بنای[5] و نوش   دستی فگنده باصنمی دلستان بدوش
در کف گرفته ساغر صهبای نیم جوش   بر می نهاده دیده و بر نی نهاده گوش
چندان خورد شراب که بیرون رود ز هوش   دارند همچنانش بمجلس بخانه[6] خواب

۵   ب ٤ ج ۳

تا هست در کنار چمنها و رودها   گلها و لاله[7] و از در و یاقوت تودها   ۵۲۱۰

۱- ب: کذا؛ ج: کاس می معین قدح   ۲- ب، ج: بران؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۳- ب: وبستانست فروش؛ ج: کذا؛
۴- ب: کذا ..... حلی پاش؛ ج: سوری و سبزه گشته پابوس و حله پوش   ۵- ب: کذا؛ ج: بنای و بوش   ۶- ب: بجای خواب؛ ج: بخانه خواب   ۷- ب: گلها و لالها واز دریا قوت تودها؛ تصحیح قیاسی: کذا

مائیم و مجلس[1] می و معشوق و رود ها — وآواز دف و نای و یلالی[2] سرود ها
از چنگها قیام و از بربط قعود ها — وز ساقیان رکوع[3] ز مستان سجود ها
شسته ز لوح دل همه گفت و شنود ها — اِلّا حدیثِ شاهد و اندیشهٔ شراب

٦ ب ٤ ج ٤

ساقی بیا و سبزه ز سیراب[4] لاله کن — در ساغر دو رنگ شراب دو ساله[5] کن
شاهد بخوان دگر بنهد دست ناله کن — زلفش بگیر و جانب مستان حواله کن
در خرمی نشین و می اندر پیاله کن — واندوه[6] و غم بسینهٔ دشمن حواله کن
می گر حرام شد بحریفان حلال کن — وآنگه در آر در ته کانیش[7] بی عتاب

٧ ب ٤ ج ٤

ما مست و رند و عاشق و قلاش[8] و بی سریم — ما کوچه گرد و لولی و اوباش و ابتریم
دیوانهٔ سماع و سرودیم و شاعریم[9] — آشفتهٔ بتان دلآویز[10] دلبریم
دردی کشان مجلس و دربان میگریم — بدنام هر دیاری و رسوای هر دریم ۵۲۲۰
اینست حال حادثه بگذر که بگذریم — ما را چه جای پند و چه پروای احتساب

٨ ۳۱ ب ٤ ج ٤

پر کن قدح که باد صبا بوی لادنست — می ده دمادمم که نه جای ستادنست[11]
سیم از برای خوردن و زر بهر دادنست[12] — سنگست و خشت آنکه برای نهادنست
مردانگی بدشمنی[13] اندر فتادن است — مردی بدوست دست سخاوت گشادنست
نام نکو زبار[14] دگر بس که زادنست — بی داد و بی دهش نتوان کرد اکتساب

۱- ب: کذا؛ ج: مجلس و می معشوق ۲- ب: واوازدف و نای یلالی؛ ج: ..... ویلالی ۳- ب: کذا؛ ج: ورساقیان رکوع وزمستان
٤- ب: کذا؛ ج: سبزه و سیراب ۵- ب: دوساله؛ ج: سه ساله ٦- ب: کذا؛ ج: واندوه غم ۷- ب: کذا؛ ج: کانپیش بی عطاب ۸- ب: کذا؛ ج: خلاس ۹- ب: کذا؛ ج: ساغریم ۱۰- ب: کذا؛ ج: دلاویز دلبریم ۱۱- ب، ج: جای ایستادن، تصحیح قیاسی: کذا ۱۲- ا: کذا، ب: وزر از برای دادنست؛ ج: ودوز بهر دادن است ۱۳- ا، ب، ج: بدشمن: تصحیح قیاسی: کذا ۱٤- ا: زباره کرلیس، ب: رماره کرلیس؛ ج: کذا

۹ — ا ٤ ب ٤ ج ٤

ای دلبری[1] که نوبر باغ روان توئی — نوردز روزگار و ربیع زمان توئی
کوثر[2] توئی بهشت توئی بوستان توئی — دلبر توئی و دوست توئی دلستان توئی
عشاق[3] را قرار دل و نور جان توئی — از جان چه بهتر است در آفاق آن توئی
دانم که میر مجلس[4] شاه جهان توئی — کز جام لعل تست جهان مست و جان خراب

۱۰ — ا ٤ ب ٤

ای دلبری که کوی تو فردوس ازهر[5] است — خط تو باغ خلد و سخن آب کوثر است ۵۲۲۰
سرو سهیست قامت تو یا صنوبر است — مهر سماست روی تو یا ماه انور است
مشکست طیب زلف تو یا عود و عنبر ست — شهد ست جام لعل تو یا شیر و شکر ست
دُر جبست دُرج[6] سن تو یا سلک گوهر ست — ماء معینست آب دهان تو یا گلاب

۱۱ — ا ٣ ب ٣ ج ٣

ای آنکه[7] بر سمن بشبه مشک سوده‌ئ — وز ماه عارضت خط[8] مشگون نموده‌ئ
فریاد من اگرچه بشبها[9] شنوده — روزی بپرسش من مسکین نبوده‌ئ
در حسن اگرچه صبح[10] علم بر کشوده‌ئ — باری چو آفتاب یکی بر سرم بتاب

۱۲ — ا ٤ ب ٤

آن خسروی که از فر و فرهنگ و دین و داد — کاوس و کسریست و کیومرث و کیقباد
جلد و جهانگشا و جوان دولت و جواد — لشکر کش و عدو کش و کشورستان[11] و راد
میمون رخ و ستوده سیر صافی اعتقاد — پاکیزه روی و پاک دل و پاک دین نژاد
یوسف لقا و نوح بقا خضر اتحاد — موسیٰ کف و مسیح دم و مصطفیٰ جناب ۵۲۴۰

۱-۱: ب: آن دلبری؛ ج: کذا ۲-۳، ۲- در ب، ج این اشعار جای یکدیگر نوشته شده اند ۱-۴، ب: کذا؛ ج: میر مجلس و شاه ۱-۵: ازهر؛ ب: کذا ۱-۶: درجبست در بیش تو؛ ب: درج سن تو ۱-۷، ب: آنی که بر سمن بشبه ..... سوده؛ ج: ای آنکه بر سمن نشبه ۸- ا: کذا؛ ب: واز..... الخ؛ ج: در ماه عارضت خط مشکین ..... ۱-۹: اگرچه کر شبها؛ ب: اگرچه شبها؛ ج: اگرچه بشبها ۱-۱۰، ب: کذا؛ ج: اگرچه علم صبح ۱-۱۱: کذا؛ ب: کشورستان راد.

۱۳ ا ٤ ب ٤

شاه جهان که هر دو جهان در پناه اوست — وز شرق[1] تا بغرب سراسر سپاه اوست

بر جبیں وزهره گوهر فرخنده گاه اوست — خورشید و مه نگین کیانی کلاه اوست

خلد برین که بر سر افلاک جاه[2] اوست — یک گوشه ای ز کنگرهٔ بارگاه اوست

انجم مطیع او[3] و فلک نیک خواه اوست — تایید همعنانش و اقبال همرکاب

۱٤ ا ٤ ب ٤

آن شاه شیر دل که اعادی شکار اوست — بخت بلند یار دل کامگار اوست

دینداری و خدای پرستی شعار اوست — دشمن کشی و دوست نوازی دثار اوست

صد کان و بحر در کف گوهر نثار اوست — تاریخ خسروان عجم روزگار اوست

وقت سخا که کار کسی نیست کار اوست — در بذل و در شجاعت و در صید و در شهاب[4]

۱۵ ا ٤ ب ٤

آن شاه دین نواز که دارای اکبرست — در نام و کام و مرتبه همچون سکندرست

در فر و فال همچو[5] فریدون و نودرست — در رزم و بزم همسر سهراب[6] و سنجرست

سلطان شش جهات و شه هفت کشورست — میراث دار ملک سلیمان[7] پیمبرست

دانش پژده[8] و دین طلب و دادگسترست — کین[9] توز و تاج بخش و کم آزار و کامیاب

۵۲۵۰

۱٦ ا ٤ ب ٤ ج ۳

آن شه که چون ستیز[10] هیجا کند همی — دریا چو دشت و دشت چو دریا کند همی

هنگام کین چو دست ببالا کند همی — رخش بنات[11] نعش ثریا کند همی

ور دست در کمان توانا کند همی — تیرش ز کوه قاف گذارا کند همی

۱-۱ : کذا ؛ ب : داز ۲-۱ : جاه ؛ ب : جای ۳-۱ : کذا ؛ ب : او فلکش نیکخواه ٤-۱ : سهاب ؛ ب : شهاب ۵-۱ : همچو ؛ فریدن و لودرست ؛ ب : فریدون و نودر ٦-۱ ، ب : همسر سام ؛ متن تصحیح قیاسی ۷-۱ : سامبر ؛ ب : پیمبر ۸-۱ : دانش پژده دین طلب ؛ ب : کذا ۹-۱ : کین تور ؛ ب : کذا ۱۰-۱ : ب : کذا ؛ ج : ستیزه ۱۱-۱ : نبات نعش ثریا ؛ ب : بنات نعش ثریا ؛ ج : کذا .

رستم کنون کجا که تماشا کند همی — خنگی[1] سوار جلد بشمشیر چون شهاب

۱۷ — ۴۱ ب ٤

ای خسروی که بر تو در دین گشاده اند — همتای تو زاد و رگیتی نزاده اند
خسرو توئی و پیش تو شاهان پیاده اند — اسپ و سیاه پیل[2] همه طرح داده اند
اقبال و بخت بر رخ تو رخ نهاده اند — و اعدای تو به بندش فرزین[3] گشاده اند
خورشید و ماه بر در تو ایستاده اند — در انتظار آن که چه صادر شود جواب ۵۲۶۰

۱۸ — ۴۱ ب ٤

شاها سپهر ساحت[4] دولت سرای تست — فردوس روح مجلس راحت فزای تست
مصباح عقل رای عواقب نمای تست — مفتاح ملک خنجر کشور گشای تست
تو سروری و افسر شاهی سزای تست — تاج سر شاهان دگر خاک پای تست
جودت[5] برای عالم و عالم برای تست — ای خسرو ممالک و ای مالک الرقاب

۱۹ — ۴۱ ب ٤

ای ملک راز خنجر خونریز آخته — حصن حصین ز آهن و پولاد ساخته
خورشید دولت تو بر افلاک تافته — وز ملک شرق چتر[6] و علم بر فراخته
هیبتت چو رعد طبل بگردون نواخته — فرت[7] چو برق جان اعادی گداخته
دشمن که با تو نرد[8] وغا بود باخته — در ششدر فنا شده زندانی تراب

۲۰ — ۴۱ ب ٤

ای شاه شرق ملکت روی زمین تراست — فرجبین[9] و شوکت تاج و نگین تراست
مهدی توئی و مژدهٔ فتح مبین تراست — عیسی توئی و دولت دنیا و دین تراست ۵۲۷۰
لشکر ترا و گنج ترا تیغ کین تراست — داند جهان که مملکت راستین تراست

۱-۱: حنکی ..... شهاب ؛ ب: حنکی ..... بشهاب ؛ ج: خنگی ..... سحاب ۱-۲: سپاه و پیل ؛ ب: سپاه و پیل ؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۳: فرزین ؛ ب: فرزین ۱-٤: ساخت ؛ ب: کذا ۱-۵: کذا ؛ ب: جود دست ۱-۶: وز ..... جز علم ؛ ب: واز ..... چتر و علم ۱-۷: کذا ؛ ب: قهرت ۱-۸: نرد دعا ؛ ب: کذا ۱-۹: فرجبیش تاج و کس ؛ ب: فرجبین ..... الخ

از خسروان روی زمین آفرین تراست　　کایشان ستاره اند بنسبت تو آفتاب

۲۱　　ا ٤ ب ٤

شاها چو باغ و راغ دگر کرد حالها　　از نرگس و بنفشه و گلها و لالها

وز[1] ساقیانِ گلرخ مشکین گلالها　　یاقوت ناب خواه ززرین پیالها

همچون خزان هر[2] آینه زرها و مالها　　بر رسم خسروان که برین رفت سالها

نوروز کن بفرحت و[3] فرخنده فالها　　در بزم نوبهار فشان بحد و حساب

۲۲　　ا ٤ ب ٤

عشرت گزین که عالم عشرت گزیدهٔ　　گلزار بین که ملک جهان جمله دیدهٔ

می کش قدح که گنج گهرها کشیدهٔ　　بشنو از آنکه نغمهٔ شادی شنیدهٔ

مرکب دوان که فتح ممالک دویدهٔ　　صفها بدر که پردهٔ اعدا دریدهٔ

از غم ببر که بیخ مخالف بریدهٔ　　می نوش کن که شاخ جوان خوبتر بآب[4]　　۵۲۸۰

۲۳　　ا ٤ ب ٤

چندانکه ریگ در زمین و ذره در هواست　　چندانکه قطره در مطر و نجم بر سماست

چندانکه موی بر بدن و برگ بر گیاست　　چندانکه پر مرغ و پی[5] مور بر فضاست

زائد از آنت وصف و فزون تر از آن ثناست[6]　　کس چون کند بیانش که بحد و منتهاست

چون عاجزم ز مدحت تو موقع دعاست　　زیرا دعای عاجز مسکین است مستجاب

۲٤　　ا ٤ ب ٤

شاها حیات و[7] دولت تو جاودانه باد　　گنج و سپاه و خیل و خدم بیکرانه باد

دور زمانه بندهٔ سامی ستانه باد　　دریا و کان و دخل زمین در خزانه باد

صیتِ تو در سخا و شجاعت نشانه باد　　عدل تو پشت ملک و پناه زمانه باد

بختت بلند باد و دولت شادمانه باد　　کارت همه صلاح و کلامت همه صواب

۱-ا: وز؛ ب: واز ۲-خزان هر آسینه؛ ب: خزان براسر ۳-ا: لفرحت فرخنده فالها؛ ب: بفرحت و فرخنده فالها ٤-ا: شاخ جوان خوبتر بآب؛ ب: شاخ جوان خوبرسات ۵-ا: پر مرغ پی مور بر فضاست؛ ب: کذا ٦-ا، ب: ثنات؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-ا: حیات دولت؛ ب: کذا.

۱ — ۳۱ ب ۳

چون عیدِ عرب روی با قطاع جهان کرد ‌ ‌ طغرامه[1] اول بفرستاد نشان کرد

ماهِ رمضان سَلَّمَهُ اللهُ چو روان کرد ‌ ‌ کین ملکت عیدست تصرف[2] نتوان کرد ‌ ‌ ۵۲۹۰

بر جست و کمر بست دعا گفت روان کرد ‌ ‌ در حفظ امان ملک العرش تعالا

۲ — ۳۱ ب ۳

زآن پیش که در شهر زند عید خیامی ‌ ‌ اول سوی خمّار فرستاد پیامی

کاینک برسیدیم بیارای مقامی ‌ ‌ از مجلس معشوق و می و مطرب و جامی

وز من بحریفان طرب گوی سلامی ‌ ‌ تا ساخته پرداخته باشند محبّا

۳ — ۳۱

پس عید درآمد چو شه از قلب زمستان ‌ ‌ گل میمنه مل میسره دم دار گلستان

عیدی که شب قدر شد از سجدهٔ مستان ‌ ‌ غلطان در و دیوار دفتان ورقِ[3] درختان

خوبان همه سرمست و بتان جمله پریشان ‌ ‌ هر سوی سرودی و بهر کوی تماشا

٤ — ۳۱

اَلمِنَّةُ لِلّٰهِ خبر عید بدادند ‌ ‌ و ارواحِ تن از بند بگلزار فتادند

آن یوسف می را که بزندانش نشاندند ‌ ‌ وز چاه کشیدند و سر از بند گشادند

آنان که بشوّال نه مستند جمادند ‌ ‌ وآن قوم ربیع[4] اند که رشد حبیب آسا ‌ ‌ ۵۳۰۰

۳۱

۵ ساقی بده آن می که تن مرده زیاند ‌ ‌ و از آب طرب آتش غمها بنشاند

تقدیر چه رفتست و چه حکمت[5] کرداند؟ ‌ ‌ تا سال دگر می که خورد زنده که ماند؟

خوش وقت کسی کو بخوشی میگذراند ‌ ‌ امروز بعیشی و ندارد غم فردا

۱-۱، ب: طغرامه اول ۲-۱: تصرف؛ ب: تصرف ۳-۱: دیوارفتان دار درحنان؛ ب: دیوارفتان دار درجبنان؛ متن تصحیح قیاسی ٤- کذا در «۱» ۵-۱: کذا؛ غالباً «چه حکمست» است.

۶ ۳۱

می خواره کنون . بردر خمّار خزیده — جاروب زده از مژه و آب زدیده

عالم نگری از ہمہ آفاق بریده — دستار گرو کرده و[1] ورع دریده

صوفی قدحی باده به تسبیح خریده — وز بهر دگر طاس گرو کرد مصلّا

۷ ۳۱

آنکس که نخورد[2] دست مئ ناب چه نام است — وآن دل که برین شهد نه موم است کدام است

می تلخ چرا می نتوان گفت چو[3] عامست — بی می ہمہ تلخست و ہمہ[4] چیز حرامست

می چون زر پختست قدح نقرهٔ خامست — خامست هنوز آنکه نپخته[5] سر سودا

۸ ۳۱

خشکی که نز آواز بود چیست زبانست — وآن تلخ که شیرینست چه چیزست شرابست — ۵۳۱۰

هشیار کسی دان که زمی مست و خرابست — بیدار نز آن دیده که با دوست بخوابست

مستی ہمہ عیشست و خرد جله عذابست — بفروش عذابی و بخر عیش مهنّا

۹ ۳۱ ب ۲

برخیز که بر بام سحر بانگ جرس[6] است — وآواز کلنگان علمدار بکوس است

آن خواجه کبوتر که رخش چشم خروس[7] است — باآتش[8] ومرغ آزکه طاؤس مجوس است

ساقی که لبش لعل چو طوطی بنوس[9] است — گوئی که شکر خواره ائی[10] سیراست بحلوا

۱۰ ۳۱ ب ۳

ما را صنمی هست ہم[11] از خیل ادیبان — بر شکل کریمان و بر اخلاص حبیبان

زلفش که بر عید جمالند خطیبان (کذا) — در ہای یتیم است در آن شام غریبان

۱-۱: وور اع دریده ۲-۱: بخورد ؛ ب : کذا ۳-۱: نتوان کفت جو عامت ؛ ب : کذا ۴-۱: ہمہ چیر ؛ ب : کذا ۵-۱ ب: سحت ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۶-۱، ب : خردس ، تصحیح قیاسی : کذا ۷-۱ : چشم حردس ؛ ب : چشم خروس ؛ تصحیح قیاسی : کذا ۸-۱ : باآتش دمرغ ازکه طاؤس مجوس ؛ ب : باآتش ومرغ ارکه طاؤس محوس ۹-خو طوطی سوس ؛ ب : بتوس ۱۰-۱ : شکر خوراک سراست بحلوا ؛ ب : شکر خوراک سراست بحلوا ۱۱-۱، ب : ہمہ ، تصحیح قیاسی : کذا

بر سنگ غمش شیشهٔ تنکستند طبیبان   کین غم نشود به مگر از شیشهٔ صهبا

۱۱   ۳۱ ب ۳

ای پیر[۱] هنرمند مکن عیب جوان را   کین عشق بلائیست گنه نیست کسان را
دانی که چه حد غمزهٔ شوخست[۲] بتان را   برکس نه گذارند نه دل را و نه جان را   ۵۳۲۰
زین[۳] جان بلب آمده کردار زمان را   بر سوختگان داغ منه بهر خدا را

۱۲   ۳۱ ب ۳

ماشهرهٔ[۴] شهریم چو نو ماه سر انگشت   هر جا که نکورویی ورابنده بصد[۵] پشت
بر ملت عیسیٰ قدمی خورده زخرمشت[۶]   و آتش کده ای ساخته بر دین زراتشت[۷]
و آن زلف چلیپا چو مجوسی زده در[۸] مشت   دل بجم[۹] جهودست نظر بر بت ترسا

۱۳   ۳۱ ب ۳

ای ماه پری چهرهٔ خورشید[۱۰] نظاره   دندان تو ور روز نمودست ستاره
بر آتش لعلت دهن آبیست بماره   کاندر لب لعل تو نباتست[۱۱] دوپاره
ای از تو جگر چون[۱۲] جگر گل شده پاره   تا چند نهی پرده بر آن غنچه بعمدا

۱۴   ۳۱ ب ۳

بنمای[۱۳] لب لعل که نو ماه گزینیم   و اندر لب میگونت مه عید ببینیم
جانان[۱۴] شب عیدست ز هجر تو حزینیم   برخیز بیا تا بنشاطی بنشینیم
مهمان شبی[۱۵] اسیم که یکجای قرینیم   فردای منم[۱۶] آن دگر صفدر والا   ۵۳۳۰

۱-۱: ای پیر هنرمند؛ ب: ای هنرمند ۱-۲: غمزه سوخست تا نزا؛ ب: غمزه سوخست بتان را؛ تصحیح قیاسی: کذا
۱-۳: رس جان ملب آمد کردار زمانزا؛ ب: کردار زمانزا؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۴: میره شهریم چو نوماه؛ ب: کذا.....چو ماه
۱-۵: ورابنده بصدشت؛ ب: ورابنده بصدست ۱-۶: ب: وحرمست؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۷: درانتت؛ ب: کذا
۱-۸: چلپا جو.....مست؛ چلیپا.....مشت ۱-۹: نحم جهود؛ ب: تحم جهود ۱-۱۰: کذا؛ ب: وخورشید نظاره ۱-۱۱: کذا؛ ب:
بناتست دوباره..... ۱-۱۲: جگر خون حکر؛ ب: جگر خون جگر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۳: بنای؛ ب: کذا
۱-۱۴: کذا؛ ب: جاناشب ۱-۱۵: مهمان شبی اسم یکجا قسرینیم؛ مهمان شب اسم یکجا و قسرینیم ۱-۱۶: فردا منم
ان دکر؛ ب: فردای منم سر آن دگر.

۱۵ — ۳۱ ب ۳

شمس الحق ایرانشه[۱] والا که در اغلب — برصورتِ انسان ملکی هست مقرّب
در طاعت وخیرات وعبادات مهذّب[۲] — مشغول بهمه وقت چه در روز چه در شب
آن شیر سواری که چو بنشست[۳] بمرکب — پیلان ز تفش اشک بریزند[۴] بهیجا

۱۶ — ۳۱ ب ۳

ایران که چو نیل[۵] نه در ایرانست نه توران — صفدار نه توران[۶] نست سپهدار صد ایران
آن سرور آفاق که چون رستم دستان — از خنجر هندیش بود آب خراسان
تیغش ید بیضاست[۷] سنانش سر ثعبان — دستش کف کانست جنابش[۸] دل دریا

۱۷ — ۳۱ ب ۳

رادی که چو بخشیده[۹] کف او همه زرها — کانها بگرفتند بیکبار[۱۰] کمرها
بازنده[۱۱] تر از برق تیغ است جگرها — بازنده[۱۲] تر از ابر بدستت گهرها
آنجا که بشمشیر نمایند هنرها — در معجزهٔ رزم نماید ید بیضا

۱۸ — ۳۱ ب ۳

آن شیر جهانگیر جهان بخش جهانجوی — صفدار جوانبخت وسپهدار[۱۳] جوان خوی — ۵۳ب۴۰
نیک اصل ونکونام[۱۴] ونکوروی نکوخوی — خوش طبع وخوش اخلاق وسخندان وسخنگوی
گر بر تنِ مداح زبان گردد هر موی (کذا) — مدحش سر موئی نتوان کرد محاکا

۱۹ — ۳۱ ب ۳

۱- ا: ابراشه والا ؛ ب: ایرانشه والا ۲- ا: عباداب ،مهدب ؛ ب: عبادات مهدب ؛ تصحیح قیاسی: کذا
۳- ا: کذا ؛ ب: سست بمرکب ۴- ا: زنفش اسک بریدند بیجا ؛ ب: زتفش اشک سر بدند سنجا ؛ تصحیح: کذا
۵- ا: که چو تو مل نه در ایرانست در توران ؛ ب: که چو تو بدنه درایرانست نه توران ؛ متن تصحیح قیاسی ۶- ا: تو توران نست ..... ؛
ب: دو توراست وسپهدار صد ایران ۷- ا: تیعش سر بیضاست .... ثعبان ؛ ب: کذا ۸- ا: جنابش ؛ ب: کذا ۹- ا:
جو بخشنده ؛ ب: جو بخشده ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۰- ا: بکیار ؛ ب: کذا ۱۱- ا ، ب: بارنده .... تیغ ؛ تصحیح قیاسی: کذا
۱۲- ا ، ب: باریده تر ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳- ا ، ب: جوانبخت جوان حوی ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۴- ا: نکونام ؛ ب: ونکونام

مردی بچنان خلق که[1] در خلق نیاید   از مادر ایام نزاد[2] ست و نزاید
مردم چه کند وصف مراد راچه ستاید[3]   در هرچه توان گفت ازآن بیشتر[4] آید
آری همه را دیدهٔ خورشید[5] نماید   خورشید بچشمی نتوان دیدنش اصلا

۲۰   ۳۱ ب ۳

ای ماهِ رخت سایه الطاف خدائی   پشت ملکانی و پناهِ ضعفائی
هر جا که نشستی و بهر جا که درآئی   بر هرچه دل خویش ببندی و گشائی[6]
ممدوحِ جهانی و جهانی ز سخائی   کردی بسخا جمله جهان بنده و[7] مولا

۲۱   ۳۱ ب ۳

تا قفلِ دهن رازکفِ عید کلید ست   تا کوکبهٔ عید ز آدینه مزید[8] ست
چون جمعه سمان[9] جمع که بخت تو سعید ست   وآسوده زی ازعیش که هردم زتو عید ست   ۵۳۵۰
دست اجل از دامن عمر تو بعید ست   ای کسوت اقبال ترا هست بالا

---

۱   ۵۱ ب ۵

حبذا شهر گزین حضرت فیروزاباد   که درو جوی خلو دست بنا از بغداد
هر طرف طرفه عمارت ارم ذات عماد   هر سوی نزهت صحرا و تماشای سواد
لشکر آسوده، رعیت خوش و بازاری شاد   اینک آن شهر گر انصاف سخن خواهی داد
آفرین باد برین شهر و بر[10] این شاه جواد   کاینچنین شهر جهانگیر ازو شد بنیاد
کو بگو[11] در همه آفاق کسی دارد یاد؟   اینچنین جنتی آراسته بر آب روان

۱-۱ : که درخلق نیابند ؛ ب : خلق درخلق نیابند ؛ تصحیح قیاسی : کذا   ۱-۲ : نزادست ونزاید ؛ ب : کذا   ۱-۳ : چه ستانند ؛ ب : ستاید   ۱-۴ : بیش تواند ؛ ب : کذا   ۱-۵ : خرشید نماید ؛ ب : خورشید نماید ؛ تصحیح قیاسی : کذا
۱-۶ : سربندی وکسا سے ؛ ب : کذا   ۱-۷ ، ب : بنده مولا ؛ تصحیح قیاسی : کذا   ۱-۸ ، ب : مرید ؛ تصحیح قیاسی : کذا
۱-۹ : جون جمعه جمعه که بخت سعید است ؛ ب : چون جمعه سمان جمعه که بخت تو سعید ست   ۱-۱۰ : بدین ؛ ب : شهر بدین ؛ تصحیح قیاسی : کذا   ۱-۱۱ ، ب : کو بکو -

۲

ا۵ ب ۵

این عمارت که شهنشاهِ جهان فرمودست[1] — وین[2] بناها که سرش بر سر گردون سودست

کس ندیدست در آفاق و کسی نشنودست — نه ازین پیش بود آن نوع نه وقتی[3] بودست

یارب این قصر[4] چه قصر که دل بربودست — وین چه جاییست[5] کزو راحت جان افزودست

قصر گر[6] اینست عمارات جهان بیهودست — وآنکه کردست جزین[7] باد هوا پیمودست — ۵۳۶۰

چرخ بر منظر او نقطهٔ نیل اندودست — تا بگردش نرسد چشم رخی از دوران

۳

ا٤ ب ٤

قبهٔ قصر همایون شه شیر شکار — که بطینت چو بهشت و بزینت[8] چو بهار

آسمانی ز نجومست پر از نقش و نگار — بوستانی ز ریاحینست پر از مشک تتار[9]

قصر همدان و ارم[10] صحن وی و صفهٔ بار — طاق کسریش در و سدّ سکندر دیوار

لاجوردش ز سپهرست و سپیده اسحار[11] — آب زر ریخته بر چشمهٔ خورشید روان

٤

ا۵ ب ۵

هر یکی منظری[12] از روح فزائی دگرست — هر یکی منزلی از خلد نشانی دگرست

زیر هر صفه و هر[13] سقف سرائی دگرست — پیش هر ساحت و هر[14] صحن فضائی دگرست

هر طرف روحی و هر سوی صفائی دگرست — هر جهت وجدی[15] و هر کوی هوائی دگرست

بر سر هر شرفی ساخته جائی دگرست — هر یکی جای بفری و بهائی دگرست

آن نه قصرست که در عهد سمائی دگرست — وآن نه شهرست که در دهر بهشتیست عیان — ۵۳۷۰

۱- در «ا» هر جاهای همزه نیست، امّا در «ب» در آخر مصرع ها‌ی همزه نیست ۲-ا: کذا؛ ب: وادین ۳-ا: و نه وقتی سوده است؛ ب: و نه وقتی بودست؛ تصحیح قیاسی: کذا ٤-ا: چه قصر که دل ربوده است؛ ب: چه قصرست که دل بربودست ۵-ا: جائیست؛ ب: کذا ۶-ا: گر؛ ب: اگر ۷-ا: وانکه کردست جزین باد هوا پیموده است؛ ب: وانکه کردست جزاین باد و هوا پیمودست؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸-ا: کذا؛ ب: و بزینت ۹-ا: ز ریاحین است سراز مشک، سار؛ ب: ز ریاحینست پر از مشک تتار ۱۰-ا: کذا؛ ب: و ارم ۱۱-ا: سپیده اشحار؛ ب: ز اشجار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-ا، ب: کذا ۱۳-ا: هر صفه هر سقف و سرای؛ ب: هر صفهٔ و هر سقف سرای ۱٤-ا: کذا؛ ب: هر ساحت هر صحن ۱۵-ا: وحدی؛ ب: کذا

۵ — ا ٤ ب ٤

اینچنین شهر نکو در همه آفاق کجاست — وانچنین قصر ز شاهان جهانگیر کراست[1]
کاب[2] او آب حیاتست و هوا جان افزاست — آن نم چشمهٔ[3] خضر آن دم عیسی بدعاست
باد مشکینش نسیمی چو نفسهای صباست — آب شیرینش گلابیست که داروی شفاست
این همه از اثر رحمت و الطاف خداست — کاینچنین جای[4] نتوان دید در اطراف جهان

۶ — ا ۵ ب ۵ سیرت فیروز شاهی ۳

مسجد جامع او بسته ز جوزاست[5] نطاق — طاق در طاق یکی[6] عالم و در عالم طاق
بر[7] سماکین سر و بر سمک الارضش ساق — خود چنین[8] جای ندیدست کسی در آفاق
نه در اطراف خراسان نه در اقصای عراق — نه در اقلیم خطا و نه حدود خفچاق
همه از سنگ رخامست روشها و[9] رواق — همه از مرمر صافیست[10] ستون بر اطلاق
طاقهایش همه عالی و طبق های[11] براق — منبرش نادر و محراب عجیب الوان

ا ۵ ب ۵ سیرت ۵

مسجد[12] ست اینکه برین قاعده پرداخته اند — یا بهشتی است که بر روی زمین ساخته اند — ۵۳۸۰
آهن و روی و رصاص و شبه بگداخته اند — زیر هر سنگ بمانند گچ انداخته اند
قبهایش[13] که بر افلاک سر افراخته اند — انجم از ماه ندانسته و نشناخته اند
عارفانی که در اطراف جهان تاخته اند — جان و دل در هوس دیدن آن[14] باخته اند
سنینان[15] تیغ قضا بر در او آخته اند — تا نتابند سر اصحاب فجور از فرمان

۱-۱: وینچیں ..... کراست ؛ ب: وانیچنیں ..... کجاست ۲-۱: کاب از ..... جاں افزاست ؛ ب: کذا ۳-۱: ان نم جشمهٔ حضران دم عیسٰی مدعاست ؛ ب: ان نم چشمه خضران دم عیسی بدعاست ٤-۱: جا ؛ ب: جای ۵-۱: بسه زجوزاسب نطاق ؛ ب: جوزاست ۶-۱، ب: کذا ؛ سیرت: دیکی عالم ۷-۱: برسماکین سرا و برسمک ق ؛ ب: لارس سا ؛ سیرت: کذا ۸-۱، ب: خودجیاں جای ؛ سیرت: خود جنین جای ۹-۱، ب: روشها رواق ؛ سیرت: کذا ۱۰-۱، ب: صافی است ؛ سیرت: کذا ۱۱-۱: طلفهای راق ؛ ب: براق ۱۲-۱: کذا ؛ ب، سیرت: مسجد است ۱۳-۱: ابهایش ؛ ب ؛ سیرت: کذا ۱٤-۱، ب: دیدن او باخته اند ؛ سیرت: آن باخته اند ۱۵-۱: سیناں تیغ ..... اخته اند ؛ ب: سنعاں ؛ سیرت: سنبان.

ا٥ ب٥ سیرت٥

۸

آسمان سای ستونیست[1] زیک پاره سنگ　　گاودم رفته زبنیاد بهن[2] بالا تنگ
پای بقعر ثری سر بسر هفت اورنگ　　زیر و بالا همه از زر[3] طلی آتش رنگ
می نماید چو یکی کوه ز راز صد فرسنگ　　همچو خورشید که در صبح برون تازد خنگ[4]
پر دمرغ در اوجش نه عقاب و نه کلنگ　　نرشد تیر[5] بنمیش نه خطایی نه خدنگ
رعد اگر بر سر او تند بر آرد آهنگ　　نشنود هیچکس آواز ز دوری مکان

ا٥ ب٥

۹

٥٣٩٠

گر بخواهی بکم و کیف دهم آن تفصیل　　نتوان، عمر قصیر آید[6] واین قصه طویل
در سوالت زمناره است کر سلطان[7] جلیل　　آوریده انذره دورش بچه ساز[8] وبیل
چون کشیدند بصد کشتی دریا[9] در نیل　　چون نهادند بمسجد بهزاران قندیل
چون ببستند[10] بیک لک من زنجیر ثقیل　　چون بکندند زبن رانده بدو پانصد پیل
ور بر آئی کر قناعت کنی ازوی تقلیل　　دهم از منظر عالیش بایجاز[11] نشان

ا٥ ب٥ سیرت٥

۱۰

یا رب آن[12] کوه گران را بچه برداشته اند　　در چه[13] بستند که جنبیدن[14] نگذاشته اند
چون ببر[15]دند ببالا و چه سان داشته اند　　بربنای که سرش[16] بر فلک افراشته اند
چون توانسته که در زر همه بنگاشته[17] اند　　تا چو صبحی[18] بزر آراسته بنداشته اند

۱-ا: بتونیست؛ ب؛ سیرت: کذا ۲-ا: کاردم رفته زبنیاد بربالا مکش؛ ب: کاودم رفته زبنیاد سر بالا سکش؛ سیرت: کذا
۳-ا: سیرت؛ از زرطلی؛ ب: از زطلی ٤-ا: ماردحنک؛ ب: چنگ؛ سیرت: یاردخنگ ٥-ا: نه سر تیر بنمش نه خطای
خدنک؛ ب: نه سر تیر بنمیش نه خطای نه خدنگ؛ سیرت: کذا ٦-ا: کذا؛ ب: آمد ۷-ا: سلطان خلیل؛ ب: سلطان جلیل ۸-ا:
کذا؛ ب: بچه ساز دچه سبیل ۹-ا، ب: کشتی دریادرنیل ۱۰-ا: بستند بیلک من رنجر نقل؛ ب: کذا ۱۱-ا، ب: مامحارسان؛ تصحیح قیاسی کذا
۱۲-ا، ب: کذا؛ سیرت: این ۱۳-ا: درچه ستند؛ ب: ورچه؛ سیرت: درچه ۱٤-ا: جنیدن نگذاشته؛ ب: جندن؛ سیرت: کذا ۱٥-ا: جون
بردند بالا وچه سان؛ ب: سیرت: کذا ۱٦-ا: بربنای .....؛ ب: سرش فلک سیرت: کذا ۱۷-ا: همه سکاشته اند؛ ب:
سیرت: کذا ۱۸-ا، ب: کذا؛ سیرت: صبحی -

طوبی است اینکه ملائک بر زمین کاشته اند[1] — یا کی سدره که مردم جبل[2] انگاشته اند

بن دبیخش[3] بجدید و حجر انباشته اند — تنه و شاخ ز رز ساخته اند و ز مرجان[4]

۱۱ — ۱۵ ب ۵

اینقدر[5] قدرت و تائید کرا[6] داد خدای — که کند کوه ز جایی و نهد دیگر جای — ۵٤۰۰

جز شهی راکه بداد و کرم و دانش[7] و رای — مهست از فرق سر آراسته تا آخر پای[8]

بادشاهی که از اقبال ممالک آرای[9] — هست دشمن کش و لشکرکش و اقلیم گشای[10]

دولت افروز[11] و جهانداور و فرمان فرمای — معدلت گستر و دین پرور و دشمن فرسای

آنکه عاجز[12] بود از مدحت او مدح سرای — وآنکه قاصر بود از منقبتش[13] شرح و بیان

۱۲ — ۱۵ ب ۵

شاه فیروز شه آن خسرو خورشید نگین — که بیاراست کفش مملکت روی زمین

آنکه در جبههٔ او آیت نورست مبین — وآنکه با خنجر او سورهٔ فتحست قرین

آنکه صد کسری و کاوس[14] بدادست و بدین — وآنکه صد نودر و جمشید[15] بمهرست دبکین

آنکه صد قیصر و خاقانش رهی اندر زمین[16] — وآنکه[17] صد مهر و مهش بر سر تاجست و نگین

آنکه دارد بوغا صولت صد شیر عرین — وآنکه دارد بسخا جوش دو صد بحر دمان

۱۳ — ۱۵ ب ۵

بادشاهی که فلک بنده ملک یاور اوست — مه فدای کله و مهر سپند سر اوست — ۵٤۱۰

تاج زرین شهان نعل سم اشقر[18] اوست — نور چشم ملکان سرمهٔ خاک در اوست

۱-۱: طوبی است که..... داشته اند؛ ب: طوبی است آنکه..... داشته اند؛ سیرت: کذا ۲-۱: باکی..... جبل الکاسته اند؛ ب، سیرت: جبل..... انگاشته اند ۳-۱: بن و بیخش بحدید و تحرا ماشته اند؛ ب، سیرت: کذا ٤-۱، ب: از مرجان؛ سیرت: د مرجان ۵-۱: ای قدر؛ ب: کذا ٦-۱: کرداد؛ ب: کذا ۷-۱: دانش؛ ب: دانش و قدر؛ تصحیح: کذا ۸-۱: تا اورپای؛ ب: تا ناخن پای ۹-۱: ممالک اری؛ ب: کذا ۱۰-۱: و اعلم کسای؛ ب: اقلیم کشای ۱۱-۱: جهان داور؛ ب: کذا ۱۲-۱: کذا؛ ب: عاجز از ۱۳-۱: منیقش؛ ب: کذا ۱٤-۱: کاوس؛ ب: کاوس ۱۵-۱: صد نودر رد و جمشید؛ ب: کذا ۱٦-۱: رهی اندر یقین؛ ب: کذا ۱۷-۱: وآنک؛ ب: کذا ۱۸-۱: ابلق؛ ب: اشتر.

زینت روی زمین عدل جهانپرور اوست — شمع ایوان فلک بخت[1] بلند اختر اوست

چرخ در ولوله از صاعقهٔ خنجر اوست — کوه در زلزله از گرز گران پیکر اوست

شرق تا غرب جهان دایرهٔ لشکر اوست — کز فزون از حد فکرست و از مقدار گمان[2]

۱۴ — ۱۵ ب ۵

آن جهانبخش و جوانبخت که چون ابر مطیر — ریخت چندان در و دینار و درهای منیر

که غنی گشت همه مردم مسکین و فقیر — رست از بند محن هر که یتیمست و اسیر

خارج[3] از نان و زادرار و ز انعام خطیر — که ندادست گهی شاهی از آن عشر عشیر[4]

عالم از عدل چنان گشت که تنها بمسیر — زر نهاده بکف دست رود کودک و پیر

نه از غارت دزدی نه تعدی رامیر[5] — هر کجا خواست نهد رخت کند خواب[6] شبان

۱۵ — ۱۵ ب ۵

آنکه در عهد وی از کس نرمید[7]ست کسی — وز تظلم بدر[8] کس نرسیدست کسی ۵۴۲۰

تن جز از شعر لشوخی ندریدست کسی — جز سر زلف بناخن نبریدست کسی

زخم جز[9] بر دهل و دف نزدیدست کسی — ناله جز[10] از نی و بربط نشنیدست کسی

بند[11] غیر از خم باده نکشیدست کسی — تلخ غیر از می[12] ساغر نچشیدست کسی

نه بجز چنگ ز بیداد خمیدست کسی — نه بجز جام کس از دست کسی[13] سرگردان

۱۶ — ۱۵ ب ۵

ای شهنشاه جهان شاه سزاوار توئی — روز نیکست جهانرا[14] که جهاندار توئی

۱-ا: کذا؛ ب: بخت ملمد ۲-ا: کذا؛ ب: مقدار و گمان ۳-ا: وانک؛ ب: کذا ۳-ا: خارج از مال .... انعام خطر؛ ب: خارج از نان وزا دراز وز انعام خطر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴-ا: عسر و عشر؛ ب: کذا ۵-ا: منیر؛ ب: میسر ۶-ا: کند خواب سال؛ ب: خواب شان ۷-ا، ب: نرمیده است ۸-ا: وز تظلم بدرم کس نرسیدست؛ ب: واز تظلم بدر کس .... ۹-ا: زخمه جز بر دهل .... ندیده است؛ ب: زخم جز بر .... نه بدیدست؛ تصحیح قیاسی: کذا۔ ۱۰-ا: ناله از نی؛ ب: کذا ۱۱-ا: مند غیر ارقم باده بکشیدست؛ ب: کذا ۱۲-ا: کذا؛ ب: می و ساغر ۱۳-ا: کذا؛ ب: کس ۱۴-ا: جهانرکه؛ ب: کذا۔

مشتری فال، عطارد فر[1]، مه دیدار توئی — آسمان صدر[2] و زحل قدر و مهر انوار توئی

موسی عهد[3] توئی عیسی مختار توئی — حاتم[4] جود توئی حیدر کرّار توئی

دوست دیدار توئی[5] دشمن دینار توئی — بخت یاراست کسی را که ورا یار توئی

درصف رزم دوصد لشکر جرّار توئی — بگه[6] بزم دوصد بحر در اطراف بنان

۱۷ — ا۵ ب۵

دشتهایی که نمی رست درو هیچ نبات — وآب در خواب ندیدش کس از هیچ[7] جهات ۵۴۳۰

چون سپاه تو برافراخت در آن سو رایات — آوریدا[8] ز حد صد میل در و آب حیات

آنچنان گشت بفر تو کنون آن اموات — که همه باغ[9] و بساتینست قری و قصبات

واندر آنجا که نبُد جز بتیمم صلوات — میرود هر طرفی دجله و جیحون[10] و فرات

آنکه یکقطره نبُد آب که ریزی[11] بدوات — کار افتاده بکشتی و نهیب از طوفان

۱۸ — ا٤ ب٤

ای خداوند جهان دولت جاوید تراست — فر کیخسرو و فیروزی جمشید تراست

فال برجیس ترا فرحت[12] ناهید تراست — قهر مریخ ترا قوت خورشید تراست

حرص در بذل[13] و برآوردن امید تراست — مهر بر آنکه بود از همه نومید تراست

نقدِ دهر آنچه سیه دارد و اسفید[14] تراست — صافی عیش کراوی کندش چون نیران

۱۹ — ا۵ ب۵

ای زفر تو فروغ افسر سلطانی را — داده پای تو شرف[15] تخت سلیمانی را

۱-۱: عطارد فر دیدار؛ ب: عطارد فر و دیدار؛ متن تصحیح قیاسی ۲-۱: کذا..... مهر انوار؛ ب: آسمان صلب..... مه انوار ۳-۱: موسی عهد توی و عیسی مختار توسے؛ ب: مهدی عهد توی عیسی مختار، تصحیح قیاسی: کذا ٤-۱: خاتم جود تو سیے و حیدر؛ ب: کذا ۵-۱: کذا؛ ب: تو و دشمن ٦-۱، ب: بگر زم؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷-۱: ندیدش کس از سیح حاة؛ ب: کذا ۸-۱: کذا؛ ب: داورید ۹-۱: باغ بساعین است؛ ب: باغ بساتیت ۱۰-۱: دجله جیحون زفرات؛ ب: کذا ۱۱-۱: نبود..... نداده؛ ب: نبد..... کربزی بدوات ۱۲-۱: برجبیں برافراخت ناهید راست؛ ب: کذا ۱۳-۱: حرص در بزل برآوردن امید تراست؛ ب: کذا ۱٤-۱، ب: کذا ۱۵-۱: شرف؛ ب: کذا۔

آب داد ابر کفت ملت ایمانی را　　تازه کرده بسما دین مسلمانی را　۵۲۴۰
جمع گشت از تو چنان کار جهانبانی[1] را　　که بخوابی نتوان دید پریشانی را
تا فگندی چو هما سایهٔ آسانی را　　بوم نا دیده در ایام تو ویرانی[2] را
چکند شکر کس این نعمت یزدانی را　　که بعدل تو جهان[3] یافت چنین امن و امان

۲۰　ا ٤ ب ٤

خسروا گوش به[4] آن مدحت مختار مرا　　بشنو از بلبل جان نغمهٔ گفتار مرا
در پذیر از کرمت تحفهٔ اشعار مرا　　که شهی جز تو نزید در شهوار مرا
بسته کردست فلک کار من آزار مرا　　تو بمفتاح مکارم بگشا[5] کار مرا

۲۱　ا ٤ ب ٤

جشن عیدست جهان همچو بهشت آرائید[6]　　زینت بزم چو فردوس برین افزائید[7]
صفه و صحن بکمخا و[8] نسیج آرائید　　در و دیوار بکافور و بصندل سائید
نخل و ریحان همه در مشک و عبیر اندائید[9]　　فرش مجلس همه از دیبهٔ چین آرائید[10]
ای ملائک همه درهای فلک بگشائید　　تا ببینید تماشا همه حور از حجاب　۵۲۵۰

۲۲　ا ٤ ب ٤ ج ٤

عید زد طبل طرب مژده بخمار دهید　　نو بهارست ندا بر سر بازار دهید
ابر برداشت علم خیمه بگلزار دهید　　رعد بر کوفت دهل بادهٔ بسیار دهید
روی در روی صنم پشت بدیوار دهید[11]　　هوش بر جام می و گوش بمزمار دهید
شیخ این کار[12] منم پیش من اقرار دهید　　تا بیابید[13] نجات[14] از غم و اندوه و عذاب

۱-ا: کار جهانی را؛ ب: کذا　۲-ا: کذا؛ ب: بیرانی　۳-ا: چنین جهان یافت؛ ب: کذا　۴-ا: ـان؛ ب: بنآن؛ تصحیح قیاسی: کذا　۵-ا: بکشد کار مرا؛ ب: بکشا.....　۶-۷-ا؛ ب: کذا　۸-ا: بکمخا بنسیج آرایند؛ ب: بکمخا و نسیج آرائید　۹-ا: انداسد؛ ب: آراسد　۱۰-ا: سمه از دیبه چیں ارایند؛　۱۱-ب: دهید؛ ج: نهید　۱۲-ا، ب: شیخ دین کار؛ ج: شیخ این وقت　۱۳-ا، ب: رفت راناق مدانان کر نبینی درخواب؛ ج: تا بیابید نجات ازغم و اندوه عذاب　۱۴-ظن غالب است که این مصرع در "ا، ب" بغلط نوشته شده و به بند دیگری متعلق است.

ا٤ ب ٤ ج ۳

۲۳

ای که در[1] انده دنیای دنی حیرانی — چند ازین محنت[2] بیهوده سرگردانی
جور گردون و جفاهای جهانِ فانی — نیست برای تو پوشیده تو هم میدانی
یکدو روزی که درین دارِ فنا مهمانی — شادزی[3] بر رخ اصحاب اگر بتوانی
نیست کس را بجهان دولت جاویدانی — بس غنیمت شمر ایام که دورانست[4] شتاب

ا٤ ب ٤ ج ٤

۲٤

ای که داری چو سمن سیم چو صد[5] برگ زری — گو نجور تا نخورد[6] سیم و زرت را دگری
مرغ فریاد بر آرد بفلک هر[7] سحری — کز رفیقان سفر کرده نیامد[8] خبری — ۵٤۶۰
تو که داری دلکی فارغ و کیشب[9] قدری — گر توانی بخور از شاخ جوانیت[10] بری
در جهان نیست به از جود و سخاوت هنری — که درین جای ثنایست و در[11] آنجای ثواب

ا٤ ب ٤ ج ٤

۲۵

دل بهی[12] می کشدم ترک ریا خواهم کرد — آشکارا بدر میکده جا خواهم کرد
دوست گر جور[13] کند باز وفا خواهم کرد — ور بگوید بدو دشنام دعا خواهم کرد
مدعی پند مگو ورنه[14] بلا خواهم کرد — ترک من ده که نه من عشق[15] رها خواهم کرد
تا زیم خدمت ترکان خطا خواهم کرد — خواه[16] از من تو خطا گیر درین خواه صواب

ا٤ ب ٤ ج ٤

۲۶

تا تو رفتی ز برم از برِ من تاب نرفت — وز غم و هجر تو در دیده[17] من خواب نرفت

۱-ا: کذا؛ ب: اندوه؛ ج: بمحنت ۲-ا، ب: وبرگردانی؛ ج: بسرگردانی ۳-ا، ب: کذا؛ ج: شادی ٤-ا، ج: کذا؛ ب: دور لتیف ساب ۵-ا: سمن سیم جو صد برک درے؛ ب: ..... برگ تری؛ ج: ای که داری چو سمن و چو صد برگ ۶-ا: کو نجور را نخور دسم درزر دادکری؛ ب: ..... رادگری؛ ج: ..... تا نخورد..... الخ ۷-ا: رسحری؛ ب: سحری؛ ج: کذا ۸-ا: (نا خوانا) ب، ج: کذا ۹-ا، ب: مکنت قدری؛ ج: کذا ۱۰-ا: جواسب ری؛ ب؛ ج: کذا ۱۱-ا، ب: کذا؛ ج: در انجا ۱۲-ا، ب: بمی می کشدم؛ ج: بمی می کشدم ۱۳-ا: اگر جور کند یار وفا؛ ب: اگر..... الخ؛ ج: کذا ۱٤-ا: مکو دانه بلا؛ ب، ج: مکو ورنه ۱۵-ا، ب: کذا؛ ج: زمن عیش ۱۶-ا: کذا؛ ب: خواسی تو خطا گیر..... الخ؛ ج: ..... ازین خواه ثواب ۱۷-ا، ب: کذا؛ ج: از دیده من خواب سرحت

هرگزم دل بگل و سبزهٔ سیراب نرفت — تشنه مردم زغم و در گلوم[1] آب نرفت
وز جفای تو که جز بر سر اصحاب نرفت[2] — خونم از دیده چنان رفت که سیلاب نرفت[3]
ای که هرگز غم تو از دل احباب نرفت[4] — وقت آنست که دستیم دهی در غرقاب — ۵۴۷۰

ا ٤ ب ٤ ج ٤

۲۷
ای که در حسن و جمالت بجهان ثانی نیست — هیچت از کشتن احباب پشیمانی نیست
زان سر زلف که جز بی سر و سامانی نیست — نیست جمعی که در آن جمع پریشانی نیست
یکه پیداست جفاهای تو پنهانی نیست — خوردن خون مسلمان ز مسلمانی نیست
کشتنم سهل بدان حد[5] که تو میدانی نیست — خاصه[6] در عهد ملک مالک مجموع رقاب

ا ٤ ب ٤ ج ٤

۲۸
صفدر مشرق و مغرب ملک عرب و عجم — قدوهٔ اهل دول قبلهٔ اصحاب کرم
صاحب سیف و سنان واهب دینار و درم — معدن جود و سخا منبع احسان و کرم
دست او غیرت دریا و کفش رشک دیم[7] — رعب او داغ سقر رأفت او باغ ارم
آنکه دارد ز علو از مه و خورشید علم — آنکه زیبد ز سمو سدره و طوبیش[8] جناب

ا ٤ ب ٤

۲۹
ذروهٔ تاج شرف غرّهٔ روی اقبال — سام[9] حد کرم واسطهٔ عقل کمال (کذا)
رای او بدر دجا رایت[10] او شکل هلال — روی چو شمس ضحی آیت[11] او میمون فال — ۵۴۸۰
مرکبش را بگه عزم تو گوئی ز شتاب — که صبا لیست[11] و دبورست و جنوبست و شمال
خلق[12] را بگه بزم تو گوئی ز مثال — از رحیق[13] است و شقیق است و عبیرست و گلاب

۱-۱: کذا؛ ج: کذا؛ ب: بگلوام ۲-۱: کذا؛ ب: داز.... نرفت؛ ج: .... برفت ۳-۱، ب: رفت؛ ج: برفت؛ تصحیح: کذا ٤-۱، ب: کذا؛ ج: برفت ٥-۱، ب: کذا؛ ج: حد تو میدانی ٦-۱، ب: کذا؛ ج: خاص.... مجمود رقاب ۷-۱: دیم؛ ب: دم ۸-۱، ب: طبوبیت؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-۱، ب: سام ۱۰-۱، ب: رایت؛ تصحیح: کذا ۱۱-۱: کذا؛ ب: الصالست ۱۲-۱: خلق را ادبکه؛ ب: حلق ادربکه؛ ج: خلق ادربکه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۳-۱: از رحیق است وشقیقست؛ ب: ارحیف......

۱ا ب ٤

۳۰
آنکه در فرسها[1] نیست بهمت فلکی ... آدمی زاده بسیا و بسیرت ملکی
بکرم اندر[2] همه آفاق چنو نیست یکی ... تا درین دور زمانه[3] و درین نیست شکی
چرخ اطلس سزد از کسوت جامهش[4] تکی (کذا) ... ماه یک[5] هفته ز زرینه کلاهش ترکی
هشت[6] جنت از خوان نوالش نکی ... هفت گردون ببراد[7] چو یکی ذره تراب

۱ا ب ٤ ج ۳

۳۱
آنکه او قوت صد شیر[8] بیک مو دارد ... خلق خویش صفت[9] نافهٔ آهو دارد
رسم[10] و راه و دل و دانش همه نیکو دارد ... عدل و بذل و کرم و علم و حیا خو دارد
من چه گویم که چه[11] اوصاف بهر مو دارد ... هر فضیلت که کسی[12] دارد هم او دارد
هر کجا رای کند یا بغزا رو دارد ... نصرت و دولت و اقبال رود پیش رکاب ۵٤۹۰

ب ٤

۳۲
آنکه چون بر دل بدخواه زند تیر[13] خدنگ ... بگذراند ز سر سوفار ز سندان و ز سنگ
اسری[14] را چو در آرد بکمان در صف جنگ (کذا) ... اژدهای[15] نگری سر زده در کام نهنگ
صید[16] تیرش نه گوزنست و نه گورست و نه رنگ ... بلکه شیرست[17] و سر سرت و گرازست و پلنگ (کذا)
مرد میدانش نه گیوست و نه بیرن نه پشنگ[18] ... نه فریدون و نه رستم و نه سام و سهراب

ب ٤

۳۳
ای که ابری بسخا چون کف باران تو نیست ... سدره در مرتبه چون سدهٔ ایوان[19] تو نیست

۱-ا: آدمی زاد سیا؛ ب: کذا ۲-ا: کذا؛ ب: بکرم اندر همه افاق چو سب یکی ۳-ا: زمانه ست درین؛ ب: زمانه و درین
٤-ا: لعلی؛ ب: بحکی ۵-ا: ترکی؛ ب: کذا ۶-ا: ار حوان نوالش بمکنی؛ ب: نکی؛ «هشت جنت» اضافهٔ قیاسی است؛ درا، ب: نیست ۷-ا: براد؛ ب: ببراد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۸-ا: صد شربت لیمو؛ ب: کذا؛ ج: صد شیر پلنگ خو
۹-ا، ب: کذا؛ ج: خلق خوش با صفت نافه ۱۰-ا، ب: کذا؛ ج: رسم راه دل و دانش ۱۱-ا، ج: کذا؛ ب: اصد اوصاف ۱۲-ا، ب: کذا؛ ج: که کسان دارند ۱۳-ب: تیر خدنگ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱٤-ب: اسری
۱۵-ب: اژدهای ۱۶-ب: صد سرس ز گور ست گوسب نه رنگ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۷-ب: بلکه سیر ست و سر سرت و گرار ست پلنگ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۸-ب: نه پشنگ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۹-ب: کیوان؛ تصحیح قیاسی: کذا

کیست آن میر که شرمندهٔ[1] احسان تو نیست   کیست آن خواجه که محتاج غلامان تو نیست

رد کند چرخ براتی که ز دیوان تو نیست   نشنود عقل مثالی که به نیشان تو نیست

مال تو گرچه که مملوک تست آن تو نیست   که برای فقرا واشته ای از هر باب

ب ٤

۳۴

شمع گیهان ملک الشرق کریم الدّوَلی[2]   که باحسان تو چون حاتم طائیٔ مثلی

شمع صدق[3] چو ابوبکر چو عثمان ولی   صلب و عادل چو عمر جلد و مبارز چو علی   ۵۵۰۰

همچنان دیده که در ملک جهان بذلی   ماحیٔ جهل و ستم صاحب علم و عملی

همت تست بماند هوا[4] ازلی   سایه افگند باطراف جهان همچو سحاب

ب ٤ ج ٤

۳۵

صفدرا ملک درختیست درو بار توئی   دهر دریا و درو لؤلوی شهوار توئی

اختراند شهان[5] ماهِ پُر انوار توئی   صفدران[6] جمله سپاهند و سپهدار توئی

بخت یار ست کسی را که ورا یار توئی   نافع خلق توئی[7] دافع آزار توئی

مرهم خسته توئی صحت[8] بیمار توئی   وآنکه را یار نباشی بود از اهل عقاب

ب ٤

۳۶

سرورا معدن جاهی[9] در جهان هنری   شرع را نور[10] دا ملک را تاج سری (کذا)

در سخا بر صفت کعب[11] در رزم ناموری   در صف معرکه چون رستم دستان[12] سری

بر زمینی که تو فرخنده سر[13] بر گذری   خار و خاراش شود گوهر[14] و گلبرگ طری

ور بهیبت بسوی سد سکندر نگری   گردد آن پشتهٔ[15] پولاد چو کهدان صواب (کذا)   ۵۵۱۰

۱- ب: سعده؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۲- ب: کذا   ۳- ب: شمع و صدق؛ تصحیح: کذا   ٤- ب: هوادا زلی؛ تصحیح قیاسی: کذا   ٥- ب: مهان؛ ج: کذا   ٦- ب: صفدران؛ ج: صفدرا   ۷- ب: نالع حلق .... دافع آزار؛ ج: نافع خلق توئی؛ داقع آزار توئی؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۸- ب: توئی مرهم بیمار؛ ج: توبی صحبت بیمار   ۹- ب: حاهی؛ تصحیح: کذا   ۱۰- ب: بوردا؛ تصحیح: کذا   ۱۱- ب: رزم   ۱۲- ب: کذا   ۱۳- ب: برگذری   ۱٤- ب: گوهری گلرگ طری؛ تصحیح قیاسی: کذا   ۱٥- ب: آن لشبه مولاد چو کهدان صواب.

ب ٤ ج ۳

۳۷

صبحدم غالیه سالیست و صبا عنبر بیز — ابر کافورفشان خاک چمن[1] مشک آمیز

ساقیا وقت صبوحست چه خسپی برخیز — در بلورین قدحی بادهٔ یاقوت بریز

تا بنوشیم بآواز نیِ درد انگیز — گاه بر بانگ حسینی گاه[2] آهنگ حجیز

هم از آن باده که چو مشک دمی دارد تیز — ساغرِ چند ده و خاطرِ مستان دریاب

ب ٤ ج ٤

۳۸

زآن میِ ناب که چون نوشد[3] از آن جامی پنج — نزک ده ساله شود پیر دو صد ساله برنج[4]

در سر شکی بباط افتد از آن گوهر سنج — یکدگر جنگ کند پیل و پیادهٔ شطرنج

گر بناهید رسد پرتو او کوبد[5] صنج — در بقا[6] رونش رسد بوی براندازد گنج

دافع[7] محنت و درمانِ غم و داروی رنج — نیست جز شربت نوشین شفق رنگ شراب

ب ٤ ج ٤

۳۹

چون جوان شد ز ریاحین چمن عالمِ پیر — ای جوان جامِ کهن[8] از کفِ جانان برگیر

لب و دندانش چو گوهر برد باز و چو حریر — قد و بالاش چو سرو و[9] دم مشکین چو عبیر ۵۵۲۰

طره چون شام سیه غره[10] چو خورشید منیر — خال[11] چون عنبر تر زلف چو مشکین زنجیر

ابروانش چو کمان گشته و مژگانش چو تیر[12] — از پی کشتنِ عشاق و قتالِ احباب

ب ۲

۴۰

مطربان با دهل و نی که صفی ساخته اند — فوج .... ساخته اند

کوسی از کاسهٔ طنبور چو بنواخته اند — عَلَم از جنگ جهانگیر برافراخته اند

ج ۳

۱- ب: چون؛ ج: چمن ۲- ب: گاه آهنگ حجاز؛ ج: وکه آهنگ حجر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۳- ب: کذا؛ ج: کوشد ازان جامی سیح ٤- ب: سرنج؛ ج: کذا ۵- ب: کوبد صنج؛ ج: گوید؛ تصحیح قیاسی: کذا ٦- ب: کذا؛ ج: بقا نوشش ۷- ب: دافع؛ ج: داقع ۸- ب: کذا؛ ج: جام کهی ۹- ب: سروی دم؛ ج: کذا ۱۰- ب: کذا؛ ج: غره خورشید ۱۱- ب: خاک؛ ج: کذا ۱۲- ا، ب: کذا؛ ج: کشتهٔ مژگان چون تیر.

زآن بت شوخ که آزارِ دلِ زارِ منست | چه جفاهاست که بر جان گرفتارِ منست
دستمال قدمش گوشهٔ دستارِ منست | عاشقی کار دل و دیدهٔ خونبارِ منست
... ... | که درین شیوه ببردم همه اوقاتِ شباب

۴۱ ج ۳

برچرخ رفت زمزمه از بانگِ نای ونوش | برعرش رفت غلغله ز آواز گیر و دار
خرم شدند زین فرح وخوش بدین سرور | شادان بدین بشارت وناززان بدین شعار
روحانیان بجنت وکرّو بیان بعرش | سیارگان بچرخ وسران در همه دیار ۵۵۳۰

۴۲ ب ۲

ملک الشرق سپهدار ملک عین الملک | واز ملوکان همه مختار ملک عین الملک
آنکه چون نیست ملکی صفدار ملک عین الملک | که زرافشان وگهربار ملک عین الملک

ج ۱

ای خداوندی که گردون بندهٔ فرمان تست | هر که هست ازانس وجان شرمندهٔ احسان تست

اشعار قیاسی مولانا مطہر از بیاض فارسی لندن

قبها[1] آراسته دیوار او ازجز و کل | مفرش از دیبا بساط از پرنیان آورده اند
نخل از ابریشم وگل از زر و بار از گهر | نوبهاری طرفه در فصل خزان آورده اند
لعل و در چون قطرهٔ آب وشرار آتشین | طرفه باهم هر دو در یک ریسمان آورده اند
طرفه نرکان ریسیان فی ترشده فی سوخته | تا چه سحرست اینکه در هندوستان آورده اند

●●

۱- بیاض فارسی (روتوگراف) برٹش میوزیم - ص ۲۱٤

اشعار پراگنده

فرهنگ جهانگیری، انجمن آرای ناصری، رشیدی

گر ببینی این همه دارات وداب ودارو گیر   که بامرشاه ورسم باستان آورده[1] اند

جهانگیری

آسمان[2] درگاه دستوری که سر بر آستانش   هفت اختر از زحل تا زبرقان آورده اند

فرقدان[3] گر دست یابد سر نهد در زیر پات   این سخن داند کسی کش فرقدان آورده اند   ۵۵۴۰

ساحت[4] بستان سرای و بام قصرش کز علو   کاخ و فرواره فراز لامکان آورده اند

از عمود[5] صبح ما   برین بربسته اند   وز بنات النعش آن را   آورده اند

فرهنگ جهانگیری

نادری[6] در همه فن ناموری در همه چیز   زرده وزور دری دادگر ودادوری

جهانگیری، ناصری، رشیدی

نه مرد[7] مفتی و قاضی شدم که دارم دوست   بهین تبا هچه ای یا لطیف حلوائی

۱- جهانگیری جلد اول- ص ۱۴۵؛ رشیدی ۱۴۳۸؛ ناصری- ص ۷۲۸   ۲- این شعر و اشعار دیگر در فرهنگ جهانگیری برای معانی الفاظ شاهد آورده شده اند؛ جهانگیری- جلد۲- صفحه ۳۰۵.   ۳- جهانگیری- جلد۱- ص ۲۱۶   ۴- جهانگیری- جلد۱- ص ۱۱۴
۵- جهانگیری- جلد۱- ص   ۶- جهانگیری- جلد۱- ص ۱۴۳۳.   ۷- جهانگیری- جلد۱- ص ۲۳۴؛ انجمن آرای ناصری- ص ۲۵۵، فرهنگ رشیدی- ص ۴۰۴

جهانگیری ناصری

نوسال[1] و نومه آمد و نوروز و نوبهار   نوشه گرفت ملک جهان نوعروس دار

جهانگیری

بانوی[2] هست مرا خرخرود   صفت   کش زخرگوش نمونه است و زخرموش نژاد

هزار[3] سکهٔ دینار سرخ سراهیست   هزار تنکهٔ سیم سپید انعام است

برسر[4] بریشهای بریشم عمامه ای   دربرز شربتیش شکر رنگ پیرهن

شرح مخزن الاسرار

در[5] سخاوت بکوه کان ماند   بدهد زود و زود بستاند

اداة الفضلا

ای بارگاه تو وترا در مقابله   صبح دشفق سراچهٔ مهراست[6] مندله   ۵۵۵۰

تاریخ محمدی ۷   درمدح سلطان فیروزشاه

خسروا عید بر تو میمون باد   دولت و عمر و جاهت افزون باد

خاکِ پای سمِ سمند انت   افسر سروران گردون باد

خرج یک روزهٔ خزائن تو   دخل صدساله گنج قارون باد

مطلع آفتابِ دولتِ تو   از غبار زوال مامون باد

دوحهٔ بوستان اقبالت   هر زمان چون هلال افزون باد

ختم بر بهترین دعات کنم   پس بگویم کر دولتت چون باد

قول و فعل تو در خلا و ملا   با رضای خدای مقرون باد

●●

---

۱ ـ جهانگیری جلد دوم ـ ص ۲٤٦   ۲ ـ جهانگیری ـ جلد اول ـ ص ۳٤۰   ۳ ـ جهانگیری ـ جلد اول ـ صفحه ۳٦۳   ٤ ـ جهانگیری جلد اول ـ ص ۳٦٦   ۵ ـ محمد بن قوام بن رستم بن احمد بدر خزانه البلخی المعروف بکری این بیت را در شرح مخزن اسرار بر ص ۱۲۹ تحت عنوان "افضل العصر مولانا مطهر گوید" نوشته است.   ٦ ـ این بیت برای معنی مندله در اداة الفضلا شاهد آورده شده است.